

فرستے ہی فرستے

تالیف

فضیلۃ الإمام الشیخ العلامة
الاستاذ محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی

المتوفی ۱۰/۲۰۱۰ھ / ۲۰۳۱ھ

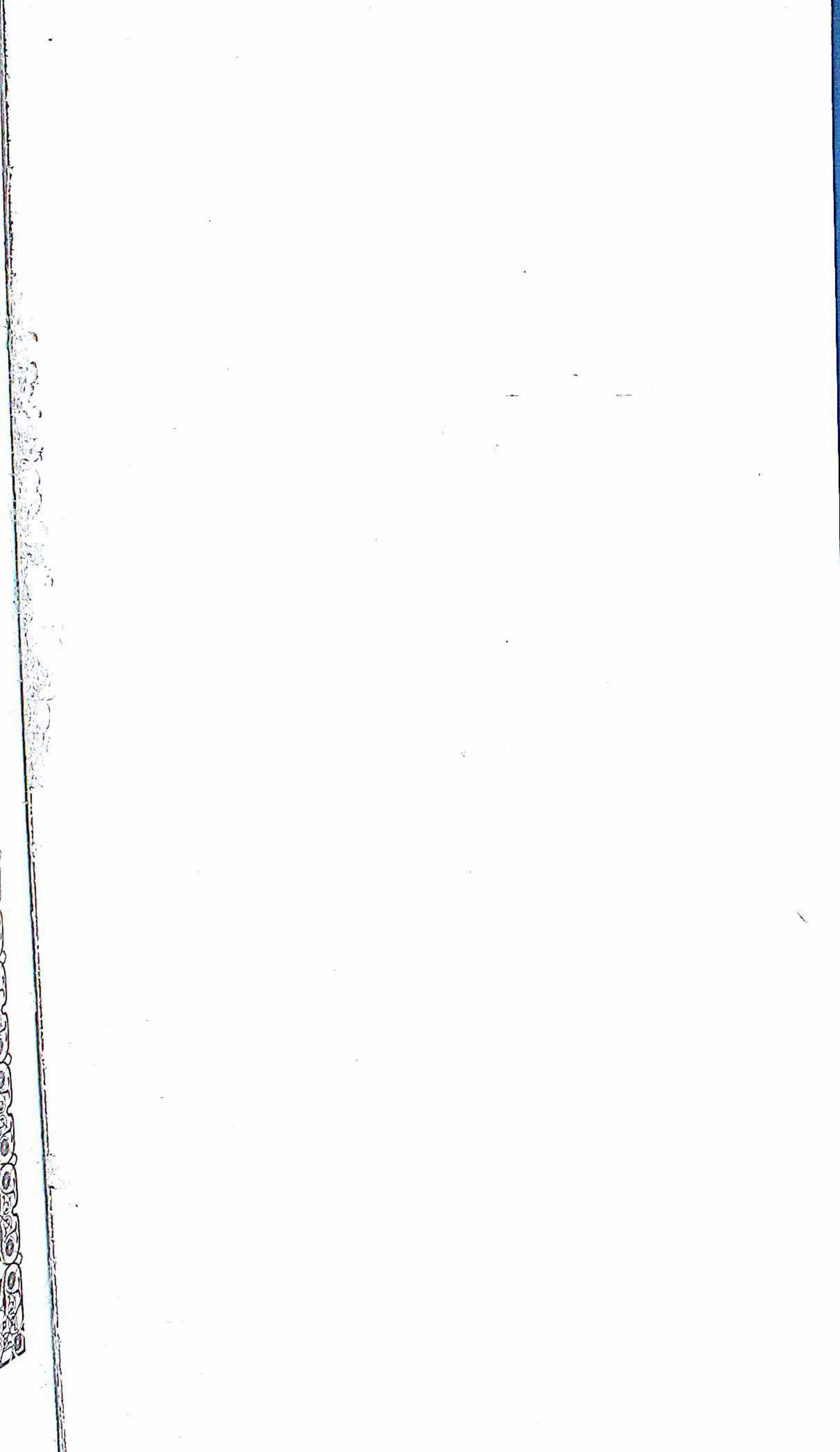


تحقیق و تخریج

فضیلۃ الاستاذ
ابو محمد اعجاز احمد مدظلہ العالی

حفظ اللہ

دار البیان



فرشتے ہی فرشتے

تالیف
فضیلۃ الإمام الشیخ العلامہ
الاستاذ محمد فیض احمد اویسی مدظلہ العالی

المتوفی ۱۰/۲۰۱۰ھ / ۱۳۳۱ھ

تحقیق و تخریج

فضیلۃ الاستاذ
ابو محمد اعجاز احمد مدظلہ العالی

دار البیان

للطباعة والنشر والتوزيع

کلی الحقوق
محفوظات

۲۹۷۶۲۱۵
ف ۹۷

۱۲۳۸۵۵

فیضانِ اہلبیت

فرشتے ہی فرشتے

فضیلۃ الامام الاستاذ محمد فیض احمد اویسی رحمہ اللہ
فضیلۃ الامام ابو محمد اعجاز احمد صفحہ اللہ
ڈاکٹر حبیب الرحمن (پی، ایچ، ڈی، یونیورسٹی آف کراچی)
علامہ حامد علی علیہ (کچھار، گورنمنٹ کالج، ناظم آباد نمبر ۴، کراچی)
جنوری ۲۰۱۱ء / صفر المظفر ۱۴۳۲ھ [بزم اوسیہ، کراچی]
جون ۲۰۱۳ء / بمطابق رجب المرجب ۱۴۳۴ھ
العلیم پرنٹرز 0333-2153112

512

600

نام کتاب

تالیف

تحقیق و تخریج

حسن خیال

پروف ریڈنگ

اشاعت اول

اشاعت دوم

مطبع

تعداد صفحات

قیمت

دار البیان

للطباعة والنشر والتوزيع

جامعہ مسجد ”سکینہ سلطان“

ڈیفنس، فیز ۷۸۸، خیابان شاہین، کراچی، پاکستان

E-mail : darulbayan@hotmail.com

contact : 0321.2166548

۲۳/۲/۱۲

3

خان یوسف خان

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شرف انتساب

سرزمین پاکستان میں احادیثِ مصطفیٰ ﷺ کی شمع روشن کرنے والی
شخصیت کے نام

جن کا فیضان آج بھی خورشیدِ دبستانِ علمی ہے۔

یعنی

شیخ القرآن والحديث، قدوة الانام، مرجع العلماء
عاشق محبوب خدا، استاذ الاساتذہ، سلطان المدرسين
محدث اعظم پاکستان

ابوالفضل محمد سردار احمد قادری چشتی علیہ الرحمہ

جن کے سلسلہ تلمذ کا فیضان ملک پاکستان بلکہ دنیا بھر کے گوشے گوشے میں
قال الله جل جلاله وقال رسول الله ﷺ کی صدا میں بلند کر رہا ہے۔

﴿طالب نگاہ و کرم﴾

یک از گدائے "خیر التابیین" سیدنا اولیس قرنی رضی اللہ عنہ

اعجاز احمد بن بشیر احمد بن محمد شفیع

عفروہ و لوالدرہ و لرحمن الیہما والیہ

فہرست

| صفحہ نمبر | مضامین | نمبر شمار |
|-----------|---|-----------|
| 20 | تقدیم | ۱ |
| 23 | حسن خیال | ۲ |
| 27 | تعارف مؤلف | ۳ |
| 34 | ہدیہ محبت از محقق | ۴ |
| 36 | باسمہ تعالیٰ | ۵ |
| 36 | آغاز کتاب | ۶ |
| 37 | شانِ خداوندی ﷺ کی توہین و تنقیص | ۷ |
| 37 | سرسید کے قرآن کریم کے متعلق فاسد خیالات | ۸ |
| 39 | معجزات و کرامات سے انکار | ۹ |
| 40 | ملائکہ کا لغوی و شرعی معنی | ۱۰ |
| 42 | غلط عقیدہ | ۱۱ |
| 45 | ثبوتِ ملائکہ از قرآن مجید | ۱۲ |
| 45 | قرآن مجید کی آیات | ۱۳ |
| 46 | ملائکہ کے وجود پر ایمان واجب ہے | ۱۴ |
| 47 | ملائکہ کی تخلیق اور اس کا بیان کہ وہ اجسام ہیں | ۱۵ |
| 48 | ملائکہ کی کثرت کا بیان | ۱۶ |
| 48 | احادیث مبارکہ | ۱۷ |
| 50 | حضرت سیدنا امیر المومنین عمر <small>رضی اللہ عنہ</small> کا طریقہ | ۱۸ |
| 51 | ملائکہ کی اقسام | ۱۹ |
| 56 | ملائکہ کرام کے کمالات | ۲۰ |

| | | |
|----|---|----|
| 57 | ملائکہ کرام کے تصرفات | ۲۱ |
| 63 | طویل قد فرشتہ <small>الطویل</small> | ۲۲ |
| 65 | مشرق و مغرب فرشتے کے گھیرے میں | ۲۳ |
| 67 | تطور الملائکہ | ۲۴ |
| 68 | مسائل التطور | ۲۵ |
| 69 | قرآن مجید | ۲۶ |
| 70 | حضرت سیدنا ملک الموت <small>علیہ السلام</small> | ۲۷ |
| 74 | انبیاء و ملائکہ علیہم السلام میں افضل کون؟ | ۲۸ |
| 75 | اعجوبہ | ۲۹ |
| 76 | ملائکہ عظام علیہم السلام و اولیاء کرام رحمہم اللہ میں افضل کون؟ | ۳۰ |
| 77 | امام شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا فیصلہ | ۳۱ |
| 78 | سوالات و جوابات | ۳۲ |
| 85 | انسان و ملائکہ کا موازنہ | ۳۳ |
| 87 | احادیث مبارکہ | ۳۴ |
| 88 | علمائے کرام کے اقوال | ۳۵ |
| 89 | فرشتوں کے احوال و اعمال | ۳۶ |
| 90 | بلاشکم فرشتے | ۳۷ |
| 90 | فرشتوں کے سانس تسبیح ہیں | ۳۸ |
| 90 | فرشتوں کی تخلیق کی غرض و غایت | ۳۹ |
| 91 | فرشتے کھاتے پیتے نہیں | ۴۰ |
| 91 | فرشتوں کی غذا | ۴۱ |
| 92 | فرشتوں کی دعا | ۴۲ |
| 92 | فرشتے نہیں سوتے | ۴۳ |
| 93 | فرشتے تہبند کہاں تک باندھتے ہیں؟ | ۴۴ |

| | | |
|-----|---|----|
| 94 | فرشتوں کی خوشبو | ۴۵ |
| 94 | عبادت کی حالتیں | ۴۶ |
| 95 | شیطانوں کو ڈانٹنا | ۴۷ |
| 95 | فرشتوں کا تخلیق کے بعد اللہ تعالیٰ ﷻ سے سوال | ۴۸ |
| 96 | مشرق و مغرب میں عبادت کیلئے | ۴۹ |
| 97 | فرشتوں تک فرمانِ الہی کے پہنچنے کی کیفیت | ۵۰ |
| 98 | وقتِ نزول وحی کی کیفیت | ۵۱ |
| 99 | وظیفہ بوقت پرواز | ۵۲ |
| 100 | فرشتوں کی گفتگو | ۵۳ |
| 100 | فرشتوں کی نماز | ۵۴ |
| 103 | ساتوں آسمان کے فرشتوں کی تسبیحات | ۵۵ |
| 104 | صف بستہ فرشتوں کی تسبیحات | ۵۶ |
| 104 | ساتوں آسمانوں کے فرشتوں کی ڈیوٹیاں اور صورتیں | ۵۷ |
| 107 | قبل از آدم ﷺ حاجی فرشتے | ۵۸ |
| 107 | اکیلے نمازی کے فرشتے مقتدی | ۵۹ |
| 108 | مسجد کے اگلے حصہ میں نمازی فرشتے | ۶۰ |
| 109 | نماز فجر اور فرشتے | ۶۱ |
| 109 | فرشتوں کیلئے نماز افضل ہے | ۶۲ |
| 110 | فرشتوں کی دعا نمازیوں کیلئے | ۶۳ |
| 110 | فرشتوں کی نماز تہجد | ۶۴ |
| 111 | قرآن خواں مسلمان کے منہ سے منہ ملانے والے فرشتے | ۶۵ |
| 113 | کعبہ کا طواف کرنے والے فرشتے | ۶۶ |
| 119 | پندرہ بیت اللہ | ۶۷ |
| 119 | طواف کعبہ کی اجازت پر جہلیل پڑھتے ہوئے اترنا | ۶۸ |

| | | |
|-----|--|----|
| 122 | فرشتوں کی صف بندی | ۶۹ |
| 123 | سر پر عمامہ سجانے والوں کو ملائکہ کی سلامی | ۷۰ |
| 123 | فضائل عمامہ | ۷۱ |
| 123 | اسلامی طالب علم کے لئے اپنے پر بچھانا | ۷۲ |
| 124 | گھڑ دوڑ اور تیر اندازی میں شریک ہونے والے فرشتے | ۷۳ |
| 124 | مریض پر فرشتوں کی ڈیوٹی | ۷۴ |
| 126 | مریض کے رپورٹر فرشتے | ۷۵ |
| 127 | فرشتوں سے چھینک کا جواب | ۷۶ |
| 127 | شیطان کا فرشتوں کی باتیں چرانا | ۷۷ |
| 128 | فرشتوں کے ہاتھ انسان کی عزت و ذلت | ۷۸ |
| 129 | حضرت موسیٰ <small>علیہ السلام</small> کی دعا پر فرشتوں کی آمین | ۷۹ |
| 129 | ساتویں آسمان کا منادی فرشتہ <small>علیہ السلام</small> | ۸۰ |
| 130 | اولیاء اللہ سے عقیدت و محبت کرنے والے مخصوص فرشتے | ۸۱ |
| 130 | بچہ کی پیدائش پر اللہ <small>جل جلالہ</small> کا سلام پہنچانا | ۸۲ |
| 131 | نیند والے انسان پر فرشتے کی ڈیوٹی | ۸۳ |
| 132 | بیداری کے بعد دعا | ۸۴ |
| 133 | ربنا ولک الحمد کا ثواب | ۸۵ |
| 134 | اللہ اکبر کہنے کا ثواب | ۸۶ |
| 135 | چھینک کے جواب کا ثواب | ۸۷ |
| 136 | سربراہی اور تجارت میں فائدہ سے ہٹانے والا فرشتہ <small>علیہ السلام</small> | ۸۸ |
| 137 | مال کے ذریعے سرکش بنانے والا فرشتہ <small>علیہ السلام</small> | ۸۹ |
| 138 | بندے پر مصیبت ڈالنے والے فرشتے | ۹۰ |
| 139 | مہندی سے داڑھی رنگنے کی فضیلت | ۹۱ |
| 140 | ولی اللہ کا نگران فرشتہ | ۹۲ |

| | | |
|-----|--|-----|
| 142 | فرشتے اللہ ﷻ کے گواہ | ۹۳ |
| 142 | قاضی کے رہنما فرشتے | ۹۴ |
| 144 | فرشتے جنت میں | ۹۵ |
| 146 | فرشتوں کو دیدار الہی | ۹۶ |
| 147 | مقام اعراف میں فرشتے | ۹۷ |
| 148 | فرشتوں سے حساب و کتاب | ۹۸ |
| 149 | آسمانوں کو لپٹنے کے لئے فرشتوں کی ڈیوٹی | ۹۹ |
| 151 | ملائکہ کرام کے لئے شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ | ۱۰۰ |
| 151 | عظمتِ مصطفیٰ ﷺ | ۱۰۱ |
| 151 | ملائکہ کی پیشی | ۱۰۲ |
| 153 | شفاعتِ ملائکہ برائے گنہگاروں | ۱۰۳ |
| 153 | فرشتوں کی بہشت | ۱۰۴ |
| 153 | دیدارِ ملائکہ کرام | ۱۰۵ |
| 154 | موتِ الملائکہ | ۱۰۶ |
| 155 | سیدنا ملک الموت علیہ السلام پر موت | ۱۰۷ |
| 156 | ایمان لانے کا فرشتوں کو اختیار ہونا | ۱۰۸ |
| 156 | فرشتوں کے شرعی احکام | ۱۰۹ |
| 158 | ”ملائکہ معصوم ہیں“ کے دلائل | ۱۱۰ |
| 158 | آیات قرآنی | ۱۱۱ |
| 161 | انبیاء اور ملائکہ کیلئے عصمت لازم ہے | ۱۱۲ |
| 161 | ہاروت ماروت کے سوا سب فرشتے عبادت کیلئے پیدا کئے گئے | ۱۱۳ |
| 164 | صیغہ صلوة انبیاء اور فرشتوں کے لئے مخصوص ہے | ۱۱۴ |
| 165 | فرشتے مکلف ہیں | ۱۱۵ |
| 165 | مکلف ہونے کے دلائل | ۱۱۶ |

| | | |
|-----|--|-----|
| 166 | فرشتوں کے نبی امام الانبیاء ﷺ | ۱۱۷ |
| 167 | حضرت آدم علیہ السلام مخصوص امر میں فرشتوں کیلئے رسول تھے | ۱۱۸ |
| 171 | عجوبہ | ۱۱۹ |
| 174 | خوابوں میں صورتیں دکھانے والا فرشتہ علیہ السلام | ۱۲۰ |
| 175 | مسئلہ کی دلیل بیان کرنے والا فرشتہ علیہ السلام | ۱۲۱ |
| 177 | گناہ بخشوانے کا طریقہ | ۱۲۲ |
| 177 | بعد نماز صفوں میں بیٹھ رہنا | ۱۲۳ |
| 178 | امام نماز کیسا ہو؟ | ۱۲۴ |
| 178 | روزہ دار اور فرشتے | ۱۲۵ |
| 179 | خطبہ جمعہ اور فرشتے | ۱۲۶ |
| 182 | بروز جمعہ بعض فرشتوں کی ڈیوٹی | ۱۲۷ |
| 183 | عید الفطر کے روز فرشتوں کی ڈیوٹی | ۱۲۸ |
| 185 | جنت میں تسبیح و تہلیل سنانے والے فرشتے | ۱۲۹ |
| 186 | مساجد میں رہنے والوں کے ساتھ فرشتوں کی ڈیوٹی | ۱۳۰ |
| 187 | فرشتوں کی دعا | ۱۳۱ |
| 188 | فرشتہ برائے تعلیم امت اور جبرئیل علیہ السلام | ۱۳۲ |
| 190 | نیک دعا طلبی پر نزول ملائکہ | ۱۳۳ |
| 191 | نیک راتوں میں نیک لوگوں پر ملائکہ کا سلام | ۱۳۴ |
| 194 | ملائکہ کے پدروں کی تعداد | ۱۳۵ |
| 195 | فرشتوں کی عبادت گاہ | ۱۳۶ |
| 196 | ملائکہ کا حج | ۱۳۷ |
| 197 | حدود حرم تک حرم کے حرم ہونے کی وجہ | ۱۳۸ |
| 197 | بیت المعمور پر روزانہ ستر ہزار فرشتے حاضری دیتے ہیں | ۱۳۹ |
| 198 | وہ چار سردار فرشتے جو امور دنیا کی تدبیر کرتے ہیں | ۱۴۰ |

| | | |
|-----|--|-----|
| 205 | حضرت سیدنا جبرائیل <small>علیہ السلام</small> | ۱۴۱ |
| 206 | حضرت آدم <small>علیہ السلام</small> کی نماز جنازہ سیدنا جبرائیل <small>علیہ السلام</small> نے پڑھائی | ۱۴۲ |
| 207 | جنازہ آدم <small>علیہ السلام</small> میں ملائکہ کی شمولیت | ۱۴۳ |
| 207 | سیدنا جبرائیل <small>علیہ السلام</small> کے متعلق مزید احادیث مبارکہ | ۱۴۴ |
| 213 | حضرت حمزہ <small>رضی اللہ عنہ</small> نے جبریل <small>علیہ السلام</small> کو اصلی صورت میں دیکھا | ۱۴۵ |
| 215 | جبریل <small>علیہ السلام</small> کی تبدیلی صورت کے متعلق مزید تحقیق | ۱۴۶ |
| 217 | عالم مثال | ۱۴۷ |
| 221 | اصلی صورت دیکھنے سے بیہوشی کے جوابات | ۱۴۸ |
| 221 | جبریل <small>علیہ السلام</small> کی اصلی صورت | ۱۴۹ |
| 223 | فیصلہ حتمی | ۱۵۰ |
| 223 | سیدنا جبریل <small>علیہ السلام</small> کی تجلی | ۱۵۱ |
| 224 | ازالہ وہم | ۱۵۲ |
| 225 | بقایا احادیث برائے سیدنا جبریل <small>علیہ السلام</small> | ۱۵۳ |
| 235 | سیدنا جبرائیل <small>علیہ السلام</small> پر موت | ۱۵۴ |
| 237 | ایک روایت | ۱۵۵ |
| 238 | سیدنا جبریل <small>علیہ السلام</small> کا حلیہ | ۱۵۶ |
| 238 | سیدنا جبریل <small>علیہ السلام</small> کی رہائش | ۱۵۷ |
| 239 | حضرت جبرائیل <small>علیہ السلام</small> کے حاجت روا حضرت محمد مصطفیٰ <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> | ۱۵۸ |
| 242 | جبریل امین <small>علیہ السلام</small> خادم دربار <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> | ۱۵۹ |
| 242 | معرکہ بدر | ۱۶۰ |
| 244 | حضرت سیدنا جبرائیل امین <small>علیہ السلام</small> کے مزید احوال | ۱۶۱ |
| 245 | سیدنا جبریل <small>علیہ السلام</small> کی قوت و طاقت | ۱۶۲ |
| 246 | قوم شمود کا انجام | ۱۶۳ |
| 246 | سیدنا جبریل <small>علیہ السلام</small> کی پرواز | ۱۶۴ |

| | | |
|-----|---|-----|
| 245 | شیطان کو منورستان دکھل دیا | ۱۶۵ |
| 245 | کعبہ شریف تک پہنچانے دیئے | ۱۶۶ |
| 247 | حضرت جبریل <small>علیہ السلام</small> افضل ہیں یا سیدنا سرافیل <small>علیہ السلام</small> | ۱۶۷ |
| 250 | سب سے پہلے حساب سیدنا جبرائیل <small>علیہ السلام</small> سے ہوگا | ۱۶۸ |
| 250 | سیدنا جبریل <small>علیہ السلام</small> نے مردوں کو زندہ کئے۔ | ۱۶۹ |
| 252 | حضرت سیدنا میکائیل <small>علیہ السلام</small> | ۱۷۰ |
| 254 | حضرت سیدنا سرافیل <small>علیہ السلام</small> | ۱۷۱ |
| 267 | تختِ عمودوں کے دلائل پر موت | ۱۷۲ |
| 270 | حضرت سیدنا میکائیل <small>علیہ السلام</small> کی موت | ۱۷۳ |
| 271 | موت کا ابتدا | ۱۷۳ |
| 272 | سیدنا میکائیل <small>علیہ السلام</small> کا وراثت و تصرفات | ۱۷۵ |
| 303 | روزِ قیامت لوگ میکائیل <small>علیہ السلام</small> سے نہیں ڈریں گے | ۱۷۶ |
| 304 | ابلیس لعین | ۱۷۷ |
| 305 | فضولائے دیوبند کا فضول عقیدہ | ۱۷۸ |
| 307 | حکایت | ۱۷۹ |
| 308 | دلائل آمنے سامنے کے | ۱۸۰ |
| 309 | کرانا کا تین فرشتے علیہم السلام (الصورة والعلی) | ۱۸۱ |
| 310 | کرانا کا تین پانچ فرشتے | ۱۸۲ |
| 312 | کرانا کا تین کے اوصاف | ۱۸۳ |
| 313 | کرانا کا تین کا علم | ۱۸۳ |
| 313 | حضرت سیدنا فضیل علیہ السلام کا مقبول | ۱۸۵ |
| 313 | کرانا کا تین کے وجود کا متکثر فرقہ | ۱۸۶ |
| 316 | سوال متکثرین و متکثرین | ۱۸۷ |
| 317 | جواب از امام غزالی فرقہ مرہ | ۱۸۸ |

| | | |
|-----|---|-----|
| 317 | دیوبندی وہابی کش حوالہ | ۱۸۹ |
| 318 | کرانا کاتبین کی ڈیوٹی | ۱۹۰ |
| 322 | حکایت | ۱۹۱ |
| 322 | بیمار کی آپس بھی لکھی جاتی ہیں | ۱۹۲ |
| 323 | دن اور رات کے الگ الگ کرانا کاتبین ہیں | ۱۹۳ |
| 323 | گناہ لکھنے کا دستور العمل | ۱۹۴ |
| 324 | کریمانہ مہلت | ۱۹۵ |
| 327 | وقت نزع اور کرانا کاتبین | ۱۹۶ |
| 327 | فرشتے کو مَا فِي الْغَدِّ کا علم | ۱۹۷ |
| 328 | گناہ مٹانے کا اور نیکیاں بڑھانے کا نسخہ | ۱۹۸ |
| 329 | عمل تھوڑا اور ثواب زیادہ | ۱۹۹ |
| 330 | کریم کا کرم نرالا | ۲۰۰ |
| 332 | غم و اندوہ کے وقت گناہ نہیں لکھے جاتے | ۲۰۱ |
| 333 | بیماری بھی نعمت ہے | ۲۰۲ |
| 334 | کرانا کاتبین کو مخفی اعمال کا علم | ۲۰۳ |
| 334 | جھوٹ کی بدبو | ۲۰۴ |
| 334 | مریض کو انعام | ۲۰۵ |
| 337 | فرشتوں کے ادب کا سبق | ۲۰۶ |
| 340 | کام چھوٹا انعام بڑا | ۲۰۷ |
| 342 | توبہ کی شرائط | ۲۰۸ |
| 342 | توبہ کی برکت | ۲۰۹ |
| 343 | کرانا کاتبین سے حیا و شرم کا سبق | ۲۱۰ |
| 346 | حکایت | ۲۱۱ |
| 347 | وہ اعمال جن سے کرانا کاتبین کو اذیت پہنچتی ہے | ۲۱۲ |

| | | |
|-----|--|-----|
| 349 | بے باک مسلمان | ۲۱۳ |
| 349 | کرانا کاتبین کا اجتماع | ۲۱۴ |
| 350 | ”لہ معقبات“ کی تفسیر | ۲۱۵ |
| 355 | حکایت | ۲۱۶ |
| 356 | اعمال نامہ کس پر لکھتے ہیں؟ | ۲۱۷ |
| 357 | مغرب کی دو رکعت میں تعجیل کا فائدہ | ۲۱۸ |
| 359 | کرانا کاتبین باادب | ۲۱۹ |
| 359 | نگ (بستر) کھولنے والے سے فرشتہ الگ ہو جاتا ہے | ۲۲۰ |
| 360 | قضائے حاجت کے وقت فرشتے ساتھ نہیں ہوتے | ۲۲۱ |
| 360 | حالتِ طہارت میں بستر پر آنے والے کے ساتھ فرشتہ پیار کا اظہار کرتا ہے | ۲۲۲ |
| 360 | مریض کو اجر و ثواب کے مزید انعامات | ۲۲۳ |
| 361 | بیمار کی آرزو | ۲۲۴ |
| 363 | قبور پر مجاور فرشتے | ۲۲۵ |
| 365 | مزارات کی حاضری و مجاوری | ۲۲۶ |
| 365 | کرانا کاتبین کا الوداعی خطاب | ۲۲۷ |
| 367 | نکیرین یعنی منکر نکیر ملائکہ علیہم السلام | ۲۲۸ |
| 367 | سماع موتی | ۲۲۹ |
| 373 | منکر نکیر کی شکل و صورت اور قبر کی وحشت | ۲۳۰ |
| 374 | منکر نکیر کا گرز | ۲۳۱ |
| 374 | منکر نکیر کے سوال و جواب | ۲۳۲ |
| 375 | قبر کے دیگر فرشتوں کے نام | ۲۳۳ |
| 376 | دن کے فرشتے رات والوں سے زیادہ نرم ہیں | ۲۳۴ |
| 376 | منکر نکیر تمام اموات کو کیسے خطاب کرتے ہیں | ۲۳۵ |
| 379 | قبروں سے متعلق فرشتہ اللہ | ۲۳۶ |

| | | |
|-----|---|-----|
| 379 | فرشتہ دفن کر کے جانے والوں سے کیا عمل کرتا ہے | ۲۳۷ |
| 380 | ہاروت و ماروت | ۲۳۸ |
| 380 | ہاروت و ماروت کے متعلق عقیدہ | ۲۳۹ |
| 382 | اصل صورت | ۲۴۰ |
| 382 | اقوال العلماء والمشاہخ | ۲۴۱ |
| 384 | ملائکہ کی عبادت گزاری | ۲۴۲ |
| 384 | رؤیت الملائکہ | ۲۴۳ |
| 385 | ملائکہ لباس بشری میں اور ان کا حکم | ۲۴۴ |
| 390 | ہاروت و ماروت کے متعلق روایات | ۲۴۵ |
| 403 | قصہ ہاروت و ماروت صحیح ہے؟ | ۲۴۶ |
| 403 | معروض اویسی غفرلہ | ۲۴۷ |
| 404 | ہاروت و ماروت کے گناہ سے سزا کا عقیدہ رکھنے والے کا حکم | ۲۴۸ |
| 405 | عجیب و غریب فرشتے علیہم السلام | ۲۴۹ |
| 405 | روح الطیبۃ فرشتہ | ۲۵۰ |
| 405 | سیدنا روح الطیبۃ سب فرشتوں سے بڑا ہے | ۲۵۱ |
| 406 | خدا جل جلالہ کا دربان | ۲۵۲ |
| 406 | ۳۳ پدم ۳۰ کھرب بولیاں | ۲۵۳ |
| 407 | دس ہزار پڑوں والا فرشتہ الطیبۃ | ۲۵۴ |
| 408 | مقرب ترین فرشتہ الطیبۃ | ۲۵۵ |
| 409 | روحانی جماعت | ۲۵۶ |
| 409 | لسانِ مصطفیٰ ﷺ پر ذکر روح الطیبۃ | ۲۵۷ |
| 410 | فرشتہ روح الطیبۃ کی صورت | ۲۵۸ |
| 410 | ہر فرشتہ کے ساتھ روح الطیبۃ کا نزول | ۲۵۹ |
| 412 | ملائکہ روحانی جماعت کی کثرت | ۲۶۰ |

| | | |
|-----|---|-----|
| 413 | روح فرشتے دوسرے فرشتوں کے محافظ ہیں | ۲۶۱ |
| 413 | روح فرشتے کو دوسرے فرشتے نہیں دیکھ سکتے | ۲۶۲ |
| 414 | کمال مصطفیٰ ﷺ | ۲۶۳ |
| 414 | سیدنا صدیقین رضی اللہ عنہم | ۲۶۳ |
| 414 | ملائکہ ملائعہ اعلیٰ علیہم السلام - | ۲۶۵ |
| 416 | دوینہ تک واپس | ۲۶۶ |
| 417 | تمام آسمانوں زمینوں کو ایک قدم کر سکتے والے فرشتے رضی اللہ عنہم | ۲۶۷ |
| 418 | کتر حصے اخیر تک طویل فاصلہ والے فرشتے رضی اللہ عنہم | ۲۶۸ |
| 418 | شہان مصطفیٰ ﷺ | ۲۶۹ |
| 419 | سینہ میاں فرشتے رضی اللہ عنہم | ۲۷۰ |
| 420 | کمال مصطفیٰ ﷺ | ۲۷۱ |
| 420 | سینہ دریاں فرشتے رضی اللہ عنہم | ۲۷۲ |
| 421 | آب حیات کی اطلاع | ۲۷۳ |
| 422 | سینہ ذوالقرنین رضی اللہ عنہم | ۲۷۴ |
| 422 | سینہ ذوالنورین رضی اللہ عنہم | ۲۷۵ |
| 423 | اہل جنت کے زیور چاہ کرنے والے فرشتے رضی اللہ عنہم | ۲۷۶ |
| 423 | سینہ رومی نکل رضی اللہ عنہم | ۲۷۷ |
| 424 | سینہ دومہ رضی اللہ عنہم | ۲۷۸ |
| 424 | محبوبان کائنات فرشتے علیہم السلام | ۲۷۹ |
| 425 | وقن لانے والے ایک فرشتے کے قدم کی لمبائی | ۲۸۰ |
| 425 | کائنات کی آواز سے ہنسی کی پڑی تک فاصلہ والے فرشتے رضی اللہ عنہم | ۲۸۱ |
| 426 | عقلمند مصطفیٰ ﷺ | ۲۸۲ |
| 426 | حاضر و باخیر | ۲۸۳ |
| 426 | آدھی آدھی طرف والے فرشتے رضی اللہ عنہم | ۲۸۴ |

| | | |
|-----|--|-----|
| 427 | ۳۶، ۶۵، ۶۰۰۰ بولیوں والا فرشتہ <small>علیہ السلام</small> | ۲۸۵ |
| 427 | زمین کے ذرات سے زیادہ آنکھوں اور زبانوں والا فرشتہ <small>علیہ السلام</small> | ۲۸۶ |
| 428 | چار ارب اسی کروڑ پروں کی قوت والا فرشتہ <small>علیہ السلام</small> | ۲۸۷ |
| 429 | عظمتِ مصطفیٰ <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> | ۲۸۸ |
| 429 | (۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰) ایک پدم زبانوں میں تسبیح کہنے والا فرشتہ <small>علیہ السلام</small> | ۲۸۹ |
| 431 | ازالہ وہم دیوبند | ۲۹۰ |
| 431 | مشرق و مغرب کے آٹھ فرشتے اور ان کا وظیفہ | ۲۹۱ |
| 432 | سیدنا روحانیون علیہم السلام | ۲۹۲ |
| 433 | روحانیوں کی حقیقت اور وجہ تسمیہ | ۲۹۳ |
| 433 | سیدنا کروبیون علیہم السلام | ۲۹۴ |
| 434 | ہواؤں کے خزانے ان کے پروں کے نیچے ہیں | ۲۹۵ |
| 434 | کروبیون علیہم السلام فرشتوں کے سردار ہیں | ۲۹۶ |
| 435 | سیدنا جبرائیل <small>علیہ السلام</small> فرشتہ | ۲۹۷ |
| 435 | جبرائیل فرشتہ <small>علیہ السلام</small> کی ڈیوٹی نمبر ۱ | ۲۹۸ |
| 436 | جبرائیل <small>علیہ السلام</small> کیلئے موت کے بعد ڈیوٹی نمبر ۲ | ۲۹۹ |
| 437 | اعجوبہ | ۳۰۰ |
| 438 | قبروں کا مجاور فرشتہ <small>علیہ السلام</small> | ۳۰۱ |
| 439 | مرغ نما مؤذن فرشتہ <small>علیہ السلام</small> | ۳۰۲ |
| 439 | حلیہ و اوصاف | ۳۰۳ |
| 440 | سر جھکے ہوئے | ۳۰۴ |
| 440 | اوپر نہیں دیکھتے | ۳۰۵ |
| 440 | سیدنا شراہیل <small>علیہ السلام</small> اور سیدنا ہراہیل <small>علیہ السلام</small> کی ڈیوٹی | ۳۰۶ |
| 442 | سیدنا ارتیائل <small>علیہ السلام</small> غم مٹانے والے | ۳۰۷ |
| 444 | سیدنا سکینت <small>علیہ السلام</small> | ۳۰۸ |

| | | |
|-----|--|-----|
| 446 | سیدنا دیک ﷺ کی تسبیح کی برکت | ۳۰۹ |
| 446 | سیدنا دیک ﷺ فرشتے کی ڈیوٹی | ۳۱۰ |
| 447 | اوقاتِ نماز میں اذان | ۳۱۱ |
| 451 | دور سے سننا | ۳۱۲ |
| 452 | مرغ کا انسان کو انتباہ | ۳۱۳ |
| 452 | اذان کا جواب | ۳۱۴ |
| 454 | مرغ فرشتے کو دیکھ کر اذان دیتا ہے | ۳۱۵ |
| 455 | ایک عجیب الخلق فرشتہ ﷺ | ۳۱۶ |
| 456 | ملائکہ خدامِ رسول ﷺ | ۳۱۷ |
| 456 | قرآن مجید | ۳۱۸ |
| 457 | احادیث مبارکہ | ۳۱۹ |
| 460 | دُرود و سلام کے متعلق ملائکہ کرام کی مختلف ڈیوٹیاں | ۳۲۰ |
| 460 | خادمانِ دُرود و سلام | ۳۲۱ |
| 467 | حکایت | ۳۲۲ |
| 468 | رسول اللہ ﷺ کے روضہ اطہر پر فرشتے کی سلامی | ۳۲۳ |
| 469 | حضرت سیدنا حسن و حسین ؑ کی بشارت | ۳۲۴ |
| 470 | حضرت سیدتنا فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار | ۳۲۵ |
| 472 | دُرودِ سانی کی ڈیوٹی پر مامور فرشتہ ﷺ | ۳۲۶ |
| 477 | حاضر و ناظر | ۳۲۶ |
| 477 | دُرودِ ملائکہ | ۳۲۸ |
| 478 | حضور ﷺ کے غلاموں سے حیا | ۳۲۹ |
| 479 | مدینہ پاک کے نگران فرشتے | ۳۳۰ |
| 481 | غزوات میں ملائکہ کی غلامی | ۳۳۱ |
| 481 | بدری صحابہ ؓ کی شان والے فرشتے | ۳۳۲ |

| | | |
|-----|---|-----|
| 489 | جنگ بدر اور ملائکہ | ۳۳۳ |
| 493 | حضرت سیدنا رضوان فرشتہ <small>الطیبین</small> | ۳۳۴ |
| 494 | سیدنا رضوان (فرشتہ) کا بارگاہ رسول <small>ﷺ</small> میں سلام عرض کرنا | ۳۳۵ |
| 496 | روزہ دار اور سیدنا رضوان <small>الطیبین</small> | ۳۳۶ |
| 497 | دُرود خواں کی شان | ۳۳۷ |
| 498 | مسلمان بھائی کو خوش کرنے پر قبر میں فرشتہ کی ڈیوٹی | ۳۳۸ |
| 498 | ایک فرشتے کو تعظیم مصطفیٰ <small>ﷺ</small> بجانہ لانے پر سزا | ۳۳۹ |
| 503 | فہرس المصادر والمراجع | ۳۴۰ |
| 507 | محقق کی دیگر علمی و تحقیقی تصانیف | ۳۴۱ |
| 510 | ”دارالبیان“ کی طرف سے آنے والی نئی کتاب ”موسیقی اور سماع“ کا سرورق | ۳۴۲ |

تقديم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد الانبياء والمرسلين
وعلى آله وازواجه واصحابه اجمعين

اللہ تعالیٰ ﷺ کے فضل و کرم اور حضور نبی کریم ﷺ کی نظر عنایت سے یہ کتاب ”فرشتے ہی فرشتے“ تخریج و ترتیب جدید کے ساتھ پایہ تکمیل کو پہنچی، فرشتوں کے موضوع پر عربی زبان میں امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ کی انتہائی معرکہ الآراء تصنیف ”الحبائك في اخبار الملائك“ موجود ہے جو اپنے موضوع پر ایک منفرد کتاب ہے، امام موصوف نے ذخیرہ حدیث میں سے تلاش و بسیار کے بعد اس بہترین کتاب کو تحریر کیا ہے اور آپ کی دیگر جمیع تصانیف کی طرح سے اس کتاب کو بھی بہت شہرت و مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔

اس کتاب کا جو مطبوعہ نسخہ راقم الحروف کے پاس موجود ہے وہ دارالکتب العلمیہ کا طبع شدہ ہے۔ سن طباعت ۱۴۰۸ھ بمطابق ۱۹۸۸ء درج ہے، اس میں کل احادیث و آثار کی تعداد ۸۱۳ اور صفحات کی تعداد ۲۷۶ ہے، کتاب میں بہت ہی کم مقامات پر تخریج ہوئی ہے اور بعض جگہ اصل مراجع سے متن و تخریج کی موافقت بھی ناقص ہے، بہر حال عربی زبان میں اس موضوع پر مستقل تصنیف امام سیوطی علیہ الرحمہ کی مذکورہ کتاب ہے، اگرچہ دیگر آئمہ کی تصانیف بھی ملتی ہیں لیکن مذکورہ کتاب کو ان پر کئی وجوہ سے فوقیت حاصل ہے جس کا بیان یہاں طوالت کا باعث ہوگا۔

اُردو زبان میں اس موضوع پر کوئی خاطر خواہ اور مستند کتاب دستیاب نہیں تھی، اس ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے فضیلۃ الامام الامتاز العلامة محمد فیض احمد اویسی رحمہ اللہ نے مذکورہ کتاب بنام ”فرشتے ہی فرشتے“ تالیف فرمائی، اس کتاب کی تالیف و تصنیف میں سیدی فیض ملت علیہ الرحمہ نے بنیادی طور پر امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ کی تصنیف ”الحبائک فی اخبار الملائک“ کو ماخذ بنایا ہے لیکن اس کے علاوہ دیگر ذخیرہ حدیث و تفسیر و تاریخ سے بھی بھرپور استفادہ کیا ہے۔

سیدی فیض ملت علیہ الرحمہ نے اپنی تالیف میں عربی عبارات کے فقط تراجم تحریر کیے تھے اور تخریج و حوالہ جات کا التزام بھی نہیں فرمایا، اسکی ایک وجہ تو یہ تھی کہ آپ نے یہ کتاب عوام الناس کے لیے تحریر کی تھی جن کیلئے عربی متن و تخریج عمومی طور پر کوئی خاص فائدہ مند نہیں ہوتی، باقی رہے علماء و اہل فن حضرات! تو ان کیلئے عربی ماخذ علمیہ برائے استفادہ موجود ہیں، لہذا آپ نے اس سے صرف نظر فرمائی، لیکن بعد میں علمائے کرام نے اس کی اہمیت و افادیت کے پیش نظر مشورہ دیا کہ اس کتاب کی مکمل و مستند تخریج کر دی جائے کیونکہ جس موضوع پر یہ کتاب مشتمل ہے اس سے متعلقہ احادیث عمومی کتب مثلاً صحاح ستہ وغیرہ میں موجود نہیں اور اگر موجود بھی ہیں تو بکھری ہوئی ہیں اور باقی رہے دیگر ماخذ علمی تو ان تک ہر ایک عالم کی بھی عموماً رسائی نہیں ہوتی، لہذا افادہ علماء و طلباء کے لیے اسے تخریج و تحقیق سے مزین کیا جانا چاہیے۔

ان وجوہات کی بنا پر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا عطا کردہ توفیق اور مرشد و استاد گرامی علیہ الرحمہ کی توجہ سے راقم الحروف نے تقریباً تمام تر حوالہ جات کی مفصل تخریج کر دی نیز عربی متن کا بھی اضافہ کر دیا ہے تاکہ بوقت تطبیق و استفادہ اور نقل عبارت میں آسانی رہے نیز تمام عربی عبارات پر اعراب بھی لگا دیئے ہیں تاکہ قاری کے لیے پڑھنے میں

مشقت نہ ہو البتہ اردو ترجمہ وہی ہے جسے اُستادِ گرامی علیہ الرحمہ نے تحریر کیا تھا بس چند مقامات پر تطفلات اویسی کا اضافہ ہے، ایک خاص بات یہ کہ بعض جگہ مباحث علمی میں کثرت تکرار کے سبب حوالہ و تخریج چھوڑ دی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ جہاں بھی ایسا مقام تھا وہاں امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ کی ”الحبائک فی اخبار الملائک“ کا حوالہ تھا تو ایسے مقامات پر اصل کی جانب مراجعت فرمائیں، بقیہ احادیث کی تخریج اصل کتب سے موافقت کر کے زیب قرطاس کر دی گئی ہے اور قرآنی آیات کے تراجم کے لیے اکثر مقامات پر ”کنز الایمان“ کو اختیار کیا گیا ہے۔

کتاب ہذا کو اس سے قبل نہایت عجلت میں ”بزم اویسیہ، کھارادر کراچی“ کی جانب سے شائع کیا گیا تھا جس میں عجلت کے سبب بہت سی اغلاط رہ گئیں تھیں نیز حسن طباعت کا معیار بھی کافی ناقص رکھا گیا حالانکہ راقم نے بارہا متعلقہ حضرات کو ان امور کے بارے میں اشاعت سے قبل بھی متنہ کیا تھا لیکن ایسا ممکن نہ ہو سکا، لہذا اب از سر نو تصحیح و نظر ثانی کے بعد اسے ”دار البیان، ڈیفنس، کراچی“ کے حوالے کیا ہے جو اسے نفیس و دیدہ زیب انداز میں شائع کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں لہذا میری جانب سے اس کتاب کے حقوق مکتبہ ہذا کو تفویض کیے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کو جملہ نیک مقاصد میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

اخیر میں یہ بات واضح کرتا چلوں کہ اس کتاب کی حسن و خوبی میرے ربِّ کریم ﷺ کی عطا اور مرشدِ گرامی فیض ملت علیہ الرحمہ کی محنت سے ہے نیز جو خامی نظر آئے تو وہ اس بندۂ ناچیز کی جانب سے ہے، اہل علم عفو درگزر کرتے ہوئے مطلع فرمائیں۔

اعجاز احمد

۱۲۳۸۵۵

حُسنِ خیال

پروفیسر ڈاکٹر حبیب الرحمن

[پی، ایچ، ڈی، یونیورسٹی آف کراچی]

”العلماء ورثة الانبياء“ کے منصبِ جلیل پر فائز اور اس منصبِ عظیم کے حامل علمائے اسلام نے تاریخ کے ہر دور اور دنیا کے ہر خطے میں کارِ نبوت بجالانے اور اپنے علم، عمل، سیرت، کردار، اخلاق اور روحانیت سے ایک جہاں کو فیض بخشا ہے، ان علمائے ذیشان نے ایک طرف اپنی زبان سے تبلیغ و اصلاح کی ہر ممکن کوشش کی تاکہ خلقِ خدا کو ربِّ العالمین کی سچی بندگی اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی محبت کے دائرے میں لایا جائے اور دوسری طرف ان کا قلم ”الصارم المسلول“ بن کر ہر محاذ و مورچہ پر اسلام کی مدافعت میں دشمنوں پر برق و قہر خداوندی بن کر گرتا رہا ہے۔

یہ سب عطاءئے خداوندی اُس اخلاص و یقین کی بدولت ممکن ہو سکی جس کے نور سے ان علمائے محترمین کے دل روشن اور آباد تھے، اس نعمتِ خداوندی کے مقابلے میں ہفت اقلیم کی بادشاہی کی بھی کوئی وقعت نہ تھی بلکہ ملوک الارض جو اپنے ہاتھوں سے لاکھوں دراہم و دینار کو روزانہ لوٹانے والے تھے وہ بھی ان خادمینِ دین و اسلام کی چوکھٹ پر حاضری کو دارین کی سعادت سمجھتے تھے۔

اقتدار کے ایوانوں میں مسانیدِ جاہ و جلال پر فائز بے شمار بادشاہ بھی خدا پرست علمائے دین کی مجالسِ علم و حکمت سے دانش و معرفت کے جواہر و موتی اپنے دامن میں سمیٹنے

کے لیے زنوائے تلمذ تہہ کرنے کو دنیا و مافیہا کی سب سے بڑی سعادت سمجھتے تھے۔

برصغیر پاک و ہند علمائے اسلام و صوفیائے کرام کی سرزمین ہے، یہاں علمائے دین نے علم اور صوفیائے کرام نے تبلیغ و اصلاح کے ذریعے دین اسلام کی خدمت کی ہے، سرزمین پاک و ہند کے ان محترم علمائے کرام نے علم کی تفہیم، تدریس، تعلیم، تحریر و تقریر کے ذریعے اسلام کے ذخیرہ علم و ادب میں نہایت قابل قدر و لائق رشک اضافے فرمائے، دینی علوم کو کوئی شعبہ اور گوشہ ایسا نہیں ہے جہاں ان کے قلم نے جولانیاں نہ دکھائی ہو، تفسیر، حدیث، فقہ، ادب، منطق، فلسفہ اور ان علوم کے اصول و فروع، الغرض تو صیح و تشریح کی کوئی جہت اور کوئی میدان ایسا نہیں ہے جہاں ان کے علم کا اسپ تازی دوڑتا نظر نہ آتا ہو، ان علمائے کرام کی تصنیفات و تالیفات اور شروح و حواشی کی سطر سطر سے ان حضرات کا تجر و تفوق اور تعمق علمی ظاہر و باہر ہے یہ وہ علمائے اسلام ہیں جو اسلام سیکھتے، سیکھاتے، پڑھتے، پڑھاتے خود مجسم اسلام بن گئے، شریعت کے فہم میں پوری زندگی کو قربان کر دینے سے اللہ تعالیٰ نے انہیں مجسم شریعت بنا دیا، حبّ الہی اور عشق محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں فنایت نے ان کو خلق خدا کے لیے سراپا محبت بنا دیا، جن کا لفظ لفظ، جملہ جملہ، گفتار و کردار سراپا محبت کے سانچے میں ڈھل کر خلق خدا کے لیے معرفت کا ذریعہ بن گیا۔

آج بیسویں اور اکیسویں صدی عیسوی میں اسلامی شریعت، اسلامی تہذیب و تمدن، اسلامی ثقافت اور اسلامی علمیت epistimology کے اصل وارثین اور محافظین یہی علمائے کرام ہیں، آج کی نام نہاد روشن خیالی، مہذب، ترقی یافتہ تہذیب جدید جو جاہلیت قدیمہ کا نیا ایڈیشن ہے اپنے جملہ مظاہر کے ساتھ انسان کو نفس پرست، دنیا پرست بلکہ شیطان پرست بنانے میں ہر سونہمک ہے، یہ ان علمائے کرام، مشائخ عظام او مدارس و خانقاہوں کا ہی فیضان ہے کہ برائیوں کے سمندر میں نیکیوں کے جزائر پر وہ پختہ قلعے تعمیر فرمائے کہ

بحرِ ظلمات کی بڑی سے بڑی لہر بھی ان قلعوں سے ٹکرا کے خائب خاسر ہی واپس لوٹی ہے۔

اسی لیے آج بھی جو لوگ علمائے حق اور صوفیائے ملت سے جتنا زیادہ قریب ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بھی اتنا ہی قریب اور شیطان لعین کے مکر و فریب سے اتنا ہی دور ہیں اور جو لوگ ان ذواتِ مقدسہ سے جتنا دور ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی حقیقی معرفت و محبت سے بھی اتنا ہی دور اور شیطان کے اتنا ہی قریب ہیں۔

ان علمائے اسلام کا وجود ظاہری بھی رحمت الہی کا مظہر ہے اور ان کے پردہ فرما جانے کے بعد بھی ان کے علمی آثار اہل علم اور طالبان دین کے لیے نعمت غیر مترقبہ کی مثل ہوتے ہیں جس سے صدیوں تک متلاشیانِ حق فیض پاتے رہتے ہیں۔

شیخ الاسلام و المسلمین، استاذ العلماء حضرت علامہ مفتی محمد فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ کی بلند قامت علمی و روحانی شخصیت بھی عالم اسلام کے لیے فیض خداوندی کی مظہر تھی آپ نے قحط الرجال کے دور میں اپنی ذات میں انجمن و دبستان بن کر نہ صرف کئی محاذوں پر بیک وقت کام کیا بلکہ کام کرنے کا حق بھی ادا کیا اور جس خوش اسلوبی سے اپنی ذمہ داریوں اور فرائض کی بجا آوری فرمائی اس کی مثال ”القلیل کالمعدوم“ کی طرح ہے۔

آپ کے قلمی جواہر پاروں کی تعداد چھوٹی، متوسط اور بڑی کتابوں کو ملا کر 4500 یعنی چار ہزار پانچ سو کے قریب ہے جن کو آپ نے موقع و مناسبت اور ضرورت کے لحاظ سے اردو، عربی، فارسی، سرائیکی، اور سندھی زبانوں میں تحریر فرمایا جن کو چالیس 40 بڑے عنوانات کے تحت تقسیم کیا جاسکتا ہے ہر عنوان کے تحت درجنوں کتابیں آپ کے علمی تبحر، روشن دماغی، ملکہ اخذ و استنباط اور نقد و اجتہاد کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

آج کے علمی در ماندگی اور کم فہمی کے دور میں کسی شخص کا مطلقاً علم کی کسی ایک شاخ میں بھی رسوخ حاصل کرنا کمال و معراجِ علم سمجھا جاتا ہے جبکہ دوسری طرف ایک تنہا شخص علم

کی بیسیوں شاخوں پر کمال دسترس رکھتا ہے لیکن پھر بھی ”بلغت الحلقوم“ کا نعرہ نہیں لگاتا بلکہ ”هل من مزید“ کی پکار اس کے دسترخوان علم کے ہر کونے سے آرہی ہے۔

حضور فیض ملت علیہ الرحمہ کے تحریری سرمایہ میں موجود آپ کی ایک شاہکار کتاب ”فرشتے ہی فرشتے“ اپنے عنوان اور موضوع کی مناسبت سے نہایت وقیع و جامع کتاب ہے جو بلاشبہ اس موضوع پر ایسا انسائیکلو پیڈیا Encyclopedia ہے جو آپ کو فرشتوں کے حوالے سے بہت حد تک دیگر کتابوں سے بے نیاز کر دے گی۔

اس کتاب کی افادیت و اہمیت اور ثقاہت authenticity میں جو حصہ فاضل جلیل عالم نبیل حضرت علامہ مفتی ابو محمد اعجاز احمد زاد اللہ علماً و اطال اللہ عمراً کی تحقیق و تدقیق کا ہے وہ اہل علم پر مخفی نہیں، برادر م علامہ اعجاز احمد صاحب کی محنت شاقہ، دقت نظر اور تحقیقی اسلوب نے کتاب ہذا کو جو نیا پیرا ہن پہنایا ہے اس نے کتاب کو عام قارئین کے ساتھ ساتھ محققین کی توجہ کا بھی مرکز و محور بنا دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ مصنف، محقق اور ناشر کتاب ہذا کو مع جملہ معاونین کے اپنی شان کے مطابق اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

پروفیسر ڈاکٹر حبیب الرحمن

12.05.2013 / رجب المرجب 1434ھ

تعارف

فضيلة الامام العلامة الشيخ
الاستاذ محمد فيض احمد اويسى رحمه الله

اقلیم انسانیت کے اُفق پر ہر زمانہ میں ایسی روشن و تابناک ہستیاں جلوہ گر ہوتی رہیں جن کے علمی و فکری افکار رہنما اصول فراہم کرتے رہے ہیں ان شخصیات کے کارنامے تاریخ اسلام کے روشن ابواب ہیں ان کی فکر میں انسانیت کے لئے رہنما اصول موجود ہیں ان کے افکار و خیالات آنے والی نسلوں کے لئے مینارۂ نور ہیں۔

تاریخ اسلام ایسی روشن و تابناک ہستیوں سے بھری پڑی ہے، مثلاً ماضی قریب میں امام احمد رضا محدث حنفی رحمۃ اللہ علیہ کی جامع العلوم ذات نمایاں نظر آ رہی ہے وہ خود بھی روشن تھے اور اپنے ہم نشینوں کو بھی روشن کر گئے، ان کے تمام تلامذہ و خلفاء ایک سے بڑھ کر ایک مینارۂ نور ہوئے پھر ان حضرات نے علم و فضل کے ایسے آفتاب و ماہتاب پیدا کئے کہ جن کی علمی صلاحیتوں کے سبب عالم اسلام میں شعور و آگہی کے تارے آج تک روشن ہیں، سارا عالم ان کے نور علم سے روشنی اور رہنمائی حاصل کرتا نظر آ رہا ہے۔ پاک و ہند کی دانش گاہیں ان کے فیضانِ علم کی مرہون منت ہیں، ان کی آغوش تربیت کے پروردہ اہل علم و فن آج عالمی سطح پر اشاعت دین اور ابلاغ علم کے اہم فرائض باحسن و خوبی سرانجام دے رہے ہیں، حضرت فضیلۃ الامام الاستاذ العلامة محمد فیض احمد اویسی رحمہ اللہ بھی ان ہی حضرات میں سے ایک قد آور و بلند پایہ شخصیت کے حامل ہے۔

اسم گرامی :

مفتی ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی بن مولانا نور احمد بن مولانا حامد بن کمال، قوم لاڑ سے تعلق رکھتے ہیں، ابوالصالح آپ کی کنیت ہے، نسبتاً ”عباسی“ مسلکاً ”حنفی“، مشرباً ”اویسی، قادری، رضوی“ ہیں، حضرت کے والد ماجد کا سلسلہ نسب نبی کریم ﷺ کے چچا حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ سے جا ملتا ہے اور یہ بہت بڑی سعادت کی بات ہے اور آج مفسر قرآن اور عالم باعمل ہونے میں اس خاندانی نسبت کا بھی بہت بڑا حصہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ جب آپ کے جد بزرگوار حضرت امام المفسرین عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ ہیں تو ان کی قرابت کے فیض سے آپ کو بھی اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے علوم اسلامیہ کی دولت سے سرفراز فرمایا ہے۔

ولادت باسعادت :

حضور فیض ملت ۱۳۵۱ھ بمطابق ۱۹۳۲ء کو ضلع رحیم یار خان کے ایک چھوٹے سے گاؤں میں پیدا ہوئے جس کی پسماندگی کا یہ عالم تھا کہ گرد و پیش کے لوگ اس کے نام سے بھی واقف نہ تھے لیکن فیض ملت کے دم قدم سے اس گاؤں کی شہرت پاکستان بھر میں تو کیا دنیا بھر میں پہنچ کر رہی، اس گاؤں کا موجودہ نام فیض ملت نے شہزادہ اعلیٰ حضرت مولانا حامد رضا خان رحمہ اللہ اور اپنے دادا مرحوم مولانا محمد حامد میاں رحمہ اللہ کی نسبت سے حامد آباد تجویز فرمایا ہے اور اب یہی نام عوام میں رائج اور مشہور ہو چکا ہے اور کیوں نہ ہو کہ یہ ایک عالم باعمل اور صوفی باصفا کی زبان سے جاری ہوا ہے۔ رب کریم جل جلالہ نے اس بابرکت نام کو خلعت مقبولیت سے نوازتے ہوئے زبانِ خلق پر جاری فرمادیا۔

تعلیم و تربیت :

ابتدائی تعلیم اپنے والد ماجد مولانا نور احمد صاحب رحمہ اللہ سے حاصل کی، تقریباً پانچ سال کی عمر میں والد صاحب سے ناظرہ قرآن مجید پڑھا، دو سال میں ناظرہ

قرآن مجید مکمل کر کے اپنے قریبی قصبہ ترنڈہ کے اسکول میں داخل ہوئے، ۱۹۴۲ء میں پرائمری کی پانچ جماعتیں پاس کیں۔

والد ماجد مولانا نور احمد صاحب علیہ الرحمہ کی تمنا کے مطابق حافظ جان محمد صاحب قریہ کلاں کے پاس حفظ قرآن کرنے کے لئے بھیجے گئے، ڈیڑھ سال تک صرف آٹھ پارے حفظ ہو سکے چونکہ ان کے یہاں مستقل تعلیم کا انتظام نہیں تھا، اس لئے صرف آٹھ پارے حفظ ہو سکے پھر وہاں سے خانقاہ جیٹھ بھٹہ، نزد خان پور کٹورہ کے مدرس حضرت مولانا حافظ سراج احمد علیہ الرحمہ کی خدمت میں جا پہنچے، ڈیڑھ سال ان کے پاس بسر ہوئے لیکن وہاں بھی ناغہ جات کی وجہ سے تضحیح اوقات ہوئی، اس لئے وہاں پراٹھارہ پارے حفظ ہو سکے۔

تقریباً پچیس پارے حفظ ہونے کے بعد وہاں سے خیر پور ٹامیوالی ضلع بہاولپور مولانا غلام حسین رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضری دی اور ۱۹۴۷ء میں مکمل قرآن مجید حفظ کر لیا اور پاکستان کے معرض وجود میں آنے سے پہلے خان پور کٹورہ میں پہلی بار ترویج میں مکمل قرآن مجید سنایا اور اسی ماہ مقدس کی ۲۷ شب صبح کو پاکستان وجود میں آیا۔

ستمبر ۱۹۴۷ء میں فارسی پند نامہ سعدی رحمۃ اللہ علیہ کا آغاز ہوا، ۱۹۴۸ء تک زینجا سکندر مولانا اللہ بخش رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پڑھیں، ۱۹۴۸ء کے آخر میں صرف ونحو کا آغاز حضرت مولانا خورشید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ہوا، ہدایہ، مختصر المعانی، شرح جامی وغیرہ درسی کتب ان سے پڑھیں، جبکہ آپ اپنے گاؤں میں پڑھاتے بھی تھے، درس نظامی کی بقایا کتب اپنے استاد محترم علامہ مولانا عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس مکمل کیں۔

۱۹۵۱ء میں درس نظامی سے فراغت نصیب ہوئی پھر اُس کے بعد دورہ حدیث و دیگر اہمات کتب کی تعلیم کے لئے جامعہ رضویہ لائل پور میں داخلہ لیا، ۱۹۵۲ء بمطابق ۱۳۷۱ھ میں محدث اعظم پاکستان مولانا ابوالفضل محمد سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک ہاتھوں سے رسم دستار بندی ہوئی اور سند فراغت نصیب حاصل کی۔

نسبت طریقت :

اثنائے تعلیم میں سلوک روحانی سے وابستگی کے لئے سلسلہ اویسیہ کے سرچشمہ حضرت محکم الدین سیرانی رحمۃ اللہ علیہ سمہ سٹہ خانقاہ شریف، ضلع بہاول پور جن کا مزار دھوراجی، ضلع کاٹھیاواڑ، بھارت میں ہے کہ سجادہ نشین حضرت مولانا خواجہ محمد الدین صاحب سیرانی رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پرست پر بیعت کی۔

۱۳۸۱ھ میں اُن کے وصال کے بعد بوساطت علامہ حسن علی رضوی میلسی، مفتی اعظم ہند مولانا مفتی مصطفیٰ رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ بن مجددین و ملت امام اہلسنت الشاہ احمد رضا خاں فدوی سرہ سے شرف بیعت کی سعادت حاصل کی اور حضور مفتی اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ نے ناصرف فیض ملت کو بیعت فرمایا بلکہ سلسلہ قادریہ رضویہ کی خلافت و اجازت خاص اپنے قلم سے لکھ کر بذریعہ جسر ذی روانہ فرمائی۔ واللہ الحمد

تصنیف و تالیف :

دوران تعلیم ہی فیض ملت علیہ الرحمہ نے تصنیف و تالیف کا سلسلہ شروع فرمایا اور آپ کی سب سے پہلی تصنیف کا نام ”کارآمد مسئلے“ حصہ اول تھی، اسے سب سے پہلے مکتبہ اویسیہ رضویہ، حامد آباد، خان پور سے شائع کیا گیا، اسی طرح یہ لکھنے کا سلسلہ جاری و ساری رہا اور تقریباً چار ہزار پانچ سو (۴۵۰۰) کتابیں تحریر فرمائیں، فیض ملت نے اردو،

عربی، فارسی، سرائیکی اور سندھی زبانوں میں گراں قدر کتابیں تحریر کیں ہیں لیکن زیادہ تر کتابوں کا تعلق اردو اور عربی سے ہے۔

دینی و ملی خدمات :

۱۹۵۲ء بمطابق ۱۳۷۱ھ کے اواخر شوال کے مہینے میں اپنے گاؤں حامد آباد میں عربی درسگاہ کی بنیاد ڈالی، جس کا نام قبلہ فیض ملت حلبہ (الرحمہ) نے ”مدرسہ طبع الفیوض“ رکھا اس میں حفظ قرآن اور خالص عربی کی تعلیم دی جاتی تھی، مدرسہ میں دور دراز سے طالب علم تعلیم کیلئے جمع ہو گئے، گاؤں کے ماحول میں اُن کا انتظام بہت ہی مشکل تھا لیکن پھر بھی اُس ویران مقام میں درجنوں محدث، مفتی، مدرس اور سینکڑوں حفاظ تیار ہو گئے جو آج مرکزی مدارس میں خدمات انجام دے رہے ہیں اور خدمت حدیث مبارکہ اور مسند افتاء و تدریس کے مناصب پر فائز ہیں۔

۱۹۶۱ء میں مدرسہ سراج العلوم، خان پور میں دورہ تفسیر قرآن کا آغاز کیا، ۱۹۶۳ء میں خانیوال ضلع ملتان میں دورہ تفسیر قرآن کرایا، پاکستان، بنگلہ دیش، بھارت اور دیگر ممالک میں آپ کے فیض یافتہ شاگردین ان کی علمی میراث کی خوشبو بکھیر رہے ہیں۔ ۱۹۶۳ء میں گونا گوں مصائب اور جدید لازمی سہولیات میسر نہ ہونے کے باعث آپ نے بہاولپور میں سکونت اختیار کی اور یہیں پوزمین کالکٹرا خرید کر ”جامعہ اویسیہ رضویہ“ اور جامع مسجد سیرانی کی بنیاد رکھی جو کہ تادم تحریر بجمہ اللہ قائم و دائم اور دین اسلام کی شب و روز ترویج و اشاعت میں مصروف عمل ہیں۔

فیض ملت کی تبحر علمی :

مضت الدهور و ما اتین بمثلہ

و لقد أتى فنجزن عن نظرائه

زمانے گزر گئے اور ان کی مثل کوئی نہ آیا اور جب آیا تو اس کی نظیر سے عاجز ہو گئے۔

فیض ملت علیہ (الرحمہ) ایک ایسی شخصیت سے عبارت تھی جو کہ اپنی ذات یکتا میں پوری جماعت کو سمیٹے ہوئے تھے، عقل ان کی ذات میں حیرانگی کے عالم میں گم ہے کہ کس طرح ایک شخص اس قدر اوصاف اپنائے ہوئے ہے کہ علوم و فنون اسلامیہ ”جدید و قدیم“ جسے ہمہ وقت مستحضر (پیش نظر) ہیں اور ان علوم و فنون میں کمال و دسترس کا یہ عالم کہ ان تمام ہی علوم و فنون میں کوئی نہ کوئی کتاب لکھی ہے فقط اگر کوئی مصنف کسی ایک علم و فن پر کوئی کتاب یا رسالہ لکھتا ہے تو وہ خود کو قابل ستائش گردانتا ہے اور فخر محسوس کرتا ہے مگر اس مرد قلندر کی کیفیات ہی کچھ اور تھیں کہ تمام ہی علوم و فنون پر خامہ فرسائی کرنے اور صحائف ابيض کو اپنے قلم سے مزین کرنے کے باوجود بھی عاجزی و انکساری کی انتہاؤں میں جا کر اپنی ذات کی ہمیشہ نفی فرماتے تھے۔

اگر آج کا کوئی شخص 50/60 کتابوں کا مصنف ہو تو اُسے مصنف اعظم کہا جاتا ہے، اب اگر یہی معیار ہے کہ پچاس یا ساٹھ کتب کے مصنف کو مصنف اعظم کہا جائے تو میرا قلم یہاں حیران ہے کہ میں اس ”مظلوم مصنف“ کو جو کہ 4500 کتب کا مصنف ہے، کون سا لقب دوں؟؟ یہاں تو القابات بھی بہت چھوٹے نظر آ رہے ہیں مگر بفضل خدا فیض ملت کی ذات ان سے کہیں بلند و بالا ہے کیونکہ فیض ملت نے یہ کام شہرت و لقب پانے کے لئے نہیں کیا بلکہ خدا ﷻ و رسول ﷺ کو راضی کرنے کیلئے کیا، اسی لئے اللہ تعالیٰ ﷻ نے آپ کے خلوص و محبت اور کمال عاجزی کی برکت سے آپ کو وہ کمال و نام عطا فرمایا جس کی مثال نہیں ملتی۔

فیض ملت رحمۃ اللہ علیہ نے جن علوم و فنون پر مشتمل تصانیف مرتب کی ہیں ان علوم و فنون اور موضوعات کا ایک مختصر جائزہ پیش خدمت ہے۔

| | | | |
|--------------------|----|--------------------|----|
| علم تفسیر | ۱ | علم اصول تفسیر | ۲ |
| علم حدیث | ۳ | علم اصول حدیث | ۴ |
| علم فقہ | ۵ | علم اصول فقہ | ۶ |
| علم میراث | ۷ | علم تصوف | ۸ |
| علم منطق | ۹ | علم فلسفہ | ۱۰ |
| علم بلاغت | ۱۱ | علم نجوم | ۱۲ |
| علم صرف | ۱۳ | علم نحو | ۱۴ |
| علم قرأت و تجوید | ۱۵ | علم تعبیر الروایاء | ۱۶ |
| علم قیافہ | ۱۷ | علم معانی | ۱۸ |
| علم عروض | ۱۹ | علم حیاتیات | ۲۰ |
| علم لغت | ۲۱ | علم مناظرہ | ۲۲ |
| علم طب | ۲۳ | علم عقائد و کلام | ۲۴ |
| علم تاریخ | ۲۵ | تراجم | ۲۶ |
| شروحات | ۲۷ | اخلاق و آداب | ۲۸ |
| عقائد اہلسنت | ۲۹ | سائنس | ۳۰ |
| اُردو وظائف | ۳۱ | سفرنامہ | ۳۲ |
| تلخیص | ۳۳ | فضائل و مناقب | ۳۴ |
| ردقادیانیت | ۳۵ | ردشیعیت | ۳۶ |
| ردآغاخانیت | ۳۷ | ردتبلیغی جماعت | ۳۸ |
| ردعیسائیت و یہودیت | ۳۹ | ردوہابیت و لادینیت | ۴۰ |

ہدیہ محبت و عقیدت

فضیلة الامام الاستاذ العلامة

محمد فیض احمد اویسی رحمہ اللہ

عظیم المثل ، یکتائے زمن ، فیض رضا تم ہو
 جہاں یہ مانتا ہے عاشقِ غوثِ الوری تم ہو
 تیرے دامن میں ہے صدیق ، عمر ، عثمان کا فیضان
 اے نورِ علم ! فیضانِ علی مرتضیٰ تم ہو
 مفسر ہو تم اس شاں کے کہ تیرے واسطے سچ ہے
 زمانے کے لئے اسماعیلِ حقی کی ضیا تم ہو
 بلادِ پاک و ہند ہی کیا عرب کی علم گاہوں میں
 نشانِ اہل سنت نائبِ احمد رضا تم ہو
 تیرے افکار اور اطوار سے محسوس ہوتا ہے
 اولیٰ قرن کی گڈری کے لعل پر ضیا تم ہو
 تمہی ہو وارثِ علمِ نبی اور معدنِ عرفاں
 قسیمِ معرفت ، شمعِ طریقت ، جانِ ما تم ہو
 طریقت کے سمندر کو شریعت کی حدودوں میں
 سمیٹے بانٹنے والے ولی باصفا تم ہو
 اویسیتِ ملی حجھ کو ، ہے تجھ میں قادریت بھی
 ہے سینہ ”مجمع البحرین“ ایسے رہنما تم ہو

تیری تحریر کے نقشوں نے ایسے نقش چھوڑے ہیں
 کہ ان نقشوں کے ملنے سے میرے آگے عیاں تم ہو
 تیری تصویر کی تعبیر ہے تحریر کی صورت
 اسی تحریر کے آئینہ میں جلوہ نما تم ہو
 میں تجھ میں دیکھ لیتا ہوں جھلک سردار احمد کی
 کہ نقشہ سر سے لیکر پاؤں تک سردار کا تم ہو
 تیرے اسلاف میں ہیں کاظمی و مفتی اعظم
 انہی کی برکتوں سے کامیاب و کامراں تم ہو
 غزالی ہو یا رازی ہو یا عبد قادر جیلانی
 تم ان کی یو انہی کا رنگ ان کے پاسباں تم ہو
 زمانہ گر تیری خدمات کو سونے سے لکھ ڈالے
 میری نظروں میں وہ بھی کم ہے پر اُس سے سوا تم ہو
 میری کشتی تلاطم خیز موجوں سے نہیں ڈرتی
 سفینہ تیرے ہاتھوں میں ہے اس کے ناخدا تم ہو
 تیرے در کا بھکاری تجھ سے تیری بھیک مانگے ہے
 بھکاری کی بھرو جھولی گدا کا آسرا تم ہو
 تیرا بُردا تیری توصیف میں اب اور کیا لکھے
 کہ جملہ اہل سنت کے لئے قبلہ نما تم ہو
 ہاں ! تم پر مان ہے اعجاز کو دنیا و عقبی میں
 میرے قبلہ ، میرے مونس ، میرے دل کی صدا تم ہو

از : فضیلۃ الامتاز اعجاز احمد حفظہ اللہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله الذي زين النبيين بحبيبه المصطفى والصلوة والسلام
على نبيه المرتضى وعلى آله المجتبي واصحابه اولى التقى والنقى

اما بعد! فقیر کی یہ تصنیف ملائکہ کرام کے وجود کی تحقیق کے علاوہ بہت سے مضامین متعلقہ بہ ملائکہ پر مشتمل ہے، سابق زمانوں میں ان کے وجود کا کوئی منکر نہ تھا اور نہ اب کوئی ہے سوائے چند فلاسفہ کے، لیکن افسوس کہ گذشتہ صدی میں نیچری فرقہ کے پیشوا سرسید علیگڑھی نے فرشتوں کے جسم و صورت اور ایک الگ موجود مخلوق ہونے سے انکار کیا ہے، اُس کا خیال باطل ہے کہ فرشتے موجود مخلوق ضرور ہیں لیکن وہ نہ کوئی جسم رکھتے ہیں نہ دکھائی دے سکتے ہیں، ان کا ظہور بلا شمول مخلوق موجود کے نہیں ہو سکتا، قدیم زمانہ کی تمام قوموں کا یہ حال تھا کہ جو امور عجیب و غریب اُن کے سامنے ایسے پیش آتے تھے جن کی علت اُن کی سمجھ سے باہر تھی اُسے ایسی قوت یا ایسے شخص سے منسوب کرتے تھے جو انسان سے برتر اور خدا سے کم تر تھی، اس خیال سے تمام بت پرست قوموں نے اپنے ہاں فرشتے قائم کر لئے، فرشتے جن کا ذکر قرآن میں ہے ان کا کوئی اصلی وجود نہیں، بلکہ خدا کی بے انتہا قوتوں کے ظہور کو اور ان قوتوں کو جو خدا نے اپنی تمام مخلوق میں مختلف قسم کے پیدا کئے ہیں، اُن کو ملک یا ملائکہ کہتے ہیں۔ ”جبرائیل“ یا ”ناموس اکبر“ یہ ایک مخصوص قوت کا نام ہے، نیز جبرائیل، میکائیل، عزرائیل وغیرہ نام یہودیوں کے مقرر کئے ہوئے ہیں، جو مختلف قوتوں کے تعبیر کرنے کو انہوں نے رکھے تھے وغیرہ وغیرہ۔ (معاذ اللہ) [خودنوشت، افکار سرسید صفحہ ۷۰ تا ۷۳]

نوٹ : سرسید علیگڑھی کے عقائد اور من گھڑت مسائل کی فہرست تو طویل ہے، جس سے اُس کے عشاق کو عبرت حاصل کرنی چاہیے فقط چند نمونے حاضر ہیں۔

شانِ خداوندی ﷻ کی توہین و تنقیص

(۱) خدا نہ ہندو ہے نہ عرفی مسلمان نہ مقلد نہ لامذہب نہ یہودی نہ عیسائی وہ تو پکا چھٹا ہوا نیچری ہے۔ (معاذ اللہ) [ایضاً ۶۳]

(۲) مسئلہ تقدیر کا انکار کرتے ہوئے لکھتا ہے: تقدیر کا مسئلہ اگر صحیح ہو تو جو کام حضرت (یعنی اللہ تعالیٰ) نے خود کئے ہیں اس کی سزا دوسروں کو دی جائے گی۔ (معاذ اللہ) [ایضاً ۶۵]

اس عبارت میں مسئلہ تقدیر سے انکار کے ساتھ ساتھ شانِ رب العزت کی صریح توہین کی ہے کہ خداوند قدوس اپنے کاموں کی سزا مخلوق کو دے رہا ہے۔ (معاذ اللہ)

(۳) اگر کوئی کہے کہ تیرہ سو برس سے کسی نے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین یا علمائے مجتہدین و مفسرین نے یہ معنی نہیں کہے بلکہ خود خدا نے یہ معنی نہیں سمجھا جو تم کہتے ہو تو ہم ادب سے عرض کریں گے کہ ہم کو اس دلیل سے معاف رکھئے۔ (معاذ اللہ) [ایضاً ۸۴]

اس عبارت میں صاف الفاظ میں لکھا ہے کہ جو معنی سرسید نے بیان کئے ہیں وہ معاذ اللہ خدا نے بھی نہیں سمجھے ہیں۔ (معاذ اللہ)

سرسید کے قرآنِ کریم کے متعلق فاسد خیالات

۱۔ خود نوشت میں قرآنِ کریم کی فصاحت و بلاغت پر ضرب کاری کرتے ہوئے اس بات سے انکار کر دیا ہے کہ قرآنِ کریم فصاحت و بلاغت میں بے مثال ہے اور صاف لکھا ہے کہ فصاحت و بلاغت کو قرآنِ کریم کا معجزہ سمجھنا ان کی غلط فہمی ہے۔ (معاذ اللہ) [ایضاً ۴۱]

۲۔ آیات قرآنیہ میں سے بعض کے نسخ اور بعض کے منسوخ ہونے سے بھی صاف انکار کر کے لکھا ہے کہ قرآن مجید میں نہ کوئی آیت نسخ ہے نہ منسوخ ہے اور مفسرین و علمائے اسلام پر سخت تنقید کرتے ہوئے لکھا ہے کہ انہوں نے نہایت غلط اور بے جا استدلال سے

قرآن کی آیتوں کا اس طرح پرناسخ و منسوخ ہونا قرار دیا ہے۔ (معاذ اللہ) [ایضاً ۸۵]

ناسخ و منسوخ کی حقیقت کو جس طرح عیسائی پادری اور ہندو لوگ نہیں سمجھ سکے اور بے جا اعتراضات قرآن کریم اور اسلام و مسلمانوں پر کئے ہیں، انہی کی پیروی کرتے ہوئے علی گڑھ کے اس جاہل مفسر قرآن نے بھی فضول اعتراضات اور فاسد خیالات کا سہارا لیتے ہوئے انکار کیا ہے جن کی کوئی حقیقت و بنیاد نہیں۔

۳۔ خود نوشت میں لکھا ہے: قرآن مجید بلفظہ مع معانی قدیم و کلام خدا ہے اور خود خدا

نے اپنا کلام پیغمبر خدا میں بلا واسطہ پیدا کیا ہے۔ (معاذ اللہ) [ایضاً ۶۹]

اور اسی طرح دیگر کتب آسمانی کے متعلق اس کا عقیدہ ہے یعنی وہ بواسطہ وحی جبرائیل کا منکر ہے، بلکہ آپ آگے ملاحظہ فرمائیں گے کہ سرے سے وہ حضرت جبرائیل امین علیہ السلام اور تمام ملائکہ (فرشتوں) کے وجود کا بھی منکر ہے۔

۴۔ خدا نے ان پڑھ بدوؤں کیلئے ان ہی کی زبان میں قرآن اتارا ہے۔ (معاذ اللہ)

یعنی سرسید کے خیال میں قرآن مجید انگریزی (جو اس کے گمان میں بہتر و اعلیٰ زبان ہے)

اس میں نازل ہونا چاہئے تھا لیکن خدا تعالیٰ نے ان پڑھ بدوؤں کی زبان عربی میں نازل فرمایا ہے۔ (معاذ اللہ)

[ایضاً ۶۹]

۵۔ لوگ قرآن مجید کی آیتوں کو بطور عمل کے پڑھتے ہیں اور کسی میں وسعت رزق کی

اور کسی میں کشور کاری اور کسی میں شفاً امراض کی تاثیر سمجھتے ہیں، قرآن مجید کی کسی آیت یا

سورت میں اس قسم کی تاثیر نہیں ہے۔ (معاذ اللہ) [ایضاً ۱۳۸]

اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے باطل گمان میں قرآن مجید میں وسعت رزق،

شفائے امراض وغیرہ کی کوئی تاثیر نہیں، لہذا دم تعویذ میں کوئی فائدہ نہیں۔ (معاذ اللہ)

۶۔ پھر بالفرض اگر کسی الہامی کتاب میں (قرآن ہو یا اور کوئی) اقلیدس اور جُرثیقل کے

دلائل یا علم ہیئت کے مسائل کے بیان میں غلطی ہو تو کیوں وہ غلط نہ مانی جائے کیونکہ وہ
الہام اس سے متعلق نہیں۔ (معاذ اللہ) [ایضاً ۴۳]

اس سے یہ مراد ہے کہ کتب آسمانی میں علوم جدیدہ کے مقابلہ میں غلطی ممکن ہے۔
(معاذ اللہ) جب کہ مسلمان بحیثیت مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ دنیا کی کسی بھی کتاب میں
غلطی ممکن ہے کوئی بھی علم غلط ہو سکتا ہے مگر قرآن کریم یاد گیر مُنَزَّل مِنَ اللّٰہ کتب میں کسی
طرح کی غلطی ممکن نہیں، ان میں غلطی تسلیم کرنا علم الہی کی غلطی تصور ہوگی اور یہ عقیدہ کفریہ ہے۔

معجزات و کرامات سے انکار

حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے معجزات اور اولیاء کرام کی
کرامات سے بھی اس علیگڑھی جاہل اور گمراہ نے انکار کیا ہے اور معجزات و کرامات کو خلاف
قانون قدرت، خلاف عقل، خلاف نیچر قرار دے کر صریح آیات قرآنیہ اور احادیث مبارکہ
سے ثابت شدہ معجزات کا منکر ہو کر سبیل مومنین سے اعراض کر کے راہِ جہنم اختیار کی ہے۔

حضور امام الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کے معجزہ معراج جسمانی، سایہ ابر، شق القمر اور
دیگر معجزات نیز تمام انبیاء کرام جن کے معجزات کا ذکر قرآن کریم میں موجود ہے، اُن کے
اسمائے مبارکہ اور اُن معجزات کو لکھ کر اُن کی من گھڑت تاویلیں کی ہیں، مثلاً حضرت آدم،
حضرت نوح، حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت اسحاق، حضرت موسیٰ، حضرت یونس،
حضرت عیسیٰ، حضرت یعقوب، حضرت یوسف، حضرت سلیمان، حضرت لوط، حضرت
صالح علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وہ معجزات جن کا تذکرہ قرآن کریم میں موجود ہے،
ان سب کا انکار کیا ہے اور ان تمام واقعات انبیاء کو محض فضول و خیال، من گھڑت قصے قرار دیا
ہے کہ قرآن کریم میں یہ محض خیالی قصے ہیں۔ (معاذ اللہ) [مخلص ایضاً ۸۰ تا ۱۲۴]

ملائکہ کا لغوی و شرعی معنی

ملائکہ ”مَلَائِكَة“ کی جمع ہے، اس سے ”مَفَاعِلُ“ کے وزن پر ”مَلَائِكُ“ ہے، جیسے ”مَطْلَعُ“ کی جمع ”مَطَالِعُ“ آتی ہے، ملائک کے بعد ”ة“ تانیث جمع کے طور پر آتی ہے، ملائک کا واحد ”مَلَكٌ“ بھی بتایا گیا ہے، اس کا مادہ ”الک“ ہے، جس کے معنی ”اَرْسَلَ“ (اُس نے بھیجا کے ہیں) اسی طرح ”الْوَكَاةُ“ کے معنی بھی رسالت یعنی پیغام رسانی کے آتے ہیں، چونکہ یہ مخلوق باری تعالیٰ کے پیغامات اس کے مقبول اور مقرب بندوں تک پہنچانے کا فریضہ سرانجام دیتی ہے، اس لیے اسے ”مَلَائِكَةُ“ کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

علمائے کرام علیہم الرحمة فرماتے ہیں:

إِنَّهُمْ وَسَائِطُ بَيْنِ اللَّهِ تَعَالَى وَبَيْنِ النَّاسِ -

یہ ملائکہ اللہ تعالیٰ اور مسلمانوں کے درمیان واسطے اور وسیلے کی حیثیت رکھتے ہیں۔

[علامہ شہاب الدین محمود بن عبد اللہ الحسینی الآلوسی حنفی، تفسیر ”روح المعانی“ میں سورۃ النساء کی آیت: ۱۳۶ کے جزو ﴿وَمَنْ يَكْفُرْ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ﴾ کے تحت فرشتے کی توضیح ان الفاظ میں بیان فرماتے ہیں، انہم وسائط بين الله عز وجل وبين الرسل في انزال الكتب یعنی، یہ (فرشتے) اللہ عز وجل اور رسولوں (علیہم السلام) کے درمیان کتاب نازل کرنے کا وسیلہ ہیں۔ امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر (مفتاح الغیب) میں فرمایا: انہم وسائط بين الله وبين البشر یعنی یہ (فرشتے) اللہ تعالیٰ اور بشر کے درمیان واسطہ ہیں۔ (تحت سورۃ البقرہ: ۲۸۵) اور علامہ بیضاوی نے تفسیر (انوار التنزیل و اسرار التاویل) میں فرمایا: وسائط بين الله وبين أنبيائه والصلحاء من عباده يبلغون إليهم رسالاته بالوحي والإلهام والرؤيا الصادقة یعنی (فرشتے) واسطہ ہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے نبیوں (علیہم السلام) اور اس کے نیک بندوں کے درمیان۔ وہ (فرشتے) انہیں اللہ تعالیٰ کے پیغام وحی (نبیوں کو) اور الہام (نیک بندوں کو) اور سچے خوابوں کے ذریعہ پہنچاتے ہیں۔ (تحت سورۃ فاطر: ۱)۔ مصنف (علیہ الرحمہ) نے جو عبارت نقل فرمائی ہے وہ ”تفسیر روح البیان“ میں آیت ﴿وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً﴾ (سورۃ بقرہ: ۳۰) کے تحت مرقوم ہے۔]

اہل علم نے ملائکہ کی حقیقت پر روشنی ڈالتے ہوئے کئی اقوال بیان کئے ہیں، لیکن صحیح ترین اور متفقہ قول یہ ہے:

إِنَّهَا أَجْسَامٌ لَطِيفَةٌ قَادِرَةٌ عَلَى التَّشَكُّلِ بِأَشْكَالٍ مُّخْتَلِفَةٍ -

یعنی یہ وہ لطیف اور نورانی اجسام ہیں، جنہیں اپنی لطافت کے باعث مختلف شکلیں

بدلنے پر قدرت حاصل ہوتی ہے۔

[تفسیر بیضاوی، سورہ بقرہ: ۳۰۔ علامہ آلوسی حنفی نے فرمایا: أن الملائكة عليهم السلام أجسام لطيفة نورية يقدرون على التشكل بالصور المختلفة یعنی فرشتے علیہم السلام اجسام لطیف و نوری ہیں جو مختلف اشکال بدلنے پر قدرت رکھتے ہیں (تفسیر روح المعانی، سورہ فاطر 1) صاحب "تفسیر روح البیان" نے فرمایا: والملائكة عند أكثر المسلمين أجسام لطيفة قادرة على التشكل بأشكال مختلفة والدليل ان الرسل كانوا يرونهم كذلك یعنی فرشتے اکثر مسلمانوں کے نزدیک لطیف نورانی اجسام والے اور مختلف اشکال تبدیل کرنے کی صلاحیت پر قادر ہیں، اس پر دلیل یہ ہے کہ مرسلین کرام علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام انہیں ملاحظہ فرماتے۔ (سورہ بقرہ: ۳۰)]

عام انسان انہیں ان کی اصل صورت میں نہیں دیکھ سکتے، کیونکہ انسانی آنکھ صرف کثیف اور مادی اجسام کو ہی دیکھ سکتی ہے غیر مادی اور لطیف اشیاء کو نہیں مگر وہ عرفاء کا بلین جنہوں نے تزکیہ نفس اور تصفیہ باطن کے ذریعے اپنی باطنی آنکھ روشن کر لی ہوتی ہے اور ان کی چشم بصیرت سے مادی حجابات اٹھ چکے ہوتے ہیں وہ نہ صرف ملائکہ کو دیکھ سکتے ہیں بلکہ انہیں ان سے ملاقات اور کتاب فیض کا شرف بھی حاصل ہوتا ہے۔

غلط عقیدہ

فرشتوں کے غیر حسی اور غیر مرئی ہونے کے باعث بعض کم فہم لوگوں نے ان کے خارجی وجود (EXTERNALITY) کا ہی انکار کر دیا ہے اور چونکہ قرآن مجید میں کئی مقامات پر بصراحت فرشتوں کا ذکر آیا ہے، اس لئے ان آیات قرآنی کی تاویل فاسد کرتے ہوئے فرشتوں کو مجرد انسانی قوتوں، نیک انسانی روحوں، قوائے عالم یا صفات باری تعالیٰ سے تعبیر کر دیا ہے، اسی طرح بعض لوگوں نے جبرئیل امین کو عین ملکہ نبوت قرار دے دیا ہے، یہ سب تصورات گمراہی پر مبنی ہیں اور فلسفہ کی پیداوار ہیں اس لئے کہ آیات و احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ فرشتوں کو دوسری مخلوق کی طرح باقاعدہ وجود و تشخص حاصل ہے، وہ مستقل ہستیاں ہیں یا نظام عالم کے اسباب (CAUSES OF PHYSICAL PHENOMENA) نہیں ہیں۔

جیسا کہ بعض ان ٹیڈی مجتہدین کا خیال ہے جنہوں نے بلا جواز انہیں سائنسی تحقیق کا موضوع بنا لیا ہے، انہوں نے آیات قرآنی کی فاسد تاویلات اور احادیث نبوی کے انکار کی بنا پر فرشتوں کے تصور کو اس طرح مسخ کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہ کسی نہ کسی سائنسی اصول اور معیار کے تابع ہو جائے، ایسے لوگ اس حقیقت کو یکسر نظر انداز کر دیتے ہیں کہ فرشتے جس نوع تخلیق سے تعلق رکھتے ہیں وہ سائنس کے دائرہ تحقیق (SCOPE OF RESEARCH) سے ہی خارج ہے۔

سائنس صرف عالم حیات و مادیات (PHYSICAL AND MATERIAL WORLD) کے حقائق سے بحث کرتی ہے، اسے مابعد الطبعی اور روحانی حقیقتوں (METAPHYSICAL AND SPIRITUAL REALITIES) سے کوئی واسطہ ہی نہیں اس لیے سائنس کا یہ کام نہیں کہ اپنے موضوع تحقیق سے ہٹ کر کسی غیر متعلقہ حقیقت سے

بحث کرے، اس کی ماہیت اور وجود کے بارے میں رائے زنی کرے جو شے اس کی حد جستجو سے ماورا ہو اس کا انکار کر دے سائنس کے نام پر ایسی نام نہاد تحقیق خود غیر سائنسی (UNSCIENTIFIC) بات ہے۔

اگر ہماری عقل اپنی محدود وسعت نظر کی بنا پر فرشتوں کا صحیح ادراک نہ کر سکتی ہو تو اس وجہ سے ہم فرشتوں کے تصور کو ”خلاف عقل“ قرار نہیں دے سکتے بلکہ اسے ”ورائے عقل“ کہیں گے کسی چیز کا خلاف عقل ہونا اور بات ہے اور ورائے عقل ہونا اور بات۔ عقل و خرد کے ادراک کا تمام تر انحصار حواسِ خمسہ (FIVE SENSES OF PERCEPTION) پر ہوتا ہے، جو چیز آنکھ، کان، ناک، زبان یا ہاتھ کے ادراک میں آسکے، عقل صرف اسی کو سمجھ سکتی اور اسی کے بارے میں کوئی رائے وضع کر سکتی ہے۔

لیکن جس شے کا وجود ہی سرے سے غیر حسی اور غیر مادی ہو اُسے نہ دیکھا جاسکتا ہو اور نہ سونگھا جاسکتا ہو، نہ سنا جاسکتا ہو، نہ چکھا جاسکتا ہو، نہ چھونا ممکن ہو، گویا حواسِ ظاہری جس حقیقت کے بارے میں کوئی خام مواد اور ابتدائی معلومات ہی فراہم نہ کر سکیں تو آپ خود ہی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ عقل اس کے بارے میں کوئی تصور کس طرح قائم کر سکے گی۔

صاف ظاہر ہے کہ عقل اس معاملے میں خاموش ہی رہے گی عقل کا خاموش رہنا اس کی اپنی حدود (LIMITATIONS) کی وجہ سے ہے، اس سے یہ نتیجہ کبھی اخذ نہیں کیا جاسکتا کہ اس حقیقت کا ہی سرے سے کوئی وجود نہیں آخر ہر چیز کو عقل اور سائنس کے حیطہ ادراک (SCOPE OF PERCEPTION) میں کھینچ لانے کی کیا ضرورت ہے؟ کیا عقل اور سائنس کی حد جستجو سے اوپر یا خارج کوئی حقیقت موجود نہیں؟ یہ اندازِ فکر ہمیں خدا اور رسول ﷺ وحی و آخرت بلکہ جملہ اجزائے ایمان سے انکار پر لا کھڑا کرے گا اور ”ایمان بالغیب“ کا تصور ہی بالکل معدوم ہو جائے گا۔

جس طرح ہر چیز کو جاننے کا ایک خاص ذریعہ ہوتا ہے مثلاً آواز کو جاننے کا ذریعہ کان ہیں، ذائقے کو جاننے کا ذریعہ زبان ہے اور خوشبو کو جاننے کا ذریعہ ناک ہے، اس مخصوص ذریعے کے علاوہ کسی دوسرے ذریعے سے اس مخصوص حقیقت کو نہیں جانا جاسکتا، اسی طرح محسوسات اور معقولات سے ماوراء حقیقتوں کو جاننے کے بھی کچھ مخصوص ذرائع ہیں جنہیں صرف انہی کی مدد سے جانا جاسکتا ہے، ان کے بغیر نہیں اور وہ ہیں نورِ باطن یا وحی الہی نورِ باطن ایسا ذریعہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی قلبی اور روحانی استعداد کے طور پر ان کے اندر رکھا ہے، اس ذریعے کا کام (FUNCTION) صرف تزکیہ نفس اور تصفیہ قلب کے مراحل طے کرنے سے شروع ہوتا ہے، اس کے بغیر نہیں اور جن مابعد الطبعی حقیقتوں کے کامل ادراک سے یہ باطنی ذریعہ بھی قاصر ہوا نہیں صرف وحی الہی اور واسطہ نبوت سے جانا جاسکتا ہے اس کے بغیر کسی اور صورت سے نہیں، لہذا فرشتوں کے وجود اور ماہیت یا ایسی ہی دیگر عالم امر کی حقیقتوں کے بارے میں صاحب نبوت کا قول سند ہو سکتا ہے کسی اور محقق، فلسفی یا سائنسدان کا نہیں۔

ثبوت ملائکہ از قرآن مجید

ملائکہ کا وجود آیات قرآن سے ثابت ہے اور وہی قرآنی مضامین اہل اسلام کا عقیدہ ہے وہ یہی کہ ملائکہ موجود ہیں اور وہ انسانوں اور جنات سے الگ مخلوق ہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں مخصوص امور کے لئے مقرر کیا ہوا ہے گویا یہ ذاتِ حق کے وہ کارکن ہیں جن سے خلقی طور پر نافرمانی اور گناہ صادر ہی نہیں ہو سکتا، یہ اپنے خمیر اور ہیئتِ تخلیق کے اعتبار سے ہی ”معصوم“ ہیں ان کا وجود سراسر نور ہے، ان میں جنات اور انسانوں کی طرح شر و فساد اور فتنہ و ظلم کا نہ کوئی ملکہ ہے اور نہ استعداد، اس لئے بروز قیامت یہ جواب دہی اور مواخذے سے بھی مستثنیٰ ہوں گے بعض اقوام نے انہیں غلطی سے خدا کی بیٹیاں تصور کیا بعض نے ان کے کام کی نوعیت کے پیش نظر انہیں خدائی میں شریک بنا دیا، جب کہ بعض نے ان کی پرستش بھی کی قرآن مجید نے کئی مقامات پر ان تمام تصوراتِ باطلہ کی تردید کی ہے اور ان کے بارے میں صحیح تصوریوں واضح کیا ہے۔

قرآن مجید کی آیات مقدسہ

وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمَنِ إِنَانَا ۝ (پارہ ۲۵: سورة الزخرف: آیت ۱۹)

ترجمہ: اور انہوں نے فرشتوں کو کہ رحمن کے بندے ہیں عورتیں ٹھہرایا۔

بَلْ عِبَادٌ مُّكْرَمُونَ ۝ (پارہ ۱۷: سورة الانبياء: آیت ۲۶)

ترجمہ: بلکہ (یہ فرشتے) بندے ہیں عزت والے۔

يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ ۝ (پارہ ۱۷: سورة الانبياء: آیت ۲۰)

ترجمہ: (فرشتے) رات دن اس کی پاکی بولتے ہیں اور سستی نہیں کرتے۔

وَتَرَى الْمَلَائِكَةَ حَافِّينَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ يُسَبِّحُونَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ۝

ترجمہ: اور تم فرشتوں کو دیکھو گے عرش کے آس پاس حلقہ کئے اپنے رب کی

تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے۔ (پارہ ۲۴: سورۃ الزمر: آیت ۷۵)

لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ ۝ (پارہ ۱۷: سورۃ الانبیاء: آیت ۲۷)

ترجمہ: (فرشتے) بات میں اس (اللہ) سے سبقت نہیں کرتے اور وہ اسی کے

حکم پر کار بند ہوتے ہیں۔

يُمِدُّكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ ۝ (پارہ ۴: سورۃ آل عمران: آیت ۱۲۵)

ترجمہ: تو تمہارا رب تمہاری مدد کو پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا۔

بہر حال قرآن مجید میں بکثرت مضامین مذکور ہیں، کچھ اسی کتاب میں آئیں گے۔

(ان شاء اللہ)

فائدہ: احادیث مبارکہ میں تو ملائکہ کے متعلق آتا ہے کہ ان کا شمار نہیں ہو سکتا، اس کتاب میں ملائکہ کا ہی تفصیلی بیان ہے۔

ملائکہ کے وجود پر ایمان واجب ہے

ملائکہ کے لئے یہ عقیدہ رکھنا کہ وہ موجود ہیں ضروری ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے:

أَمِنَ الرَّسُولُ بِمَا أُنزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللَّهِ وَمَلَائِكَتِهِ ۝

ترجمہ: رسول ایمان لایا اس پر جو اس کے رب کے پاس سے اس پر اتر اور ایمان والے

سب نے مانا اللہ اور اس کے فرشتوں کو۔ (پارہ ۳: سورۃ البقرۃ: آیت ۲۸۵)

فائدہ: امام بیہقی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ”ایمان بالملائکہ“ چند امور کو متضمن ہے:

- (۱) ان کے وجود کی تصدیق کرنا (۲) ان کو جو مراتب ملے ہیں ان کی تصدیق کرنا (۳) یہ ماننا کہ وہ انس و جن کی طرح اللہ کے بندے اور اس کی مخلوق ہیں (۴) وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مامور اور اس کے احکام کے مکلف ہیں (۵) جو قدرتیں انہیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی

ہیں اس سے تجاوز نہیں کرتے (۶) ان پر بھی موت آئے گی (۷) انہیں لمبی عمریں عطا ہوتی ہیں اور وہ اپنے وقت تک زندہ رہ کر مریں گے (۸) وہ صفات ان کے لئے ماننا ضروری ہیں جو انہیں اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی ہیں، ان صفات کی وجہ سے انہیں اللہ تعالیٰ کا شریک نہیں بنانا (۹) انہیں معبود یا اللہ تعالیٰ کی اولاد کہنا جیسے بعض مشرکین نے کہا، نہیں ماننا (۱۰) یہ اقرار کرنا کہ ان کے بعض اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں، ان میں سے جسے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے بشر کے پاس بھیجتا ہے بلکہ ان کے بعض فرشتے دوسرے فرشتوں کے رسول ہوتے ہیں (۱۱) ان کی مختلف ڈیوٹیاں مقرر ہیں مثلاً بعض حاملین عرش ہیں، بعض صف بستہ ہیں، بعض جنت کے خازن ہیں، بعض دوزخ کے داروغے ہیں، بعض کاتبین اعمال ہیں، بعض بادلوں پر مقرر ہیں، ان کی یہ ڈیوٹیاں قرآن مجید میں بھی مذکور ہیں۔

ملائکہ کی تخلیق اور اس کا بیان کہ وہ اجسام ہیں

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ۔

ترجمہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ملائکہ نور سے پیدا کئے گئے اور جان (ابوالجن) آگ کی لو سے اور آدم علیہ السلام اس شے سے جس سے تمہیں موصوف کیا جاتا ہے (یعنی مٹی سے)۔

[مسلم شریف: کتاب الزہد: باب فی احادیث متفرقة: صفحہ 1364: رقم الحدیث 2996: مسند امام احمد: جلد 42: صفحہ 109: رقم الحدیث 25194: صحیح ابن حبان: کتاب التاريخ: باب بدء الخلق: جلد 14: صفحہ 25: رقم الحدیث 6155: شعب الایمان: جلد 1: صفحہ 301: رقم الحدیث 141: تفسیر درمنثور: جلد 14: صفحہ 111: مصنف عبد الرزاق: جلد 11: صفحہ 425: رقم الحدیث 20904: جمع الجوامع: جلد 4: صفحہ 253: رقم الحدیث 11622: کنز العمال: جلد 6: صفحہ 54: رقم الحدیث 15152: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 10: رقم الحدیث 2]

عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ: خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورِ الْعِزَّةِ وَخُلِقَ إِبْلِيسُ مِنْ نَّارِ الْعِزَّةِ -
ترجمہ: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: فرشتے نورِ عزت سے جبکہ ابلیس
(شیطان) نارِ عزت سے پیدا کیا گیا ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 729: رقم الحدیث 311: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 11: رقم الحدیث 3]
عَنْ يَزِيدِ بْنِ رُوْمَانَ أَنَّهُ بَلَغَهُ: أَنَّ الْمَلَائِكَةَ خُلِقَتْ مِنْ رُوحِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ -
ترجمہ: یزید بن رومان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ملائکہ روح اللہ سے پیدا کئے گئے۔
[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 728: رقم الحدیث 310: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 11: رقم الحدیث 4]

ملائکہ کی کثرت کا بیان

قرآن مجید میں ہے، اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُهُ نے ارشاد فرمایا:

وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ۝ (پارہ ۲۹: سورۃ المدثر: آیت ۳۱)

ترجمہ: اور تمہارے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

احادیث مبارکہ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ
الْمَلَائِكَةَ مِنْ نُورٍ وَ يَنْفَخُ فِي ذَلِكَ ثُمَّ يَقُولُ: لَيْسَ مِنْكُمْ أَلْفٌ أَلْفِينَ فَإِنَّ مِنْ
الْمَلَائِكَةِ خَلْقًا أَصْفَرَ مِنَ الدُّبَابِ -

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: اللہ تعالیٰ

جَلَّ جَلَالُهُ نے ملائکہ کو نور سے پیدا فرمایا اور ان میں اپنی شان کے لائق پھونکتا ہے اور فرماتا ہے:

ہو جا، تو وہ لاکھوں ملائکہ بن جاتے ہیں، ان میں بعض فرشتے مکھی سے بھی چھوٹے ہوتے ہیں۔

[الفردوس بما ثور الخطاب: جلد 2: صفحہ 190: رقم الحدیث 2946: کنز العمال: جلد 6: صفحہ 56: رقم الحدیث:

15171: جمع الجوامع: جلد 4: صفحہ 256: رقم الحدیث 11640: کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 734: رقم

الحديث: 316: مجمع الزوائد: جلد: 8: صفحہ: 172: رقم الحديث: 13377: كشف الاستار: جلد: 2: صفحہ: 449:
رقم الحديث: 2085: الجہانک فی اخبار الملائک: صفحہ: 11: رقم الحديث: 5:]

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ فِي السَّمَوَاتِ السَّبْعِ سَمَاءً مَا فِيهَا
مَوْضِعٌ شِبْرٍ إِلَّا عَلَيْهِ جَبْهَةٌ مَلِكٍ أَوْ قَدَمَاهُ قَائِمًا ثُمَّ قَرَأَ ﴿وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُونَ﴾ -

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آسمانوں میں کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں

کسی فرشتے کی پیشانی یا قدم نہ ہو پھر پڑھا ”اور بیشک ہم صف بستہ ہیں“۔

[شعب الایمان: جلد: 1: صفحہ: 317: رقم الحديث: 156: معجم کبیر للطبرانی: جلد: 9: صفحہ: 242: رقم الحديث:
9042: تفسیر درمنثور: جلد: 12: صفحہ: 488: تفسیر ابن جریر طبری: جلد: 19: صفحہ: 654: الجہانک فی اخبار الملائک
صفحہ: 11: رقم الحديث: 6:]

فائدہ: بعض مفسرین نے قرآن کی آیت ذیل سے فرشتے مراد لئے ہیں، چنانچہ ”روح
البيان“ میں ہے ”وَالصَّافَاتِ صَفًّا: قسم ہے فرشتوں کی ان ٹولیوں کی جو عبادت کے لئے
صف بہ صف کھڑے ہیں“ حدیث مبارکہ میں ہے:

أَلَا تَصْفُونَ كَمَا تَصْفُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ قُلْنَا: وَكَيْفَ تَصْفُ
الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهِمْ؟ قَالَ: يُتَمُّونَ الصُّفُوفَ الْمُقَدَّمَةَ وَيَتَرَاصُونَ فِي الصَّفِّ -

ترجمہ: تم لوگ اس طرح صفیں کیوں نہیں بناتے جیسا کہ فرشتے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی

بارگاہ میں حاضری کے وقت بناتے ہیں؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ
فرشتے کیسے کھڑے ہوتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلے وہ اگلی صفوں کو مکمل کرتے ہیں پھر
صف بستہ کھڑے ہو جاتے ہیں (یعنی ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کھڑا ہوتے ہیں)۔

[تفسیر روح البیان: جلد: 7: صفحہ: 444: مسلم شریف: کتاب الصلوٰۃ: باب الامر بالسکون فی الصلوٰۃ: صفحہ: 203:
رقم الحديث: 430: سنن ابن ماجہ: کتاب اقامۃ الصلوٰۃ: باب اقامۃ الصفوف: صفحہ: 180: رقم الحديث: 992:
نسائی شریف: کتاب الامتہ: باب حث الامام علی رص الصفوف: صفحہ: 135: رقم الحديث: 816: الجہانک فی
اخبار الملائک: صفحہ: 165: رقم الحديث: 620:]

حضرت امیر المومنین علیؓ سے فریاد کرنے

یہ کہہ کر میں نے اپنے پاس بیٹھ کر کہا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنے رسول کے ساتھ بھیجا ہے اور تمہیں اپنے رسول کے ساتھ بھیجا ہے اور تمہیں اپنے رسول کے ساتھ بھیجا ہے۔

میرا دل بھرا ہے غم سے اور میری آنکھیں پانی سے تر ہیں۔ میں نے تمہیں اپنے رسول کے ساتھ بھیجا ہے اور تمہیں اپنے رسول کے ساتھ بھیجا ہے اور تمہیں اپنے رسول کے ساتھ بھیجا ہے۔

میرا دل بھرا ہے غم سے اور میری آنکھیں پانی سے تر ہیں۔ میں نے تمہیں اپنے رسول کے ساتھ بھیجا ہے اور تمہیں اپنے رسول کے ساتھ بھیجا ہے اور تمہیں اپنے رسول کے ساتھ بھیجا ہے۔

میرا دل بھرا ہے غم سے اور میری آنکھیں پانی سے تر ہیں۔ میں نے تمہیں اپنے رسول کے ساتھ بھیجا ہے اور تمہیں اپنے رسول کے ساتھ بھیجا ہے اور تمہیں اپنے رسول کے ساتھ بھیجا ہے۔

میرا دل بھرا ہے غم سے اور میری آنکھیں پانی سے تر ہیں۔ میں نے تمہیں اپنے رسول کے ساتھ بھیجا ہے اور تمہیں اپنے رسول کے ساتھ بھیجا ہے اور تمہیں اپنے رسول کے ساتھ بھیجا ہے۔

میرا دل بھرا ہے غم سے اور میری آنکھیں پانی سے تر ہیں۔ میں نے تمہیں اپنے رسول کے ساتھ بھیجا ہے اور تمہیں اپنے رسول کے ساتھ بھیجا ہے اور تمہیں اپنے رسول کے ساتھ بھیجا ہے۔

فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِالتَّدْبِيرِ وَقِيلَ غَيْرَ ذَلِكَ وَقَوْلُهُ تَعَالَى فِي أَوَاخِرِ هَذِهِ السُّورَةِ ﴿وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُونَ﴾ يَحْتَمِلُ الْكُلَّ -

ترجمہ: بعض نے فرمایا: وہ اپنے پروں کو پھیلا کر امر الہی کے منتظر کھڑے ہیں، تاکہ ان کے متعلق جو تدبیر کا کام ذمہ ہے اسے سرانجام دیں وغیرہ، اسی سورت کے آخر میں ﴿اور بیشک ہم صف بستہ ہیں﴾ میں مذکورہ بالا طریقے سب کے سب مراد ہیں۔

[تفسیر روح البیان: جلد: 7: صفحہ: 445]

ملائکہ کی اقسام

بعض مشائخ کرام علیہم السلام نے فرمایا: ملائکہ کی تین قسمیں ہیں:

مُهَيَّمُونَ فِي جَلَالِ اللَّهِ تَعَالَى تَجَلَّى لَهُمْ فِي اسْمِهِ الْجَلِيلِ فَهَيَّمَهُمْ
وَأَفْنَاهُمْ عَنْهُمْ فَلَا يَعْرِفُونَ نَفُوسَهُمْ وَلَا مَنْ هَامُوا فِيهِ، وَصِنْفٌ مُسَخَّرُونَ
وَرَأْسُهُمُ الْقَلَمُ الْأَعْلَى سُلْطَانُ عَالَمِ التَّدْوِينِ وَالتَّسْطِيرِ، وَصِنْفٌ أَصْحَابُ التَّدْبِيرِ
لِلْأَجْسَامِ كُلِّهَا مِنْ جَمِيعِ الْأَجْنَاسِ كُلِّهَا وَكُلُّهُمْ صَافُونَ فِي الْخِدْمَةِ لَيْسَ لَهُمْ
شُغْلٌ غَيْرَ مَا أَمُرُوا بِهِ وَفِيهِ لَدَّتُّهُمْ وَرَاحَتُهُمْ -

(۱) مہیمون: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے جلال میں مستغرق ہیں، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ

نے ان پر تجلی جلال ڈال کر انہیں مستغرق و فنا فرمایا کہ انہیں نہ اپنی خبر ہے اور نہ انہیں یہ معلوم ہے کہ وہ کس کام میں ہیں۔

(۲) مسخرین: جن کے سر قلم اعلیٰ پر ہیں (وہ قلم اعلیٰ) جسے سلطان التدوین سے تعبیر کرتے ہیں۔

(۳) اصحاب تدبیر: وہ جمیع اجناس کی جمیع تدابیر کے امور سرانجام دیتے ہیں اور وہ کل

کے کل خدمت الہی کے لیے صف بستہ ہیں اور وہ اس انتظار میں ہیں کہ ان کو کس وقت اور

کس کام کے لئے حکم ہوتا ہے اور انہیں اسی میں لذت و راحت محسوس ہوتی ہے۔

[تفسیر روح البیان: جلد 7: صفحہ 445]

فائدہ : وَفِي الْآيَةِ بَيَانٌ شَرَفِ الْمَلَائِكَةِ حَيْثُ أَقْسَمَ بِهِمْ وَفَضَلَ الصُّفُوفَ وَقَدْ صَحَّ أَنَّ الشَّيْطَانَ يَقِفُ فِي فُرْجَةِ الصَّفِّ فَلَا بُدَّ مِنَ التَّلَاصُقِ وَالْإِنْضِمَامِ وَالْإِجْتِمَاعِ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا قَالَ: بَعْضُهُمْ يَعْنِي الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ يَزْجُرُونَ السَّحَابَ يُؤَلَّفُونَهُ وَيَسُوقُونَهُ إِلَى الْبَلَدِ الَّذِي لَا مَطَرَ بِهِ -

ترجمہ: آیت میں ملائکہ کی شرافت و بزرگی کا بیان ہے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ﷻ نے ان کی قسم یاد فرمائی ہے، آیت میں صف بندی کی فضیلت و شرافت کا بیان ہے، اسی لئے شیطان صف کی اُس جگہ میں کھڑا ہو جاتا ہے جو خالی پڑی ہوتی ہے، اسی لئے حدیث شریف میں مل کر ایک دوسرے سے متصل ہو کر کھڑے ہونے کا حکم ہے ﴿فَالزُّجْرَاتِ زَجْرًا﴾ اس سے وہ ملائکہ مراد ہیں جو بادلوں کو چلاتے اور انہیں جمع کرتے اور ایک شہر سے دوسرے شہر میں لے جاتے ہیں جہاں بارش نہیں ہوتی ہے۔

[تفسیر روح البیان: جلد 7: صفحہ 445]

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَعْلُومٌ] قَالَ: الْمَلَائِكَةُ مَا فِي السَّمَاءِ مَوْضِعٌ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكٌ إِمَامًا سَاجِدًا وَإِمَامًا قَائِمًا حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ -

ترجمہ: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ آسمان میں کوئی ایسی جگہ نہیں جس پر کوئی فرشتہ ساجد (سجدہ میں) یا قائم (قیام میں) نہ ہو، اور یہ قیامت تک ہوگا۔

[تفسیر درمنثور: جلد 12: صفحہ 487: کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 982: رقم الحدیث 506: الجبار الملک فی اخبار الملک:

صفحہ 11: رقم الحدیث 7]

عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنِّي أَرَى مَا لَا تَرَوْنَ وَأَسْمَعُ مَا لَا تَسْمَعُونَ أَطَّتِ السَّمَاءُ وَحُقَّ لَهَا أَنْ تَبْطَأَ مَا فِيهَا مَوْضِعُ أَرْبَعِ

أَصَابِعَ إِلَّا وَمَلَكٌ وَاضِعٌ جَبْهَتَهُ سَاجِدًا لِلَّهِ ، وَاللَّهُ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمَ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلًا وَلَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَى الْفُرُشِ وَلَخَرَجْتُمْ إِلَى الصُّعَدَاتِ تَجَارُونَ إِلَى اللَّهِ : لَوَدِدْتُ أَنِّي كُنْتُ شَجَرَةً تُعْضَدُ -

ترجمہ: حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

فرمایا: میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے، آسمان چرچراہٹ کرتا ہے اور یہ مناسب بھی ہے کیونکہ اس (آسمان) میں چار اُنگل جگہ بھی ایسی نہیں جہاں کوئی فرشتہ اللہ تعالیٰ ﷻ کے حضور سجدہ ریز نہ ہو، اللہ کی قسم! جو میں جانتا ہوں وہ اگر تم جان جاؤ تو بہت کم ہنسوا اور زیادہ تر روتے رہو گے اور نہ تم بستروں پر اپنی عورتوں سے لذت حاصل کرو گے اور اللہ تعالیٰ ﷻ کی جانب گریہ وزاری کرتے ہوئے بیابان میں نکل جاؤ گے۔ (صحابی فرماتے ہیں) کاش میں کتا ہوا درخت ہوتا۔

[ترمذی شریف: کتاب الزہد: باب فی قول النبی لو تعلمون ما اعلم: صفحہ 523: رقم الحدیث 2312: سنن ابن ماجہ: کتاب الزہد: باب الحزن والبرکاء: صفحہ 696: رقم الحدیث 4190: کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 982: رقم الحدیث 507: الجہانک فی اخبار الملائک: صفحہ 11: رقم الحدیث 8: کنز العمال: جلد 10: صفحہ 166: رقم الحدیث

[29824

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ : قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ : مَا فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا مَوْضِعٌ قَدَمٌ إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكٌ سَاجِدٌ أَوْ قَائِمٌ فذلِكَ قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَعْلُومٌ﴾ ﴿وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُونَ وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ﴾ -

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

نے فرمایا: آسمان پر ایک قدم کے برابر کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں فرشتہ ساجد یا قائم نہ ہو، قرآن مجید میں ہے ﴿وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَعْلُومٌ﴾ اور فرمایا: ﴿وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُونَ وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ﴾ -

[کتاب العظمہ: جلد: 3 صفحہ: 984 رقم الحدیث 508: تفسیر ابن جریر طبری: جلد: 19: صفحہ: 651: تفسیر درمنثور: جلد: 12: صفحہ: 488: الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ: 12: رقم الحدیث 9: کنز العمال: جلد: 10: صفحہ: 166: رقم الحدیث 29826]

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي أَصْحَابِهِ إِذْ قَالَ لَهُمْ: تَسْمَعُونَ مَا أَسْمَعُ؟ قَالُوا: مَا نَسْمَعُ مِنْ شَيْءٍ، قَالَ: إِنِّي لَأَسْمَعُ أَطِيطَ السَّمَاءِ وَمَا تُلَامُ أَنْ تَتَّطَّ وَمَا فِيهَا مَوْضِعُ شِبْرٍ إِلَّا وَعَلَيْهِ مَلَكٌ سَاجِدٌ أَوْ قَائِمٌ:

ترجمہ: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ تھے تو فرمایا: جو کچھ میں سنتا ہوں کیا تم سن رہے ہو؟ عرض کی، ہم تو کچھ بھی نہیں سن رہے، فرمایا میں آسمان کی چرچراہٹ سنتا ہوں اور اسے اس پر ملامت بھی نہیں کیونکہ اس کی کوئی جگہ خالی نہیں جس پر فرشتہ ساجد یا قائم نہ ہو۔

[کنز العمال: جلد: 10: صفحہ: 164: رقم الحدیث 29817: کتاب العظمہ: جلد: 3: صفحہ: 986: رقم الحدیث 509: معجم کبیر للطبرانی: جلد: 3: صفحہ: 224: رقم الحدیث 3122: الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ: 12: رقم الحدیث 10: تفسیر درمنثور: جلد: 13: صفحہ: 489]

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا فِي السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ مَوْضِعُ قَدَمٍ وَلَا شِبْرٍ وَلَا كَفٍّ إِلَّا وَفِيهِ مَلَكٌ قَائِمٌ أَوْ مَلَكٌ رَاكِعٌ أَوْ مَلَكٌ سَاجِدٌ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قَالُوا جَمِيعًا: سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقًّا عِبَادَتِكَ إِلَّا أَنَا لَمْ نُشْرِكْ بِكَ شَيْئًا -

ترجمہ: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ساتوں آسمانوں میں ایک قدم ایک بالشت اور ایک ہتھیلی کی جگہ بھی ایسی نہیں جس پر کوئی فرشتہ سجدہ ریز نہ ہو یا کھڑا یا حالت رکوع میں نہ ہو اور قیامت کے دن یہ فرشتے کہیں گے: اے اللہ! تیری ذات پاک ہے، تیری قسم! ہم تیری عبادت کا حق ادا نہیں کر سکے البتہ ہم نے تیرے ساتھ کسی کو شریک نہیں کیا۔

[مجمع الزوائد: جلد 10: صفحہ 471: رقم الحدیث 18437: معجم الاوسط: جلد 4: صفحہ 44: رقم الحدیث 3568: مجمع البحرین: جلد 8: صفحہ 94: رقم الحدیث 4775: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 13: رقم الحدیث 11]

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمٍ قَالَ: لَيْسَ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ شَيْءٌ أَكْثَرَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَيْسَ مِنْ بَنِي آدَمَ أَحَدٌ إِلَّا وَمَعَهُ مَلَكَانِ سَائِقُ يَسُوقُهُ وَشَاهِدٌ يَشْهَدُ عَلَيْهِ فَهَذَا ضَعْفُ بَنِي آدَمَ ثُمَّ بَدَ ذَلِكَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ مَكْبُوسَاتٍ وَمِنْ فَوْقِ السَّمَوَاتِ بَعْدَ الَّذِينَ حَوْلَ الْعَرْشِ أَكْثَرُ مِمَّا فِي السَّمَوَاتِ -

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن زید بن اسلم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: فرشتوں سے زیادہ اور کوئی مخلوق نہیں، بنی آدم میں کوئی ایک بھی نہیں جس کے ساتھ دو فرشتے نہ ہوں ایک سائق (ہانکنے والا) اور دوسرا شاہد ہے جو اس پر قیامت میں گواہی دے گا یہی بنی آدم کا ضعف (کمزوری) ہے، تمام آسمان اور زمین فرشتوں سے بھرے پڑے ہیں اور آسمانوں کے اوپر اور عرش کے ارد گرد آسمان والے فرشتوں سے زیادہ ہیں۔

[الجالسة وجواهر العلم لامام دینوری: جلد 1: صفحہ 317: رقم 24: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 13: رقم 12]

إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَنْهَرًا مَّا يَدْخُلُهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنْ دَخْلَةٍ فَيَخْرُجُ فَيَنْتَفِضُ إِلَّا خَلَقَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ كُلِّ قَطْرَةٍ تَقَطَّرُ مِنْهُ مَلَكًا -

ترجمہ: (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا) جنت میں ایک نہر ہے، اس میں جبرائیل علیہ السلام داخل ہو کر پر جھاڑتے ہیں تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ ان کے ہر قطرہ سے فرشتہ پیدا فرماتا ہے۔

[کنز العمال: جلد 14: صفحہ 193: رقم الحدیث 39226: کتاب العظم: جلد 2: صفحہ 735: رقم الحدیث 317: جمع الجوامع: جلد 2: صفحہ 321: رقم الحدیث 6010: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 13: رقم الحدیث 13]

فائدہ: ان سب کا سرچشمہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس ہے چنانچہ عبدالرزاق اپنی ”مصنف“ میں جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

يَا جَابِرُ! إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَدْ خَلَقَ قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُورَ نَبِيِّكَ مِنْ نُورِهِ (إِلَى قَوْلِهِ)

فَلَمَّا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَخْلُقَ الْخَلْقَ قَسَمَ ذَلِكَ النُّورَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ فَخَلَقَ مِنَ الْجُزْءِ الْأَوَّلِ الْقَلَمَ وَمِنَ الثَّانِيِ اللَّوْحَ وَمِنَ الثَّلَاثِ الْعَرْشَ ثُمَّ قَسَمَ الرَّابِعَ أَرْبَعَةَ أَجْزَاءٍ فَخَلَقَ مِنَ الْأَوَّلِ حَمَلَةَ الْعَرْشِ وَمِنَ الثَّانِيِ الْكُرْسِيَّ وَمِنَ الثَّلَاثِ بَاقِيَ الْمَلَائِكَةِ -

ترجمہ: اے جابر! بیشک اللہ تعالیٰ ﷻ نے سب چیزوں سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے بنایا پھر جب عالم کو پیدا کرنا چاہا تو اس نور کے چار حصے کئے، پہلے سے قلم اور دوسرے سے لوح اور تیسرے سے عرش بنایا پھر چوتھے ٹکڑے کے چار حصے کئے، پہلے سے ملائکہ حاملانِ عرش دوسرے سے کرسی تیسرے سے فرشتے پیدا کئے۔

[الجزء الاول من المصنف لامام عبدالرزاق صنعانی: صفحہ 63: ملخصاً من رقم الحدیث 18: مطالع

المسرات لامام محمد الفاسی: صفحہ 464]

لطیفہ

منکرین کمالاتِ مصطفیٰ ﷺ ملائکہ کو تو نور مانتے ہیں لیکن جس کے نور سے یہ پیدا ہوئے اُس ذاتِ اقدس ﷺ کو نور ماننے کے لئے تیار نہیں، بلکہ ماننے والوں پر شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں، اسے کہتے ہیں الٹی کھوپڑی۔۔۔

ملائکہ کرام کے کمالات

شرح فقہ اکبر میں ہے کہ ملائکہ کرام لطیف اور ہوائی جسم والے ہیں اور فرمایا:

إِنَّهُمْ قَادِرُونَ أَنْ يَتَشَكَّلُوا بِأَشْكَالٍ مُخْتَلِفَةٍ فَيَتَشَكَّلُونَ بِصُورَةِ الْإِنْسَانِ وَغَيْرِهَا مِنَ الصُّورِ -

[شرح فقہ اکبر لامام ملا علی قاری: صفحہ 27]

ترجمہ: ملائکہ کرام انسانی اور دیگر صورتوں میں متشکل ہونے پر قادر ہوتے ہیں۔

﴿تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ مَلَائِكَةَ عُرُوجٍ كَرْتِهِ﴾ اس سے مراد وہ ملائکہ ہیں جو

عروج و نزول پر مامور ہیں کیونکہ بعض ملائکہ وہ ہیں جو آسمانوں سے ہرگز نہیں اترتے اور بعض

وہ ہیں، جو زمین سے آسمان کی طرف ہرگز عروج نہیں کرتے اور ان کے عروج و صعود اور نزول کی پرواز اتنی سریع سے سریع تر ہے کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔

قال الكاشفي: از حضرت ملك أعلى خطاب مستطاب بطائر أشيان
سدرۃ المنتهى رسید کہ ”أَدْرِكْ عَبْدِي جبريل“ پیش از انکہ یوسف بہ تک چاہ
رسد بوی رسیدو أُو رَا با پنجه مقدسه خود گرفت:

ترجمہ: حضرت کاشفی نے فرمایا: بھائیوں نے جب یوسف علیہ السلام کو کنوئیں میں ڈالا تو اللہ جل جلالہ نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا: میرے بندے کو ہاتھوں میں لے لو اس سے پہلے کہ وہ کنوئیں کی تہ میں پہنچیں، حضرت جبریل علیہ السلام نے فوراً سدرۃ المنتہی سے پرواز فرمائی ابھی یوسف علیہ السلام کنوئیں کی تہ تک نہ پہنچے تو جبریل علیہ السلام نے انہیں ہاتھوں پر اٹھالیا۔

[تفسیر روح البیان: جلد 4: صفحہ 223]

فائدہ: صاحب روح البیان نے پ ۲۳ میں اسماعیل علیہ السلام کے واقعہ میں جبریل علیہ السلام کی اس قسم کی پروازوں کا ذکر یکجا لکھا ہے، فقیر نے ”فرشتوں کی پرواز“ نامی کتاب میں تفصیل سے لکھ دیا ہے۔

ملائکہ کرام کے تصرفات

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ان کے تصرفات و کمالات کی قرآن مجید میں قسمیں یاد فرمائی ہیں، مثلاً:

فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا ترجمہ: پھر کام کی تدبیر کریں۔

فَالْمُقَسَّمَاتِ أَمْرًا ترجمہ: پھر حکم سے بانٹنے والے۔

فائدہ: اس آیت میں ملائکہ کی وہ جماعتیں مراد ہیں جو بحکم الہی بارش اور رزق تقسیم کرتی ہیں اور جنہیں اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے مدبرات الامر بنایا ہے اور عالم میں تدبیر و تصرف کا اختیار عطا فرمایا ہے۔

تنبیہ : ان آیات یعنی ”والذاریات“ سے ”فالمدبرات“ تک اکثر مفسرین (تفسیر درمنثور، تفسیر کبیر، تفسیر ابوسعود، تفسیر مدارک، تفسیر خازن اور تفسیر جلالین وغیرہ) نے ملائکہ مراد لئے ہیں۔

عَنِ ابْنِ سَابِطٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : يُدَبِّرُ أَمْرَ الدُّنْيَا أَرْبَعَةٌ جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَمَلَكُ الْمَوْتِ وَإِسْرَافِيلُ وَأَمَّا جِبْرِيلُ فَمَوْكَلٌ بِالرِّيَّاحِ وَالْجُنُودِ وَأَمَّا مِيكَائِيلُ فَمَوْكَلٌ بِالْقَطْرِ وَالنَّبَاتِ وَأَمَّا مَلَكُ الْمَوْتِ فَمَوْكَلٌ بِقَبْضِ الْأَرْوَاحِ وَأَمَّا إِسْرَافِيلُ فَهُوَ يُنَزِّلُ عَلَيْهِمُ -

ترجمہ: حضرت ابن سابط رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: امر دنیا کی تدبیر چار فرشتے کرتے ہیں (۱) جبریل (۲) میکائیل (۳) ملک الموت (۴) اسرافیل، جبریل علیہم السلام ہواؤں اور لشکروں پر، میکائیل بارش و نباتات پر، ملک الموت قبض ارواح پر اور اسرافیل ان کے لئے امور لانے پر موكل ہیں۔

[شعب الایمان: جلد 1: صفحہ 316: رقم الحدیث 156: کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 808: رقم الحدیث 376: تفسیر ابن ابی حاتم: جلد 10: صفحہ 97: رقم الحدیث 19117: الحجا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 16: رقم 27]

فائدہ : اس سے ثابت ہوا کہ دنیا کے جملہ امور ملائکہ اربعہ کے سپرد ہیں، اس سے یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ جب یہ جملہ امور ملائکہ کے سپرد ہیں تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ فارغ ہو گیا، (معاذ اللہ) بلکہ یہی کہا جائے گا، ان سب کا مالک حقیقی اللہ تعالیٰ جل جلالہ ہے اور یہ اس کے مامور و ماذون ہیں، یہی ہم کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ مالک حقیقی ہے اور انبیاء و اولیاء اس کے حکم و اذن سے تصرفات کرتے ہیں۔

رب ہے معطی یہ ہیں قاسم رزق اس کا ہے کھلاتے یہ ہیں

اسی قاعدہ پر ہم کہتے ہیں اور صحیح حدیث میں بھی ہے:

قَالَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةََ خَطِيبًا يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ يَرِدِ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفْقَهُهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي.

ترجمہ: حضرت حمید بن عبدالرحمن کہتے ہیں: میں نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو

منبر پر فرماتے ہوئے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

اللہ تعالیٰ جل جلالہ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اُسے دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے اور بے شک میں تقسیم کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ مجھے عطا فرماتا ہے۔

[بخاری شریف: کتاب العلم: باب من یرد اللہ خیر لفقہہ فی الدین: صفحہ 30: رقم الحدیث 71: مسلم شریف: کتاب

الزکاة: باب انہی عن المسالۃ: صفحہ 459: رقم الحدیث 1037: مسند امام احمد: جلد 12: صفحہ 121: رقم الحدیث:

7194: معجم الاوسط للطبرانی: جلد 9: صفحہ 73: رقم الحدیث 9158: تاریخ دمشق الکبیر: جلد 29: صفحہ 274: جامع

بیان العلم وفضلہ: امام ابن عبدالبر قرطبی: صفحہ 33: رقم الحدیث 74]

کمالاتِ مصطفیٰ جل جلالہ کے منکرین کہتے ہیں کہ حدیث سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی علم و مال

غنیمت کی تقسیم مراد ہے۔

یہ ان کی کمالاتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ماننے میں کنجوسی کی دلیل ہے، ورنہ حدیث شریف

میں مطلق تقسیم کا بیان ہے جس میں علم و مالِ غنیمت کی تقسیم بھی داخل ہے، اگر ان کا یہ قول صحیح

مان لیا جائے تو پھر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی عطا بھی مطلق نہ رہے گی حالانکہ یہ کسی قانون میں نہیں کہ

ایک جملہ کو مطلق مانا جائے اور دوسرے کو از خود مقید، علاوہ ازیں محدثین کرام نے بھی حضور

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے جملہ امور کی تقسیم مراد لی ہے۔

حضرت ملا علی قاری حنفی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

[إِنَّمَا جُعِلَتْ قَاسِمًا لِأَقْسِمَ بَيْنِكُمْ] أَى الْعِلْمَ وَالْغَنِيمَةَ وَنَحْوَهُمَا وَ

يُمْكِنُ أَنْ تَكُونَ قِسْمَةَ الدَّرَجَاتِ وَالدَّرَكَاتِ مُفَوَّضَةً إِلَيْهِ ﷺ وَلَا مَنَعَ مِنْ

الْجَمْعِ كَمَا يَدُلُّ عَلَيْهِ حَذْفُ الْمَفْعُولِ لِتَذْهَبَ أَنْفُسُهُمْ كُلَّ الْمَذْهَبِ وَيَشْرَبَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْ ذَلِكَ الْمَشْرَبِ بَلْ لَوْ حِظَّ فِي مَعْنَى الْقَاسِمِيَّةِ بِإِعْتِبَارِ الْقِسْمَةِ الْأَزْلِيَّةِ فِي أُمُورِ الدِّينِيَّةِ وَالدُّنْيَوِيَّةِ فَلَسْتُ كَأَحَدِكُمْ لَا فِي الذَّاتِ وَلَا فِي الْأَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ ، قَالَ الطَّبِيبِيُّ : لِأَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْسِمُ بَيْنَ النَّاسِ مِنْ قَبْلِ اللَّهِ تَعَالَى أَمَا بِوَحْيِ إِلَيْهِ وَيُنزِّلُهُمْ مَنَازِلَهُمُ الَّتِي يَسْتَحِقُّونَهَا فِي الشَّرْفِ وَالْفَضْلِ وَقَسَمَ الْغَنَائِمَ وَلَمْ يَكُنْ أَحَدٌ مِنْهُمْ يُشَارِكُهُ فِي هَذَا الْمَعْنَى -

ترجمہ: میں قاسم اس لئے بنایا گیا ہوں کہ میں علم و غنیمت تقسیم کرتا ہوں اور یہ بھی ممکن ہے کہ درجات و درجات آپ ﷺ کی طرف سپرد کئے گئے ہیں، ان دونوں معنوں میں تطبیق ممکن ہے جیسا کہ یہاں مفعول کا حذف کرنا ہے تاکہ اس سے ہر طرح کی تقسیم مراد لی جاسکے بلکہ اس میں آپ ﷺ کی ”قاسمیت“ قسمت ازلیہ میں امور دینیہ و دنیویہ کا لحاظ کیا جائے کیونکہ آپ ﷺ ذات و اسماء و صفات میں کسی کی مثل نہیں، امام طبیبی نے فرمایا: رسول اکرم ﷺ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی جانب سے لوگوں میں تقسیم فرماتے ہیں اور جن کے وہ مستحق ہیں انہیں وہی مراتب عطا فرماتے ہیں ان میں غنیمت کی تقسیم ہو یا شرف و فضل وغیرہ کی اس میں آپ کا کوئی بھی شریک نہیں۔

[مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوٰۃ المصابیح: جلد 9: صفحہ: 105]

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں :

قسمت سے کنم میان شما از جانب حق و آن چہ وحی کردہ شدہ است بسوئے من و فرستادہ شدہ بر من از علم و عمل و مے رسانم ہر یکے را آن چہ نصیب اوست و مستحق است مرا آنرا و مے کنم ہر کس را در جائے کہ در مرتبہ اوست از فضل و شرف و ایس صفت در ہیچ کس جز من وجود ندارد و ہیچ کس دریں صفت شریک من نبود -

ترجمہ: از جانب حق میں تم لوگوں میں تقسیم کرتا ہوں جیسے وحی ہوتی ہو علم ہو یا عمل میں پہنچاتا ہوں جو کسی کا نصیب ہوتا ہے اور وہ اس کا مستحق ہے اور میں ہر ایک کو وہی شرف و فضل کا مرتبہ بخشتا ہوں جو اس کے لائق ہے، سوائے میرے یہ اور کوئی نہیں کر سکتا اور نہ ہی کوئی اس صفت میں میرا شریک ہے۔ [اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ: جلد 5: صفحہ 923]

حضرت علامہ فاسی علیہ الرحمہ ”شرح دلائل الخیرات“ میں لکھتے ہیں:

[قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللَّهُ يُعْطِي] وَأَخْرَجَ الْحَاكِمُ فِي الْمُسْتَدْرَكِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَرْفَعُهُ أَنَا أَبُو الْقَاسِمِ اللَّهُ يُعْطِي وَأَنَا أَقْسِمُ وَكَانَ يُوصِلُ إِلَى كُلِّ أَحَدٍ نَصِيبَهُ الَّذِي كُتِبَ لَهُ مِنَ الصَّدَقَاتِ وَالْمَغَانِمِ وَغَيْرِهَا وَهُوَ خَلِيفَةُ اللَّهِ فِي الْعَالَمِ وَوَاسِطَةُ حَضْرَتِهِ وَالْمُتَوَلَّى لِقِسْمَةِ مَوَاهِبِهِ وَاعْطِيَتِهِ (جَمْعُ عَطَاءٍ) فَكُلُّ مَنْ حَصَلَتْ لَهُ رَحْمَةٌ فِي الْوُجُودِ أَوْ خَرَجَ لَهُ قِسْمٌ مِنْ رِزْقِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَالظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ وَالْعُلُومِ وَالْمَعَارِفِ وَالطَّاعَاتِ فَإِنَّمَا خَرَجَ لَهُ ذَلِكَ عَلَى يَدَيْهِ وَبِوَاسِطَتِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ الَّذِي يَقْسِمُ الْجَنَّةَ بَيْنَ أَهْلِهَا وَلَا جَلَّ هَذَا عُدَدٌ مِنْ خَصَائِصِهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ أُعْطِيَ مَفَاتِيحَ الْخَزَائِنِ قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ: وَهِيَ خَزَائِنُ أَجْنَاسِ الْعَالَمِ فَيَخْرُجُ لَهُمْ بِقَدْرِ مَا يَطْلُبُونَ فَكُلُّ مَا ظَهَرَ فِي هَذَا الْعَالَمِ فَإِنَّمَا يُعْطِيهِ سَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ السَّلَامُ الَّذِي بِيَدِهِ الْمَفَاتِيحُ فَلَا يَخْرُجُ مِنَ الْخَزَائِنِ الْإِلَهِيَّةِ شَيْءٌ إِلَّا عَلَى يَدَيْهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ -

ترجمہ: [حضور ﷺ نے فرمایا: میں ہی تقسیم فرمانے والا ہوں اور اللہ تعالیٰ ﷻ ہی

عطا فرماتا ہے] امام حاکم ”مستدرک“ میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مخرج کہ حضور ﷺ نے فرمایا: میں ابو القاسم ﷺ ہوں، اللہ تعالیٰ ﷻ عطا فرماتا ہے اور میں تقسیم فرماتا ہوں۔ حضور ﷺ ہر ایک کو اس کا وہ حصہ جو صدقات اور غنیمت وغیرہ سے مقدر ہو چکا ہے، پہنچاتے رہتے ہیں، جہان میں حضور ﷺ اللہ ﷻ کے خلیفہ و نائب ہیں اور حضرت الوہیت کا واسطہ

ہیں اور اللہ تعالیٰ ﷻ کی بخششوں اور عطاؤں کی تقسیم کے متولی ہیں تو جس کسی کو اس وجود میں کوئی رحمت ملی ہے یا جس کسی کو دنیا اور آخرت، ظاہر، باطن، علوم، معارف، طاعات سے جو رزق ملا تو وہ بجز ایں نیست اس کو حضور ﷺ کے ہاتھوں اور آپ ﷺ کے واسطے سے ملا اور حضور ہی ہیں، جو مستحقین جنت میں جنت تقسیم فرماتے ہیں اور آئمہ کرام نے آپ کے خصائص سے گنا کہ حضور ﷺ کو (اللہ تعالیٰ ﷻ نے) خزانوں کی چابیاں عطا کی گئیں، بعض علماء نے (صراحتاً) فرمایا: ان خزانوں سے اجناس عالم کے خزانے مراد ہیں تو حضور ﷺ ہر ایک کو اس کی طلب کے مطابق عطا فرماتے ہیں تو جو کچھ (یعنی ہر نعمت) اس جہاں میں ظاہر ہو حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا عطیہ ہے جن کے پاس (اللہ تعالیٰ کے خزانوں کی) چابیاں ہیں، اللہ تعالیٰ ﷻ کے خزانوں سے کوئی چیز کسی کو نہیں ملتی مگر حضور ﷺ ہی کے ہاتھوں سے ملتی ہے۔

[مطالع المسرات: حزب ثانی: صفحہ 435]

تبصرہ اویسی غفرلہ

بہر حال ملائکہ کرام کو قاسم امور الہیہ مانتے ہو تو ان کے مرشد اور امام بلکہ ان کے رسول مکرم ﷺ کے لئے بھی ماننا پڑے گا کہ یہ قاعدہ مسلم ہے کہ مخلوق میں جو کمال کسی کو نصیب ہے اس سے بڑھ کر حضور نبی پاک ﷺ کو حاصل ہے، بلکہ یوں کہو کہ جس کو جو ملا ان سے ملا چنانچہ امام شعرانی علیہ الرحمہ نے فرمایا:

إِعْلَمُ أَنَّ جَمِيعَ الْكِرَامَاتِ وَالْخَصَائِصِ الْوَاقِعَةِ فِي هَذَا الْعَالَمِ مِنْ مُنْذُ خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى الدُّنْيَا نَبِيًّا مُحَمَّدًا ﷺ بِحُكْمِ الْإِصَالَةِ وَإِنْ وَقَعَ شَيْءٌ مِنْهَا الْخَوَاصِ الْخَلْقَ فَذَلِكَ بِحُكْمِ التَّبَعِيَّةِ فِي الْأَرْضِ لَهُ ﷺ -

ترجمہ: یقین رکھو کہ اس عالم میں جتنی کرامات و کمالات و خصائص ہیں جب سے اللہ تعالیٰ ﷻ نے دنیا کو پیدا کیا، ہمارے نبی پاک ﷺ بحکم اصالت ہیں اور اس میں سے

جس خواص (انبیاء و اولیاء وغیرہ) کو ملا تو آپ کی تبعیت و وراثت میں ملا۔

امام اہلسنت شاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی قدس سرہ نے فرمایا:

بے ان کے واسطے کے خدا کچھ عطا کرے حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے
مزید حوالہ جات اور تحقیق فقیر کی ”شرح حدائق“ میں پڑھئے۔

طویل قدرشتہ علیہ السلام

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: حدیث میں ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لِلَّهِ مَلَكَ لَهُ جَنَاحَانِ جَنَاحٌ بِالمَشْرِقِ وَجَنَاحٌ بِالمَغْرِبِ وَرَأْسُهُ
تَحْتَ العَرْشِ وَرَجُلَاهُ تَحْتَ الأَرْضِ السَّابِعَةِ وَعَلَيْهِ بَعَدَدَ خَلْقِ اللّهِ تَعَالَى رِيشٌ
فَإِذَا صَلَّى رَجُلٌ أَوْ امْرَأَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى أَمْرِهِ اللّهُ تَعَالَى أَنْ يَنْغِمِسَ نَفْسَهُ فِي بَحْرِ
مِنْ نُورٍ تَحْتَ العَرْشِ فَيَنْغِمِسُ فِيهِ ثُمَّ يَخْرُجُ وَيَنْفِضُ جَنَاحِيهِ فَيَقْطُرُ مِنْ كُلِّ
رِيشَةٍ قَطْرَةً فَيَخْلُقُ اللّهُ تَعَالَى مِنْ كُلِّ قَطْرَةٍ مَلَكَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ -

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے ایک فرشتے کے دو پر ہیں، ایک مشرق میں دوسرا

مغرب میں، اس کا سر عرش کے نیچے اور اس کے دونوں پاؤں ساتویں زمین کے نیچے اور
مخلوق کی گنتی کے مطابق پر ہیں، جب میری امت میں سے کوئی مرد یا عورت مجھ پر درود
پڑھتا ہے، تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ اسے حکم فرماتا ہے کہ عرش کے نیچے نور کے دریا میں غوطہ لگائے،
جب وہ دریا سے نکلتا ہے تو اپنے پروں کو جھاڑتا ہے، تو اس کے ہر پر سے جو قطرہ گرتا ہے،
اُس سے اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرشتہ پیدا فرماتا ہے جو درود پڑھنے والے کے لیے قیامت تک
بخنش مانگتے رہیں گے۔

[الکنز المدفون للسیوطی: صفحہ 17: مکاشفة القلوب للغزالی: الباب الاول: رقم الحدیث 1: صفحہ 5]

فوائد

(۱) جب اللہ تعالیٰ ﷻ کے ایک فرشتہ کی یہ کیفیت ہے جو عالم دنیا میں حاضر و ناظر اور ہر ایک کے حال سے باخبر ہے تو پھر آقائے کونین ﷺ کیلئے اشکال کیوں اور شرک کیا؟ جب کہ آپ ﷺ کی امت کا ایک خادم فرشتہ یہ طاقت رکھتا ہے تو اس کے اور سب کے بلکہ انبیاء و ملائکہ علیہم السلام کے آقا ﷺ کو یہ طاقت کیوں حاصل نہ ہو؟ جب علمائے امت نے دلائل سے ثابت کیا کہ حضور ﷺ علی الاطلاق جملہ عالم سے افضل ہیں اور یہ بھی متفق علیہ فیصلہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام جملہ ملائکہ سے افضل ہیں اور علم الکلام کا قاعدہ ہے کہ اولیاء کرام باستثناء خواص ملائکہ باقی جملہ ملائکہ سے افضل ہیں۔

(۲) دُرود پاک کی فضیلت کا کیا کہنا کہ صرف ایک دفعہ خلوص قلبی سے پڑھا جائے تو اُن گنت ملائکہ پیدا ہو جائیں اور دُرود شریف پڑھنے والے کے لیے قیامت تک استغفار کرتے رہیں، فقیر ایسی غفرلہ عرض کرتا ہے:

مَوْلَايَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا - عَلٰى حَبِيْبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

مزید وضاحت

وہابی دیوبندی نبی پاک ﷺ کو اپنے جیسا بشر سمجھ کر اپنے اوپر قیاس کرنے کے عادی ہیں حالانکہ نبی پاک ﷺ کی شان تو ارفع و اعلیٰ ہے ہم آپ کے خدام ملائکہ کو بھی اپنے اوپر قیاس نہیں کر سکتے اگرچہ وہ بشری صورت میں بھی ہوں اور نہ ہی ہم نبی پاک ﷺ کو عقل سے مانیں، بلکہ ہم پر لازم ہے کہ ہم آپ کے عشق کو امام بنا کر مانیں اگر عقل سے ماننا ہی ہے تو فرشتے جو آپ کے ادنیٰ خدام ہیں، ان کے لیے کسی کو تامل نہیں کہ وہ بیک وقت ہر جگہ ہر آن حاضر و ناظر ہیں مثلاً یہی ملک الموت جو ہر ذی روح پر ہر وقت ہر آن حاضر و ناظر ہیں بلکہ ہر روح قبض کرنے والے کو جانتے پہچانتے اور ہر وقت اس کے پاس رہتے

ہیں، حالانکہ ان کا مسکن سدرۃ المنتہیٰ ہے وہ بیک وقت ادھر بھی ادھر بھی، جب حضور سرور عالم ﷺ کے ایک خادم کے لیے یہ مقام ماننا عین توحید ہے تو پھر اپنے رسول ﷺ کے لیے اشکال کیوں؟

مشرق و مغرب فرشتے کے گھیرے میں

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ صَلَاةً تَعْظِيمًا لِحَقِّي جَعَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ تِلْكَ الْكَلِمَةِ مَلَكًا جَنَاحَ لَهُ بِالمَشْرِقِ وَجَنَاحَ لَهُ بِالمَغْرِبِ رِجْلَاهُ فِي تَحُومِ الأَرْضِ وَعُنُقُهُ مُلَوِي تَحْتَ العَرْشِ يَقُولُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ: صَلِّ عَلَيَّ عَبْدِي كَمَا صَلَّيْتُ عَلَيَّ نَبِيٌّ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ -

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر میرے حق کی تعظیم کے لئے دُرود بھیجے، تو اللہ تعالیٰ ﷻ اس سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جس کا ایک پر مشرق اور دوسرا مغرب میں ہے، اس کے پاؤں ساتویں زمین پر اور سر عرش کے نیچے ہے، اللہ تعالیٰ ﷻ اس سے فرماتا ہے کہ دُرود بھیج میرے بندے پر جیسے اس نے دُرود بھیجا میرے نبی ﷺ پر، چنانچہ وہ فرشتہ قیامت تک اس پر دُرود بھیجتا رہتا ہے۔

[الترغیب فی فضائل الاعمال لامام ابن شاہین: صفحہ 14: رقم الحدیث 20: القول البدیع لامام سخاوی: صفحہ 121: الهدیۃ المبارکۃ لامام احمد رضا خان: صفحہ 12: رقم الحدیث 14]

فائدہ: اسی طرح خاتم المحققین حضرت مولانا نقی علی خاں علیہ الرحمہ (والد ماجد اعلیٰ حضرت) اپنی کتاب ”الکلام الاوضح فی تفسیر الم نشرح“ میں امام سخاوی سے نقل فرماتے ہیں کہ حضور نبی مکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ مَلَكًا لَهُ جَنَاحَانِ أَحَدُهُمَا بِالمَشْرِقِ وَالأُخْرُ بِالمَغْرِبِ فَإِذَا صَلَّى العَبْدُ عَلَيَّ حُبًّا انْغَمَسَ فِي المَاءِ ثُمَّ يَنْتَفِضُ فَيَخْلُقُ اللهُ مِنْهُ كُلَّ قَطْرَةٍ تَقَطِرُ مِنْهُ مَلَكًا يَسْتَغْفِرُ لِدَاكِ المُصَلِّي عَلَيَّ إِلَى يَوْمِ القِيَامَةِ -

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا تعالیٰ جل جلالہ کا ایک فرشتہ ہے کہ اس کا ایک بازو مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں، جب کوئی شخص مجھ پر محبت کے ساتھ درود بھیجتا ہے، تو وہ فرشتہ پانی میں غوطہ کھا کر اپنے پر جھاڑتا ہے، خدائے قدیر جل جلالہ اس کے پروں سے ٹپکنے والے ہر قطرے سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے، یہ تمام فرشتے مجھ پر درود پڑھنے والے کے لیے قیامت تک استغفار کرتے ہیں۔

[القول البدیع: صفحہ 122: الہدایۃ المبارکۃ: صفحہ 13]

فوائد

(۱) جس فرشتے کا طول و عرض مشرق و مغرب یعنی تمام دنیا کو گھیرے ہوئے ہے، وہ حاضر و ناظر ہوا یا نہیں؟

(۲) حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قدر و منزلت اللہ تعالیٰ جل جلالہ کو ہے، ایک دفعہ پڑھنے پر ان گنت فرشتے پیدا فرماتا ہے کہ پڑھنے والے کے لیے تا قیامت استغفار کرتے رہیں۔

(۳) درود پڑھنے والے کو علم دیا جاتا ہے تو درود والے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کو درود پڑھنے والے کا علم کیوں نہ ہو؟
”مواہب لدنیہ“ میں مروی ہے :

قَدْ رَوَىٰ أَنَّ نَمَّ مَلَائِكَةٌ يُسَبِّحُونَ فَيَخْلُقُ اللَّهُ بِكُلِّ تَسْبِيحَةٍ مَلَكًا.

ترجمہ: کچھ فرشتے ہیں کہ تسبیح الہی کرتے ہیں اللہ جل جلالہ ان کی ہر تسبیح سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔

[الہدایۃ المبارکۃ: صفحہ 13]

سیدی شیخ اکبر رحمۃ اللہ علیہ ”فتوحات“ کے باب ۲۹۷ میں فرماتے ہیں:

”نیک کلام، اچھا کام، فرشتہ بن کر آسمان کو بلند کرتا ہے“ ان کے نزدیک آیت

قرآنی ﴿إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ﴾ کا یہ مطلب ہے۔

امام قرطبی "التذکرہ" میں علماء و مشائخ سے نقل فرماتے ہیں:

جو شخص سورہ بقرہ و آل عمران پڑھتا ہے، اللہ جل جلالہ اس کے ثواب سے فرشتے بناتا

ہے جو روز قیامت اس قاری کے لیے جھکڑیں گے۔ [الہدایۃ المبارکۃ: صفحہ 14]

فائدہ: ملائکہ کی تخلیق کی تفصیل کے لئے امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ

علیہ کا رسالہ "الہدایۃ المبارکۃ" پڑھئے۔

تطور الملائکہ

قَالَ الْقَاضِي أَبُو يَعْلَى الْحَنْبَلِيُّ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ: لَا قُدْرَةَ لِلْجَنِّ عَلَى تَغْيِيرِ خَلْقِهِمْ وَالْإِنْتِقَالِ فِي الصُّورِ وَإِنَّمَا يَجُوزُ أَنْ يُعَلِّمَهُمُ اللَّهُ كَلِمَاتٍ وَضَرْبًا مِنْ ضُرُوبِ الْأَفْعَالِ إِذَا فَعَلَهُ وَتَكَلَّمَ بِهِ نَقَلَهُ اللَّهُ مِنْ صُورَةٍ إِلَى صُورَةٍ فَيُقَالُ: إِنَّهُ قَادِرٌ عَلَى التَّصْوِيرِ وَالتَّخْيِيلِ عَلَى مَعْنَى أَنَّهُ قَادِرٌ عَلَى قَوْلٍ إِذَا قَالَهُ أَوْ فَعَلَهُ نَقَلَهُ اللَّهُ عَنْ صُورَةٍ إِلَى صُورَةٍ أُخْرَى بِجَرِيِّ الْعَادَةِ وَإِنَّمَا أَنْ يُصَوِّرَ نَفْسَهُ فَذَلِكَ مَحَالٌّ، لِأَنَّ الْإِنْتِقَالَ عَنْ صُورَةٍ إِلَى صُورَةٍ إِنَّمَا يَكُونُ بِنَقْضِ الْبَنِيَّةِ وَتَفْرِيقِ الْأَجْزَاءِ وَإِذَا انْتَقَضَتْ بَطَلَتْ الْحَيَاةُ وَاسْتَحَالَ وَقُوعُ الْفِعْلِ مِنَ الْجُمْلَةِ وَكَيْفَ تَنْقُلُ نَفْسَهَا، قَالَ: وَالْقَوْلُ فِي تَشْكِيلِ الْمَلَائِكَةِ مِثْلُ ذَلِكَ وَالَّذِي وَرَدَ أَنَّ إِبْلِيسَ تَصَوَّرَ فِي صُورَةِ سُرَاقَةَ وَأَنَّ جِبْرِيلَ تَمَثَّلَ فِي صُورَةِ دِحْيَةَ مَحْمُولٌ عَلَى مَا ذَكَرْنَا وَهُوَ أَنَّهُ أَقْدَرَهُ اللَّهُ عَلَى قَوْلٍ قَالَهُ فَنَقَلَهُ اللَّهُ مِنْ صُورَةٍ إِلَى صُورَةٍ أُخْرَى۔

ترجمہ: حضرت قاضی ابویعلیٰ حنبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: جنات کو

اپنی شکل تبدیل کرنے اور مختلف صورتوں میں منتقل ہونے کی قدرت نہیں ہے، یہ بات

درست ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ان کو کچھ کلمات اور کسی قسم کے اعمال سکھائے ہوں، ان

میں سے جب کوئی یہ عمل کرے یا کوئی کلام پڑھے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ اس کو ایک صورت سے

دوسری صورت میں تبدیل کر دیتا ہو، اسی بنا پر کہا گیا ہے کہ جنات صورت تبدیل کرنے اور خیالات کا القا کرنے میں اس معنی میں قادر ہیں کہ جب وہ اسی (مخصوص) بات کو بولیں یا عمل کریں تو اللہ تعالیٰ ﷻ ان کو اس صورت سے دوسری صورت میں بطور عادت منتقل کر دے لیکن جنات کا خود بخود اپنے آپ کو دوسری شکل میں بدلنا محال ہے۔

کیونکہ ان کا ایک صورت سے دوسری صورت میں انتقال کرنا ان کی نفس تخلیق کے خلاف ہے اور اس میں اجزا میں تفریق (بھی) ہے اور جب اصل بنیاد اور تخلیق ہی بگڑ گئی تو حیات باطل ہو گئی اور من جملہ فعل کا وقوع اور اپنی ذوات کی کیفیت نقل محال ہو گئی (اس کی مزید تفصیل فقیر کی تصنیف ”جن ہی جن“ میں ہے) اور فرشتوں کا مختلف شکلیں اختیار کرنا بھی اسی طرح سے ہے (جس طرح جنات کے بارے میں ہے) اور یہ جو ابلیس کے بارے میں آیا ہے کہ وہ سراقہ کی شکل میں ظاہر ہوا اور حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت دجیہ (کلبی) رضی اللہ عنہ کی صورت میں آتے تھے، یہ اسی بات پر محمول ہے جو ہم نے ذکر کی ہے یعنی اللہ تعالیٰ ﷻ نے ایک ایسے قول پر ان کو قدرت بخشی ہے جس کے کہنے سے اللہ تعالیٰ ﷻ انہیں ایک صورت سے دوسری صورت میں تبدیل فرما دیتا ہے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 261]

مسائل التطور

قَالَ الشَّيْخُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الصُّوفِيُّ فِي الْمُحْكَمِ: الْمَلَكُ إِذَا تَطَوَّرَ يَتَمَثَّلُ بِمِثَالِيَّةٍ فِي أَيِّ صُورَةٍ شَاءَ وَتَحْكِمُ عَلَيْهِ الصُّورَةَ وَتَجْرِي عَلَيْهِ أَحْكَامُهَا وَإِذَا تَكَلَّمَ فَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِمَا يَلِيقُ بِتِلْكَ الصُّورَةِ وَهُوَ بَاقٍ عَلَى نَزَاهَتِهِ وَمَا زَالَ عَنْ حَضْرَةِ رُوْحَانِيَّةٍ وَالْأَنْسَانُ إِذَا تَطَوَّرَ ظَهَرَ بِأَيِّ صُورَةٍ شَاءَ وَلَا تَحْكِمُ عَلَيْهِ الصُّورَةَ وَإِذَا تَكَلَّمَ مِنْ تِلْكَ الصُّورَةِ تَكَلَّمَ بِأَيِّ لُغَةٍ شَاءَ وَهُوَ بَاقٍ عَلَى حَقِيقَةِ إِنْسَانِيَّتِهِ لِأَنَّهُ مَفْطُورٌ عَلَى الصُّورَةِ وَالْجِنِّيُّ إِذَا تَمَثَّلَ يَتَمَثَّلُ بِحَقِيقَةٍ

وَتَحْكُمُ عَلَيْهِ الصُّورَةُ وَتَجْرِي عَلَيْهِ أَحْكَامُهَا لَكِنْ إِذَا قُتِلَتْ تِلْكَ الصُّورَةُ مَاتَ مَعَهَا بِكُلِّيَّةٍ -

ترجمہ: حضرت شیخ اکبر شیخ محی الدین ابن عربی رحمہ اللہ اپنی کتاب ”محکم“ میں فرماتے ہیں: جب کوئی فرشتہ کوئی شکل بدلتا ہے تو جس صورت میں چاہے آسکتا ہے، اس پر صورت کا حکم لگا دیا جائے گا اور اس پر اس کے احکام جاری ہوں گے اور جب بات کرے گا تو جو اس صورت کے لائق ہوگی وہی کہے گا اس کی پاکیزگی باقی رہے گی اور اپنی روحانیت سے خالی بھی نہ ہوگا جیسے وہ فرشتہ جو امتحان کیلئے مختلف صورتیں بدلتا رہا، انسان جب کوئی شکل (کسی وظیفہ یا جادوی کرامت کے طور پر) تبدیل کرے گا تو جس صورت میں چاہے ظاہر ہوگا، اس پر صورت کا حکم نہ لگایا جائے گا، اس صورت میں جو بات کرے گا جس زبان میں چاہے کر سکے گا اور یہ اپنی حقیقت انسانیت پر باقی رہے گا کیونکہ یہ اپنی صورت سے تبدیل ہوا ہے اور جب جن کوئی صورت اختیار کرتا ہے، وہ اپنی حقیقت سمیت اس میں منتقل ہو جاتا ہے، اس پر صورت کا حکم لگایا جاتا ہے اور اسی پر احکام کا اجرا ہوتا ہے لیکن جب اس صورت کو قتل کیا جائے تو جن اس صورت سمیت مر جاتا ہے۔

[ایضاً: صفحہ 264]

قرآن مجید

تَعْرُجُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ إِلَيْهِ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهُ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ ۝

ترجمہ: ملائکہ اور جبریل اس کی بارگاہ کی طرف عروج کرتے ہیں (وہ عذاب

اس دن ہوگا) جس کی مقدار پچاس ہزار برس ہے۔ (پارہ ۴۹: سورۃ المعارج: آیت ۴)

مولوی اشرف علی تھانوی نے اس کی تفسیر میں لکھا:

پچاس ہزار برس دنیا کے سالوں سے یعنی اگر فرشتہ کے سوا اور کوئی چڑھتا تو پچاس

ہزار برس میں یہ مسافت طے کرتا ہے۔

”صاحب روح البیان“ علیہ الرحمہ نے لکھا :

عرش کی طرف عروج کو اللہ تعالیٰ ﷻ کی طرف منسوب کیا گیا ہے اور اس کے بعد فرمایا کہ عرش زمین سے نوے ہزار سال کی مسافت پر ہے اور یوم کی تحقیق کرتے ہوئے لکھا کہ یوم آن کو بھی کہتے ہیں وہ ادنیٰ وقت جسے زمان کہا جاتا ہے۔

فائدہ : گویا فرشتہ یا روح (مخصوص فرشتہ) نوے ہزار سال کی مسافت ایک آن میں طے کر لیتا ہے۔

حضرت سیدنا ملک الموت علیہ السلام

عَنْ أَشْعَثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَأَلَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَلَكَ الْمَوْتِ، يَا مَلِكَ الْمَوْتِ! مَا تَصْنَعُ إِذَا كَانَتْ نَفْسٌ بِالْمَشْرِقِ وَنَفْسٌ بِالْمَغْرِبِ وَوَقَعَ الْوَبَاءُ بِأَرْضٍ وَالتَّقَى الزُّحْفَانِ كَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَ أَدْعُو الْأَرْوَاحَ بِأَذْنِ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ فَتَكُونُ بَيْنَ إصْبَعَيْ هَاتَيْنِ، قَالَ: وَدُحِيتَ لَهُ الْأَرْضَ فَتَرَكَتْ مِثْلَ الطَّسْتِ يَتَنَاوَلُ مِنْهَا حَيْثُ شَاءَ۔

ترجمہ: حضرت اشعث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ابراہیم علیہ السلام نے ایک مرتبہ ملک الموت علیہ السلام سے سوال کیا: اے ملک الموت! جب کچھ لوگ مشرق میں ہوتے ہیں اور کچھ لوگ مغرب میں اور پھر بیک وقت ان میں وبا اور جنگ کی وجہ سے اموات ہو جائیں تو ان کی ارواح کیسے قبض کرتے ہو؟ فرمایا: میں ان ارواح کو اللہ تعالیٰ ﷻ کے حکم سے بلاتا ہوں تو وہ میری ان دو انگلیوں کے مابین آجاتی ہیں اور فرمایا: میرے لیے زمین کو مثل طشت کر دیا گیا جہاں سے چاہوں لے لیتا ہوں۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 909: رقم الحدیث 443: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 42: رقم الحدیث 123:

ذکر الموت لابن ابی الدنیا: صفحہ 126: رقم الحدیث 235: شرح الصدور: صفحہ 40: باب 13: رقم الحدیث 17]

انتباہ : حضور نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے :

إِنَّ اللَّهَ زَوَى لِي الْأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا۔

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ ﷻ نے میرے لئے زمین کو سمیٹ دیا ہے پس میں نے اس

کے مشرقوں اور مغربوں کو دیکھ لیا۔

[مسلم شریف: کتاب الفتن: باب ہلاک ہذہ الامۃ بعضہم ببعض: صفحہ 1321: رقم الحدیث 2889: ابوداؤد شریف: کتاب الفتن: باب ذکر الفتن: صفحہ 759: رقم الحدیث 4254: ترمذی شریف: کتاب الفتن: باب فی سوال النبی ﷺ: صفحہ 492: رقم الحدیث 2176: جمع الجوامع: جلد 2: صفحہ 247: رقم الحدیث 5369]

جبریل علیہ السلام کو سید دو عالم ﷺ نے اصلی حالت میں دیکھا کہ ان کے چھ سو

میں سے صرف دو پروں نے سارا اُفق بھرا ہوا ہے اور یہی جبریل علیہ السلام ہیں، جن کو حضرت

مریم رضی اللہ عنہا نے بشری لباس میں دیکھا تو ایک نوجوان انسان نظر آئے ﴿فَتَمَثَّلَ

لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا﴾ (پارہ ۱۶: سورۃ مریم: آیت ۱۷) یعنی جبریل علیہ السلام (مریم رضی اللہ عنہا) کے

سامنے پورے انسان کی صورت میں آگئے ﴿اور یہی جبریل علیہ السلام ہیں جنہیں صحابہ کرام نے

دیکھا تو ایک عام انسان کی صورت میں دیکھا۔

چنانچہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے دیکھا جیسا کہ حدیث شریف میں ہے:

قَالَ: بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ

عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدٌ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدٌ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ

مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ إِلَيَّ رُكْبَتَيْهِ۔

ترجمہ: حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک مرتبہ ہم بارگاہ رسالت مآب

ﷺ میں حاضر تھے کہ اچانک ایک شخص بہت سفید کپڑوں اور گہرے سیاہ بالوں والا آیا نہ تو

اس پر سفر (کی تھکن) کے آثار تھے اور نہ ہی ہم میں سے کوئی اسے جانتا تھا یہاں تک کہ وہ نبی

کریم ﷺ کے پاس بیٹھ گیا اور اپنے گھٹنے نبی کریم ﷺ کے گھٹنوں سے ملا لئے۔

اس کے جانے کے بعد حبیب خدا ﷺ نے پوچھا: اے عمر! جانتے ہو کہ یہ کون تھا؟
 عرض کیا ”اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ“ اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اس کے سچے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے
 ہیں تو حضور ﷺ نے فرمایا: اے عمر! یہ جبریل (علیہ السلام) تھے تمہیں دین سکھانے آئے تھے۔

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمَةَ قَالَ: مَرَرْتُ فَإِذَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى الصَّفَا
 وَاضِعًا خَدَّهُ عَلَى خَدِّ رَجُلٍ فَذَهَبْتُ فَلَمْ أَلْبَثُ أَنْ نَادَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمَةَ! مَا مَنَعَكَ أَنْ تُسَلِّمَ؟ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ
 مُسْلِمَةَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! رَأَيْتُكَ فَعَلْتَ بِهَذَا الرَّجُلِ شَيْئًا لَمْ تَفْعَلْهُ بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ
 فَكِرِهْتُ أَنْ أَقْطَعَكَ مِنْ حَدِيثِكَ فَمَنْ كَانَ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: كَانَ جِبْرِيلُ ﷺ -

ترجمہ: حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرمایا: میں ایک بار رسول اللہ
 ﷺ کے پاس سے صفا کے قریب سے گزرا جبکہ آپ ﷺ اپنے مبارک رخسار کو کسی شخص کے
 رخسار پر رکھے ہوئے تھے پس میں بارگاہ اقدس سے چلا گیا، اس سے پہلے کہ مجھے رسول اللہ
 ﷺ اجازت مرحمت فرماتے، تو رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے محمد بن مسلمہ! تمہیں
 سلام کرنے سے کس بات نے روکا؟ تو میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے آپ کو
 اس شخص کے ساتھ اس طرح کا معاملہ فرماتے دیکھا جیسا آج تک لوگوں میں سے کسی کے
 ساتھ نہیں دیکھا تھا، لہذا مجھے مناسب نہ لگا کہ (سلام کر کے) آپ کی گفتگو کو قطع کرتا، یا رسول
 اللہ ﷺ! یہ شخص کون تھا؟ ارشاد فرمایا: وہ جبریل (علیہ السلام) تھے۔

[الحاوی للفتاویٰ: جلد 2: صفحہ 253: منہ امام احمد: جلد 26: صفحہ 158: رقم الحدیث]

امام حاکم علیہ الرحمہ اپنی ”المستدرک علی الصحیحین“ میں نقل فرماتے ہیں:

عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ: قَالَتْ لِي عَائِشَةُ لَقَدْ رَأَيْتُ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ
 وَالسَّلَامُ وَاقِفًا فِي حُجْرَتِي هَذِهِ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُنَاجِيهِ فَلَمَّا دَخَلَ قُلْتُ: يَا

رَسُولَ اللَّهِ مِنْ هَذَا؟ قَالَ: بِمَنْ شِبْهَتِيهِ؟ قُلْتُ: بِدِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتِ خَيْرًا كَثِيرًا ذَاكَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَمَا لَبِثْتُ إِلَّا يَسِيرًا حَتَّى قَالَ: يَا عَائِشَةُ هَذَا جِبْرِيلُ يَقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامَ قَالَتْ: قُلْتُ: وَعَلَيْهِ السَّلَامُ جَزَاهُ اللَّهُ مِنْ دَخِيلٍ خَيْرًا۔

ترجمہ: حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: مجھ سے ام المؤمنین سیدہ عائشہ

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ میں نے جبریل (علیہ السلام) کو اپنے اسی کمرے میں دیکھا ہے جبکہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ان سے گفتگو فرما رہے تھے، پس جب وہ داخل ہوئے تو میں نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے عرض کی کہ یہ کون ہے؟ فرمایا: آپ کو کس سے مشابہ معلوم ہوتے ہیں؟ میں نے عرض کی، دحیہ کلبی (رضی اللہ عنہ) سے، فرمایا: بے شک آپ نے خیر کثیر کو دیکھا ہے، یہ جبریل (علیہ السلام) ہیں، (ام المؤمنین فرماتی ہیں) پھر میں تھوڑی ہی دیر وہاں ٹھہری یہاں تک کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! یہ جبریل آپ کو سلام کہہ رہے ہیں، فرماتی ہیں: تو میں نے عرض کی کہ ان پر بھی سلام ہو اور اللہ تعالیٰ (جل جلالہ) انہیں بھلی مہمانی پر جزا عطا فرمائے۔

[مستدرک للحاکم: جلد 4: صفحہ 88: رقم الحدیث 6801: الحاوی للفتاوی: جلد 2: صفحہ 253]

انبیاء و ملائکہ علیہم السلام میں افضل کون؟

دور حاضر میں بعض اسلامی گروہ چونکہ انبیاء کرام و اولیاء عظام کو محض اپنے جیسا بشر اور عام انسان سمجھتے ہیں اسی لئے وہ ان کی قدر و منزلت سے بے خبر ہیں، اسی وجہ سے ان کی ذہنیت کا تاثر یہ ہے کہ ملائکہ انسانوں سے افضل ہیں، ان کا یہ تاثر غلط بالکل غلط ہے اس کی تفصیل ملاحظہ ہو۔

حضرت امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ "الحجائک" میں فرماتے ہیں:

إِعْلَمَنَّ أَنَّهُنَّ ثَلَاثُ صُورٍ الْأُولَى التَّفْضِيلُ بَيْنَ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمَلَائِكَةِ وَفِي هَذِهِ ثَلَاثَةُ أَقْوَالٍ أَحَدُهَا: إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ الْأَفْضَلَ وَعَلَيْهِ جُحُودُ أَهْلِ السُّنَّةِ وَاخْتَارَ الْإِمَامُ فَخْرُ الدِّينِ فِي الْأَرْبَعِينَ وَفِي الْمُحَقَّقِ، وَالثَّانِي: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ الْأَفْضَلَ وَعَلَيْهِ السُّعُودِيَّةُ وَاخْتَارَهُ مِنْ أُمَّةِ السُّنَّةِ الْأَمَّا أَبُو مَسْحِقٍ الْأَسْفَرَايَنِيُّ وَالْقَاضِي أَبُو بَكْرٍ الْبَاقَلَانِيُّ وَالْحَاكِمُ وَالْحَلِيبِيُّ وَالْإِمَامُ فَخْرُ الدِّينِ فِي الْمَعَالِمِ وَأَبُو شَامَةَ، وَالثَّلَاثُ: الْوَلَفُ وَاخْتَارَهُ الْكَبِيرُ الْهَرَامِيُّ وَمَحَلُّ الْخِلَافِ فِي خَيْرِ نَيْبَاتِنَا عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ: لَخَلْقِ الْخَلْقِ بِإِلَّا خِلَافِ لَا يُفْتَضَلُ عَلَيْهِ مَلَكٌ مُتَوَكِّلٌ وَلَا غَيْرُهُ كَمَا ذَكَرَهُ الشَّيْخُ تَابِعُ الدِّينِ الْمُبَكِّيُّ فِي مَنَعِ الْمَوَائِعِ وَالشَّيْخُ مِرَاجُ الدِّينِ الْبُنَيْنِيُّ فِي مَنَهَجِ الْأَصْبَحِ وَالشَّيْخُ بَدْرُ الدِّينِ الزَّرْكَشِيُّ فِي مَشْرِحِ جَمْعِ الْحَوَامِعِ وَقَالَ: لَأَنْبِيَاءُ مُسْتَوَةٌ وَأَنَّ الْإِمَامَ فَخْرَ الدِّينِ نَقَلَ فِي تَقْيِيدِهِ الْاجْتِمَاعَ عَلَى ذَلِكَ۔

ترجمہ: جان لو کہ انبیاء و ملائکہ کے مابین کون افضل ہے تو اس صورت کے بارے

میں تین قول ہیں:

(1) بیشک انبیاء کرام افضل ہیں: اس قول پر جمہور اہلسنت ہیں نیز امام فخر الدین

رازی نے بھی اپنی کتاب ”الاربعین“ اور ”المحصل“ میں اسی کو اختیار کیا ہے۔
 (۲) بیشک ملائکہ کرام افضل ہیں: یہ معتزلہ کا مذہب ہے اور اہلسنت کے علماء میں سے
 استاد ابواسحاق اسفرائینی، قاضی ابوبکر باقلانی، حاکم، حلیمی، ابوشامہ، نیز امام فخرالدین رازی
 نے کتاب ”المعالم“ میں اسے اختیار کیا۔

(۳) انبیاء و ملائکہ کے بارے میں سکوت اختیار کرنا: اس قول کو ”کیا الہر اسی“ نے
 اختیار کیا ہے اور مذکورہ اختلاف حضور ﷺ کے علاوہ میں ہے کیونکہ حضور ﷺ بغیر کسی اختلاف
 کے افضل الخلق ہیں، ان پر کسی فرشتے و نبی کو فضیلت نہیں دی جائے گی، اسے شیخ تاج الدین
 سبکی نے ”منع الموانع“ شیخ سراج الدین بلقینی نے ”منہج الاصلین“ اور شیخ بدرالدین
 زرکشی نے ”شرح جمع الجوامع“ میں لکھا اور فرمایا ہے کہ حضور ﷺ اس سے مستثنیٰ ہیں،
 بلکہ امام فخرالدین رازی نے اس پر اپنی تفسیر میں اجماع بھی نقل کیا ہے۔

[الحجباتک فی اخبار الملائک: صفحہ 203]

عجوبہ

زمخشری معتزلی نے اپنے دور میں شوشہ چھوڑا تھا کہ جبرائیل علیہ السلام حضور نبی پاک
 ﷺ سے افضل ہیں، لیکن اس کی کسی نے نہ مانی لیکن اب بعض لوگ جدت کے چکر میں ہیں، وہ
 کسی جدید بات کی تلاش میں رہتے ہیں، چنانچہ اسی چکر میں ایک جماعت نے ہندوستان میں
 اعلان کر دیا کہ ملائکہ حضور ﷺ سے افضل ہیں، تو اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی
 رحمۃ اللہ علیہ نے ”تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین“ کتاب لکھ کر اس مذہب کو
 ہمیشہ کے لئے دفن دیا لیکن جبریل علیہ السلام کی فضیلت بر نبی پاک ﷺ کا تصور بعض ذہنوں
 میں ہے جسے کبھی کبھی وہ اپنی تصانیف میں اشاروں کنائیوں سے ظاہر کرتے رہتے ہیں، کھل
 کر نہیں لکھتے کہ کہیں لوگ انہیں معتزلہ نہ کہہ دیں۔

چنانچہ مولوی شبیر احمد عثمانی نے ”سیرۃ سرور عالم“ میں لکھا ہے:

استاذ کے سامنے ثنا گرو کا ادب دیکھنا ہو تو حضور ﷺ کو جبریل علیہ السلام کے سامنے دیکھ لو۔

ملائکہ عظام اور اولیاء کرام میں افضل کون؟

التَّفْضِيلُ بَيْنَ أَوْلِيَاءِ الْبَشَرِ وَغَيْرِ الْخَوَاصِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَفِي هَذِهِ قَوْلَانِ أَحَدُهُمَا: تَفْضِيلُ جَمِيعِ الْمَلَائِكَةِ عَلَى أَوْلِيَاءِ الْبَشَرِ وَجَزَمَ بِهِ ابْنُ السُّبُكِيِّ فِي جَمْعِ الْجَوَامِعِ، وَالثَّانِي: تَفْضِيلُ أَوْلِيَاءِ الْبَشَرِ عَلَى أَوْلِيَاءِ الْمَلَائِكَةِ وَجَزَمَ بِهِ الصَّفَّارُ مِنَ الْحَنْفِيَّةِ فِي أَسْئَلَتِهِ وَالنَّسْفِيُّ مِنْهُمْ فِي عَقَائِدِهِ وَذَكَرَ الْبُلْقِينِيُّ أَنَّهُ الْمُخْتَارُ عِنْدَ الْحَنْفِيَّةِ -

ترجمہ: خواص یعنی انبیاء و رسل فرشتے بنی آدم کے اولیاء سے افضل ہیں لیکن عام ملائکہ سے اولیاء بشر افضل ہیں، اسی پر ائمہ احناف رحمہم اللہ میں سے امام صفار نے قطعی فیصلہ فرمایا ہے اور علامہ نسفی حنفی رحمہ اللہ نے ”عقائد نسفیہ“ میں اسی کو اختیار کیا ہے اور امام بلقینی نے اسے حنفیہ کا مختار بتایا ہے۔

[الحجباتک فی اخبار الملائک: صفحہ 204: شرح عقائد نسفیہ: صفحہ 403]

قائدہ: گذشتہ صدی میں ایک جاہل واعظ نے کہہ دیا کہ صدیق اکبر ﷺ جبرائیل ﷺ سے افضل ہیں، اس پر اہلسنت میں عرصہ تک بہت بڑا طوفان پھاڑا، بالآخر فیصلہ طے پایا کہ جبریل ﷺ چونکہ رسول فرشتہ ہیں اور صدیق اکبر ﷺ بعد الانبیاء افضل ہیں، اسی لئے علی الاطلاق جبریل ﷺ صدیق اکبر ﷺ سے افضل ہیں۔

امام شامی علیہ الرحمہ کا فیصلہ

ہمارے بیان کردہ مضمون مذکورہ کا فیصلہ امام شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے سنئے، آپ نے لکھا ہے:

الْمُخْتَارُ أَنَّ خَوَاصَّ بَنِي آدَمَ وَهُمْ الْأَنْبِيَاءُ أَفْضَلُ مِنْ كُلِّ الْمَلَائِكَةِ
وَعَوَامِّ بَنِي آدَمَ وَهُمْ الْأَتْقِيَاءُ أَفْضَلُ مِنْ عَوَامِّ الْمَلَائِكَةِ وَالْمُرَادُ بِالْأَتْقِيَاءِ مَنْ اتَّقَى
الشَّرْكَ فَقَطُّ كَالْفَسَقَةِ كَمَا فِي الْبَحْرِ عَنِ الرَّوْضَةِ وَأَقْرَهُ الْمُصَنِّفُ ، قُلْتُ : وَفِي
مَجْمَعِ الْأَنْهَارِ تَبَعًا لِلْقَهْصَتَانِي خَوَاصُّ الْبَشَرِ وَأَوْسَاطُهُ أَفْضَلُ مِنْ خَوَاصِّ
الْمَلَائِكَةِ وَأَوْسَاطِهِ عِنْدَ أَكْثَرِ الْمَشَائِخِ -

ترجمہ: مختار مذہب یہ ہے کہ خواص بنی آدم یعنی حضرات انبیائے کرام تمام فرشتوں سے افضل ہیں اور عوام بنی آدم یعنی اتقیا عوام فرشتوں سے افضل ہیں، یہاں اتقیا سے بھی وہ مراد ہیں جو فقط شرک سے بچتے ہوں جیسا کہ گناہ گار، یہ مذہب ”روضہ“ کے حوالے سے ”البحر الرائق“ میں نقل کیا گیا ہے اور مصنف (علامہ ابن نجیم) نے اسے جوں کا توں ذکر کیا ہے (کوئی حذف و اضافہ اور ترمیم و تبدیل نہیں فرمائی)۔ میں (مصنف در مختار) کہتا ہوں کہ ”مجمع الانہر“ میں علامہ قہستانی کی اتباع کرتے ہوئے (یہ مسئلہ) یوں مذکور ہے کہ اکثر مشائخ کے نزدیک خواص اور درمیانہ درجہ کے انسان خواص اور درمیانہ درجہ کے فرشتوں سے افضل ہیں۔

[رد المحتار علی الدر المختار: کتاب الصلوٰۃ: باب فقہ الصلوٰۃ: جلد 2: صفحہ 43-242]

فرشتوں پر انبیاء کی فضیلت کے متعلق علامہ سیوطی نے امام بیہقی اور امام رازی کی ”کتاب الاربعین“ کے حوالہ سے اور شیخ عزالدین ابن عبدالسلام شافعی کی کتاب ”القواعد الکبریٰ“ کے حوالے سے دلائل ذکر فرمائے ہیں، ہم مذکورہ ائمہ کرام کے بیان کردہ دلائل

میں سے چند دلائل عرض کرتے ہیں، تفصیل کے لئے "الحجائک فی اخبار العلامک للسیوطی" کا مطالعہ فرمائیں۔

سوالات و جوابات

اگرچہ مذکورہ بالا عقائد کے بارے میں دلائل کی ضرورت نہیں کیونکہ ان عقائد پر دور حاضر میں سب کو اتفاق ہے لیکن معتزلہ کے عقائد دلائل کو جدت پسند حضرات نیا لہارہ پہنا کر کبھی کبھی منظر عام پر لانے کی کوشش کرتے ہیں، اس لئے یہاں ان کے دلائل مع سوالات و جوابات عرض کئے دیتا ہوں۔

(۱) انبیاء کرام حضرات و امامت سے اس لئے انفصل ہیں کہ حضرت آدم عليه السلام مسجد و امامت ہیں اور مسجد و امامت سے انفصل ہوتا ہے کیونکہ سجاد پیکر تجز و انفسار ہوتا ہے اور مسجد و امامت کا منقسم و کومر، اس پر معتزلہ نے چند سوالات وارد کئے وہ یہ ہیں:

(۱) سجدہ تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کو کیا گیا تھا حضرت آدم تو قبلہ تھے۔

(ب) سجدہ تو حضرت آدم عليه السلام کو کیا گیا تھا مگر یہ سجدہ تو انبیاء اور استنبال کے طور پر ہوگا۔

(ج) سجدہ زمین پر پیشانی رکھنے کا نام ہے لیکن ہم اس کو غایت تو انبیاء تسلیم نہیں کرتے کیونکہ یہ

عرف پر محمول ہے اور عربی معامات اختلاف زمانہ سے مختلف ہوتے رہتے ہیں، ہو سکتا ہے اس

وقت کسی کو سوا م کرنے کا طرز بقدر زمین پر پیشانی رکھ کر ہو لیکن کمال کا غیر کمال کو سوا م کرنا ایک عادی

امر ہے (تو ان فرشتوں نے بھی حضرت آدم عليه السلام کو عرف مرید طرز کے حلقہ پر سجدہ کر کے سوا م کیا ہوگا)۔

جوابات

(۱) ان تینوں اعتراضات کا جواب یہ ہے کہ اگر یہ سجدہ مسجد کے منصب کے اختلاف

دورانیہ کے لئے نہ تھا تو انیس نے یہ کیوں کہا تھا:

أَرَأَيْتَكَ هَذَا الَّذِي كَرَّمْت عَلَىٰ ۝

ترجمہ: دیکھ تو جو یہ تو نے مجھ سے معزز رکھا۔ (پارہ ۱۵: سورۃ الاسراء: آیت ۶۲)
اس کے علاوہ تو کوئی وجہ نہ تھی جس نے شیطان کو سجدہ کرنے سے باز رکھا پس معلوم ہوا کہ یہ سجدہ مجود کے مرتبہ کو ساجد کے مرتبہ پر ترجیح دے رہا ہے۔

(۲) اہلسنت نے اپنے موقف پر دلائل دیتے ہوئے فرمایا: حضرت آدم عليه السلام فرشتوں سے زیادہ عالم تھے اور زیادہ عالم افضل ہوتا ہے، زیادہ عالم ہونے کی دلیل قرآن مجید میں ہے، اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا:

وَعَلَّمَ آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلَائِكَةِ فَقَالَ أَنْبِئُونِي بِأَسْمَاءِ هَٰؤُلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ قَالُوا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝ (پارہ 1: سورۃ البقرۃ: آیت ۳۱، ۳۲)

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے آدم کو تمام اشیاء کے نام سکھائے پھر سب اشیاء ملائکہ پر پیش کر کے فرمایا: سچے ہو تو ان کے نام تو بتاؤ، بولے پاکی ہے تجھے ہمیں کچھ علم نہیں مگر جتنا تو نے ہمیں سکھایا، بیشک تو ہی علم و حکمت والا ہے۔
اور بڑے عالم کے افضل ہونے کی دلیل یہ آیت قرآنی ہے:

هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ ۝

ترجمہ: کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان۔ (پارہ ۲۳: سورۃ الزمر: آیت ۹)

(۳) اہلسنت نے اپنے موقف پر یہ بھی فرمایا:

(۱) انسان کی عبادت بہت مشقت والی ہے اور مشقت والی عبادت افضل ہے کیونکہ انسان میں شہوت، حرص، غضب اور خواہش موجود ہیں، جو اطاعت میں بہت بڑی رکاوٹ ہیں، یہ فرشتوں میں نہیں، تو ان صفات کی موجودگی میں (انسان کا) عبادت کرنا بڑا مشکل ہے (لہذا جس کی عبادت مشکل ہے وہ غیر مشکل عبادت والے سے افضل ہوا)۔

(ب) فرشتوں کی مشقت نصوص پر مبنی ہے، فرمان باری تعالیٰ ﷻ ہے: لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ (وہ بات میں اُس (اللہ) سے سبقت نہیں کرتے) جب کہ تکالیف شرعیہ کچھ تو نصوص پر مبنی ہیں اور کچھ استنباط پر، جیسا کہ ارشاد ہے: فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِيَ الْأَبْصَارِ (تو عبرت لو اے نگاہ والو) لَعَلَّكُمْ الَّذِينَ يَسْتَنْبِطُونَ مِنْهُمْ (تو ضرور ان سے اُس کی حقیقت جان لیتے یہ جو بعد میں کاوش کرتے ہیں) پس کسی چیز کی معرفت اجتہاد اور استنباط سے حاصل کرنا نص پر عمل کرنے سے بہت مشکل ہے۔

(ج) انسان و سوسہ میں مبتلا ہو جاتا ہے جب کہ یہ آفت فرشتوں پر نہیں ہے۔

(۴) بشر کے شبہات اکثر ہیں، من جملہ شبہات قویہ میں سے ایک حوادث ارضیہ کا اتصالاتِ فلکیہ اور مناسبات کو کبھی کے ساتھ ربط ہے جب کہ ملائکہ کو اس قسم کا کوئی شبہ نہیں ہے کیونکہ یہ آسمانوں کے رہنے والے ہیں ان کے احوال کا مشاہدہ کرنے والے ہیں وہ لازمی طور پر جانتے ہیں کہ سماوات نہ تو زندہ ہیں اور نہ بولتے ہیں بلکہ یہ تدبیر کے محتاج ہیں جس طرح سے زمینیں تدبیر کی محتاج ہیں۔

پس ان سب وجوہات سے یہ بات ثابت ہوئی کہ انسان کی عبادت بہت اشق ہے اور اشق کا افضل ہونا نص اور قیاس سے ثابت ہے نص تو یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: أَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ أَحْمَرُهَا۔

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: سب سے افضل عبادت زیادہ مشقت والی ہے۔

[القاصد الحسنہ لامام سخاوی: صفحہ 91: رقم الحدیث 138: الدرر المنتزہ للسیوطی: صفحہ 37: رقم الحدیث 25]

حضور ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا ”أَجْرُكَ عَلَيَّ قَدْرُ

نَصَبِكَ“ تیرا اجر و ثواب تیری محنت کے حساب سے ہے۔ قیاس یہ ہے کہ آسان اور مشکل عبادتیں اگر ثواب میں برابر ہو جائیں، تو قدر و مشقت زائد فائدہ سے خالی ہو اور فائدہ سے خالی محنت اٹھانا بالکل ممنوع ہے، اس کا نتیجہ تو یہ ہوگا کہ محنت والی طاعتیں عمل میں نہ آئیں گی تو جب یہ صورت نہ ہو تو ہم نے یہ جان لیا کہ زیادہ مشقت والا کام زیادہ ثواب رکھتا ہے۔

(۵) اہلسنت نے اپنے موقف پر ایک دلیل یہ بھی دی کہ اللہ تعالیٰ ﷻ نے فرمایا: ﴿إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ﴾ بے شک اللہ نے چن لیا آدم اور نوح اور ابراہیم کی آل اور عمران کی آل کو سارے جہان سے ﴿اللہ تعالیٰ ﷻ نے حضرت آدم ﷺ، حضرت نوح ﷺ، حضرت ابراہیم ﷺ، حضرت عمران ﷺ کو تمام جہانوں پر فضیلت بخشی ہے اور جہان کا اطلاق تمام ماسوی اللہ پر ہوتا ہے اور آل سے خود انسان کی ذات مراد ہے تو معلوم ہوا کہ یہ آیت حضرات انبیائے کرام کی باقی تمام مخلوقات پر فضیلت بیان فرما رہی ہے۔

سوال : اس سے حضرات انبیاء کرام کی فضیلت کا ثابت کرنا مشکل ہے کیونکہ فرمانِ خداوندی ہے: ”وَإِنِّي فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعَالَمِينَ“ اور یہ کہ اس نے سارے زمانہ پر تمہیں بڑائی دی“ میں تمام انبیاء بنی اسرائیل علیہم السلام کی آنحضرت ﷺ پر بھی فضیلت ثابت ہوگی؟

جواب : ایک آیت میں تخصیص کا تحمل باقی آیات میں تخصیص کے تحمل کو واجب نہیں، یعنی یہ قیاس صحیح نہیں کہ کسی ایک مضمون میں تخصیص ہو تو اس پر قیاس کر کے دوسرے مضامین کی تخصیص کی جائے اسے قیاس مع الفارق کہا جاتا ہے جس کی تفصیل مع دلائل اصول فقہ میں ہے، اُمتِ مصطفیٰ ﷺ کی تخصیص بنی اسرائیل کے عموم سے واضح ہے اس پر ملائکہ کی تخصیص کا قیاس نہیں کیا جاسکتا کیونکہ وہ بحث اور ہے اور یہ بحث اور۔

(۶) اہلسنت نے اپنے موقف کے دلائل میں ایک دلیل یہ بھی دی ہے کہ فرشتوں میں عقل ہے اپنی ضروریات کی خواہشات نہیں، جانوروں میں اپنی ضروریات کی خواہشات ہیں عقل نہیں اور انسان میں اپنی ضروریات کی خواہش بھی ہے اور عقل بھی، پھر اگر عقل پر شہوت اور ضروریات غالب ہو جائیں تو وہ جانوروں سے بھی بدتر ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ ﷻ نے ارشاد فرمایا ﴿أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ﴾ وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ

ان سے بڑھ کر گمراہ ﴿﴾ اسی قیاس کے مطابق اگر کسی کی عقل اس کی شہوت اور خواہشات پر حاوی ہو جائے تو ضروری ہے کہ وہ فرشتہ سے افضل ہو۔

فائدہ : اس میں اختلاف ہے کہ کیا جنات اور ملائکہ ایک مخلوق ہیں یا جدا جدا، حقیقت یہ ہے کہ جنات اور فرشتے الگ الگ مخلوق ہیں، چنانچہ علامہ حلیمی "کتاب المنہاج" میں، امام بیہقی "شعب الایمان" میں اور علامہ قونوی "الابتہاج" میں فرماتے ہیں:

بعض حضرات فرماتے ہیں بولنے والے عقلمند دو فریق ہیں انسان اور جنات پھر ان میں سے ہر ایک کے فریق ہیں اختیار اور اشرار، پس انسانوں میں سے اختیار رسول (اور نبی) بھی ہیں اور دوسرے (نیک حضرات) بھی اور ان (انسانوں) میں سے اشرار فاجر ہیں، ان میں سے بعض کافر ہیں بعض کافر نہیں ہیں اور جنات میں جو اختیار ہیں وہ فرشتے ہیں، ان میں سے رسول بھی ہیں اور غیر رسول بھی اور ان کے اشرار شیاطین ہیں، یہ قسم اس کا احتمال رکھتی ہے کہ جنات میں سے کچھ آسمان کے ساکنین ہیں، جو ملاء اعلیٰ کہلاتے ہیں ان کو ان کی رسالت کی صلاحیت کی وجہ سے فرشتے کہا جاتا ہے اور ان میں سے کچھ زمین پر رہنے والے ہیں ان کو بالاطلاق جن کہا جاتا ہے جو نیک و بد پر تقسیم ہوتے ہیں۔

کہا گیا ہے کہ ابلیس بھی فرشتوں میں سے تھا فرشتوں سے اس کے استثناء کرنے کی وجہ سے لیکن جب اس نے نافرمانی کی تو ملعون ہوا اور زمین کی طرف اتارا گیا اور جنات میں شامل ہو گیا پس وہ اس انسان کی طرح ہے جو گناہ کرتا ہے تو فاسق بنتا ہے اور اسلام چھوڑتا ہے تو کافر ہوتا ہے بعد اس کے کہ اس کا سابقہ نام مسلمان تھا یا مؤمن، جو یہ کہتا ہے فرشتے اختیار جنات ہیں، وہ اس ارشاد خداوندی سے استدلال کرتا ہے، وَجَعَلُوا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْجَنَّةِ نَسَبًا (اور اس میں اور جنوں میں رشتہ ٹھہرایا) اس سے مراد کفار کی بات ہے جو وہ کہتے تھے کہ فرشتے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں، حالانکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اس سے بہت بلند و بالا ہے تو

یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ فرشتے (دراصل) جنات ہیں نیز اس لئے بھی کہ انسان ظاہر ہیں اور جن مخفی ہیں اور فرشتے بھی مخفی ہیں اس لئے فرشتوں پر بھی جن کا اطلاق درست ہے نیز جب اللہ تعالیٰ ﷻ نے مخلوقات کو پیدا فرمایا تو ارشاد فرمایا: ﴿خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِنْ نَارٍ﴾ ترجمہ: اس نے آدمی کو بنایا بھٹی مٹی سے جیسے ٹھیکری اور جن کو پیدا فرمایا آگ کے لوکے سے ﴿تو اگر فرشتے کوئی تیسری مخلوق ہوتی تو اللہ تعالیٰ ﷻ اس اشرف المخلوقات کا ذکر بھی کبھی نہ چھوڑتا اور اپنی قدرت پیدائش کی وصف میں اس کو چھوڑ کر کم درجہ والوں کا ذکر نہ کرتا۔

☆ یہ مذہب درست نہیں، نہ اس کے دلائل درست ہیں، ان کے جواب ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

جو حضرات مذکورہ قول کے مخالف ہیں (اور صحیح مذہب کے حامل ہیں) وہ فرماتے ہیں کہ باشندگان زمین انسان اور جنات پر تقسیم ہوتے ہیں جو اس حد سے خارج ہو گا نہ تو اس کو انسان کا نام دیا جائے گا نہ جن کا، وہ دلائل جو فرشتوں کے جنات نہ ہونے کی وضاحت کرتے ہیں، ایک یہ فرمان خداوندی ہے ﴿فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ﴾ تو سب نے سجدہ کیا سوا ابلیس کہ قوم جن سے تھا ﴿یہ آیت وضاحت کر رہی ہے کہ ملائکہ الگ جنس ہے اور جن الگ جنس ہے اور یہ الگ الگ دو فریق ہیں اور ”خَلَقَ الْإِنْسَانَ“ میں فرشتوں کا ذکر اس لئے نہیں فرمایا کیونکہ کسی مقدم مخلوق سے پیدا نہیں کیا بلکہ ان کو ”كُونُوا“ کے حکم سے پیدا فرمایا تو وہ پیدا ہو گئے جیسا کہ اس اصل کے لئے اللہ تعالیٰ ﷻ نے ”كُنْ“ کا حکم فرمایا جس سے جن کو پیدا فرمایا، یا جس سے انسان کو پیدا فرمایا یعنی مٹی پانی آگ اور ہوا کو تو وہ پیدا ہو گئیں تو حضرات ملائکہ کرام اختراع کے اعتبار سے جنات اور انسانوں کی اصل کی طرح ہیں نہ کہ خود انسان اور جن کی طرح، اسی لئے ان کو جنات اور انسانوں کی پیدائش کے ساتھ ذکر

نہیں فرمایا۔ امام بیہقی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اس تمام گفتگو سے زیادہ واضح ”مسلم

شریف“ کی حدیث ہے جس میں وضاحت ہے کہ فرشتے جنات کے علاوہ ایک اور مخلوق ہیں:

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِنْ نَارٍ وَخُلِقَ آدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ -

ترجمہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ملائکہ نور سے پیدا کئے گئے اور جان (ابوالجن) آگ کی لُو سے اور آدم ﷺ اُس شے سے جس سے تمہیں موصوف کیا جاتا ہے (یعنی مٹی سے)۔

[مسلم شریف: کتاب الزهد: باب فی احادیث متفرقة: صفحہ 1364: رقم الحدیث 2996: مسند امام حمد: جلد 42:

صفحہ 109: رقم الحدیث 25194: صحیح ابن حبان: کتاب التاریخ: باب بدء الخلق: جلد 14: صفحہ 25: رقم الحدیث

6155: شعب الایمان: جلد 1: صفحہ 301: رقم الحدیث 141: تفسیر درمنثور: جلد 14: صفحہ 111: مصنف

عبدالرزاق: جلد 11: صفحہ 425: رقم الحدیث 20904: جمع الجوامع: جلد 4: صفحہ 253: رقم الحدیث 11622:

کنز العمال: جلد 6: صفحہ 54: رقم الحدیث 15152: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 10: رقم الحدیث 2]

فائدہ: حدیث میں جنات اور فرشتوں کو الگ الگ ذکر کیا گیا اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا

کہ جس نور سے فرشتے پیدا کئے گئے وہ آگ کا نور نہیں ہے امام حلیمی، امام بیہقی، امام قونوی

رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں: ایک دلیل جو جنات اور فرشتوں میں فرق ظاہر کرتی ہے

یہ فرمان خداوندی بھی ہے:

وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ جَمِيعًا ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ أَهَؤُلَاءِ إِيَّاكُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ

قَالُوا سُبْحٰنَكَ أَنْتَ وَلِيْنَا مِنْ دُونِهِمْ بَلْ كَانُوا يَعْبُدُونَ الْجِنَّ ۝

ترجمہ: اور جس دن ان سب کو اٹھائے گا پھر فرشتوں سے فرمائے گا کیا یہ تمہیں

پوجتے تھے وہ (فرشتے) عرض کریں گے، پاکی ہے تجھ کو تو ہمارا دوست ہے نہ وہ، بلکہ وہ جنوں کو

پوجتے تھے۔ (پارہ ۲۲: سورۃ سبا: آیت ۳۰، ۳۱)

تو دلائل کی روشنی سے ثابت ہوا کہ جنات و ملائکہ جدا جدا مخلوق ہیں لیکن بفضلہ تعالیٰ انسان ان دونوں سے افضل ہے، اس میں کچھ تفصیل ہے جو آئندہ اوراق میں آئے گی۔

انسان و ملائکہ کا موازنہ

دور حاضرہ میں عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ فرشتے ہر انسان سے افضل ہیں، یہاں تک کہ انبیاء علیہم السلام سے بھی، یہ تاثر عموماً وہابیوں دیوبندیوں کے عوام میں زیادہ پایا جاتا ہے، اگرچہ ان کے اہل علم اس مسئلہ میں ہمارے ساتھ متفق ہیں لیکن ان کے عوام اس لئے غلطی کا شکار ہو جاتے ہیں کہ ملائکہ نور ہیں اور انبیاء و اولیاء بشر اور ظاہر ہے کہ نور بشر سے افضل ہوتا ہے، یہ ان کا وہی ابلیسی قیاس ہے کہ اس نے یہی کہا تھا ﴿خَلَقْتَنِي مِنْ نَّارٍ وَخَلَقْتَهُ مِنْ طِينٍ﴾ تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے بنایا ﴿اور یہی معتزلہ کا مذہب ہے کہ وہ کہا کرتے ہیں ملائکہ انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں، وہابیوں دیوبندیوں کے عوام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے واقعہ سے آزما یا جاسکتا ہے کہ انہوں نے تھپڑ مار کر عزرائیل (ملک الموت علیہ السلام) کی آنکھ نکال لی، یہ واقعہ سنتے ہی شور مچاتے ہیں کہ عزرائیل علیہ السلام نور ہے اور موسیٰ علیہ السلام بشر ہیں پھر عزرائیل علیہ السلام کی آنکھ کہاں! وہ تو نور ہے فقیر اور فقیر کے تلامذہ سے بارہا وہابیوں دیوبندیوں کے عوام نے اس کے حوالہ کا مطالبہ کیا [بخاری شریف: کتاب الاحادیث الانبیاء: باب وفات موسیٰ: صفحہ 695: رقم الحدیث 3407، ابو محمد غفرلہ] بلکہ بعض اوقات لڑائی پرتل گئے۔

حالانکہ اسلاف اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ نہ مطلقاً نور افضل ہے اور نہ مطلقاً بشریت افضل ہے بلکہ افضلیت کا دار و مدار نسبت پر ہے جیسی نسبت ویسی افضلیت مثلاً ابو جہل، ابولہب، فرعون، شداد، نمرود سب بشر تھے لیکن عام مؤمن ان سے افضل ہیں، اب سمجھئے کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ بشر ہیں لیکن ان کی نسبت سے ان کی بشریت کو کروڑوں اولیاء نہیں پہنچ

سکتے یوں ہی حضور سرور عالم ﷺ کی بشریت حق ہے لیکن آپ کی افضلیت علی الاطلاق جملہ ملائکہ بلکہ تمام انبیاء علیہم السلام پر ہے، اس تمہید کے بعد اب افضلیت انسان و ملائکہ کو سمجھئے۔

(۱) حضور نبی پاک ﷺ علی الاطلاق جملہ ملائکہ و انبیاء علیہم السلام سے افضل ہیں۔ اس میں معتزلہ کو بھی اختلاف نہیں۔

(۲) جملہ انبیاء تمام ملائکہ کرام (یہاں تک جبرائیل و میکائیل اور کرؤبیین) سب سے افضل ہیں۔ یہی جملہ اہلسنت کا مذہب ہے خلافاً للمعتزلة۔

(۳) خواص ملائکہ جیسے جبرائیل و دیگر رسل فرشتے تمام اولیاء کرام سے افضل ہیں۔ یہاں تک کہ صحابہ کرام جیسے صدیق اکبر ﷺ اہل بیت سے بھی، اس میں بھی کسی کو اختلاف نہیں۔

(۴) عام فرشتوں سے اولیاء کرام افضل ہیں۔ چنانچہ امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ "الحبائک" میں لکھتے ہیں:

إِنَّ الرُّسُلَ مِنَ الْبَشَرِ أَفْضَلُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَالْأَوْلِيَاءَ مِنَ الْبَشَرِ أَفْضَلُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ۔

ترجمہ: بیشک رسل بشر رسل ملائکہ سے افضل ہیں اور اولیاء بشر ملائکہ سے افضل ہیں۔

اس کے بعد امام سیوطی رحمہ اللہ نے تفصیل و تحقیق میں کئی اوراق لکھے بلکہ یہی

تفصیل "شرح عقائد نسفی" اور اس کی شرح "نبراس" میں ہے، فقیر نے بھی وہ تمام اجاث اپنی تصنیف ہذا "فرشتے ہی فرشتے" میں لکھی ہیں۔

(۵) تمام خواص ملائکہ عوام کالانعام انسانوں سے افضل ہیں، مذکورہ بالا عقائد و مسائل کے لئے چند حوالہ جات حاضر ہیں۔

احادیث مبارکہ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَمَّا خَلَقَ اللَّهُ آدَمَ وَذُرِّيَّتَهُ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: رَبَّنَا خَلَقْتَهُمْ يَا كُفُلُونَ
وَيَشْرَبُونَ وَيَنْكِحُونَ وَيَرْكَبُونَ الْخَيْلَ فَاجْعَلْ لَهُمُ الدُّنْيَا وَلَنَا الْآخِرَةَ، فَقَالَ اللَّهُ
تَبَارَكَ وَتَعَالَى: لَا أَجْعَلُ مَنْ خَلَقْتُهُ بِيَدِي وَنَفَخْتُ فِيهِ مِنْ رُوحِي كَمَنْ قُلْتُ لَهُ
كُنْ فَكَانَ -

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ﷻ نے جب حضرت آدم عليه السلام اور ان کی اولاد کو پیدا فرمایا تو فرشتوں نے عرض کی: اے ہمارے پروردگار ﷻ! تو نے ان کو پیدا کیا یہ کھاتے بھی ہیں، پیتے بھی ہیں، نکاح بھی کرتے ہیں، گھوڑوں پر سوار بھی ہوتے ہیں، تو ان کے لئے دنیا مخصوص کر دے اور آخرت ہمارے لئے، تو اللہ تبارک و تعالیٰ ﷻ نے جواب ارشاد فرمایا: جس (انسان) کو میں نے اپنے ہاتھ سے پیدا کیا اور اس میں اپنی روح پھونکی اسکو اس (فرشتہ) جیسا نہیں کر سکتا جس کو صرف ”کُن“ کہا اور وہ (پیدا) ہو گیا۔

[کنز العمال: جلد 12: صفحہ 87: رقم الحدیث 34615: الفردوس بما ثور الخطاب: جلد 3: صفحہ 421: رقم الحدیث 5289: تاریخ دمشق الکبیر: جلد 34: صفحہ 110: شعب الایمان: جلد 1: صفحہ 308: رقم الحدیث 147: الحباک فی اخبار الملائک: صفحہ 175: رقم الحدیث 654: مسند الشامین للطبرانی: جلد 1: صفحہ 289: رقم الحدیث 521: مشکوٰۃ شریف: کتاب القیامۃ: باب بدء الخلق: صفحہ 1597: رقم الحدیث 5732]

فائدہ: اس حدیث میں انسان کی فرشتہ پر فضیلت ثابت ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ ﷻ نے انسان کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور فرشتہ کو ”کُن“ کہا تو وہ ہو گیا لیکن اگر انسان اللہ تعالیٰ ﷻ کا نافرمان ہوگا تو اس سے اس کی یہ فضیلت چھین لی جائے گی اور وہ جانوروں سے بھی بدتر ہو جائے گا، اللہ تعالیٰ ﷻ ہمیں انسانیت کے شرف کے ساتھ اپنی اطاعت میں تامل رکھے (آمین)۔

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا :

الْمُؤْمِنُ أَكْرَمُ عَلَى اللَّهِ مِنْ بَعْضِ مَلَائِكَةٍ -

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے نزدیک اہل ایمان (بعض کالمین) فرشتوں سے زیادہ مکرم ہیں۔

[سنن ابن ماجہ: کتاب الفتن: باب المسلمون فی ذمۃ اللہ عزوجل: صفحہ 650: رقم الحدیث 3947: مشکوٰۃ شریف:

کتاب اہوال القیامۃ: باب بدء الخلق: صفحہ 1597: رقم الحدیث 5733]

علمائے کرام کے اقوال

قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا:

إِنَّ خَوَاصَّ الْبَشَرِ وَهُمْ الْأَنْبِيَاءُ أَفْضَلُ مِنْ خَوَاصِّ الْمَلَائِكَةِ وَهُمْ الرُّسُلُ مِنْهُمْ كَمَا ذَهَبَ أَهْلُ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ إِلَيْهِ وَأَمَّا مَا قَالُوا: إِنَّ عَوَّامَ الْبَشَرِ أَعْنَى الْأَوْلِيَاءِ مِنْهُمْ الصَّالِحُونَ الْمُتَّقُونَ أَفْضَلُ مِنْ عَوَّامِ الْمَلَائِكَةِ، فَثَابِتٌ بِالسُّنَّةِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: الْمُؤْمِنُ أَكْرَمُ عَلَى اللَّهِ مِنْ بَعْضِ مَلَائِكَةٍ -

ترجمہ: خواص بشر حضرات انبیاء علیہم السلام، خواص ملائکہ کرام سے افضل ہیں، اہلسنت وجماعت اسی طرف گئے ہیں اور یہ جو بیان کرتے ہیں کہ اولیاء اللہ صالحین متقین کرام عوام بشر ہونے کے باوجود عوام فرشتوں سے افضل ہیں، تو یہ بات سنت سے ثابت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مؤمن اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی بارگاہ میں بعض فرشتوں سے زیادہ مکرم ہے۔

فائدہ: اس کے تفصیلی وجوہ فقیر آگے چل کر عرض کرے گا، اجمالاً یوں سمجھئے کہ انسان کی عبادت میں مشقت ہے، اسی لئے انسان بعض اوقات ملائکہ سے بڑھ جاتا ہے چنانچہ بعض بندگان خدا گزرے ہیں جن کی غذا اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی تسبیح و تہلیل رہی ہے، دنیاوی غذا سے انہوں نے ہاتھ اٹھا لیا کیونکہ قدسی قوت ان کے بشری اجسام پر غالب آگئی اور یہ ایک ناقابل فراموش حقیقت ہے کہ انسان نیک اعمال کرنے کی وجہ سے واقعی فرشتوں سے بھی

بلند درجہ اور افضل ہو جاتا ہے اس لئے کہ ملائکہ کرام میں عقل تو ہے مگر نفسانی خواہشات نہیں اور انسان میں نفسانی خواہشات رکھی گئی ہیں اور عقل بھی لیکن جانوروں میں شہوت رکھی گئی ہے عقل نہیں، تو جب انسان اپنی نفسانی خواہشات پر عقل کے ذریعے غلبہ پا کر عبادت الہیہ میں مشغول ہو جاتا ہے تو یقیناً ملائکہ کرام سے ممتاز اور بلند درجہ ہوتا جاتا ہے۔

حضرت امام حلوانی علیہ الرحمہ نے فرمایا ہے:

مَنْ غَلَبَ عَقْلُهُ شَهْوَتَهُ فَهُوَ خَيْرٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ

وَمَنْ غَلَبَ شَهْوَتَهُ عَقْلَهُ فَهُوَ شَرٌّ مِنَ الْبَهِيمَةِ

ترجمہ: کہ جس کی عقل اس کی خواہشوں پر غالب ہوئی وہ فرشتوں سے افضل ہے اور جس کی نفسانی خواہشات اس کی عقل پر غالب آگئیں تو وہ جانوروں (چوپایوں) سے بھی بدتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے ہی لوگوں کے لئے فرمایا:

أُولَئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ تَرْجَمَهُ۔ وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ۔
انتباہ: اس تفصیل کو سمجھنے کے بعد اب یہ یاد رکھیں کہ فضیلت صرف الفاظ کا نام نہیں بلکہ تمام کے تمام کمالات مراد ہیں، یہی وجہ ہے کہ موسیٰ عليه السلام نے ملک الموت عليه السلام کو تھپڑ مار کر ان کی آنکھ نکال لی، یہ وہی قاعدہ کار فرما ہے کہ ملک الموت بڑا باکمال فرشتہ سہی لیکن موسیٰ عليه السلام کے تصرف کے سامنے عاجز ہو گئے، یہی حال اولیاء کرام کا ہے کہ وہ عام ملائکہ کے تصرفات پر برتری رکھتے ہیں۔

فرشتوں کے احوال و اعمال

اسی کتاب ”فرشتے ہی فرشتے“ کے مقدمہ میں عرض کیا گیا ہے کہ ملائکہ نوری مخلوق ہیں اور نور کی کوئی ہیئت کذا ایہ نہیں لیکن ملائکہ کرام کی ہیئت کذا ایہ ہے، بعض بالکل انسان کی شکل میں ہیں جیسے حضرت روح فرشتہ کے حالات میں ہے، تو اس انسانی شکل والے فرشتے کو

کہا جائے گا کہ یہ بشر کی شکل میں ہے، یونہی حضور سرور عالم ﷺ کے لئے کہا جائے گا کہ آپ ﷺ مثلی بشر ہیں، اس بارہ میں بعض ملائکہ کرام کی ہیئت کذائیہ عرض کی جائے گی۔

بغیر شکم فرشتے

عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ: خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَلَائِكَةَ صَمَدًا لَيْسَ لَهُمْ أَجْوَافٌ -
ترجمہ: حضرت یحییٰ بن ابی کثیر رضی اللہ عنہ ارشاد فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو "صمد" پیدا کیا ہے (یعنی) ان کے پیٹ نہیں ہیں (جن کی وجہ سے انہیں کھانے پینے کی ضرورت پیش آئے اور اس کے حاصل کرنے کے لئے محنت کرنے کی ضرورت ہو)۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 733: رقم الحدیث 314: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 146: رقم الحدیث 546: تفسیر درمنثور: جلد 10: صفحہ 279]

فرشتوں کے سانس تسبیح ہیں

عَنِ الْحَسَنِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى "يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ" قَالَ:
جَعَلَتْ أَنْفُسُهُمْ لَهُمْ تَسْبِيحًا -

ترجمہ: حضرت حسن بصری رصة اللہ علیہ فرمان باری تعالیٰ ﴿يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: فرشتوں کی سانسوں کو ان کی تسبیح بنا دیا گیا ہے۔
[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 737: رقم الحدیث 319: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 147: رقم الحدیث 547]

فرشتوں کی تخلیق کی غرض و غایت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: خَلَقَ اللَّهُ
الْمَلَائِكَةَ لِعِبَادَتِهِ -

ترجمہ: سیدنا عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے فرشتوں کو اپنی عبادت کرنے کیلئے پیدا فرمایا ہے (اسی طرح جنات اور انسانوں کو بھی اپنی عبادت کیلئے پیدا فرمایا)۔

[تاریخ الکبیر للبخاری: جلد 2: صفحہ 8: رقم الحدیث 1517: تاریخ دمشق الکبیر: جلد 9: صفحہ 296: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 147: رقم الحدیث 548]

فرشتے کھاتے پیتے نہیں

قَالَ الْإِمَامُ فَخْرُ الدِّينِ الرَّازِي رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ فِي تَفْسِيرِهِ: اتَّفَقُوا عَلَى أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا يَأْكُلُونَ وَلَا يَشْرَبُونَ وَلَا يَنْكِحُونَ وَأَمَّا الْجِنُّ فَإِنَّهُمْ يَأْكُلُونَ وَيَشْرَبُونَ وَيَنْكِحُونَ وَيَتَوَالَدُونَ -

ترجمہ: امام فخر الدین رازی اپنی تفسیر میں فرماتے ہیں: تمام امت کا اتفاق ہے کہ فرشتے نہ تو کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں اور نہ نکاح کرتے ہیں لیکن جنات کھاتے بھی ہیں پیتے بھی ہیں نکاح بھی کرتے ہیں اور نسل کشی بھی کرتے ہیں۔ [الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 264]

فرشتوں کی غذا

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ: قُلْتُ لِكَعْبٍ: أَرَأَيْتَ قَوْلَ اللَّهِ ﴿يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ﴾ أَمَا شَغَلَهُمْ رِسَالَةٌ؟ أَمَا شَغَلَهُمْ عَمَلٌ؟ فَقَالَ: مَنْ هَذَا؟ فَقَالَ: غُلَامٌ مِّنْ بَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَأَخَذَنِي فَضَمَّنِي وَقَالَ: يَا ابْنَ أَحْيَى! إِنَّهُ جَعَلَ لَهُمُ التَّسْبِيحَ كَمَا جَعَلَ لَكُمْ النَّفْسَ أَلَسْتَ تَأْكُلُ وَتَشْرَبُ وَتَجِيءُ وَتَذْهَبُ وَتَتَكَلَّمُ وَأَنْتَ تَنْفَسُ؟ فَكَذَلِكَ جَعَلَ لَهُمُ التَّسْبِيحَ -

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن حارث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے کہا ﴿يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ﴾ رات دن اس کی پاکی بولتے ہیں اور سستی نہیں کرتے ﴿کیا ان کو پیغام رسالت پہنچانے اور ضرورت میں مصروف ہونا (تسبیح ادا کرنے سے) نہیں روکتا؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ان کے لئے تسبیح کو اس طرح سے مقرر کیا ہے جس طرح سے تمہارے لئے سانس کو کیا تو کھاتا، پیتا، اٹھتا، بیٹھتا، آتا، جاتا اور باتیں نہیں کرتا

جب کہ تو سانس بھی لے رہا ہوتا ہے تو تسبیح بھی ان کے لئے ایسے ہی ہے۔

[شعب الایمان: جلد 1: صفحہ 318: رقم الحدیث 159: کتاب العظمہ: جلد 2: صفحہ 739: رقم الحدیث 320:
الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 147: رقم الحدیث 550]

فرشتوں کی دعا

ان کے متعلق اللہ تعالیٰ ﷻ فرماتا ہے ﴿وَهُمْ مِّنْ خَشِيَّتِهِ مُسْفِقُونَ﴾ پارہ 14:

سورۃ الانبیاء: آیت ۲۸ ﴿اس کی تفسیر میں حضرت وہیب بن الورد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں،
مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ بعض فرشتوں کی دعا یہ ہے:

رَبَّنَا مَا لَمْ تَبْلُغْهُ قُلُوبُنَا مِنْ خَشِيَّتِكَ فَاعْفِرْهُ لَنَا يَوْمَ نَقْمَتِكَ مِنْ أَعْدَائِكَ -

ترجمہ: اے ہمارے پروردگار ﷻ! جہاں تک ہمارے دل تیری ہیبت کو نہیں پہنچتے اُس کے
متعلق ہمیں اس روز معاف فرمادے جس دن تجھے اپنے دشمنوں سے انتقام لینا ہے۔

[کتاب الزہد لابن مبارک: صفحہ 101: رقم الحدیث 222: کتاب العظمہ: جلد 2: صفحہ 740: رقم الحدیث 321:
الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 147: رقم الحدیث 550]

فائدہ: یہ حضرت وہیب بن الورد (سن وفات ۱۵۳ھ) بہت اونچے درجے کے اولیاء اللہ
میں ہیں، یہ احادیث کے راوی بھی ہیں اور مواعظ بھی ان سے منقول ہیں۔

فرشتے نہیں سوتے

سُئِلْتُ قَدِيمًا عَنِ الْمَلَائِكَةِ هَلْ يَنَامُونَ؟ فَأَجَبْتُ: بَأَنِّي لَمْ أَرِ فِيهِ نَقْلًا
وَظَاهِرُ قَوْلِهِ تَعَالَى: "يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ" إِنَّهُمْ لَا يَنَامُونَ ثُمَّ رَأَيْتُهُ
مَنْقُولًا فِي كَلَامِ الْإِمَامِ فَخْرِ الدِّينِ الرَّازِي -

ترجمہ: سوال کیا گیا کہ فرشتے سوتے ہیں یا نہیں؟ تو میں نے جواب دیا: میں نے
اس میں کوئی منقول حل نہیں دیکھا لیکن فرمان خداوندی ﷻ رات دن اس کی پاکی بولتے ہیں

اور سستی نہیں کرتے ﴿ سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ نہیں سوتے پھر میں نے یہ جواب امام فخر الدین رازی کے کلام میں بھی منقول دیکھا ہے۔ [الحجبات فی اخبار الملائک: صفحہ 264]

فرشتے تہبند کہاں تک باندھتے ہیں؟

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اِتْرَرُوا كَمَا رَأَيْتُ الْمَلَائِكَةَ تَأْتِرُرُ عِنْدَ رَبِّهَا إِلَى أَنْصَافِ سُوقِهَا۔

ترجمہ۔ تم اس طرح سے تہبند (شلوار و چادر وغیرہ) باندھا کرو جس طرح سے میں نے فرشتوں کو دیکھا ہے، وہ اپنے رب تبارک و تعالیٰ جل جلالہ کے پاس اپنی پنڈلیوں کے درمیان تک تہبند باندھتے ہیں۔

[کنز العمال: جلد 15: صفحہ 197: رقم الحدیث 41836: معجم الاوسط للطبرانی: جلد 8: صفحہ 13: رقم الحدیث 7807: مجمع البحرین فی زوائد المعجمین: جلد 7: صفحہ 166: رقم الحدیث 4245: مجمع الزوائد: جلد 5: صفحہ 151: رقم الحدیث 8518]

فائدہ: تہبند کو ٹخنوں سے اوپر اور گھٹنوں کے نیچے کسی جگہ تک بھی رکھ سکتے ہیں، اگر کوئی ٹخنوں سے نیچے تہبند لٹکائے گا تو جسم کا اتنا حصہ دوزخ میں جلے گا اور اگر گھٹنوں سے اوپر باندھا تو اس نے اپنا نگ ظاہر کیا یہ بھی گناہ ہے بلکہ اپنی شلوار، جبہ، چادر وغیرہ گھٹنوں اور ٹخنوں کے درمیان تک رکھے۔

فرشتوں کی خوشبو

امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: میں نے کسی ”مجموعہ“ میں لکھا ہوا دیکھا ہے:

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ: رِيحُ الْمَلَائِكَةِ رِيحُ الْوَرْدِ وَرِيحُ الْأَنْبِيَاءِ رِيحُ السَّفَرَجَلِ وَلَمْ أَقِفْ لَهُ عَلَى سَنَدٍ -

ترجمہ: حضرت (امام) جعفر (صادق) بن محمد (الباقر) رضی اللہ عنہما نے فرمایا: فرشتوں کی خوشبو گلاب کے پھول جیسی ہے اور انبیاء کرام کی خوشبو ناشپاتی جیسی ہے لیکن میں اس بات کی سند سے واقف نہیں ہوا۔
[الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 275]

عبادت کی حالتیں

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عَاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: خَلَقَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ الْمَلَائِكَةَ لِعِبَادَتِهِ أَصْنَافًا وَإِنَّ مِنْهُمْ الْمَلَائِكَةَ قِيَامًا صَافِينَ مِنْ يَوْمِ خَلْقِهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَلَائِكَةَ رُكُوعًا فَخُشُوعًا مِنْ يَوْمِ خَلْقِهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَلَائِكَةَ سُجُودًا مُنْذُ خَلْقِهِمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ تَجَلَّى لَهُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَنَظَرُوا إِلَى وَجْهِهِ الْكَرِيمِ قَالُوا: سُبْحَانَكَ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ -

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے فرشتوں کو اپنی عبادت کے لئے کئی اقسام پر پیدا فرمایا ہے، ان میں سے بعض فرشتے جب سے پیدا کئے گئے ہیں، قیامت تک کے لئے صف بستہ کھڑے ہیں اور بعض فرشتے جب سے پیدا کئے گئے ہیں قیامت تک کے لئے حالت رکوع میں اپنی عاجزی کا اظہار کر رہے ہیں اور کچھ فرشتے جب سے انہیں پیدا کیا گیا قیامت تک کے لئے سجدہ میں رہیں گے پس

جب قیامت کا دن ہوگا تو ان کو اللہ تعالیٰ ﷻ اپنی زیارت سے مشرف کرے گا تو جب وہ اللہ کریم ﷻ کے چہرہ مبارک کی طرف نظر کریں گے تو کہیں گے ﴿تیری ذات پاک ہے ہم نے تیری اس طرح سے عبادت نہیں کی جس طرح سے کرنے کا حق تھا﴾۔

[تاریخ دمشق الکبیر: جلد 9: صفحہ 296: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 147: رقم الحدیث 551]

شیطانوں کو ڈانٹنا

عَنْ يَحْيَى بْنِ سُلَيْمٍ الطَّائِفِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ عَنْ شَيْخٍ لَهُ قَالَ: الْكَلِمَةُ الَّتِي تَزْجُرُ بِهَا الْمَلَائِكَةُ الشَّيَاطِينَ حِينَ يَسْتَرْقُونَ السَّمْعَ "مَا شَاءَ اللَّهُ"۔

ترجمہ: حضرت یحییٰ بن سلیم طائفی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک استاد فرماتے ہیں:

وہ کلمہ جس سے فرشتے شیاطین کو اس وقت ڈانٹتے ہیں جب وہ باتیں چرارہے ہوتے ہیں، "ماشاء اللہ" ہے۔

فائدہ: یہ شیاطین آسمان کے قریب جا کر فرشتوں سے امور مستقبلہ وغیرہ کے متعلق باتیں چرا کرتے تھے، جب حضور ﷺ مبعوث ہوئے تو اس وقت سے باتیں چرانے پر ان پر شہاب چھوڑے جاتے ہیں اور اس کلمہ "ماشاء اللہ" سے بھی فرشتے اسی وقت ڈانٹتے ہیں۔

[الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 59: رقم الحدیث 352: کتاب الزهد لامام احمد: صفحہ 59: رقم الحدیث 357]

فرشتوں کا تخلیق کے بعد اللہ تعالیٰ سے سوال

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ خَلَقَ الْمَلَائِكَةَ فَاسْتَوُوا عَلَى أَعْدَانِهِمْ رَافِعِي رُءُوسِهِمْ فَقَالُوا: رَبَّنَا مَعَ مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: مَعَ الْمَظْلُومِ حَتَّى يُؤَدَّى إِلَيْهِ ظِلَامَتُهُ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو

پیدا فرمایا اور یہ اپنے سر اٹھا کر اپنے قدموں پر کھڑے ہوئے تو پوچھا: اے ہمارے پروردگار

ﷺ! تو کس کے ساتھ ہے (یعنی کس کی حمایت کرتا ہے؟) فرمایا: مظلوم کے ساتھ ہوں یہاں تک کہ اس کا حق اسے لوٹا دیا جائے۔

[کتاب العظمت: جلد 2: صفحہ 742: رقم الحدیث 324: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 148: رقم الحدیث 553]

مشرق و مغرب میں عبادت کے لئے

عَنْ نَوْفِ الْبُكَالِيِّ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ: إِذَا مَضَى ثُلُثُ اللَّيْلِ بَعَثَ اللَّهُ أَرْبَعَةَ أَفْوَاجٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَأَخَذَ فَوْجٌ مِنْهُمْ بِشَرْقِيِّ السَّمَاءِ وَفَوْجٌ مِنْهُمْ بِغَرْبِيِّ السَّمَاءِ وَفَوْجٌ حَيْثُ الْجُنُوبِ وَفَوْجٌ حَيْثُ يَجْتَنِي الشَّمَالُ فَقَالَ: هَوْلَاءِ سُبْحَانَ اللَّهِ وَقَالَ هَوْلَاءِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَقَالَ هَوْلَاءِ اللَّهُ أَكْبَرُ حَتَّى تَصْرِيحَ الدِّيُوكُ مِنَ السُّحْرِ -

ترجمہ: حضرت نوف بکالی رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں، جب تہائی رات گزر جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ ﷺ فرشتوں کی چار فوجیں بھیجتا ہے، ایک ان میں سے آسمان کے مشرق میں، ایک آسمان کے مغرب میں اور ایک جنوب کی طرف اور ایک شمال کی طرف چلی جاتی ہے اور ان میں سے ایک فوج سبحان اللہ کہتی رہتی ہے، دوسری الحمد للہ کہتی رہتی ہے، تیسری لا الہ الا اللہ کہتی رہتی ہے اور چوتھی اللہ اکبر کہتی رہتی ہے یہاں تک کہ سحر کے وقت مرغ اذان دینے لگ جاتے ہیں (تو فرشتوں کا یہ عمل پورا ہو جاتا ہے)۔

[کتاب العظمت: جلد 2: صفحہ 748: رقم الحدیث 332: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 148: رقم الحدیث 554]

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ لَمْ يُكَلِّمْ مَلَكًا قَطُّ فَيَبْدَأُ فَيُكَلِّمُهُ حَتَّى يُسَبِّحَهُ وَلَا يُجِيبُوهُ حَتَّى يَبْدُوهُ بِالتَّسْبِيحِ ثُمَّ قَرَأَ ﴿إِنِّي نُورِي بِأَسْمَاءِ هَوْلَاءِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ﴾ وَقَرَأَ ﴿أَهْلُوا لِي يَا كُمْ كَانُوا يَعْبُدُونَ قَالُوا سُبْحَانَكَ أَنْتَ وَلِيْنَا مِنْ دُونِهِمْ﴾ -

ترجمہ: حضرت زید بن اسلم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ کسی فرشتے سے بھی کلام نہیں فرماتا جب تک کہ وہ اپنے کلام کی ابتدا میں اللہ ﷻ کی تسبیح پیش نہ کرے اور اللہ تعالیٰ ﷻ کو فرشتے اس وقت تک جواب نہیں دیتے جب تک کہ جواب کی ابتدا تسبیح سے نہ کریں پھر انہوں نے (یہ آیات قرآنی دلیل کے طور پر) پڑھیں: ﴿سچے ہو تو ان کے نام بتاؤ﴾ اور پڑھا ﴿کیا یہ تمہیں پوجتے تھے وہ عرض کریں گے پاکی ہے تجھ کو تو ہمارا دوست ہے نہ کہ وہ﴾۔

[کتاب العظمہ: جلد 1: صفحہ 468: رقم الحدیث 145: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 148: رقم الحدیث 555]

فرشتوں تک فرمانِ الہی کے پہنچنے کی کیفیت

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا قَضَى اللَّهُ أَمْرًا سَبَّحَ حَمَلَةُ الْعَرْشِ ثُمَّ يُسَبِّحُ أَهْلُ السَّمَاءِ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ حَتَّى يَبْلُغَ التَّسْبِيحُ أَهْلَ هَذِهِ السَّمَاءِ ثُمَّ يُسْأَلُ أَهْلُ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ حَمَلَةَ الْعَرْشِ مَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ فَيُخْبِرُونَهُمْ ثُمَّ يَسْتَخْبِرُ كُلَّ سَمَاءٍ الَّتِي تَلِيهَا حَتَّى يَنْتَهِيَ إِلَى هَذِهِ السَّمَاءِ۔

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ ﷻ کسی بات کا فیصلہ فرماتا ہے تو عرش کو اٹھانے والے فرشتے تسبیح کہتے ہیں پھر اس آسمان والے فرشتے کہتے ہیں جو ان سے قریب ہے، یہاں تک کہ اس (نچلے) آسمان والوں تک تسبیح پہنچ جاتی ہے پھر ساتویں آسمان کے فرشتے عرش کو اٹھانے والے فرشتوں سے پوچھتے ہیں آپ کے پروردگار ﷻ نے کیا فرمایا ہے؟ تو وہ ان کو بتلاتے ہیں پھر ہر نچلے آسمان والے اوپر کے آسمان والوں سے پوچھتے ہیں، یہاں تک کہ وہ حکم اور ارشاد اس آسمان دنیا تک پہنچتا ہے۔

[مسلم شریف: کتاب السلام: باب تحریم الکہانہ: صفحہ 1062: رقم الحدیث 2229: ترمذی شریف: کتاب التفسیر: باب سورۃ سباء: صفحہ 728: رقم الحدیث 3224: مسند امام احمد بن حنبل: جلد 3: صفحہ 373: رقم الحدیث 1883: حلیۃ الاولیاء: جلد 3: صفحہ 143: خلق افعال العباد للبخاری: جلد 2: صفحہ 245: رقم الحدیث 487:]

نزول وحی کی کیفیت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا تَكَلَّمَ بِالْوَحْيِ سَمِعَ أَهْلُ السَّمَوَاتِ صَلِصَلَةً
كَصَلِصَلَةِ الْحَدِيدِ عَلَى الصَّفْوَانِ فَيَفْزَعُونَ فَيَخِرُّونَ سُجَّدًا وَظَنُّوا أَنَّهُ أَمْرُ السَّاعَةِ
فَإِذَا فَرَغَ عَنْ قُلُوبِهِمْ تَنَادَوْا: مَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا: الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ.

ترجمہ: حضرت عبداللہ (بن مسعود) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُهُ وحی فرماتا ہے تو تمام آسمانوں والے (فرشتے) زنجیر ہلنے کی آواز سنتے ہیں، جیسے لوہے کی زنجیر چکنے پتھر پر (لگنے سے) بجتی ہے، تو سب فرشتے گھبرا جاتے ہیں اور سجدہ میں گر جاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ (شاید) اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُهُ نے قیامت قائم ہونے کا حکم فرما دیا ہے پس جب ان کے دلوں سے گھبراہٹ دور ہوتی ہے، تو پوچھتے ہیں آپ کے رب جَلَّ جَلَالُهُ نے کیا ارشاد فرمایا؟ تو وہ جواب دیتے ہیں (جو فرمایا ہے) حق فرمایا ہے، اس کی ذات نہایت بلند اور کبریائی کی مالک ہے۔

[سنن ابوداؤد: کتاب السنۃ: باب فی القرآن: صفحہ 857: رقم الحدیث 4738: تفسیر ابن جریر طبری: جلد 19: صفحہ 276: تفسیر درمنثور: جلد 12: صفحہ 211: فتح الباری: جلد 13: صفحہ 456: کتاب العظمہ: جلد 2: صفحہ 464: رقم الحدیث 144: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 148: رقم الحدیث 557]

حضرت نواس بن سمران رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُوَفِّيَ بِأَمْرِهِ تَكَلَّمَ بِالْوَحْيِ فَإِذَا تَكَلَّمَ بِالْوَحْيِ أَخَذَتِ
السَّمَوَاتُ رَجْفَةً شَدِيدَةً خَوْفًا مِنَ اللَّهِ فَإِذَا سَمِعَ بِذَلِكَ أَهْلُ السَّمَوَاتِ صُعِقُوا
وَخَرُّوا لِلَّهِ سُجَّدًا فَيَكُونُ أَوَّلُ مَنْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ جِبْرِيلُ فَيَكَلِّمُهُ اللَّهُ مِنْ وَحْيِهِ بِمَا
أَرَادَ فَيَنْتَهِي بِهِ جِبْرِيلُ عَلَى الْمَلَائِكَةِ كُلَّمَا مَرَّ بِسَمَاءٍ سَأَلَهُ أَهْلُهَا: مَاذَا قَالَ رَبُّنَا يَا
جِبْرِيلُ؟ فَيَقُولُ جِبْرِيلُ: قَالَ الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ، فَيَقُولُونَ كُلُّهُمْ مِثْلَ مَا قَالَ
جِبْرِيلُ وَيَنْتَهِي جِبْرِيلُ بِالْوَحْيِ حَيْثُ أَمَرَهُ اللَّهُ مِنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ -

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ ﷻ کسی کام کے پورا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو وحی کے ذریعہ کلام کرتا ہے جب بھی وحی کے ذریعہ فرماتا ہے تو اللہ تعالیٰ ﷻ کے خوف کی وجہ سے سب آسمان شدت سے کانپنے لگتے ہیں پس جب آسمانوں والے وحی اترنے کی بات سنتے ہیں تو ان کی چیخ نکل جاتی ہے اور اللہ ﷻ کے سامنے سجدہ ریز ہو جاتے ہیں (کہ شاید قیامت قائم ہونے کا حکم نہ دیدیا گیا ہو) پس سب سے پہلے جو سراٹھاتا ہے وہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں، تو اللہ تعالیٰ ﷻ ان سے جس بات کا ارادہ ہوتا ہے اس کے متعلق ارشاد فرماتا ہے تو جب جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر فرشتوں کے پاس پہنچتے ہیں تو جس آسمان سے بھی گذرتے ہیں وہاں کے فرشتے اس کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ اے جبریل (علیہ السلام)! ہمارے رب ﷻ نے کیا فرمایا؟ تو جبرائیل علیہ السلام جواب دیتے ہیں، حق فرمایا ہے اور وہ (جھوٹ سے) بہت بلند و بالا ہے اور بڑی کبریائی کا مالک ہے تو یہ سب فرشتے بھی وہی کہتے ہیں، جیسے جبرائیل علیہ السلام نے کہا یہاں تک کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام وحی لے کر وہاں پہنچتے ہیں، آسمان اور زمین میں سے جہاں کا اللہ تعالیٰ ﷻ نے ان کو حکم فرمایا ہوتا ہے۔

[کنز العمال: جلد 2: صفحہ 17: رقم الحدیث 3025: مجمع الزوائد: جلد 7: صفحہ 153: رقم الحدیث 11288: کتاب الاسماء والصفات: جلد 1: صفحہ 511: رقم الحدیث 435: تعظیم قدر الصلوٰۃ: جلد 1: صفحہ 236: رقم الحدیث 216: کتاب الشریعہ: جلد 3: صفحہ 1092: رقم الحدیث 668: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 148: رقم الحدیث 558]

وظیفہ بوقت پرواز

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: مَا نَهَضَ مَلَكٌ مِنَ الْأَرْضِ حَتَّى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ -

ترجمہ: حضرت صفوان بن سلیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کوئی فرشتہ بھی زمین سے اس وقت تک نہیں اڑتا جب تک کہ وہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ نہیں پڑھ لیتا۔
[سنن ترمذی: کتاب الدعوات: باب فی فضل الاحول ولاقوة الابالہ: صفحہ 814: رقم الحدیث 3582: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 149: رقم الحدیث 559]

فرشتوں کی گفتگو

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

كَلَامُ أَهْلِ السَّمَوَاتِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ -

ترجمہ: فرشتوں کا کلام لا حول ولا قوۃ الا باللہ ہے۔

[کنز العمال: جلد 1: صفحہ 230: رقم الحدیث 1950: جمع الجوامع: جلد 5: صفحہ 404: رقم الحدیث 16008:

المجاہد فی اخبار الملائک: صفحہ 149: رقم الحدیث 560]

فرشتوں کی نماز

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ فَمَرَّ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: يُصَلِّيُ وَأَنْتَ جَالِسٌ! فَقَالَ لَهُ: إِمْرٌ إِلَى عَمَلِكَ إِنْ كَانَ لَكَ عَمَلٌ، فَقَالَ: مَا أَظُنُّ إِلَّا سَيِّمُرُ عَلَيْكَ مَنْ يَنْكُرُ عَلَيْكَ فَمَرَّ عَلَيْهِ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ: يَا فَلَانُ! النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ وَأَنْتَ جَالِسٌ! فَقَالَ لَهُ مِثْلَهَا فَوَثَبَ عَلَيْهِ فَضْرَبَهُ حَتَّى انْتَهَرْتُمْ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا انْفَتَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ إِلَيْهِ عُمَرُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ! مَرَرْتُ آتِئاً عَلَى فَلَانٍ وَأَنْتَ تُصَلِّيُ فَقُلْتُ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيُ وَأَنْتَ جَالِسٌ! قَالَ: مُرَّ إِلَى عَمَلِكَ إِنْ كَانَ لَكَ عَمَلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَهَلَّا ضَرَبْتَ عُنُقَهُ؟ فَقَامَ مُسْرِعاً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُمَرُ! ارْجِعْ فَإِنَّ غَضَبَكَ عِزٌّ وَرِضَاكَ حُكْمٌ إِنَّ لِلَّهِ فِي السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ مَلَائِكَةً يُصَلُّونَ لَهُ غِنًى عَنِ صَلَاةِ فَلَانٍ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا نَبِيَّ اللَّهِ! وَمَا صَلَاتُهُمْ! فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ شَيْئاً فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ

فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ! سَأَلْتُكَ عُمَرَ عَنْ صَلَاةِ أَهْلِ السَّمَاءِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَقْرَأَ عُمَرَ
السَّلَامَ وَأَخْبِرُهُ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا سُجُودٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَقُولُونَ: سُبْحَانَ ذِي
الْمُلْكِ وَالْمَلَكُوتِ وَأَهْلِ السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ قِيَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَقُولُونَ: سُبْحَانَ
رَبِّ الْعِزَّةِ وَالْجَبْرُوتِ! وَأَهْلِ السَّمَاءِ الثَّلَاثَةِ قِيَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ يَقُولُونَ: سُبْحَانَ
الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ -

ترجمہ: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے
اور ایک مسلمان کسی منافق کے پاس سے گزرا تو اسے کہا: اے فلاں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا
رہے ہیں اور تو یہاں بیٹھا ہوا ہے؟ تو اس نے کہا جاؤ اپنا کام کرو، تو اس نے کہا کہ ابھی تیرے
پاس سے ایک گزرے گا جو تجھے بتائے گا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ اس کے پاس سے گذرے تو اسے
فرمایا اے فلاں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے ہیں اور تو یہاں بیٹھا ہوا ہے؟ تو اس نے کہا جاؤ
اپنا کام کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اسے خوب مارا اور مسجد میں چلے گئے پھر یہ واقعہ انہوں نے حضور
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تو نے اس کی گردن کیوں نہیں مار دی؟ تو
حضرت عمر رضی اللہ عنہ جلدی سے اٹھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

اے عمر! لوٹ آتیرا غصہ قابل تعریف ہے اور تیری خوشنودی (میرا) حکم ہے،
ساتوں آسمان کے فرشتے اللہ جل جلالہ کی نماز ادا کرتے ہیں وہ (اللہ کریم) ان کی نماز کا محتاج نہیں
ہے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا اے اللہ کے نبی! ان کی نماز کیسی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس
کا کوئی جواب نہ دیا، یہاں تک کہ آپ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور
(حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے) عرض کیا آپ (میری طرف سے) عمر کو سلام کہیں اور یہ بتلا دیں کہ پہلے آسمان
کے فرشتے قیامت تک حالت سجدہ میں ہیں، جو سبحان ذی الملک و الملکوت کی تسبیح
کرتے ہیں اور دوسرے آسمان کے فرشتے حالت قیام میں ہیں جو سبحان ذی العزہ و

الجبروت کی تسبیح بیان کرتے ہیں اور تیسرے آسمان والے بھی قیام میں ہیں جو سبحان
الحی الذی لا یموت کی تسبیح پڑھتے ہیں۔

[کنز العمال: جلد 12: صفحہ 268: رقم الحدیث 35861: تاریخ دمشق الکبیر: جلد 37: صفحہ 186: متدرک
للحاکم: جلد 3: صفحہ 99: رقم الحدیث 4563: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 149: رقم الحدیث 561]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لِلَّهِ فِي سَمَائِهِ مَلَائِكَةً خُشُوعًا لَا يَرْفَعُونَ رُؤُوسَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ
فَإِذَا قَامَتِ السَّاعَةُ رَفَعُوا رُؤُوسَهُمْ قَالُوا: رَبَّنَا مَا عَبْدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ وَإِنَّ لِلَّهِ فِي
سَمَائِهِ الثَّانِيَةَ مَلَائِكَةً سُجُودًا لَا يَرْفَعُونَ رُؤُوسَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ فَإِذَا قَامَتِ
السَّاعَةُ رَفَعُوا رُؤُوسَهُمْ وَقَالُوا: سُبْحَانَكَ مَا عَبْدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ وَإِنَّ لِلَّهِ فِي
سَمَائِهِ الثَّلَاثَةَ مَلَائِكَةً رُكُوعًا لَا يَرْفَعُونَ رُؤُوسَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ فَإِذَا قَامَتِ
السَّاعَةُ رَفَعُوا رُؤُوسَهُمْ وَقَالُوا: سُبْحَانَكَ مَا عَبْدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ فَقَالَ عُمَرُ: وَمَا
يَقُولُونَ يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: أَمَّا أَهْلُ السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُولُونَ: سُبْحَانَ ذِي الْمُلْكِ وَ
الْمَلَكُوتِ وَ أَمَّا أَهْلُ السَّمَاءِ الثَّلَاثَةِ فَيَقُولُونَ: سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ۔

ترجمہ: آسمان میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو (سر جھکا کر) خشوع کی
حالت میں کھڑے ہیں، اپنے سروں کو نہیں اٹھاتے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی بس
جب قیامت قائم ہوگی تو سر اٹھا کر کہیں گے، اے ہمارے پروردگار جل جلالہ! ہم نے تیری اس
طرح سے عبادت نہیں کی جس طرح سے عبادت کرنے کا حق تھا اور اللہ جل جلالہ کے دوسرے
آسمان میں بھی کچھ فرشتے ایسے ہیں، جو سجدہ کی حالت میں پڑے ہیں، وہ بھی اپنے سر نہیں
اٹھاتے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی پس جب قیامت قائم ہوگی، تو یہ اپنے سر
اٹھائیں گے اور عرض کریں گے کہ (اے باری تعالیٰ!) تیری ذات پاک ہے ہم نے تیری عبادت
اس طرح سے نہیں کی جس طرح سے تیری عبادت کرنے کا حق تھا اور اللہ جل جلالہ کے تیسرے

آسمان میں بھی کچھ فرشتے ایسے ہیں جو حالت رکوع میں ہیں وہ بھی اپنے سر نہیں اٹھاتے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے گی پس جب قیامت قائم ہوگی تو اپنے سر اٹھائیں گے اور کہیں گے (اے باری تعالیٰ!) تیری ذات پاک ہے ہم نے تیری اس طرح سے عبادت نہیں کی جس طرح سے تیری عبادت کرنے کا حق تھا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول! یہ کیا پڑھتے ہیں؟ فرمایا: آسمان دنیا والے تو یہ کہتے ہیں: سبحان ذی الملک والمملکوت اور تیسرے آسمان والے کہتے ہیں سبحان الٰہی الذی لا یموت۔

[شعب الایمان: جلد 1: صفحہ 324: رقم الحدیث 164: مستدرک للحاکم: جلد 3: صفحہ 100: رقم الحدیث 4563
تعلیم قدر الصلوٰۃ: جلد 1: صفحہ 262: رقم الحدیث 256: البحارک فی اخبار الملائک: صفحہ 150: رقم الحدیث 562]

ساتوں آسمان کے فرشتوں کی تسبیحات

عَنْ لُوطِ بْنِ أَبِي لُوطٍ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ تَسْبِيحَ أَهْلِ سَمَاءِ الدُّنْيَا سُبْحَانَ رَبِّنَا الْأَعْلَى، وَالثَّانِيَةَ: سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى، وَالثَّلَاثَةَ: سُبْحَانَهُ وَبِحَمْدِهِ، وَالرَّابِعَةَ: سُبْحَانَهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ وَالْخَامِسَةَ: سُبْحَانَهُ يُحْيِي الْمَوْتَى وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ، وَالسَّادِسَةَ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ، وَالسَّابِعَةَ: سُبْحَانَ الَّذِي مَلَأَ السَّمَوَاتِ السَّبْعَ وَالْأَرْضِينَ السَّبْعَ عِزَّةً وَوَقَارًا۔

ترجمہ: حضرت لوط بن ابی لوط رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ پہلے آسمان والوں کی تسبیح ”سبحان ربنا الاعلیٰ“ ہے اور دوسرے آسمان والوں کی ”سبحانہ و تعالیٰ“ ہے اور تیسرے آسمان والوں کی ”سبحانہ و بحمدہ“ ہے اور چوتھے والوں کی ”سبحانہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ ہے اور پانچویں والوں کی ”سبحانہ یحیی الموتی و هو علی کل شیء قدير“ ہے اور چھٹے والوں کی ”سبحان الملک القدوس“ ہے اور ساتویں والوں کی ”سبحان الذی ملا السموات السبع و الارضین السبع عزة و وقارا“ ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 1017: رقم الحدیث 535: البحارک فی اخبار الملائک: صفحہ 150: رقم الحدیث 563]

صف بستہ فرشتوں کی تسبیحات

عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً صُفُوفًا يَقُولُ
 أَوْلَهُمْ: سُبْحَانَ الْمَلِكِ ذِي الْمُلْكِ وَيَقُولُ الَّذِي يَلِيهِ: سُبْحَانَ ذِي الْعِزَّةِ
 وَالْجَبْرُوتِ، وَيَقُولُ الَّذِي يَلِيهِ سُبْحَانَ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ، وَيَقُولُ الَّذِي يَلِيهِ:
 سُبْحَانَ الَّذِي يُمِيتُ الْخَلَائِقَ وَلَا يَمُوتُ فَهُمْ صُفُوفٌ وَمَلَائِكَةٌ مَصْفُوفَةٌ بَعْضُهَا
 إِلَى بَعْضٍ تَرْعُدُ فَرَائِصُهُمْ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ مَا نَظَرُوا أَحَدًا مِنْهُمْ إِلَى وَجْهِ صَاحِبِهِ
 وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ -

ترجمہ: حضرت خالد بن معدان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ ﷻ کے
 فرشتے صف بستہ ہیں، پہلی صف والے کہتے ہیں سبحان الملک ذی الملک اور اس کے
 بعد والے کہتے ہیں سبحان ذی العزۃ و الجبروت اور اس کے بعد والے کہتے ہیں سبحان
 الذی یمیت الخلائق و لایموت اور اس کے بعد والے کہتے ہیں سبحان الحی الذی
 لایموت اور صف بستہ ہی رہتے ہیں اور بعض فرشتے وہ ہیں جنہوں نے اپنے آمنے سامنے
 صفیں بنائی ہوئی ہیں اللہ ﷻ کے خوف سے ان کے جوڑ جوڑ کانپتے ہیں ان میں سے کسی ایک
 نے بھی اپنے ساتھی کے چہرے کو نہیں دیکھا اور نہ ہی قیامت تک اس کی طرف دیکھے گا۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 1018: رقم الحدیث 536: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 151: رقم الحدیث 564]

ساتوں آسمانوں کے فرشتوں کی ڈیوٹیاں اور صورتیں

ابوبکر بن عبداللہ بن ابی جہم علیہ الرحمہ سے مروی ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَجَعَلَهَا سَقْفًا مَحْفُوظًا وَجَعَلَ فِيهَا حُرُسًا

شَدِيدًا وَشَهَبًا سَاكِنًا مِنْ الْمَلَائِكَةِ أُولَى أَجْنِحَةٍ مَثْنَى وَثَلَاثَ وَرُبَاعَ فِي صُورَةٍ

الْبُقَرِ مِثْلَ عَدَدِ النُّجُومِ لَا يَفْتَرُونَ مِنَ التَّسْبِيحِ وَالتَّهْلِيلِ وَالتَّكْبِيرِ وَأَمَّا السَّمَاءُ
 الثَّانِيَةَ فَسَاكِنُهَا عَدَدُ الْقَطْرِ فِي صُورَةِ الْعُقْبَانِ لَا يَسَامُونَ وَلَا يَفْتَرُونَ وَلَا يَنَامُونَ
 مِنْهَا يَنْشَقُّ السَّحَابُ حَتَّى يَخْرُجَ مِنْ تَحْتِ الْخَافِقِينَ فَيَنْتَشِرُ فِي جَوِّ السَّمَاءِ مَعَهُ
 مَلَائِكَةٌ يُصَرِّفُونَهُ حَيْثُ أَمَرُوا بِدَعْوَاتِهِمْ التَّسْبِيحِ وَالتَّسْبِيحِهِمْ تَخْوِيفٌ وَأَمَّا
 السَّمَاءُ الثَّلَاثَةَ سَاكِنُهَا عَدَدُ الرَّمْلِ فِي صُورَةِ النَّاسِ مَلَائِكَةٌ يَجَارُونَ إِلَى اللَّهِ اللَّيْلَ
 وَالنَّهَارَ وَأَمَّا السَّمَاءُ الرَّابِعَةَ فَسَاكِنُهَا عَدَدُ أَوْرَاقِ الشَّجَرِ صَافُونَ مَنَابِئِهِمْ فِي
 صُورَةِ الْحُورِ الْعَيْنِ مِنْ بَيْنِ رَاكِعٍ وَسَاجِدٍ تَبْرِقُ سَبَّحَاتُ وَجُوهِهِمْ مَا فِي
 السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَالْأَرْضِ السَّابِعَةِ وَأَمَّا السَّمَاءُ الْخَامِسَةَ فَإِنَّ عَدَدَهَا يَضَعُفُ
 عَلَى سَائِرِ الْخَلْقِ فِي صُورَةِ النَّسْرِ مِنْهُمْ الْكِرَامُ الْبِرَّةُ وَالْعُلَمَاءُ السَّفَرَةُ وَأَمَّا
 السَّمَاءُ السَّادِسَةَ فَحِزْبُ اللَّهِ الْغَالِبِ وَجُنْدُهُ الْأَعْظَمُ فِي صُورَةِ الْخَيْلِ الْمُسَوِّمَةِ
 وَأَمَّا السَّمَاءُ السَّابِعَةَ فَفِيهَا الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ وَالَّذِينَ يَرْفَعُونَ الْأَعْمَالَ فِي
 بَطُونِ الصُّحُفِ وَيَحْفَظُونَ الْخَيْرَاتَ فَوْقَهَا حَمَلَةُ الْعَرْشِ الْكُرُوبِيُّونَ -

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ﷻ نے آسمان دنیا کو پیدا فرمایا تو اسے محفوظ چھت بنا دیا اور اس
 میں حفاظت کے لئے طاقتور محافظ اور شہابے رکھ دیئے، اس کے باشندگان دو دو تین تین اور
 چار چار پروں والے نیل کی شکل کے فرشتے ہیں، جن کی تعداد ستاروں کے برابر ہے جو (تبیح
 پڑھتے ہوئے) اکتاتے ہیں اور نہ (اس میں) وقفہ کرتے ہیں اور نہ ہی وہ سوتے ہیں اسی (دوسرے)
 آسمان سے بادل ظاہر ہوتے ہیں جو آسمان کے کناروں کے نیچے سے نکل کر (نچلے) آسمان کی
 فضاء میں منتشر ہو جاتے ہیں، ان کے ساتھ فرشتے بھی ہوتے ہیں جو ان کو وہیں پر لے کر
 جاتے ہیں جہاں پر لے جانے کا حکم دیا جاتا ہے ان کی ابتدائی آواز تبیح ہوتی ہے جو ان بادلوں
 کے لئے دھمکی بھی ہوتی ہے اور تیسرے آسمان کے رہنے والے (فرشتے) ریت (کے ذرات)

کے برابر انسانوں کی صورت میں ہیں جو اللہ تعالیٰ ﷻ سے رات دن پناہ طلب کرتے رہتے ہیں اور چوتھے آسمان کے رہنے والے درختوں کے پتوں کے برابر ہیں جنہوں نے اپنے کندھے ایک دوسرے سے ملائے ہوئے ہیں۔

ان کی شکل و صورت حورِ عین کی طرح ہے بعض تو رکوع کی حالت میں ہیں اور بعض سجدہ کی حالت میں ہیں ان کے مونہہ کی تسبیحات سے ساتوں آسمان اور ساتوں زمینوں کے درمیان نورانیت چمکتی ہے پانچویں آسمان کے رہنے والے فرشتے تمام مخلوق (جانداروں) سے دو گنے ہیں ان کی شکل گدھ کی ہے (جو پرندوں کا بادشاہ کہلاتا ہے) ان میں سے کچھ بڑے درجہ کے ہیں اور بعض واقف کار (احکام و اعمال) لکھنے والے ہیں چھٹے آسمان میں رہنے والے فرشتے اللہ ﷻ کی غالب رہنے والی جماعت ہے اور اس کا لشکر اعظم ہے جو نشان زدہ گھوڑوں کی شکل میں ہیں اور ساتویں آسمان کے فرشتے مقرب فرشتے ہیں اور وہ فرشتے بھی ہیں جو اعمال کو صحیفوں کے درمیان میں رکھ کر اوپر کو پہنچاتے اور اچھے کاموں کی حفاظت کرتے ہیں ان کے اوپر عرش خداوندی کو اٹھانے والے فرشتے ہیں جن کو کروبیون کہا جاتا ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 1055: رقم الحدیث 572: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 151: رقم الحدیث 565]

فائدہ: ساتویں آسمان سے اوپر کروبیون فرشتوں کے درمیان بھی کئی مقامات ہیں مثلاً ملائعہ اعلیٰ، حظیرة القدس وغیرہ یہاں کے فرشتوں کا ذکر دوسری روایات میں ہے۔

قبل از آدم ﷺ حاجی فرشتے

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرْظِيِّ أَوْ غَيْرِهِ قَالَ : حَجَّ آدَمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَلَقِيَتْهُ الْمَلَائِكَةُ فَقَالُوا : بَرَّ حُجُّكَ يَا آدَمُ ! لَقَدْ حَجَجْنَا قَبْلَكَ بِالْفِئَةِ عَامٍ -

ترجمہ: حضرت محمد بن کعب قرظی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت آدم ﷺ نے حج کیا تو ان سے فرشتوں نے ملاقات کی اور بتلایا کہ اے آدم ﷺ! آپ کا حج قبول ہو چکا ہے ہم نے آپ سے دو ہزار سال قبل حج (بیت اللہ) کیا تھا۔

[اخبار مکتہ لامام ابولید الازرقي: صفحہ 83: رقم الحدیث 26: تفسیر درمنثور: جلد 1: صفحہ 301: دلائل النبوة: جلد 2: صفحہ 45: کتاب العظمہ: جلد 5: صفحہ 1565: رقم الحدیث 1033: الحجابک فی اخبار الملائک: صفحہ 152: رقم الحدیث 566]

اکیلے نمازی کے مقتدی فرشتے

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : إِذَا كَانَ الرَّجُلُ فِي أَرْضٍ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ صَلَّى خَلْفَهُ مَلَكَانِ فَإِنْ أَدَّنَ وَأَقَامَ صَلَّى خَلْفَهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مَا لَا يُرَى طَرْفَاهُ يَرْكَعُونَ بِرُكُوعِهِ وَيَسْجُدُونَ بِسُجُودِهِ وَيُؤْمِنُونَ عَلَى دُعَائِهِ -

ترجمہ: حضرت سلمان فارسیؓ فرماتے ہیں: اگر کوئی آدمی کسی علاقے میں (اکیلا) ہو اور نماز کی اقامت کہے تو دو فرشتے اس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں اور اگر اس نے اذان بھی دی اور اقامت بھی کہی تو اس کے پیچھے اتنے زیادہ فرشتے نماز پڑھتے ہیں جن کی صفوں کے کنارے تک نظر نہیں آتے یہ اس کے رکوع کرتے وقت رکوع کرتے ہیں اس کے سجدہ کرتے وقت سجدہ کرتے ہیں اور اس کی دعا کے وقت آمین کہتے ہیں۔

[سنن کبریٰ للبیہقی: جلد 1: صفحہ 597: رقم الحدیث 1908: مصنف ابن ابی شیبہ: جلد 2: صفحہ 34: رقم الحدیث 2289: الحجابک فی اخبار الملائک: صفحہ 152: رقم الحدیث 567: کنز العمال: جلد 7: صفحہ 281: رقم 20927]

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا أَقَامَ الرَّجُلُ الصَّلَاةَ وَهُوَ فِي فُلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ صَلَّى خَلْفَهُ مَلَكَانِ فَإِذَا أذَّنَ وَأَقَامَ صَلَّى خَلْفَهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ أَمْثَالَ الْجِبَالِ -

ترجمہ: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: جب کوئی آدمی کسی جنگل میں نماز کے لئے تکبیر کہے تو اس کے پیچھے دو فرشتے نماز ادا کرتے ہیں اور اگر اس نے اذان بھی دی اور تکبیر بھی کہی تو اس کے پیچھے پہاڑوں کی تعداد کے برابر فرشتے نماز پڑھتے ہیں۔
[کنز العمال: جلد 8: صفحہ 165: رقم الحدیث 23218: البحانک فی اخبار الملائک: صفحہ 152: رقم الحدیث 568]
فائدہ: جب کوئی آدمی اکیلا کہیں سفر کر رہا ہو اور نماز کا وقت آجائے اسے چاہیے کہ اذان دے کہ اس کی برکت سے اس کے ساتھ فرشتے بھی نماز ادا کریں گے اور اگر کوئی اور آدمی نماز پڑھنے والا وہاں پر ہوگا تو وہ بھی اس کے ساتھ شریک ہو سکے گا لیکن اذان اور تکبیر اکیلے امامت کی نسبت سے کہنا ہمارے علماء احناف کے نزدیک درست نہیں اور نہ ہی جماعت کا ثواب ہوگا کیونکہ جماعت کا ثواب انسانوں کی جماعت کے ساتھ مخصوص ہے (واللہ اعلم) ویسے فضیلت کے لحاظ سے روایت مذکورہ خوب ہے (اویسی غفرلہ)۔

مسجد کے اگلے حصہ میں نمازی فرشتے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ حَابِسُ بْنُ سَعْدٍ الْمَسْجِدَ فِي السَّحَرِ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ فَرَأَى النَّاسَ يُصَلُّونَ فِي صُفَّةِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُصَلِّي فِي السَّحَرِ فِي مَقْدَمِ الْمَسْجِدِ -

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: صحابی رسول حضرت حابس بن سعد رضی اللہ عنہ مسجد نبوی میں سحر کے وقت تشریف لائے تو انہوں نے لوگوں کو دیکھا جو مسجد کے صفہ (سایہ دار چبوترہ) میں نماز پڑھ رہے تھے تو فرمایا: فرشتے سحر کے وقت مسجد کے اگلے حصہ

میں نماز پڑھتے ہیں۔ [مسند امام احمد بن حنبل: جلد 28: صفحہ 176: رقم الحدیث 16972: الجہانک فی اخبار الملائک: صفحہ 153: رقم الحدیث 572: معجم کبیر للطبرانی: جلد 4: صفحہ 32: رقم الحدیث 3564]

نماز فجر اور فرشتے

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ أَنَّهُ دَخَلَ الْمَسْجِدَ لِصَلَاةِ الْفَجْرِ أَنَّهُ رَأَى قَوْمًا قَدْ أَسْنَدُوا ظُهُورَهُمْ إِلَى الْقِبْلَةِ بَيْنَ أَذَانِ الْفَجْرِ وَالْإِقَامَةِ فَقَالَ: لَا تَحُولُوا بَيْنَ الْمَلَائِكَةِ وَبَيْنَ صَلَاتِهَا فَإِنَّ هَاتَيْنِ الرَّكْعَتَيْنِ صَلَاةُ الْمَلَائِكَةِ۔

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فجر کی نماز کے لئے مسجد میں تشریف لائے تو کچھ لوگوں کو دیکھا جنہوں نے قبلہ کی طرف اپنی پشت کی ہوئی ہے تو فرمایا: فرشتوں کے سامنے سے ہٹ جاؤ پھر فرمایا: فرشتوں کے اور ان کی نماز کے درمیان پردہ نہ بنو کیونکہ (فجر کی) یہ دو رکعتیں فرشتوں کی نماز ہے۔

[مصنف ابن ابی شیبہ: جلد 3: صفحہ 166: رقم الحدیث 6495: مصنف عبدالرزاق: جلد 3: صفحہ 61: رقم الحدیث 4799: معجم کبیر: جلد 9: صفحہ 215: رقم الحدیث 8945: الجہانک فی اخبار الملائک: صفحہ 153: رقم الحدیث 573]

عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ: كَانُوا يَكْرَهُونَ التَّسَانُدَ إِلَى الْقِبْلَةِ بَعْدَ رَكْعَتَيْ الْفَجْرِ۔

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: فجر کی دو رکعتوں (فرضوں) کے بعد قبلہ کی طرف ٹیک لگانے کو اسلاف ناپسند کرتے تھے۔

[مصنف ابن ابی شیبہ: جلد 3: صفحہ 165: رقم الحدیث 6492: الجہانک فی اخبار الملائک: صفحہ 153: رقم الحدیث 574]

فرشتوں کے لئے نماز افضل ہے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى لَمْ يَفْتَرِضْ شَيْئًا أَفْضَلَ مِنَ التَّوْحِيدِ وَالصَّلَاةِ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ أَفْضَلَ مِنْهُ لافْتَرَضَهُ عَلَى مَلَائِكَتِهِ مِنْهُمْ رَاكِعٌ وَمِنْهُمْ سَاجِدٌ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ﷻ نے توحید اور نماز سے بڑھ کر کوئی چیز فرض نہیں فرمائی اگر کوئی چیز اس (نماز) سے افضل ہوتی تو اسے اپنے فرشتوں پر فرض فرماتا ان میں سے کوئی تو رکوع اور کوئی سجدہ میں ہے۔

[کنز العمال: جلد 7: صفحہ 127: رقم الحدیث 19034: الفردوس بما ثور الخطاب: جلد 1: صفحہ 165: رقم الحدیث 610: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 153: رقم الحدیث 575]

نمازیوں کے لئے فرشتوں کی دعا

عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ: لَا تَزَالُ الْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلَى الْإِنْسَانِ مَا دَامَ أَثَرُ السُّجُودِ فِي وَجْهِهِ -

ترجمہ: حضرت عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب تک سجدہ کا نشان انسان کے چہرے پر باقی رہتا ہے، تب تک فرشتے اس کیلئے رحمت کی دعا فرماتے رہتے ہیں۔

[الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 153: رقم الحدیث 576]

فائدہ: اس سے سجدہ کا وہ نشان مراد ہے جو بار بار نماز ادا کرنے سے ماتھے پر ظاہر ہو جاتا ہے (زبردستی رگڑنے سے پیدا ہونے والے نشانات مراد نہیں) یا سجدہ کرنے سے زمین کا یا چٹائی وغیرہ کا نشان مراد ہے یا مذکورہ قسم کے دونوں نشانات مراد ہیں۔

فرشتوں کی نماز تہجد

عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ سَيَّارِ بْنِ سَلَامَةَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَقَطَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَعُمَرُ يَتَهَجَّدُ مِنَ اللَّيْلِ يَقْرَأُ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ لَا يَزِيدُ عَلَيْهَا وَيُكَبِّرُ وَيُسَبِّحُ وَيَسْجُدُ فَلَمَّا أَصْبَحَ الرَّجُلُ ذَكَرَ ذَلِكَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَ عُمَرُ أَلَيْسَتْ تِلْكَ صَلَاةَ الْمَلَائِكَةِ -

ترجمہ: حضرت ابو منہال سیار بن سلامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت عمر بن خطاب

ﷺ پر مہاجرین کا ایک آدمی گر گیا جبکہ وہ رات کو تہجد کی نماز ادا کر رہے تھے جس میں آپ سورۃ فاتحہ پڑھ رہے تھے، اس کے علاوہ کچھ نہیں پڑھتے تھے تکبیر بھی کہتے تھے تسبیح بھی کہتے تھے اور سجدہ بھی کرتے تھے، جب صبح ہوئی تو گرنے والے آدمی نے اپنی بات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بیان فرمائی تو حضرت عمر نے فرمایا: یہ (تہجد کی نماز) فرشتوں کی نماز نہیں ہے؟ (تو جب یہ فرشتوں کی نماز ہے تو ان کی طرح پورے سکون اور توجہ سے نماز پڑھنی چاہئے، اس لئے میں بھی اس پر عمل کر رہا تھا اس لئے مجھے تمہارے مجھ پر گرنے کا علم نہ ہوا)۔

[الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 153: رقم الحدیث 577: فضائل القرآن لامام ابو عبیدہ: جلد 1: صفحہ 315: رقم الحدیث 186: تفسیر درمنثور: جلد 1: صفحہ 23]

قرآن خواں مسلمان کے منہ سے منہ ملانے والے فرشتے

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: عَلَيَّكُمْ بِالسَّوَاكِ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ جَاءَهُ الْمَلَكُ يَسْمَعُ وَيَدْنُو حَتَّى يَضَعَ فَاةَ عَلِيٍّ فِيهِ شَهْوَةً لِمَا يَتْلُو -
ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تم مسواک ضرور کیا کرو کیونکہ جب انسان نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے پاس ایک فرشتہ آتا ہے جو اس کی آواز کو سنتا اور اس کے قریب ہوتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کی تلاوت سننے کی زبردست خواہش کی وجہ سے اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے۔

[شعب الایمان: جلد 3: صفحہ 449: رقم الحدیث 1937: مصنف عبدالرزاق: جلد 2: صفحہ 487: رقم الحدیث 4184: کشف الاستار: جلد 1: صفحہ 242: رقم الحدیث 496: الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 153: رقم الحدیث 578: مصنف ابن ابی شیبہ: جلد 1: صفحہ 310: رقم الحدیث 1809]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَلْيَسْتَكْ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَرَأَ فِي صَلَاتِهِ وَضَعَ مَلَكٌ فَاةَ عَلِيٍّ فِيهِ وَلَا يَخْرُجُ مِنْ فِيهِ شَيْءٌ إِلَّا دَخَلَ فَمَ الْمَلِكِ -

ترجمہ: تم میں سے جب کوئی رات کو (تہجد کی) نماز پڑھے تو اسے چاہیے کہ مسواک کر لے کیونکہ تم میں سے جب کوئی اپنی نماز میں تلاوت کرتا ہے تو ایک فرشتہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے پس کوئی شے بھی اس کے منہ سے نہیں نکلتی مگر فرشتے کے منہ میں داخل ہوتی ہے۔

[شعب الایمان: جلد 3: صفحہ 449: رقم الحدیث 1938: فیض القدر للمناوی: جلد 1: صفحہ 412: رقم الحدیث 780: جمع الجوامع: جلد 1: صفحہ 231: رقم الحدیث 1652: کنز العمال: جلد 9: صفحہ 138: رقم الحدیث 26173: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 154: رقم الحدیث 579]

فائدہ: اس حدیث میں نماز سے تہجد کی نماز مراد ہوگی کیونکہ جب آدمی نیند میں ہوتا ہے تو اس کے معدہ کے بخارات اس کے منہ تک بھی آتے ہیں جس کی وجہ سے اس کے منہ میں بدبودار لعاب کی تہہ جم جاتی ہے اور اس سے دانتوں اور زبان سے باہر کو بدبو نکلتی ہے چونکہ انسان تہجد کی نماز سے پہلے تھوڑا بہت سوچکا ہوتا ہے اس لئے اسے اس کا حکم دیا گیا ورنہ اس موقع پر اگر نمازِ عشا مراد ہو تو اس کی کیا خصوصیت ہے، یوں تو حضور ﷺ نے ہر نماز کے ساتھ مسواک کا ارشاد فرمایا ہے۔

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ مِنَ الْغَمْرِ فَإِنَّهُ لَيْسَ شَيْءٌ أَشَدَّ عَلَى الْمَلِكِ مِنْ رِيحِ الْغَمْرِ مَا قَامَ عَبْدٌ إِلَى صَلَاةٍ قَطُّ إِلَّا اتَّقَمَ فَاهُ مَلَكٌ وَلَا يَخْرُجُ مِنْ فِيهِ آيَةٌ إِلَّا فِي فِيهِ الْمَلِكُ -

ترجمہ: تم میں سے جب کوئی نماز کے لئے کھڑا ہو تو اپنا ہاتھ (سالن کی) چکناہٹ سے دھولے کیونکہ (نماز کے) فرشتے کے لئے گوشت (وغیرہ) کی چکناہٹ سے زیادہ تکلیف دہ چیز کوئی نہیں ہے جب بھی انسان نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو فرشتہ اس کے منہ کے بالکل قریب ہو جاتا ہے کوئی آیت بھی اس کے منہ سے نہیں نکلتی مگر (سیدھی) فرشتہ کے منہ میں جاتی ہے۔

[کنز العمال: جلد 7: صفحہ 214: رقم الحدیث 20101: جمع الجوامع: جلد 1: صفحہ 330: رقم الحدیث 2436:
الحجباتک فی اخبار الملائک: صفحہ 154: رقم الحدیث 580]

فائدہ: ان تینوں روایات سے معلوم ہوا کہ قرآن پاک کے لئے تلاوت کے لئے منہ کو صاف رکھا جائے تاکہ پڑھنے والے سے فرشتہ کو اذیت نہ ہو۔

کعبہ کا طواف کرنے والے فرشتے

حضرت مقاتل علیہ الرحمہ مرفوعاً بیان فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سُمِّيَ الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ لِأَنَّهُ يُصَلَّى فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ ثُمَّ
يَنْزِلُونَ إِذَا أَمَسُوا فَيَطُوفُونَ بِالْكَعْبَةِ ثُمَّ يُسَلِّمُونَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَنْصَرِفُونَ فَلَا
تَنَالُهُمُ النَّوْبَةُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ -

ترجمہ: (فرشتوں کی عبادت گاہ کا نام) اس لئے بیت المعمور (آباد گھر) رکھا گیا کہ اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز ادا کرتے ہیں جب شام ہوتی ہے تو یہ (بیت المعمور سے) اتر کر بیت اللہ کا طواف کرتے ہیں پھر (روضہ اطہر پر حاضر ہو کر) حضور نبی کریم ﷺ پر سلام پیش کرتے ہیں اس کے بعد واپس ہو جاتے ہیں پھر قیامت تک ان کی باری نہیں آئے گی۔

[اخبار مکتہ لازرقی: جلد 1: صفحہ 90: رقم الحدیث 34: الحجباتک فی اخبار الملائک: صفحہ 133: رقم الحدیث 489]

فائدہ: بیت المعمور ساتوں آسمانوں سے اوپر بالکل کعبہ شریف کے بالمقابل فرشتوں کی عبادت گاہ کا نام ہے حضرت کعب کی سابقہ روایت میں جن ستر ہزار فرشتوں کا تذکرہ ہے اس روایت میں بھی یہی فرشتے مراد ہیں جو بیت المعمور سے اتر کر پہلے کعبہ شریف کا طواف کرتے ہیں پھر روضہ اقدس پر حاضری دیتے ہیں۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ أَوَّلَ مَنْ لَبَّى الْمَلَائِكَةُ قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً

قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ، قَالَ: فَرَادُوهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُمْ
فَطَافُوا بِالْعَرْشِ سِتِّ سِنِينَ يَقُولُونَ: لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ اِعْتِدَارًا إِلَيْكَ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ
نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوبُ إِلَيْكَ -

ترجمہ: سب سے پہلے جس نے ”لبیک“ کہی وہ فرشتے ہیں، اللہ ﷻ نے (ان سے) فرمایا: میں زمین میں ایک خلیفہ بنانے والا ہوں انہوں نے عرض کیا تو اس میں اُس (مخلوق) کو پیدا کرے گا جو اس میں خون بہائے گی اور اللہ تعالیٰ ﷻ سے اس بارے میں تکرار کرنے لگے، تو اللہ تعالیٰ ﷻ نے ان سے اعراض فرمایا: تو فرشتوں نے چھ سال تک عرش کا طواف کیا اور کہنے لگے ہم حاضر ہیں! ہم حاضر ہیں! ہم تجھ سے معذرت چاہتے ہیں ہم حاضر ہیں! ہم حاضر ہیں! تجھ سے اپنے قصور کی معافی مانگتے ہیں! تیری طرف رجوع کرتے ہیں۔ [تفسیر درمنثور: جلد 1: صفحہ 246: الجبارک فی اخبار الملائک: صفحہ 183: رقم الحدیث 680]

انتباہ: اُم المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ بَاتَ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا فَقَامَ
يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ فَسَمِعَتْهُ يَقُولُ فِي مُتَوَضِّئِهِ: لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ثَلَاثًا نُصِرْتُ ثَلَاثًا
فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! سَمِعْتُكَ تَقُولُ فِي مُتَوَضِّئِكَ: لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ ثَلَاثًا
نُصِرْتُ نُصِرْتُ ثَلَاثًا كَأَنَّكَ تَكَلِّمُ إِنْسَانًا فَهَلْ كَانَ مَعَكَ أَحَدٌ؟ فَقَالَ: هَذَا رَاجِزُ
بَنِي كَعْبٍ يَسْتَصْرِخُنِي وَيَزْعَمُ أَنَّ قُرَيْشًا أَعَانَتْ عَلَيْهِمْ بَنِي بَكْرِ -

ترجمہ: حضور نبی کریم ﷺ نے ایک شب ان کے پاس قیام فرمایا: تو نماز کے لئے وضو فرمانے لگے، میں سنا آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا: ”لبیک لبیک“ اور تین مرتبہ فرمایا: ”نُصِرْتُ نُصِرْتُ“ پس جب حضور ﷺ وہاں سے باہر تشریف لائے تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے دورانِ وضو یہ کلمات ارشاد فرمائے گویا آپ کسی انسان سے کلام فرما رہے

تھے کیا وہاں آپ کے ساتھ کوئی اور بھی تھا؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا: یہ بنی کعب کا راجز تھا جو مجھ سے (مکہ مکرمہ سے) مدد طلب کر رہا تھا کہ قریش بنی بکر کے ساتھ ان پر حملہ آور ہوئے ہیں۔

[معجم الکبیر للطبرانی: ج ۲۳: صفحہ ۴۳۳: رقم الحدیث ۱۰۵۲: معجم صغیر للطبرانی: ج ۲: صفحہ ۱۶۷: رقم الحدیث ۹۶۷: مدارج النبوة: مترجم: ج ۲: صفحہ ۳۸۶: شواہد الحق للنبیانی: مترجم: صفحہ ۴۵۷]

[اس عبارت میں دیکھئے کہ بنو خزاعہ کا راجز اپنے شہر میں جو کہ مکہ کے قریب تھا اس شب خوں والی رات میں حضور ﷺ کو پکارتا ہے تو حضور ﷺ اس کی پکار سن کر جواب ارشاد فرماتے ہیں، تین دن بعد اس قبیلے کے افراد آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر تمام واقعہ عرض کرتے ہیں، اس سے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ امداد و دستگیری فرماتے ہیں، یہ واقعہ اگرچہ حیات مبارک کا ہے لیکن وصال کے بعد بھی ایسا ممکن ہے کیونکہ آپ ﷺ کی حیات و وفات میں کوئی فرق نہیں جیسا کہ پہلے ثابت ہو چکا ہے۔ (فانہم: ابو محمد اویسی غفرلہ)]

اس روایت سے بھی حضور ﷺ کا حاضر و ناظر ہونا ثابت ہوتا ہے نیز اس سے صحابہ

کرام ﷺ کے عقیدہ کا بھی پتہ چلتا ہے۔

حضرت ابن سابط رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

دُحِيتِ الْأَرْضِ مِنْ مِغَّةٍ وَكَانَتِ الْمَلَائِكَةُ تَطُوفُ بِالْبَيْتِ فَهِيَ أَوَّلُ مَنْ طَافَ بِهِ

ترجمہ: ساری زمین کو مکہ سے پھیلایا گیا جبکہ فرشتے (اس وقت) بیت اللہ شریف کا

طواف کرتے تھے اور یہی سب سے پہلے کعبہ کا طواف کرنے والے تھے۔

[تفسیر ابن ابی حاتم: جلد ۱: صفحہ ۷۶: رقم الحدیث ۳۱۷: تفسیر قرطبی: جلد ۱: صفحہ ۳۹۴: تفسیر طبری: جلد ۱: صفحہ

۴۷۶: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ ۱۸۴: رقم الحدیث ۶۸۱]

فائدہ: یعنی ساری زمین کو مکہ سے پھیلایا گیا جب کہ زمین کے پھیلنے سے پہلے صرف

بیت اللہ شریف موجود تھا، اسی کا حضرات ملائکہ کرام طواف کیا کرتے تھے چونکہ اس وقت

کوئی مخلوق نہیں تھی صرف یہی بیت اللہ کا طواف کرتے تھے، اس لئے سب سے پہلے طواف

کرنے والے بھی یہی تھے۔

فائدہ: یہ کعبہ معظمہ کے اظہارِ عظمت کے لئے ہے۔

وَأَخْرَجَ الْجُنْدِيَّ فِي فِضَائِلِ مَكَّةَ عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنْبِهٍ قَالَ: مَا بَعَثَ اللَّهُ تَعَالَى مَلَكًا قَطُّ فَيَمُرُّ حَيْثُ بَعَثَ حَتَّى يَطُوفَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يَمْضِي حَيْثُ أُمِرَ -

ترجمہ: حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کسی فرشتہ کو کسی امر کے لئے جہاں بھی روانہ کرتا ہے تو وہ پہلے بیت اللہ کا طواف کرتا ہے پھر وہاں جاتا ہے جہاں کا اسے حکم دیا گیا۔

[الحجباتک فی اخبار الملائک: صفحہ 184: رقم الحدیث 682]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

قَدِمَ آدَمُ مَكَّةَ فَلَقِيَتْهُ الْمَلَائِكَةُ فَقَالُوا: بَرَّحُجَّكَ يَا آدَمُ! لَقَدْ حَجَجْنَا هَذَا الْبَيْتَ قَبْلَكَ بِالْفِي عَامٍ قَالَ: فَمَا كُنْتُمْ تَقُولُونَ حَوْلَهُ؟ قَالُوا: كُنَّا نَقُولُ سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ وَكَانَ آدَمُ إِذَا طَافَ بِالْبَيْتِ قَالَ هَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ -

ترجمہ: حضرت آدم علیہ السلام مکہ مکرمہ میں تشریف لائے تو ان سے فرشتوں نے ملاقات کی اور کہا، اے آدم! آپ کا حج قبول ہو گیا ہم نے آپ سے دو ہزار سال پہلے اس گھر کا حج کیا ہے حضرت آدم علیہ السلام نے پوچھا: تم طواف کرتے ہوئے کیا (کلمات) پڑھتے تھے؟ عرض کیا: ہم پڑھتے تھے سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر تو حضرت آدم علیہ السلام جب بھی بیت اللہ کا طواف کرتے تو یہی کلمات پڑھا کرتے تھے۔

[اخبار مکتہ لامام ازرقی: جلد 1: صفحہ 83: رقم الحدیث 26: العلل المتناہیہ لابن جوزی: جلد 2: صفحہ 570: رقم الحدیث 937: الحجباتک فی اخبار الملائک: صفحہ 184: رقم الحدیث 683]

عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَمَا بَدَأُ هَذَا الطَّوْفِ بِهَذَا الْبَيْتِ فَإِنَّ اللَّهَ تَعَالَى قَالَ لِلْمَلَائِكَةِ: إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً، فَقَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: أَيُّ رَبِّ! أَخَلِيفَةً مِنْ غَيْرِنَا مِمَّنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَيَتَحَسَّدُونَ وَيَتَبَاغَضُونَ وَيَبَاغُونَ، أَيُّ رَبِّ اجْعَلْ ذَلِكَ الْخَلِيفَةَ مِنَّا فَنَحْنُ لَا

نافرمانی نہیں کریں گے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے، تو حضرات ملائکہ کرام نے سمجھا کہ انہوں نے جو کچھ کہا ہے سب اللہ ﷻ کے فرمان کو ٹھکرا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کے اس جواب سے ناراض ہو گیا ہے تو وہ عرش کے گرد طواف کرنے لگے اور اپنے سر اٹھائے اور اپنی انگلیوں سے اشارے کرنے لگے اور عاجزی کرتے اور خدا کے ڈر سے روتے تھے، اس طرح سے انہوں نے تین گھڑیاں عرش کا طواف کیا تب اللہ تعالیٰ ﷻ نے ان کی طرف دیکھا اور ان پر رحمت نازل ہوئی تو اللہ تعالیٰ ﷻ نے عرش کے نیچے زبرجد (موتی) کے چار ستونوں پر ایک گھر مقرر کیا اور ان ستونوں کو سرخ یا قوت سے ڈھانپا اور اس کا نام ”ضُرَّاح“ رکھا۔

اور فرشتوں سے فرمایا: عرش کے بجائے اس گھر کا طواف کرو تو فرشتوں نے اس کا طواف شروع کر دیا اور عرش سے ہٹ گئے اور یہ طواف کرنا ان کے لئے آسان ہو گیا (کیونکہ بیت المعمور بیت اللہ کے برابر ایک گھر ہے اور عرش خداوندی بہت ہی بڑا ہے جس کے گرد طواف کرنا بہت ہی مشکل ہے) اور وہ یہی بیت المعمور ہے جس کا اللہ تعالیٰ ﷻ نے (قرآن میں) ذکر فرمایا ہے، اس میں رات دن ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں جو دوبارہ نہیں لوٹ سکیں گے پھر اللہ تعالیٰ ﷻ نے فرشتوں کو بھیجا اور حکم دیا میرے لئے (بیت المعمور کے) مطابق اتنا ہی زمین میں ایک گھر بناؤ پھر اللہ تعالیٰ ﷻ نے اپنی مخلوق کو جو زمین میں رہتے ہیں حکم فرمایا: وہ اس گھر کا طواف کریں جس طرح کہ آسمان والے بیت المعمور کا طواف کرتے ہیں۔

[اخبار مکتہ لامام ازرقی: جلد 1: صفحہ 68: رقم الحدیث 5: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 184: رقم الحدیث 684]

پندرہ بیت اللہ

حضرت لیث بن معاذ (تابعی) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

هَذَا الْبَيْتُ خَامِسُ خَمْسَةِ عَشَرَ بَيْتًا سَبْعَةٌ مِنْهَا فِي السَّمَاءِ وَسَبْعَةٌ مِنْهَا
إِلَى تَحْوِمِ الْأَرْضِ السُّفْلَى وَأَعْلَاهَا الَّذِي يَلِي الْعَرْشَ الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ لِكُلِّ بَيْتٍ
مِنْهَا حَرَمٌ كَحَرَمِ هَذَا الْبَيْتِ لَوْ سَقَطَ مِنْهَا بَيْتٌ لَسَقَطَ بَعْضُهَا عَلَى بَعْضٍ إِلَى
تَحْوِمِ الْأَرْضِ السُّفْلَى وَلِكُلِّ بَيْتٍ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ وَمِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ مَنْ يَعْمُرُهُ
كَمَا يَعْمُرُ هَذَا الْبَيْتَ -

ترجمہ: (اللہ تعالیٰ کے) پندرہ گھروں میں سے یہ بیت اللہ پانچواں گھر ہے، ان
گھروں میں سے سات آسمان میں ہیں اور سات آخری زمین تک ہیں، ان سب سے اوپر
بیت المعمور ہے، جو عرش کے قریب ہے، ہر بیت اللہ کا ایک حرم ہے جس طرح سے اس بیت
اللہ کا حرم ہے اگر ان میں سے کوئی گھر (مثال کے طور پر) گر پڑے، تو آخری زمین تک ایک
دوسرے کے اوپر گرے گا (یعنی تمام گھر ایک دوسرے کے اوپر نیچے بالکل سیدھ میں ہیں) ہر گھر کے لئے
اہل سماوات اور اہل ارض سے کچھ حضرات ایسے ہیں جو ان کو آباد رکھتے ہیں جیسا کہ اس بیت
اللہ کو آباد رکھتے ہیں۔

[اخبار مکتہ لامام ازرقی: جلد 1: صفحہ 71: رقم الحدیث 9: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 185: رقم الحدیث 685]

طوافِ کعبہ کی اجازت پر تہلیل پڑھتے ہوئے اترنا

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ يَسَارِ الْمَكِّيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى إِذَا
أَرَادَ أَنْ يَبْعَثَ مَلَكًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ لِيُعْضِ أُمُورَهُ فِي الْأَرْضِ إِسْتَأْذَنَهُ ذَلِكَ الْمَلِكُ
فِي الطَّوَافِ بِبَيْتِهِ فَهَبِطَ الْمَلِكُ مُهَلَّلًا -

ترجمہ: حضرت عثمان بن یسار کی رحمة اللہ علیہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ جب ارادہ فرماتا ہے کہ فرشتوں میں سے کسی ایک کو زمین میں اپنے کسی کام کے لئے روانہ کرے تو وہ فرشتہ اللہ ﷻ سے اس بیت اللہ کے طواف کی اجازت طلب کرتا ہے (اور اس کو اجازت عنایت فرمائی جاتی ہے تو وہ اس کے شکرانے اور خوشی کے طور پر آسمان سے) لا الہ الا اللہ پڑھتے ہوئے نیچے اترتا ہے۔

[اخبار مکتہ لا امام ازرقی: جلد 1: صفحہ 70: رقم الحدیث 7: الجبارک فی اخبار الملائک: صفحہ 185: رقم الحدیث 686]

عَنْ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي زِيَادٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا أَهْبَطَ اللَّهُ آدَمَ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ: يَا آدَمُ! ابْنِ لِي بَيْتًا بِحِذَاءِ بَيْتِي الَّذِي فِي السَّمَاءِ تَتَعَبَّدُ أَنْتَ فِيهِ وَوَلَدُكَ كَمَا تَتَعَبَّدُ مَلَائِكَتِي حَوْلَ عَرْشِي، فَهَبِطْتُ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ فَحَفَرَ حَتَّى بَلَغَ الْأَرْضَ السَّابِعَةَ فَقَذَفَتْ فِيهِ الْمَلَائِكَةُ الصَّخْرَ حَتَّى أَشْرَفَ عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ -

ترجمہ: حضرت عبید اللہ بن ابی زیاد رحمة اللہ علیہ بیان فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ ﷻ نے حضرت آدم علیہ السلام کو جنت سے اتارا تھا تو (انہیں) حکم دیا تھا اے آدم! میرے لئے (زمین میں) ایک گھر تعمیر کرو جو میرے اس گھر کی سیدھ میں ہو جو آسمان میں ہے، جس میں تو بھی عبادت کرے گا اور تیری اولاد بھی، جس طرح سے میرے فرشتے میرے عرش کے گرد عبادت کرتے ہیں، تو اس مقام پر فرشتے بھی اترے، جنہوں نے اس مقام کو کھودا یہاں تک کہ ساتویں زمین تک جا پہنچے پھر فرشتوں نے اس جگہ پر ایک چٹان پھینک دی جو زمین کی سطح تک ظاہر ہوگئی۔ [اخبار مکتہ لا ازرقی: جلد 1: صفحہ 82: رقم 24: الجبارک فی اخبار الملائک: صفحہ 185: رقم 687]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ الْمَلَائِكَةُ -

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں: سب سے پہلے جس نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا وہ فرشتے تھے۔

[مصنف ابن ابی شیبہ: جلد 13: صفحہ 41: رقم الحدیث 36913: تفسیر درمنثور: جلد 1: صفحہ 678: معجم کبیر للطبرانی:

جلد 11: صفحہ 454: رقم الحدیث 12288: الحجا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 185: رقم الحدیث 688]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

كَانَ مَوْضِعُ الْبَيْتِ فِي زَمَنِ آدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ شِبْرًا أَوْ أَكْثَرَ عِلْمًا وَكَانَتْ

الْمَلَائِكَةُ تَحُجُّ إِلَيْهِ قَبْلَ آدَمَ ثُمَّ حَجَّ آدَمُ فَاسْتَقْبَلَتْهُ الْمَلَائِكَةُ قَالُوا يَا آدَمُ! مِنْ أَيْنَ

جِئْتَ؟ قَالَ: حَجَّجْتُ الْبَيْتَ فَقَالُوا: قَدْ حَجَّجْتَهُ الْمَلَائِكَةُ قَبْلَكَ بِالْفِي عَامٍ -

ترجمہ: حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ میں بیت اللہ شریف کی جگہ بطور علامت ایک

بالشت برابر تھی یا اس سے زائد تھی، حضرت آدم علیہ السلام سے قبل فرشتے اس کا حج کیا کرتے تھے

پھر حضرت آدم علیہ السلام نے حج کیا تو فرشتے ان کے پاس حاضر ہوئے اور پوچھا اے آدم!

کہاں سے آرہے ہیں؟ فرمایا: بیت اللہ شریف کا حج کر کے تو فرشتوں نے بتایا: فرشتے آپ

سے دو ہزار سال قبل اس کا حج کر چکے ہیں۔

[کنز العمال: جلد 12: صفحہ 96: رقم الحدیث 34712: شعب الایمان: جلد 5: صفحہ 449: رقم الحدیث

3700: سنن کبریٰ للبیہقی: جلد 5: صفحہ 288: رقم الحدیث 9835: تفسیر درمنثور: جلد 1: صفحہ 681: الحجا تک فی

اخبار الملائک: صفحہ 186: رقم الحدیث 689]

عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنْبِهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ جِبْرِيْلَ وَقَفَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ

صلی اللہ علیہ وسلم وَعَلَيْهِ عِصَابَةٌ خَضْرَاءُ قَدْ عَلَاهَا الْغُبَارُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَا هَذَا الْغُبَارُ

الَّذِي أَرَى عَلَى عِصَابَتِكَ أَيُّهَا الرُّوحُ الْأَمِينُ؟ قَالَ: إِنِّي زُرْتُ الْبَيْتَ فَازْدَحَمَتِ

الْمَلَائِكَةُ عَلَى الرُّكْنِ فَهَذَا الْغُبَارُ الَّذِي تَرَى مِمَّا تَثِيرُ بِأَجْنِحَتَيْهَا -

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تشریف لائے، ان پر ایک سبز رنگ کا عمامہ تھا جس پر غبار چڑھا

ہوا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے پوچھا: یہ غبار کس چیز کا ہے؟ فرمایا: میں کعبہ کی زیارت کو

حاضر ہوا تھا تو فرشتوں نے رکن (یمانی) پر رش کر رکھا تھا یہ غبار جو آپ دیکھ رہے ہیں یہ ان کے پروں سے اڑ کر لگا ہے۔

[اخبار مکتہ لا ازرقی: جلد 1: صفحہ 71: رقم الحدیث 10: الحجامک فی اخبار الملائک: صفحہ 186: رقم الحدیث 690]

فوائد

- (۱) سبز عمامہ کا استعمال صرف ملائکہ کے لئے مخصوص نہیں بلکہ انسان کو اس کا استعمال جائز ہے لیکن اسے اصطلاحی نہیں کہا جائے گا سنت اور افضل سفید عمامہ ہے۔
- (۲) رسول اللہ ﷺ کے لئے کوئی شے مخفی نہیں، مثلاً ملائکہ ہم سے مخفی ہیں لیکن حضور ﷺ انہیں ایسے دیکھتے جیسے ہم ایک دوسرے کو دیکھتے ہیں۔
- (۳) جیسے ہمیں کعبہ معظمہ کی چاہت ہے یونہی ملائکہ کو بھی ہے ہماری خوش قسمتی ہے کہ جب چاہیں کعبہ میں آئیں طواف کریں لیکن ملائکہ کے لئے پابندی ہے۔

فرشتوں کی صف بندی

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ اپنے صحابہ کرام کے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا:

أَلَا تَصِفُونَ كَمَا تَصِفُ الْمَلَائِكَةُ عِنْدَ رَبِّهَا، قَالَ: يَتَمَوَّنُ الصُّفُوفَ
الْأُولَى وَيَتَرَاوُونَ فِي الصَّفِّ۔

ترجمہ: کیا تم اس طرح سے صفیں نہیں بناتے جس طرح کہ فرشتے اپنے رب عزوجل کے پاس صف بناتے ہیں (پھر آپ ﷺ نے ان کے صفیں بنانے کے متعلق) بتلایا کہ وہ اگلی صفوں کو (پہلے) پر کرتے ہیں اور صف میں باہم مل کر کھڑے ہوتے ہیں۔

[تفسیر روح البیان: جلد 7: صفحہ 445: تفسیر ابن جریر طبری: جلد 19: صفحہ 653]

سر پر عمامہ سجانے والوں کو ملائکہ کی سلامی

کاش عمامہ سر پر سجانے کے بجائے ننگے سر یا صرف ٹوپی پر گزارہ کرنے والے مسلمان ملائکہ کی سلامی کا اعزاز سمجھ لیتے، حدیث میں ہے: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ يَشْهَدُونَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مُعْتَمِنِينَ فَيَسْلِمُونَ عَلَى أَهْلِ
الْعَمَائِمِ حَتَّى تَغِيْبَ الشَّمْسُ -

ترجمہ: فرشتے جمعہ کے روز عمامے باندھ کر (نماز جمعہ میں) حاضر ہوتے ہیں اور عمامہ والوں کو سورج کے غروب ہونے تک سلام کہتے ہیں۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 165: رقم الحدیث 621]

فضائل عمامہ

سر کو عمامہ سے سجانا سنت حبیبِ خدا ﷺ ہے اور آپ ﷺ کی ہر سنت پر عمل کرنے کے ان گنت فضائل و فوائد ہیں، حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا: عمامے عرب کے تاج ہیں جب یہ تاج سر سے اتار پھینکیں گے عزت میں کمی آجائے گی۔ عمامہ سے ایک نماز پڑھنے سے کئی ہزار گنا ثواب عطا ہوتا ہے مزید فضائل کے لئے فقیر کا رسالہ ”فضائل عمامہ“ پڑھئے۔

اسلامی طالب علم کے لئے اپنے پر بچھانا

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ أَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رَضًى بِالطَّلَبِ -

ترجمہ: ملائکہ کرام اپنے پر بچھاتے ہیں اس طالب علم کے لئے اس کی طلب اور جستجو کی

خوشنودی میں۔ [ابوداؤد شریف: کتاب العلم: باب فی فضل العلم: صفحہ 655: رقم الحدیث 3641: ترمذی شریف: کتاب العلم: باب فضل الفقه علی العبادۃ: صفحہ 604: رقم الحدیث 2682: سنن ابن ماجہ: مقدمہ: باب فضل

العلماء: صفحہ 56: رقم الحدیث 223: جامع البیان العلم لامام ابن عبدالبر: صفحہ 50: رقم الحدیث 147: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 166: رقم الحدیث 622]

فائدہ: اس سے اسلامی طلبہ کے اعزاز و کرام کا اظہار ہے لیکن افسوس کہ یہ عزیزان گرامی اپنے وقار کو خود ٹھیس پہنچا رہے ہیں کہ طالبانِ حق کے عہدہ سے ہٹ کر طالبانِ دنیا بن رہے ہیں۔ (الاماشاء اللہ)

گھڑ دوڑ اور تیر اندازی میں شریک ہونے والے فرشتے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا تَشْهَدُ الْمَلَائِكَةُ مِنْ لَهْوِكُمْ إِلَّا الرَّهَانَ وَالنِّضَالَ -

ترجمہ: فرشتے تمہارے مقابلہ میں شریک نہیں ہوتے مگر گھڑ دوڑ اور تیر اندازی میں۔

[کنز العمال: جلد 15: صفحہ 92: رقم الحدیث 40608: معجم کبیر للطبرانی: جلد 12: صفحہ 399: رقم الحدیث 13474: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 166: رقم الحدیث 624]

فائدہ: یہ فضیلت ہے جب گھڑ دوڑ جہاد کے لئے ہوا گر لہو و لعب اور تماشہ کے طور ہو تو اس کے لئے یہ حکم نہیں بلکہ تماشہ اور لہو و لعب پر غضب خدا ہوتا ہے۔ (معاذ اللہ)

مریض پر فرشتوں کی ڈیوٹی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا مَرِضٌ مُسْلِمٌ قَطُّ إِلَّا وَكَلَّ اللَّهُ بِهِ مَلَكََيْنِ مِنَ مَلَائِكَتِهِ لَا يُفَارِقَانِهِ

حَتَّى يَقْضِيَ اللَّهُ فِيهِ بِأَحَدِي الْحَسَنَتَيْنِ إِمَّا بِمَوْتٍ وَإِمَّا بِحَيَاةٍ فَإِذَا قَالَ لَهُ الْعَوَّادُ:

كَيْفَ تَجِدُكَ؟ قَالَ: أَحْمَدُ اللَّهُ أَجِدُنِي وَاللَّهِ بِخَيْرٍ قَالَ لَهُ الْمَلَكَانِ: أَبَشِرْ بِدَمٍ

هُوَ خَيْرٌ مِنْ دَمِكَ وَبِصِحَّةٍ هِيَ خَيْرٌ مِنْ صِحَّتِكَ، فَإِذَا قَالَ لَهُ الْعَوَّادُ: كَيْفَ

تَجِدُكَ؟ قَالَ أَجِدُنِي مَجْهُودًا مَكْرُوبًا فِي بَلَاءٍ، قَالَ لَهُ الْمَلَكَانِ: أَبَشِرْ بِدَمٍ هُوَ

شَرٌّ مِنْ دَمِكَ وَبَلَاءٍ هُوَ أَطْوَلُ مِنْ بَلَائِكَ -

ترجمہ: کوئی مسلمان بھی بیمار نہیں ہوتا مگر اللہ تعالیٰ ﷻ دو فرشتے اس کے سپرد کر دیتا ہے جو اس سے کبھی علیحدہ نہیں ہوتے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ﷻ اس کے متعلق دو اچھائیوں میں سے ایک کا فیصلہ فرمادے (یعنی) موت کا یا زندگی کا پس جب کوئی عیادت کرنے والا مریض سے کہتا ہے تیرا کیا حال ہے؟ تو وہ کہتا ہے، الحمد للہ میں اپنے آپ کو قسم بخدا بہتر پاتا ہوں تو فرشتے اسے کہتے ہیں: اس خون کے بدلہ میں خوش ہو جا جو تیرے خون سے بہتر ہے اور تجھے صحت کی خوشخبری ہو جو تیری (اس) صحت سے بہتر ہوگی اور جب مریض سے عیادت کرنے والا پوچھتا ہے (تیرا کیا حال ہے) تم اپنے آپ کو کیسا پاتے ہو؟ (اور) وہ جوات دیتا ہے میں اپنے آپ کو مرض کی مشقت میں دکھیا پاتا ہوں تو اسے فرشتے کہتے ہیں خوش ہو جا، تیرے لئے ایسا خون ہے تو تیرے (موجودہ) خون سے بدترین ہے اور ایک مصیبت ہے جو تیری (اس) مصیبت سے زیادہ طویل ہے۔

[شعب الایمان: جلد 12: صفحہ 329: رقم الحدیث 9470: کتاب المرض والکفارات: صفحہ 55: رقم الحدیث 47: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 168: رقم الحدیث 631]

فائدہ: اگر کوئی دکھ کی حالت میں بھی صبر کرے اور اللہ تعالیٰ ﷻ کی تعریف کا کلمہ زبان سے نکالے تو اسکے بدلے میں اللہ تعالیٰ ﷻ صحت و سلامتی عطا فرماتا ہے اور جو بے صبری کرتا اللہ تعالیٰ ﷻ کی شکایت کرتا ہے اس کا مرض بڑھ جاتا ہے اور دکھ بھی طویل ہو جاتا ہے۔

مسلمان کے لئے موت اللہ تعالیٰ ﷻ سے ملاقات کا ذریعہ ہے جس کی وجہ سے ایک حدیث مبارک میں فرمایا گیا ہے کہ ”مومن کے لئے موت تحفہ ہے“ اس لئے اگر اللہ تعالیٰ ﷻ نے مسلمان کے لئے موت کا فیصلہ فرمایا تو یہ بھی اس کے لئے خیر ہے اور زندگی کا فیصلہ بھی مومن کے لئے خیر ہے کیونکہ فطرت انسانی زندگی کی طلبگار ہے، اور زندگی کی طوالت سے مسلمان کو اعمال خیر کا مزید موقع مل جاتا ہے۔

مشورہ اویسی غفرلہ

مریض یہ دعا پڑھے ” ان شاء اللہ “ انجام بخیر ہوگا۔

اللَّهُمَّ إِنْ كَانَتْ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِي فَأَحْيِنِي بِالصَّحَّةِ وَالسَّلَامَةِ وَالْعَفْوِ وَالْعَافِيَةِ وَالشَّرَافَةِ وَالْكَرَامَةِ وَإِنْ كَانَتْ الْمَمَاتُ خَيْرًا لِي فَأَمِتْنِي عَلَى الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ۔

مریض کے رپورٹ فرشتے

حضور نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهِ مَلَكَيْنِ فَيَقُولُ : أَنْظِرُوا مَا يَقُولُ لِعُودِهِ فَإِنْ هُوَ إِذَا جَاءُوهُ حَمِدَ اللَّهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ رَفَعَا ذَلِكَ إِلَى اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ وَ هُوَ أَعْلَمُ فَيَقُولُ : لِعَبْدِي عَلَى إِنْ تَوَفَّيْتُهُ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَإِنْ أَنَا شَفِيتُهُ أَنْ أُبَدِّلَهُ لَحْمًا خَيْرًا مِنْ لَحْمِهِ وَ دَمًا خَيْرًا مِنْ دَمِهِ وَ أَنْ أَكْفِرَ عَنْهُ سَيِّئَاتِهِ۔

ترجمہ: جب کوئی انسان بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ﷻ اس کے پاس دو فرشتے بھیج دیتا ہے اور فرماتا ہے: اس کی نگرانی کرو یہ اپنے عیادت کرنے والوں کو کیا جواب دیتا ہے، پس جب وہ اس کے پاس آتے ہیں اور یہ اللہ ﷻ کی تعریف اور اس کی ثنائیاں کرتا ہے تو یہ فرشتے اس کی رپورٹ لے کر اللہ تعالیٰ ﷻ کی بارگاہ میں پہنچاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: میرے (اس) بندے کے لئے انعام (یہ) ہے کہ اگر میں نے اسے وفات دی تو اسے جنت میں داخل کر دوں گا اور اگر شفا بخشی تو اس کے گوشت کو بہتر گوشت میں تبدیل کروں گا اور اس کے خون کو بہتر خون سے تبدیل کر دوں گا اور اس کے گناہ بھی مٹا دوں گا۔

[شعب الایمان: جلد 12: صفحہ 330: رقم الحدیث 9471: کنز العمال: جلد 3: صفحہ 127: رقم الحدیث 6701

: جمع الجوامع: جلد 1: صفحہ 352: رقم الحدیث 2592: مؤطا امام مالک: کتاب العین: رقم الحدیث 940: الحبانک

فی اخبار الملائک: صفحہ 168: رقم الحدیث 632]

فرشتوں سے چھینک کا جواب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ فَقَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ، قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: رَبِّ الْعَالَمِينَ،
فَإِذَا قَالَ: رَبِّ الْعَالَمِينَ، قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: رَحِمَكَ اللَّهُ -

ترجمہ: جب تم میں سے کوئی چھینکتا ہے اور ”الحمد للہ“ کہتا ہے تو فرشتے (اس کی الحمد للہ کو مکمل کرنے کے لئے) ”رب العالمین“ کہتے ہیں اور جب چھینکنے والا (الحمد للہ کو) ”رب العالمین“ (سمیت) کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں ”رحمک اللہ“ (اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائے)۔

[کنز العمال: جلد 9: صفحہ 68: رقم الحدیث 25516: مجمع البحرین: جلد 5: صفحہ 273: رقم الحدیث 3055: معجم کبیر للطبرانی: جلد 11: صفحہ 453: رقم الحدیث 12284: مجمع الزوائد: جلد 8: صفحہ 66: رقم الحدیث 12906: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 169: رقم الحدیث 634]

فائدہ: اپنی چھینک پر فرشتوں کا جواب اور دعا لینے کے لئے پورا ”الحمد للہ رب العالمین“ پڑھا جائے، یہی طریقہ اپنا سنت ہے نیز اس کے بڑے فضائل ہیں۔

شیطان کا فرشتوں کی باتیں چرانا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَنْزِلُ فِي الْعَنَانِ وَهُوَ السَّحَابُ فَتَذْكُرُ الْأُمْرَ قُضِيَ فِي السَّمَاءِ فَتَسْتَرِقُ الشَّيَاطِينُ السَّمْعَ فَتَسْمَعُهُ فَنُوحِيهِ إِلَى الْكُفَّانِ فَيَكْذِبُونَ مَعَهَا مِائَةَ كَذْبَةٍ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِهِمْ -

ترجمہ: فرشتے جب بادلوں میں اترتے ہیں تو آسمان میں جس امر کا فیصلہ کیا گیا ہوتا ہے اس کا تذکرہ کرتے ہیں جس کو شیاطین چوری چھپے سن لیتے ہیں اور کافروں (جادوگروں اور نجومیوں وغیرہ) کو آ کر بتلاتے ہیں، تو انہوں نے اس (ایک سچ) کے ساتھ سو جھوٹ بھی اپنی طرف سے ملائے ہوتے ہیں۔

[بخاری شریف: کتاب بدء الخلق: باب ذکر الملائکہ: صفحہ 655: رقم الحدیث 3210: کنز العمال: جلد 6: صفحہ 317: رقم 17669: صفحہ 1293: رقم الحدیث 4594: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 169: رقم 636]

فائدہ: معلوم ہوا کہ نجومیوں اور جادوگروں کے پاس غیب کا علم نہیں ہوتا یہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ مخصوص ہے ان جادوگروں وغیرہ کا ایسی باتوں کی اطلاع دینا ان شیاطین کے بتلانے سے بھی ہوتا ہے اور کچھ انکل وغیرہ سے بھی حدیث شریف میں جادوگروں نجومیوں کی بات کی تصدیق کرنے والے پر بہت سخت وعید ہے کہ وہ اس کی تصدیق کر کے حضور ﷺ کے دین کا کفر کر بیٹھتا ہے یہ وبا پورے پاکستان میں عام ہو چکی ہے، اللہ تعالیٰ ﷻ اس فتنہ سے سب کی حفاظت فرمائے، ہاں اللہ تعالیٰ ﷻ کی عطا سے انبیاء و اولیاء کو علم غیب ہوتا ہے لیکن وہ ایک علیحدہ بحث ہے۔

فرشتوں کے ہاتھ انسان کی عزت و ذلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ آدَمِيٍّ إِلَّا فِي رَأْسِهِ حِكْمَةٌ بِيَدِ مَلِكٍ فَإِذَا تَوَاضَعَ قِيلَ لِلْمَلِكِ: اِرْفَعْ حِكْمَتَهُ، وَإِذَا تَكَبَّرَ قِيلَ لِلْمَلِكِ: ضَعْ حِكْمَتَهُ۔

ترجمہ: ہر آدمی کے سر میں (مخفی طور پر ایک) لگام ہے جسے ایک فرشتے نے پکڑا ہوا ہے جب انسان تواضع کرتا ہے تو اس کو حکم ہوتا ہے اس کی لگام کو بلند کر دے اور جب تکبر کرتا ہے تو اسے حکم ہوتا ہے اس کی لگام پست کر دے۔

[تفسیر درمنثور: جلد 9: صفحہ 30: مجمع الزوائد: جلد 8: صفحہ 102: رقم الحدیث 13069: معجم کبیر للطبرانی: جلد 12: صفحہ 219: رقم الحدیث 12939: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 170: رقم الحدیث 637]

فائدہ: مذکورہ حدیث کی طرح حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایک حدیث مروی ہے:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَنْ تَكَبَّرَ تَعَظَّمَا وَضَعَهُ اللَّهُ وَمَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ تَخَشَعًا رَفَعَهُ اللَّهُ۔

ترجمہ: حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ﷻ اس کو عظمت عطا فرماتا ہے اور جو کوئی تکبر اور بڑائی دکھلاتا ہے اللہ تعالیٰ ﷻ اسے نیچا کر دیتا ہے (پس معلوم ہوا کہ لگام کا بلند کرنا پست کرنا عظمت و ذلت کے معنی میں ہے)۔

[کنز العمال: جلد 3: صفحہ 50: رقم الحدیث 5735]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا پر فرشتوں کی آمین

حضرت جمانہ باہلی رضی اللہ عنہا فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

لَمَّا أَدِنَ اللَّهُ لِمُوسَى فِي الدُّعَاءِ عَلَى فِرْعَوْنَ أَمَّنَتِ الْمَلَائِكَةُ -

ترجمہ: جب اللہ تعالیٰ ﷻ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کے لئے بددعا

کرنے کی اجازت عطا فرمائی تو (ان کی دعا پر) فرشتوں نے آمین کہی تھی۔

[کنز العمال: جلد 4: صفحہ 135: رقم الحدیث 10661: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 170: رقم الحدیث 639]

ساتویں آسمان کا منادی فرشتہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ

الْعِبَادُ فِيهِ إِلَّا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا: اللَّهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلْفًا وَيَقُولُ

الْآخَرُ: اللَّهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلْفًا -

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

بندگان خدا کی ہر صبح میں دو فرشتے نازل ہوتے ہیں، ایک کہتا ہے: اے اللہ! خرچ کرنے

والے کو باقی رہنے والا مال دے، دوسرا کہتا ہے، اے اللہ! روکنے والے (بخیل صدقہ خیرات نہ

کرنے والے) کو ضائع ہونے والا ذخیرہ عطا فرما۔

[الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 170: رقم الحدیث 640]

اولیاء اللہ سے عقیدت و محبت کرنے والے مخصوص فرشتے

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

وَإِذَا أَحَبَّ اللَّهُ عَبْدًا قَذَفَ حُبَّهُ فِي قُلُوبِ الْمَلَائِكَةِ وَإِذَا أَبْغَضَ عَبْدًا قَذَفَ بُغْضَهُ فِي قُلُوبِ الْمَلَائِكَةِ ثُمَّ يَقْذِفُهُ فِي قُلُوبِ الْإِنْسَانِ -

ترجمہ: اللہ تبارک و تعالیٰ جب کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو اس کی محبت فرشتوں کے دلوں میں پیوست کر دیتا ہے اور جب کسی بندے سے بغض رکھتا ہے تو اس کا بغض فرشتوں کے دلوں میں پیوست کر دیتا ہے پھر اس کا بغض انسانوں کے دلوں میں ڈال دیتا ہے۔

[کنز العمال: جلد 11: صفحہ 43: رقم الحدیث 30756: جمع الجوامع: جلد 1: صفحہ 139: رقم الحدیث 890: حلیۃ الاولیاء: جلد 3: صفحہ 77: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 170: رقم الحدیث 641]

فائدہ: اس میں اہلسنت کو مشرودہ بہار ہے کہ انہیں اولیاء اللہ سے عقیدت و پیار ہے۔

بچہ کی پیدائش پر اللہ جل جلالہ کا سلام پہنچانا

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا وُلِدَتِ الْجَارِيَةُ بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهَا مَلَكًا يَزِفُ الْبَرَكَاتِ زَفًا يَقُولُ: ضَعِيفَةٌ خَرَجَتْ مِنْ ضَعِيفَةٍ الْقِيَمِ عَلَيْهَا مُعَانٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَإِذَا وُلِدَ الْغُلَامُ بَعَثَ اللَّهُ إِلَيْهِ مَلَكًا مِنَ السَّمَاءِ فَقَبَّلَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَقَالَ: اللَّهُ يُقَرِّتُكَ السَّلَامَ -

ترجمہ: جب لڑکی پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس پر بہت زیادہ برکت اتارتا اور کہتا ہے، کمزور ہے کمزور سے پیدا ہوئی ہے، اس کی کفایت کرنے والے کی قیامت تک معاونت کی جاتی ہے اور جب لڑکا پیدا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ اس کی طرف آسمان سے ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیتا ہے اور کہتا ہے ”اللہ تعالیٰ جل جلالہ تجھے سلام کہتا ہے۔“

[کنز العمال: جلد 16: صفحہ 187: رقم الحدیث 45371: جمع الجوامع: جلد 1: صفحہ 360: رقم الحدیث 2656:
 مجمع الزوائد: جلد 8: صفحہ 200: رقم الحدیث 13483: معجم الاوسط للطبرانی: جلد 3: صفحہ 265: رقم الحدیث 3101
 مجمع البحرین: جلد 5: صفحہ 175: رقم الحدیث 2872: البحارک فی اخبار الملائک: صفحہ 171: رقم الحدیث 642]

حضرت نبیٹ بن شریط رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا وُلِدَ لِلرَّجُلِ ابْنَةٌ بَعَثَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ مَلَائِكَةً يَقُولُونَ ، السَّلَامُ عَلَيْكُمْ
 أَهْلَ الْبَيْتِ يَكْتَنِفُونَهَا بِأَجْنِحَتِهِمْ وَيَمْسَحُونَ بِأَيْدِيهِمْ عَلَى رَأْسِهَا وَيَقُولُونَ :
 ضَعِيفَةٌ خَرَجَتْ مِنْ ضَعِيفَةِ الْقِيَمِ عَلَيْهَا مُعَانٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ -

ترجمہ: جب کسی انسان کے بیٹی پیدا ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ ﷻ اس کے پاس
 فرشتے بھیجتا ہے جو کہتے ہیں، اے گھر والو! تم پر سلامتی ہو (پھر) اس بچی کو اپنے پروں سے
 ڈھانپ لیتے ہیں اور اس کے سر پر اپنے ہاتھ پھیرتے ہیں اور کہتے ہیں ضعیف ہو ضعیف
 سے پیدا ہوئی ہو قیامت تک اس کے کفیل کی مدد کی جائے گی۔

[مجمع الزوائد: جلد 8: صفحہ 200: رقم الحدیث 13484: معجم صغیر للطبرانی: جلد 1: صفحہ 30: جمع الجوامع: جلد 1:
 صفحہ 360: رقم الحدیث 2655: البحارک فی اخبار الملائک: صفحہ 171: رقم الحدیث 643]

نیند والے انسان پر فرشتے کی ڈیوٹی

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا أَوَى الرَّجُلُ إِلَى فِرَاشِهِ أَتَاهُ مَلَكٌ وَشَيْطَانٌ فَيَقُولُ الْمَلَكُ: اِخْتِمْ بِخَيْرٍ
 وَيَقُولُ الشَّيْطَانُ: اِخْتِمْ بِشَرٍّ، فَإِذَا ذَكَرَ اللَّهُ تَمَّ نَامَ ذَهَبَ الشَّيْطَانُ وَبَاتَ يَكْلَأُهُ
 الْمَلَكُ فَإِذَا اسْتَيْقَظَ ابْتَدَرَهُ مَلَكٌ وَشَيْطَانٌ قَالَ الْمَلَكُ: اِفْتَحْ بِخَيْرٍ وَقَالَ الشَّيْطَانُ
 : اِفْتَحْ بِشَرٍّ -

ترجمہ: جب کوئی آدمی اپنے بستر پر سونے لگتا ہے تو اس کے پاس فرشتہ اور ایک
 شیطان آتا ہے فرشتہ کہتا ہے (اپنا یہ دن) خیر پر ختم کر، اور شیطان کہتا ہے شر پر ختم کر پس جب

وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا اور سو جاتا ہے تو شیطان چلا جاتا ہے اور فرشتہ ساری رات اس کی حفاظت میں لگا رہتا ہے پھر جب (انسان) بیدار ہوتا ہے تو ایک فرشتہ اور ایک شیطان اس کے پاس پہنچتے ہیں فرشتہ کہتا ہے خیر کے ساتھ (دن کا یا بیداری کا) افتتاح کر اور شیطان کہتا ہے (اپنا یہ دن) شرارت سے شروع کر۔

[موارد الظمان: جلد 7: صفحہ 390: رقم الحدیث 2362: الادب المفرد للبخاری: باب 577: رقم الحدیث 1249
صفحہ 259: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 171: رقم الحدیث 644: متدرک للحاکم: جلد 1: صفحہ 743: رقم
الحدیث 2063]

فائدہ: اگر کوئی سوتے وقت خدا ﷻ کو یاد کر لے تو وہ فرشتے کی حفاظت میں رات گزارتا ہے اور اللہ ﷻ کی یاد میں ذکر اللہ، تسبیح، تلاوت قرآن، استغفار سب شامل ہیں اور حضور ﷺ پر درود شریف پڑھنا بھی ذکر اللہ سے غفلت کو ختم کرتا ہے، اگر کسی نے یہ نہ کیا تو شیطان سے تکلیف پہنچ سکتی ہے اور اگر کوئی بیدار ہو کر اللہ ﷻ کا ذکر اور وظائف کرے گا تو سارا دن آفات سے محفوظ رہے گا اس طرح کے وظائف امام جزری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ”حصن حصین“ اور امام نووی کی ”کتاب الاذکار“ اور امام نسائی کی کتاب ”عمل الیوم واللیلہ“ میں ملاحظہ کئے جاسکتے ہیں اور ایک دعائے خیر اگلی روایت میں آرہی ہے جس کے پڑھنے سے بھی انسان شیاطین کے فتنوں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔

بیداری کے بعد دعا

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا اسْتَيْقَظَ الْإِنْسَانُ مِنْ مَنَامِهِ ابْتَدَرَهُ مَلَكٌ وَشَيْطَانٌ فَيَقُولُ الْمَلَكُ:
اِفْتَحْ بِخَيْرٍ، وَيَقُولُ الشَّيْطَانُ: اِفْتَحْ بِشَرٍّ، فَإِنْ قَالَ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَحْيَا نَفْسِي
بَعْدَ مَوْتِهَا الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُمَسِّكُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ إِلَّا بِإِذْنِهِ
وَالْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي يُمَسِّكُ الَّتِي قَضَىٰ عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الْأَخْرَىٰ إِلَىٰ أَجَلٍ

مُسَمِّي طَرَدَ الْمَلِكِ الشَّيْطَانَ وَظَلَّ يَكْلَأُهُ -

ترجمہ: جب کوئی آدمی اپنی نیند سے بیدار ہوتا ہے اس کے پاس ایک فرشتہ اور ایک شیطان پہنچ جاتے ہیں، فرشتہ اسے کہتا ہے کسی نیک کام سے دن کی ابتدا کر شیطان کہتا ہے کسی برے کام سے دن کا افتتاح کر، تو اگر وہ یہ دعا پڑھ لیتا ہے:

”تمام تعریفات اسی ذات کے لئے ہیں جس نے میری روح کو اس کی موت (جسم سے نکل جانے کے) بعد زندہ کیا (یعنی واپس لوٹایا) تمام تعریفات اسی ذات کی ہیں جس نے آسمان کو اپنے حکم سے زمین پر گرنے سے تھام رکھا ہے سب تعریفات اسی ذات کی ہیں جو روک لیتا ہے ان جانوں (روحوں) کو جن پر موت کا فیصلہ فرما دیتا ہے اور باقی چھوڑ دیتا ہے دوسری جانوں (روحوں) کو ایک مدت مقرر تک۔ تو فرشتہ شیطان کو ہٹا دیتا ہے اور سارا دن اس کی حفاظت کرتا ہے۔“

[جمع الجوامع: جلد 1: صفحہ 281: رقم الحدیث 2049: کنز العمال: جلد 15: صفحہ 151: رقم الحدیث 41340:

الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 172: رقم الحدیث 645]

ربنا ولك الحمد کا ثواب

عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعِ الزُّرْقِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ: سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، قَالَ: رَجُلٌ وَرَاءَهُ "رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ" فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ: مَنْ الْمُتَكَلِّمُ؟ قَالَ: أَنَا، قَالَ: رَأَيْتُ بِضْعَةَ وَثَلَاثِينَ مَلَكًا يَتَدَرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ -

ترجمہ: رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز نماز پڑھائی، جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو ”سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ“ کہا تو ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے ”رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ“ کہا جب

آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو فرمایا (تم میں سے) ابھی یہ کلمہ بولنے والا کون تھا؟ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے (۳۳ سے ۳۹ کے قریب) فرشتوں کو دیکھا جو اس میں سبقت لے جا رہے ہیں کہ سب سے پہلے اس کلمہ کو کون لکھے۔

[بخاری شریف: کتاب الاذان: باب فضل اللهم ربنا ولك الحمد: صفحہ 165: رقم الحدیث 799: ابوداؤد شریف: کتاب الصلوٰۃ: باب ما یتفتح به الصلوٰۃ من الدعاء: صفحہ 136: رقم الحدیث 770: نسائی شریف: کتاب التطبيق: باب ما یقول المأموم: صفحہ 173: رقم الحدیث 1062: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 172: رقم الحدیث 646: معجم کبیر للطبرانی: جلد 12: صفحہ 438: رقم الحدیث 13600]

فائدہ: رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ نفل نمازوں میں اور غیر موکدہ سنتوں میں قومہ میں پڑھا جا سکتا ہے اور نماز سے باہر جب چاہے پڑھ سکتا ہے۔

اللہ اکبر کہنے کا ثواب

عَنِ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا جَاءَ وَرَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي فَقَالَ: اللَّهُ أَكْبَرُ الْحَمْدُ لِلَّهِ مِلْءَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ، وَقَالَ أَسْيَاءٌ لَمْ يَحْفَظْهَا عَطَاءٌ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ صَلَاتَهُ قَالَ: أَيُّكُمْ الْمُتَكَلِّمُ بِالْكَلِمَاتِ؟ قَالَ الرَّجُلُ: أَنَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ! قَالَ: لَقَدْ رَأَيْتُ الْمَلَائِكَةَ تَلْقَاهَا يُبَادِرُ بَعْضُهَا بَعْضًا۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک آدمی آیا جب کہ آپ ﷺ نماز پڑھا رہے تھے تو اس نے (نماز شروع کرتے ہوئے یوں) تکبیر کہی ”اللہ اکبر الحمد لله ملء السموات والارض“ اور اس کے علاوہ اور بھی کچھ کلمات کہے جسے حضرت عطاء (راوی) یاد نہ رکھ سکے، جب آنحضرت ﷺ نے نماز مکمل فرمائی تو پوچھا یہ کلمات کہنے والا کون تھا؟ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں تھا، فرمایا: میں نے فرشتوں کو دیکھا نے اس کو لیا اور ایک دوسرے سے (اس کے) لینے میں لگے ہوئے تھے۔

[الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 172: رقم الحدیث 647]

فائدہ : اس روایت میں مذکورہ کلمہ کے ثواب اور درجہ کی طرف بھی اشارہ ملتا ہے جس کی عظمت کے پیش نظر فرشتے ان کو وصول کرنے میں ایک دوسرے پر سبقت لے رہے تھے۔

چھینک کے جواب کا ثواب

عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ
حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ حَتَّى يَرْضَى رَبُّنَا وَبَعْدَ الرِّضَى وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ
حَالٍ فَلَمَّا صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ قَالَ: مَنْ صَاحِبُ الْكَلِمَاتِ؟ قَالَ: أَنَا، يَا رَسُولَ
اللَّهِ ﷺ! قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ إِنِّي عَشْرَ مَلَكَاتٍ يَتَدَرُونَهَا أَيُّهُمُ يَكْتُبُهَا -

ترجمہ: حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

کے قریب چھینک ماری اور یہ کلمات پڑھے:

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا مُبَارَكًا فِيهِ حَتَّى يَرْضَى

رَبُّنَا وَبَعْدَ الرِّضَى وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ

جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھالی تو پوچھا یہ کلمات کہنے والا کون تھا؟ اس

نے کہا میں ہوں، اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم! تو آپ نے ارشاد فرمایا: میں نے بارہ فرشتوں کو

دیکھا تھا جو اس میں سبقت کر رہے تھے کہ ان کو کون لکھے۔

[نسائی شریف: کتاب الافتتاح: باب قول المأموم اذا عطس: صفحہ 154: رقم الحدیث 931: ابوداؤد شریف:

کتاب الصلوٰۃ: باب ما تفتح به الصلوٰۃ: صفحہ 137: رقم الحدیث 774: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 173: رقم

الحدیث 648: کنز العمال: جلد 9: صفحہ 70: رقم الحدیث 648]

سربراہی اور تجارت میں فائدہ سے ہٹانے والا فرشتہ

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ إِنَّ الرَّجُلَ لَيَطْلُبُ الْأَمْرَ مِنَ التِّجَارَةِ أَوْ الْإِمَارَةِ حَتَّى إِذَا قَدَرَ عَلَيْهَا فِي نَفْسِهِ ذَكَرَهُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ فَوْقَ سَبْعِ سَمَاوَاتٍ فَبَعَثَ اللَّهُ مَلَكًا آتَى عَبْدِي هَذَا فَاصْرِفْ عَنْهُ هَذَا الْأَمْرَ فَإِنِّي إِن أُيَسِّرْ لَهُ هَذَا الْأَمْرَ أُدْخِلْتُهُ بِهِ النَّارَ قَالَ : فَيَصْرِفُهُ عَنْهُ -

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: جب کوئی آدمی تجارت یا

سربراہی کا معاملہ طلب کرتا ہے پھر اس پر قادر ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ ساتوں آسمانوں سے اوپر اس کا ذکر کرتا ہے اور اس کی طرف ایک فرشتہ مبعوث فرماتا ہے کہ میرے بندے کے پاس جا اور اسے کام سے باز رکھ اگر میں نے اس کے لئے اسے عطا کر دیا تو اس کی وجہ سے دوزخ میں ڈال دوں گا تو وہ اسے اس سے الگ کر دیتا ہے۔

[الحجباتک فی اخبار الملائک: صفحہ 173: رقم الحدیث 649: شعب الایمان: جلد 13: صفحہ 73: رقم الحدیث 9971]

فائدہ: تجارت میں منافع نہ ملنے یا سربراہی سے ہٹانے میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ انسان کی آخرت کے فائدے کا ارادہ فرماتا ہے، ورنہ اگر اسے اس کی تجارت میں اور سربراہی میں کامیاب کر دے تو یہ دونوں چیزیں اس کے لئے دوزخ میں جانے کا سبب بن جائیں، کیوں کہ جب کسی کو ان دو میں سے کوئی ایک یا دونوں چیزیں حاصل ہو جاتی ہیں، تو عام طور پر یہی دیکھا گیا ہے کہ وہ دنیا داری میں مشغول، یاد خداوندی سے غافل اور بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہے اس لئے کہ یہ دونوں چیزیں گناہ کرنے کا بڑا سبب بھی ہیں اور پاکدامنی کا ایک سبب یہ ہے کہ وہ نادار ہو اور بے اختیار ہو۔

جیسا کہ ایک روایت میں ہے ”إِنَّ مِنَ الْعِصْمَةِ أَنْ لَا تَجِدَ“

اس روایت کو امام مجلونی نے ”کشف الخفاء“ میں حضرت عون بن عبد اللہ کی روایت سے امام احمد بن حنبل کے فرزند کی ”زوائد زہد“ کے حوالے سے حدیث نمبر ۷۹۱ پر نقل کیا ہے اور امام ابو نعیم نے ”حلیۃ الاولیاء“ میں اس روایت کو ان الفاظ کے ساتھ نقل فرمایا، اِنَّ مِنَ الْعِصْمَةِ اَنْ تَطْلُبَ الشَّيْءَ مِنَ الدُّنْيَا وَلَا تَجِدُهُ لِعَيْنِي بِشَكِّ يَهْ بِاَكْ دَامِنِي سَهْ سَهْ كَهْ تَوْدُنْيَا سَهْ كَهْ چاہے مگر اُسے پانہ سکے۔

اس لئے اللہ تعالیٰ ﷻ انسان کی اس فطرت کے پیش نظر ایسا کرتا ہے اور اس لئے بھی کہ جہاں جہاں دولت اور سربراہی میں سرکشی اور نافرمانی پائی جائے، انسان کو اس کی خیر خواہی کے طور پر اس سے باز رکھتا ہے اور یہ باز رکھنا اللہ تعالیٰ کی بڑی عنایت ہے، دولت اور سربراہی سے، ہاں اگر اس کی خیر خواہی مطلوب نہ ہو تو بعض اوقات اس کو اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے، اپنی کوئی نصرت نہیں کرتا اس طرح سے وہ گمراہی میں خود پھنستا چلا جاتا ہے اور اگر اس کے کسی بہت بڑے جرم کی بطور انتقام سزا دینا منظور ہو تو مال دے کر بھی سرکش بنا دیتا ہے اور وہ مال اس کے لئے ہلاکت اور گمراہی کا سبب بن جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ﷻ کو انسان کے مستقبل کے کاموں کا اور ان کے نتائج کا بخوبی علم ہے۔

مال کے ذریعے سرکش بنانے والا فرشتہ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَثْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا أَبْغَضَ اللَّهُ عَبْدًا قَيَّضَ لَهُ مَلَكًا قَالَ: أَتْرِفُهُ فَإِذَا أَتْرِفَهُ نَسِيَ التَّضَرُّعَ وَالِدُعَاءَ۔

ترجمہ: حضرت علی بن عثمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے بغض رکھتا ہے تو اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ اس کو مال کے ذریعے سرکش بنا دے تو جب وہ اسے (مال کی فراہمی میں تعاون کر کے) آسودہ حال بنا دیتا ہے تو وہ (انسان خدا کے سامنے) عاجزی اور دعا کرنا بھول جاتا ہے۔

[شعب الایمان: جلد 13: صفحہ 73: رقم الحدیث 9972: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 173: رقم الحدیث 650]
 فائدہ: اللہ تعالیٰ ﷻ کا کسی سے بغض رکھنا انسان کے کسی بہت بڑے گناہ اور معصیت کی وجہ سے ہوتا ہے، ورنہ اللہ تعالیٰ ﷻ کی صفت رحمت، صفت غضب پر غالب ہے، لہذا انسان کو ہر وقت اللہ تعالیٰ ﷻ کی نافرمانی سے بچنا ضروری ہے، کوئی معلوم نہیں جس گناہ کو انسان معمولی گناہ سمجھ کر گزرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ ﷻ کے نزدیک بہت بڑے درجہ کا گناہ ہو جس کی وجہ سے وہ خدا تعالیٰ ﷻ کے غضب کا مستحق بن جائے۔ (اعاذنا اللہ)

بندے پر مصیبت ڈالنے والے فرشتے

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
 إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ: انْطَلِقُوا إِلَىٰ عَبْدِي فَصُوبُوا عَلَيْهِ الْبَلَاءَ
 صَبًا فَيَأْتُونَهُ فَيَصُوبُونَ عَلَيْهِ الْبَلَاءَ فَيَحْمَدُ اللَّهَ فَيَرْجِعُونَ فَيَقُولُونَ: يَا رَبَّنَا صَبَبْنَا
 عَلَيْهِ الْبَلَاءَ صَبًّا كَمَا أَمَرْتَنَا فَيَقُولُ: ارجعوا فإنني أحب أن أسمع صوتَهُ۔
 ترجمہ: اللہ تعالیٰ ﷻ فرشتوں سے فرماتا ہے، میرے (فلاں) بندے کے پاس جاؤ اور اس پر یہ سخت مصیبت پلٹ دو تو وہ اس پر اچھی طرح سے مصیبت ڈال دیتے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ ﷻ کی تعریف بیان کرتا ہے تو یہ لوٹ جاتے ہیں، عرض کرتے ہیں: ہم نے اس پر اچھی طرح سے مصیبت ڈال دی تھی جس طرح کہ تو نے ہمیں حکم دیا تھا تو اللہ تعالیٰ ﷻ ارشاد فرماتا ہے واپس لوٹ جاؤ (اور اس سے مصیبت ہٹا دو کیونکہ) میں پسند کرتا تھا کہ اس کی آواز سنوں (کہ وہ حالت مصیبت میں مجھے کس طرح سے یاد کرتا اور میری تعریف کرتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ ﷻ یہ سب کچھ جانتا ہے کہ وہ میری تعریف ہی بجالائے گا لیکن اس حالت میں اس کی زبان سے کلمہ شکر کہلانا اور اس کا سننا مقصود ہوتا ہے)۔ [جمع الجوامع: جلد 3: صفحہ 7: رقم الحدیث 6945: معجم کبیر للطبرانی: جلد 8: صفحہ 195: رقم

الحدیث 7697: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 173: رقم الحدیث 651]

مہندی سے داڑھی رنگنے کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِخْضَبُوا الْحَاكِمَ فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ تَسْتَبْشِرُ بِإِخْضَابِ الْمُؤْمِنِ -

ترجمہ: اپنی داڑھیوں کو (مہندی سے) خضاب کیا کرو کیونکہ فرشتے مومن کے

خضاب سے خوش ہوتے ہیں۔

[جمع الجوامع: جلد 1: صفحہ 120: رقم الحدیث 729: الکامل فی الضعفاء لامام ابن عدی: جلد 3: صفحہ 1205:

الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 174: رقم الحدیث 652]

فائدہ: اس خضاب سے کالا خضاب مراد نہیں، وہ صرف دارالحرب میں اور جنگ میں جائز ہے نیز اسلام دشمن ملکوں میں کالے خضاب کرنے کا ثواب بھی ہوگا کیونکہ یہ بڑھاپے کو چھپاتا ہے، جس سے دشمن خدا خوف کھاتا ہے اگر کوئی اسلامی ملک میں اپنا بڑھاپا چھپاتا ہے تو یہ اس کے لئے درست نہیں کیونکہ یہ انسان کا وقار ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی زبانی بہت سے انعامات کا وعدہ فرمایا ہے، داڑھی کے سفید ہونے کا انعام سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو عطا فرمایا گیا۔

انتباہ: جو لوگ کالے خضاب کے جواز پر تاویل میں گھرتے ہیں، قیامت میں ان سے سخت باز پرس ہوگی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ کا رسالہ ”حک العیب“ پڑھئے، ان کے فیض و برکت سے فقیر نے رسالہ لکھا ”کالا خضاب“ یہ بھی خوب ہے۔

ولی اللہ کانگراں فرشتہ

عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ: كَانَ رَجُلٌ يَتَعَبَّدُ فَجَاءَهُ شَيْطَانٌ لِيَفْتِنَهُ فَازْدَادَ عِبَادَةً فَتَمَثَّلَ لَهُ بِرَجُلٍ فَقَالَ: أَصْحَبُكَ؟ فَقَالَ الْعَابِدُ: نَعَمْ، فَصَحِبَهُ فَكَانَ يَتَخَلَّفُ عَنْهُ وَيَطِيفُ بِهِ فَانزَلَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ مَلَكًا فَلَمَّا رَأَاهُ الشَّيْطَانُ عَرَفَهُ وَلَمْ يَعْرِفْهُ الْإِنْسَانُ فَكَانَ إِذَا أُمْسَى تَخَلَّفَ الشَّيْطَانُ فَمَدَّ الْمَلِكُ يَدَهُ نَحْوَ الشَّيْطَانِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ: مَا رَأَيْتُ كَالْيَوْمِ قَتَلْتَهُ وَهُوَ مِنْ حَالِهِ وَمِنْ حَالِهِ ثُمَّ انْطَلَقَا حَتَّى نَزَلَا قَرْيَةً فَانزَلُوهُمَا فَضَيَّفُوهُمَا فَأَخَذَ الْمَلِكُ مِنْهُمْ إِنَاءً مِّنْ فِضَّةٍ ثُمَّ انْطَلَقَا فَنَزَلَا فِي قَرْيَةٍ أُخْرَى فَلَمْ يَنْزِلُوهُمَا وَلَمْ يُضَيَّفُوهُمَا فَأَعْطَاهُمُ الْمَلِكُ الْإِنَاءَ فَقَالَ لَهُ: أَمَا مِنْ ضَافِنَا فَأَخَذَتْ إِنْائَهُمْ وَأَمَا مِنْ لَمْ يُضِفْنَا فَأَعْطَيْتَهُ إِنْاءَ الْآخَرِينَ فَلَنْ تَصْحَبِنِي فَقَالَ: أَمَا الَّذِي قَتَلْتَهُ فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ أَرَادَ أَنْ يُفْتِنَكَ وَأَمَا الَّذِي أَخَذْتَ مِنْهُمْ الْإِنَاءَ فَإِنَّهُمْ قَوْمٌ صَالِحُونَ فَلَمْ يَكُنْ يَنْبَغِي لَهُمْ وَكَانَ هَؤُلَاءِ قَوْمًا فَاسِقِينَ فَكَانُوا أَحَقُّ بِهِ قَالَ: ثُمَّ عَرَجَ إِلَى السَّمَاءِ وَالرَّجُلُ يَنْظُرُ -

ترجمہ: حضرت عکرمہ بن خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی بہت عبادت گزار تھا، اس کے پاس شیطان اس لئے آیا کہ اسے تباہ کر دے لیکن اس نے اور زیادہ عبادت کرنا شروع کر دی تو شیطان اس کے پاس ایک آدمی کی شکل اختیار کر کے آیا اور کہا کہ میں آپ کی صحبت میں رہنا چاہتا ہوں جسے اُس عابد نے منظور کر لیا اور وہ اس طرح اُس کے ساتھ رہنے لگا اور اُس کی تاک میں رہتا اور اُس کے ارد گرد گھومتا رہتا تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ایک فرشتہ نازل فرمایا جس کو شیطان تو پہچان گیا لیکن وہ عابد نہ پہچان سکا، جب شام ہوئی تو شیطان اُس کی تاک میں تھا کہ فرشتہ نے اپنا ہاتھ شیطان کی طرف بڑھایا اور اسے قتل کر دیا تو اس

نیک آدمی نے (فرشتہ سے) کہا، میں نے آج جیسا واقعہ نہیں دیکھا تو نے اسے قتل کر ڈالا حالانکہ وہ اپنے ایسے ایسے حال میں تھا پھر وہ دونوں (نیک آدمی اور فرشتہ) چل پڑے حتیٰ کہ وہ ایک بستی میں جاڑے۔

تو بستی والوں نے ان کو بٹھلایا اور ان کی مہمانی کی تو فرشتہ نے ان کا چاندی کا ایک برتن اٹھالیا اور دونوں چل پڑے اور ایک اور بستی میں جا اترے، تو انہوں نے ان کو نہ تو بیٹھنے کو جگہ دی اور نہ ان کی مہمانی کی، تو فرشتہ نے ان کو وہ برتن دیدیا تو اس نیک آدمی نے فرشتے سے کہا، جو ہماری ضیافت کرتے ہیں تو ان کا برتن اٹھالیتا ہے اور جو ضیافت نہیں کرتے ان کو دوسروں کا برتن دیدیتا ہے تو ہرگز میری صحبت میں نہیں رہ سکے گا، فرشتہ نے کہا وہ جس کو میں نے قتل کیا تھا وہ (شیاطین میں سے ایک) شیطان تھا جس کا یہ ارادہ تھا کہ وہ تمہیں گمراہ کرے اور وہ جن کا میں نے برتن اٹھایا تھا، وہ نیک قوم تھی ان کے لئے چاندی (کے برتن کا رکھنا اور استعمال کرنا) درست نہیں تھا (کیونکہ یہ سونے چاندی کے برتن گناہ گاروں اور متکبروں کے برتن ہیں) اور یہ (جن کو میں نے برتن دیا ہے) فاسق قوم ہے یہ اس کے زیادہ حق دار ہیں حضرت عکرمہ بن خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس کے بعد فرشتہ آسمان کی طرف پرواز کر گیا اور آدمی دیکھتا رہ گیا (اس وقت اسے معلوم ہوا کہ یہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا فرشتہ تھا جو میری حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے میرے پاس بھیجا تھا)۔

[شعب الایمان: جلد 13: صفحہ 72: رقم الحدیث 9969: مصنف عبدالرزاق: جلد 11: صفحہ 72: رقم الحدیث 19948: الحباک فی اخبار الملائک: صفحہ 174: رقم الحدیث 653]

تبصرہ اویسی غفرلہ

عبادت پر خلوص ہو تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے فرشتے اس عبادت گزار کی نگرانی کرتے ہیں لیکن محسوس نہیں ہوتا، اسی لئے ہم پر لازم ہے کہ جو عبادت بھی کریں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی رضا کے لئے ہو۔

فرشتے اللہ کے گواہ

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ وَالْمَلَائِكَةُ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي السَّمَاءِ -

ترجمہ: تم زمین میں اللہ ﷻ کے گواہ ہو اور فرشتے آسمان میں اللہ ﷻ کے گواہ ہیں۔

[کنز العمال: جلد 15: صفحہ 286: رقم الحدیث 42701: مجمع الزوائد: جلد 3: صفحہ 62: رقم الحدیث 3964: معجم

کبیر للطبرانی: جلد 7: صفحہ 24: رقم الحدیث 6259: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 176: رقم الحدیث 659]

فائدہ: اس حدیث میں مسلمانوں کے اللہ ﷻ کے گواہ ہونے کی فضیلت بھی ارشاد فرمائی

گئی ہے، اس کا سبب یہ ہوا کہ حضور نبی کریم ﷺ ایک جنازہ میں شریک ہوئے، تو صحابہ کرام

رضی اللہ عنہم نے اس میت کی بہت تعریف فرمائی اور ایک اور جنازہ لایا گیا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس کی

برائی بیان فرمائی تو حضور ﷺ نے یہ ارشاد فرمایا: تم زمین میں اللہ ﷻ کے گواہ ہو تم نے جس

میت کے بارہ میں جو گواہی دیدی، اللہ تعالیٰ ﷻ تمہاری گواہی کے مطابق اس کے ساتھ

معاملہ فرمائے گا۔ اس طرح اب بھی یہ حکم باقی ہے کہ اگر میت کے حق میں تعریف کریں گے،

وہ جنت میں جائے گی اور اگر مذمت کریں گے تو دوزخ میں جائے گی، اس لئے میت کی

تعریف کرنی چاہیے تاکہ اسے جنت نصیب ہو برائی نہ کی جائے۔

فائدہ: اسی لئے ہمارے دور میں نماز جنازہ پڑھنے کے بعد بعض لوگ کہنے لگ جاتے

ہیں، مرنے والا نیک تھا، اچھا تھا وغیرہ وغیرہ یہ اچھا طریقہ ہے۔ (اویسی غفرلہ)

قاضی کے رہنما فرشتے

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ قَاضٍ مِنْ قُضَاةِ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا مَعَهُ مَلَكَانِ يُسَدِّدَانِهِ إِلَى الْحَقِّ مَا

لَمْ يَرِدْ غَيْرُهُ فَإِذَا أَرَادَ غَيْرَهُ وَجَارَ مُتَعَمِّدًا تَبَرَّأَ مِنْهُ الْمَلَكَانِ وَوَكَّلَاهُ إِلَى نَفْسِهِ -

ترجمہ: ہر مسلمان قاضی کے ساتھ دو فرشتے ہوتے ہیں جو قاضی (جج) کو حق کی رہنمائی کرتے رہتے ہیں جب تک کہ وہ خلاف حق کا ارادہ نہ کرے اور اگر اس نے خلاف حق کا ارادہ کیا اور جان بوجھ کر ظلم اور زیادتی کی تو اس سے یہ دونوں فرشتے دور ہو جاتے ہیں اور اس کو اس کے نفس کے سپرد کر جاتے ہیں۔

[کنز العمال: جلد 6: صفحہ 38: رقم الحدیث 14989: مجمع الزوائد: جلد 4: صفحہ 251: رقم الحدیث 6997: معجم کبیر للطبرانی: جلد 18: صفحہ 240: رقم الحدیث 602: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 176: رقم الحدیث 660]

عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اخْتَصَمَ إِلَيْهِ مُسْلِمٌ وَيَهُودِيٌّ فَرَأَى عُمَرُ أَنَّ الْحَقَّ لِلْيَهُودِيِّ فَقَضَى لَهُ فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ: وَاللَّهِ لَقَدْ قَضَيْتَ بِالْحَقِّ فَضْرَبَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ بِالدَّرَّةِ ثُمَّ قَالَ: وَمَا يُدْرِيكَ؟ فَقَالَ لَهُ الْيَهُودِيُّ: إِنَّا نَجِدُ أَنَّهُ لَيْسَ قَاضٍ يَقْضِي بِالْحَقِّ إِلَّا كَانَ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكٌ وَعَنْ شِمَالِهِ مَلَكٌ يُسَدِّدَانِهِ وَيُوقِّفَانِهِ لِلْحَقِّ مَا دَامَ مَعَ الْحَقِّ فَإِذَا تَرَكَ الْحَقَّ عَرَجَا وَتَرَكَاهُ۔

ترجمہ: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (ایک مرتبہ) ایک مسلمان اور یہودی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس اپنا جھگڑا لے کر آئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حق یہودی کا دیکھا تو اس کے لئے فیصلہ فرما دیا، پھر آپ نے (دوسرے کو) سزا کے طور پر کوڑے مارے، بعد میں اس یہودی سے پوچھا: تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ حق کام تھا؟ تو یہودی نے کہا (قسم بہ خدا! ہم تورات میں) یہ بات پاتے ہیں کہ کوئی قاضی حق کا فیصلہ نہیں کرتا مگر اس کے دہنی جانب بھی ایک فرشتہ ہوتا ہے اور بائیں جانب بھی ایک فرشتہ ہوتا ہے یہ دونوں اس کو حق کی رہنمائی کرتے رہتے ہیں، جب تک کہ وہ حق کا لحاظ کرتا رہے اور جب وہ حق کو ترک کر دے، تو یہ دونوں فرشتے بھی اس کو چھوڑ کر واپس چلے جاتے ہیں۔

[موطا امام مالک: کتاب الاقضية: باب الترغيب في القضاء الحق: رقم الحدیث 2: جلد 2: صفحہ 719]

انتباہ : جنہیں اللہ تعالیٰ ﷻ اعلیٰ مناصب عطا فرمائے وہ فیصلے کے وقت خوف خدا سامنے رکھیں عدل و انصاف سے فیصلہ کریں تو دنیا و آخرت میں بڑے مراتب پائیں گے۔

فرشتے جنت میں

حساب و کتاب کے بعد فرشتے کہاں جائیں گے؟ اس بارہ میں حضرت صفار سے سوال کیا گیا کہ کیا فرشتے بھی جنت میں ہوں گے؟ فرمایا: ہاں، یہ وہاں توحید (خداوندی) بیان کرتے ہوں گے اور بعض عرش کے گرد اپنے پروردگار ﷻ کی حمد کے ساتھ تسبیح بیان کرتے ہوں گے اور بعض اللہ ﷻ کی طرف سے مومنین کو سلام پیش کریں گے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ ﷻ کا ارشاد ہے:

وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِمْ مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ

بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ (پارہ ۱۳: سورۃ الرعد: آیت ۲۳، ۲۴)

ترجمہ: اور فرشتے (جنت میں) ہر دروازے سے ان پر یہ کہتے آئیں گے سلامتی ہو تم پر (ہر آفت اور خطرہ سے) تمہارے (دین حق پر) صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔
حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ أَوَّلَ ثَلَاثَةِ تَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ يُتَّقَى بِهِمُ الْمَكَارِهِ
وَإِذَا أَمْرُوا سَمِعُوا وَأَطَاعُوا وَإِذَا كَانَتْ لِرَجُلٍ مِنْهُمْ حَاجَةٌ إِلَى السُّلْطَانِ لَمْ تُقْضَ
لَهُ حَتَّى يَمُوتَ وَهِيَ فِي صَدْرِهِ وَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَدْعُو يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْجَنَّةَ فَتَأْتِي
بِزُخْرُفِهَا وَزِينَتِهَا فَيَقُولُ: أَيُّ عِبَادِي الَّذِينَ قَاتَلُوا فِي سَبِيلِي وَقُتِلُوا وَأَوْذُوا فِي
سَبِيلِي وَجَاهَدُوا فِي سَبِيلِي ادْخُلُوا الْجَنَّةَ فَيَدْخُلُونَهَا بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ،
وَتَأْتِي الْمَلَائِكَةُ فَيَسْجُدُونَ فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا نَحْنُ نُسَبِّحُكَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَنُقَدِّسُ
لَكَ مَنْ هُوَ لَاءِ الَّذِينَ آثَرْتَهُمْ عَلَيْنَا؟ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: هُوَ لَاءِ عِبَادِي الَّذِينَ

قَاتِلُوا فِي سَبِيلِي وَأُذُوا فِي سَبِيلِي فَتَدْخُلْ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ ﴿مِنْ كُلِّ بَابٍ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ﴾ سورة الرعد: آیت ۲۴ -

ترجمہ: سب سے پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی فقراء مہاجرین کی ہو گی، جو ممنوعات سے بچتے رہے جب انہیں حکم دیا گیا انہوں نے اسے (مکمل طور پر) سنا اور اطاعت کی اور اگر ان میں سے کسی کی کوئی ضرورت بادشاہ سے متعلق تھی تو وہ پوری نہ ہوئی یہاں تک کہ اس پر موت آگئی اور اس کی ضرورت اس کے سینے میں دھری رہ گئی پس روز قیامت اللہ تعالیٰ ﷻ ارشاد فرمائے گا: میرے وہ بندے کہاں ہیں جنہوں نے میری راہ میں جہاد کیا میرے راستے میں محنت اور مشقت جھیلی تو وہ سب حاضر ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ﷻ انہیں ارشاد فرمائے گا: جنت میں بلا حساب و کتاب اور بلا عذاب داخل ہو جاؤ، تو فرشتے (اللہ ﷻ کے دربار میں حاضر ہو کر سجدہ کریں گے اور) عرض کریں گے: اے ہمارے پروردگار ﷻ! ہم تیری رات دن تسبیح اور تقدیس بیان کرتے ہیں، یہ کون لوگ ہیں جن کو تو نے ہم پر برتری دی؟ تو اللہ ﷻ ارشاد فرمائے گا: یہ میرے وہ بندے ہیں جنہوں نے میرے راستے میں جہاد کیا اور میرے راستے میں تکالیف میں مبتلا کئے گئے تو فرشتے ان کے سامنے (جنت کے) ہر دروازہ سے یہ کہتے ہوئے آئیں گے ﴿سلامتی ہو تم پر﴾ (ہر آفت اور خطرہ سے) تمہارے (دین حق پر) صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا ﴿۔

[مستدرک للحاکم: جلد 2: صفحہ 90: رقم الحدیث 2448: شعب الایمان: جلد 6: صفحہ 120: رقم الحدیث 3954
:مسند امام احمد بن حنبل: جلد 11: صفحہ 133: رقم الحدیث 6571: مجمع الزوائد: جلد 10: صفحہ 329: رقم الحدیث
17887: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 177: رقم الحدیث 662]

فرشتوں کو دیدارِ الہی

آخرت میں ملائکہ کو دیدارِ الہی ہو گا یا نہیں؟ حضرت صفار سے یہی سوال کیا گیا کہ فرشتے اپنے رب تعالیٰ جَلَّ جَلَلَهُ کی زیارت سے مشرف ہونگے؟ فرمایا: میرے شہید والد کا اعتماد اس صورت پر ہے کہ سوائے حضرت جبرائیل عَلَيْهِ السَّلَامُ کے کوئی فرشتہ اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَلَهُ کو نہیں دیکھے گا اور حضرت جبرائیل عَلَيْهِ السَّلَامُ بھی اپنے پروردگار جَلَّ جَلَلَهُ کو ایک مرتبہ دیکھیں گے، اس کے بعد کبھی نہیں دیکھیں گے۔

سوال : جب وہ مُوَحَّد ہیں تو اپنے پروردگار کو کیوں نہیں دیکھیں گے؟

جواب : یہ دیدار اللہ جَلَّ جَلَلَهُ کا فضل ہے، اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَلَهُ جسے چاہتا ہے، اپنا فضل عطا فرماتا ہے، اللہ جَلَّ جَلَلَهُ بہت بڑے فضل کا مالک ہے۔

فائدہ : احناف کے ائمہ میں سے حضرت ابوالحسن ہروی نے بھی ”ارجوزہ“ میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور شوافع میں سے شیخ عزالدین بن عبدالسلام نے بھی ایسے ہی ذکر فرمایا ہے، لیکن زیادہ راجح یہ ہے کہ سب فرشتے اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَلَهُ کی زیارت سے مشرف ہوں گے، امام اہلسنت وجماعت شیخ ابوالحسن اشعری نے اپنی کتاب ”الابانۃ فی اصول الدیانہ“ میں اسی کی صراحت فرمائی ہے، چنانچہ فرماتے ہیں:

جنت کی سب سے افضل لذت حضرت باری تعالیٰ کا دیدار ہے پھر آنحضرت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کا دیدار ہے، اسی لئے اللہ جَلَّ جَلَلَهُ نے اپنے انبیاء و مرسلین، ملائکہ مقربین، جماعت مومنین اور صدیقین حضرات کو اپنے چہرہ اقدس کی زیارت سے محروم نہیں فرمایا۔

فائدہ : امام بیہقی علیہ الرحمہ نے بھی اسی کی پیروی میں فرشتوں کے لئے دیدار خداوندی کا باب قائم کر کے وہ حدیث ذکر کی ہے، جو اس کتاب کے شروع میں ذکر کی گئی

ہے اور حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ کا موقوف اثر بھی روایت کیا ہے اور اس اثر کے لئے مرفوع ہونے کا حکم ہے کیونکہ یہ بات مدرک بالقیاس نہیں اور وہ متاخرین حضرات جنہوں نے فرشتوں کے متعلق حضرت باری تعالیٰ جل جلالہ کی زیارت کو تسلیم کیا ہے، ابن قیم اور قاضی القضاة حضرت جلال الدین بلقینی ہیں اور یہی زیارت کا قول بلاشبہ زیادہ راجح ہے۔

مقام اعراف میں فرشتے

جمہور کے نزدیک اعراف میں انسان ہوں گے، لیکن بعض ائمہ نے ملائکہ بھی مراد لئے ہیں، چنانچہ آیت و علی الأعراف رجال کی تفسیر میں حضرت ابو مجلز (تابعی مفسر) فرماتے ہیں: یہ لوگ فرشتے ہوں گے، عرض کیا گیا: اے ابو مجلز! اللہ تعالیٰ جل جلالہ تو فرماتا ہے، رجال (انسان) ہیں اور آپ فرماتے ہیں: فرشتے ہیں؟ فرمایا: یہاں رجال سے مراد مذکر ہونا ہے اور فرشتے مذکر ہیں مؤنث نہیں ہیں۔

امام حلیمی "منہاج" میں پھر امام قونوی "مختصر المنہاج" میں فرماتے ہیں:

کہا گیا ہے کہ مقام اعراف پر رہنے والے فرشتے ہوں گے جو جنتیوں سے محبت اور دوزخیوں سے نفرت کرتے ہوں گے، یہ بات دو وجہ سے بعید ہے ایک تو یہ کہ فرمان خداوندی میں ہے و علی الأعراف رجال (مقام اعراف پر آدمی ہونگے) عرف میں رجال عقلمند مذکروں کا نام ہے جبکہ فرشتے نہ مذکر کی طرف تقسیم ہو سکتے ہیں نہ مؤنث کی طرف، دوسری وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ان کے متعلق ارشاد فرمایا ہے: وہ بھی جنت میں داخل ہونے کی طمع کرتے ہیں، فرشتوں کو جنت سے حجاب نہیں ہوگا اور حجاب ہو بھی کیوں؟ کہ طمع کرنے والے اور اسکی طمع کے درمیان پردہ بھی عذاب دینا ہے جبکہ اس دن کسی فرشتے پر عذاب نہیں ہوگا۔

فرشتوں سے حساب و کتاب

ظاہر ہے کہ حساب و کتاب مکلف سے ہوتا ہے اور ملائکہ کرام غیر مکلف ہیں تو ان سے حساب و کتاب کیسا؟ اس کے متعلق علامہ حلیمی علیہ الرحمہ پھر حضرت قونوی فرماتے ہیں: سوال و جواب حساب و کتاب جنت اور دوزخ میں داخل ہونے میں جنات انسانوں کی طرح ہیں، اس بات کا بھی احتمال ہے کہ جنت میں ان کے درمیان ایسی میل جول نہ ہو جو ان کے پڑوس کا تقاضا کرتی ہو بلکہ وہ جنت میں بھی ایسے ہوں جس طرح دنیا میں (الگ الگ) تھے اور یہی ان کی نعمتوں کے لائق ہے کیونکہ باہمی اضداد کا پڑوس اور ایک دوسرے سے میل جول میں وحشت اور بد مزگی ہے۔

وہ چیز جو ان دونوں میں باہمی تضاد کو مقتضی ہے جنات کا آگ سے پیدا ہونا ہے اور انسانوں کا پانی اور مٹی سے لیکن فرشتوں کے متعلق زیادہ قرین قیاس یہ ہے کہ ان کے اعمال نہیں لکھے جاتے کیونکہ فرشتے ہی تو اعمال کو لکھتے ہیں، اس طرح سے تو ہر فرشتہ دوسرے کا محتاج ہوگا، ان کا حساب بھی نہیں ہوگا کیونکہ ان کے گناہ نہیں ہیں اور یہ سب اس کمترین انسان کے درجہ میں بھی نہیں ہیں، جس سے کم از کم حساب لیا جائے لیکن انعام و اکرام کے متعلق بیان کیا گیا ہے کہ ان کا انعام تکلیف شرعی کو دور کرنا ہے کیونکہ یہ کھانے پینے اور نکاح کرنے والی مخلوق سے نہیں ہیں کہ ان کو جنت میں انسانوں کے درجات تک پہنچایا جائے اور یہ بھی احتمال ہے کہ ان سے تکلیف ہٹانے کے بعد کوئی اور انعام بھی دیا جائے جو ان کے لئے اللہ تعالیٰ ﷻ نے تیار کر رکھا ہو، جس تک ہماری عقلیں رسائی نہ رکھتی ہوں جیسا کہ اللہ تعالیٰ ﷻ ارشاد فرماتا ہے ”میں نے اپنے نیک بندوں کے لئے ایسی ایسی نعمتیں تیار کر رکھی ہیں جن کو کسی آنکھ نے نہیں دیکھا، کسی کان نے نہیں سنا اور کسی انسان کے دل میں اس کا خیال تک نہیں گزرا۔“

آسمانوں کو لپیٹنے کے لئے فرشتوں کی ڈیوٹی

علامہ حلیمی اور ان کے بعد علامہ قونوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: آسمانوں کے لپیٹنے میں احتمال ہے کہ جب آسمان پھٹیں گے اور ان میں شرکاف پڑیں گے تو ان کو مضبوط کر کے فرشتے لپیٹ دیں گے جس طرح سے طے شدہ فیصلہ کے مکتوب کو بکھرنے سے حفاظت کرنے کے لئے مبالغہ کے طور پر لپیٹا جاتا ہے، اسی لئے اللہ تعالیٰ ﷻ نے ”بیمینہ“ (اپنے داہنے ہاتھ میں) ارشاد فرمایا اور داہنے ہاتھ سے قوت کی طرف اشارہ ہے جس سے لپیٹنے کی مضبوطی کی مثال بیان فرمائی ہے، جب بھی کوئی آسمان لپیٹا جائے گا، اس آسمان پر رہنے والے فرشتے زمین پر اتر آئیں گے، اللہ تعالیٰ ﷻ فرماتا ہے:

وَيَوْمَ تَشَقُّ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَ نُزِّلَ الْمَلَائِكَةُ تَنْزِيلًا ۝ (پارہ ۱۹: سورة الفرقان: آیت ۲۵)

ترجمہ: اور جس دن پھٹ جائے گا آسمان بادلوں سے اور فرشتے اتارے جائیں

گے پوری طرح۔

اس روز انسان بھی فرشتوں کو دیکھتے ہوں گے جیسا کہ اللہ تعالیٰ ﷻ نے ارشاد فرمایا:

يَوْمَ يَرَوْنَ الْمَلَائِكَةَ لَا بُشْرَىٰ يَوْمَئِذٍ لِلْمُجْرِمِينَ ۝ (پارہ ۱۹: سورة الفرقان: آیت ۲۲)

ترجمہ: جس دن فرشتوں کو دیکھیں گے وہ دن مجرموں کی کوئی خوشی کا نہ ہوگا۔

فائدہ: حضرت حارث بن اسامہ ؓ نے اپنی مسند میں اور ابن جریر نے (اپنی تفسیر میں)

روایت کیا ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ؓ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ مَدَّتِ الْأَرْضُ مَدَّ الْأَدِيمِ

وَزِيدَ فِي سِعَتِهَا كَذَا وَكَذَا وَجُمِعَ الْخَلْقُ بِصَعِيدٍ وَاحِدٍ جُنْهُمُ وَإِنْسُهُمْ فَإِذَا كَانَ

ذَلِكَ الْيَوْمِ قِيضَتْ هَذِهِ السَّمَاءُ الدُّنْيَا عَنْ أَهْلِهَا عَلَى وَجْهِ الْأَرْضِ وَإِلَى الْأَهْلِ السَّمَاءِ

وَحُدَيْهِمْ أَكْثَرُ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ جَنَّهِمْ وَإِنْسِهِمْ بِضِعْفٍ فَإِذَا نَثَرُوا عَلَى وَجْهِ
 الْأَرْضِ فَزَعُوا مِنْهُمْ ثُمَّ تَقَاضَى السَّمَاءُ الثَّانِيَةُ وَلِأَهْلِ السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ وَحُدَيْهِمْ أَكْثَرُ
 مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَمِنْ جَمِيعِ أَهْلِ الْأَرْضِ بِضِعْفٍ جَنَّهِمْ وَإِنْسِهِمْ ثُمَّ تَقَاضَى
 السَّمَوَاتُ سَمَاءً سَمَاءً كُلَّمَا قِيضَتْ سَمَاءٌ عَنْ أَهْلِهَا كَانَتْ أَكْثَرُ مِنْ أَهْلِ
 السَّمَوَاتِ الَّتِي تَحْتَهَا وَمِنْ جَمِيعِ أَهْلِ الْأَرْضِ بِضِعْفٍ حَتَّى تَقَاضَى السَّمَاءُ
 السَّابِعَةُ فَلِأَهْلِ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ أَكْثَرُ مِنْ أَهْلِ سِتِّ سَمَوَاتٍ وَمِنْ جَمِيعِ أَهْلِ
 الْأَرْضِ بِضِعْفٍ -

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ارشاد فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو زمین کو
 چمڑے کی طرح پھیلا دیا جائے گا اور اس کی کشادگی میں اتنا اور اتنا (یعنی بہت) اضافہ کر دیا
 جائے گا اور سب مخلوق جنات اور انسانوں کو ایک جگہ جمع کر دیا جائے گا، جب قیامت کا دن ہو
 گا تو یہ آسمان دنیا اپنے باسیوں سے پھٹ کر زمین کے سامنے سے ٹوٹ جائے گا اور صرف
 اس آسمان والے (فرشتے) ساری زمین کے رہنے والے جنات اور انسانوں سے کئی گنا زیادہ
 ہیں، تو جب یہ (فرشتے) زمین پر اتریں گے تو یہ (جنات اور انسان) ان سے گھبرا جائیں گے پھر
 دوسرا آسمان شق کیا جائے گا اور صرف اس آسمان والے آسمان دنیا کے فرشتوں اور زمین کے
 تمام جنات اور انسانوں سے کئی گنا زیادہ ہیں، پھر اسی طرح ایک ایک (آسمان) شق کیا جائے گا
 جب بھی کوئی آسمان اپنے متعلقین سے ہٹے گا تو وہ اپنے نچلے آسمان والوں سے اور زمین
 والوں سے کئی گنا زیادہ ہوں گے، یہاں تک کہ ساتواں آسمان شق کیا جائے گا تو اس ساتویں
 آسمان والے چھ آسمانوں اور سب زمین والوں سے کئی گنا زیادہ ہوں گے۔

[تفسیر ابن جریر طبری: جلد 24: صفحہ 384: حلیۃ الاولیاء: جلد 6: صفحہ 62: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 267:

رقم الحدیث 786]

ملائکہ کرام کے لئے شفاعت مصطفیٰ ﷺ

بظاہر خیال گذرتا ہے کہ چونکہ ملائکہ کرام معصوم ہیں اور شفاعت تو برائے گنہگار ان ہے، اس وہم کو دور کرتے ہوئے امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمہ نے فرمایا:

سُئِلْتُ هَلْ يَدْخُلُونَ فِي الشَّفَاعَةِ الْعُظْمَى؟ وَالظَّاهِرُ نَعَمْ، لِقَوْلِهِ ﷺ: وَأَخْرَجْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَرُغَبُ إِلَيْهِ الْخَلْقُ حَتَّىٰ إِبْرَاهِيمَ -

ترجمہ: مجھ سے سوال ہوا کہ کیا فرشتے حضور سرور عالم ﷺ کی روز قیامت کی شفاعت عظمیٰ میں شامل ہوں گے؟

جواب: ظاہر یہی ہے کہ شامل ہوں گے کیونکہ حضور سرور عالم نور مجسم ﷺ کا ارشاد ہے: اور میں نے تیسری دعا قیامت کے دن کے لئے موخر کر دی جس میں میری طرف (خدا کی) مخلوق (جس میں فرشتے بھی داخل ہیں) حتیٰ کہ (أُولُوا الْعِزْمِ رَسُولٍ) حضرت ابراہیم (علیہ السلام) بھی رغبت فرمائیں گے۔ [الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 273]

عظمت مصطفیٰ ﷺ

وہابی نجدی اور وہابی غیر مقلد خود کو مستغنی سمجھتا ہے کہ اسے شفاعت کی ضرورت نہیں، یہ اس کی بھول ہے، اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمہ اللہ نے فرمایا: وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی

ملائکہ کی پیشی

سُئِلْتُ: هَلْ يَكُونُونَ مَعَ بَنِي آدَمَ عِنْدَ الْقِيَامِ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ؟ وَالْجَوَابُ: نَعَمْ وَقَدْ تَقَدَّمَ قَرِيبًا فِي حَدِيثِ الْحَارِثِ بْنِ أَبِي أُسَامَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَوَرَدَ أَنَّهُمْ فِي الْمَوْقِفِ يُحِيطُونَ بِالْإِنْسِ وَالْجِنِّ وَجَمِيعِ الْخَلَائِقِ -

ترجمہ: سوال ہوا کیا فرشتے بھی بنی آدم کے ساتھ رب العالمین ﷺ کے حضور پیش ہوں گے؟

جواب : ہاں (پیش ہوں گے) قریب میں حضرت ابن ابی اسامہ رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے حدیث گذر چکی ہے اور یہ بھی وارد ہوا ہے کہ حضرات ملائکہ کرام میدان محشر میں سب انسانوں جنوں اور سب مخلوقات کو گھیرے ہوں گے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 273]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَرَأَ ﴿ وَيَوْمَ تَشَقُّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلَائِكَةُ تَنْزِيلًا ۝ الْفِرْقَانِ: ٢٥ ﴾ قَالَ: يَجْمَعُ اللَّهُ الْخَلْقَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ وَالْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَالْبَهَائِمِ وَالسِّبَاعِ وَالطَّيْرِ وَجَمِيعِ الْخَلْقِ فَتَشَقُّ السَّمَاءُ الدُّنْيَا فَيَنْزِلُ أَهْلُهَا وَهُمْ أَكْثَرُ مِمَّنْ فِي الْأَرْضِ مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَجَمِيعِ الْخَلْقِ فَيُحِيطُونَ بِالْجِنِّ وَالْإِنْسِ وَجَمِيعِ الْخَلْقِ ثُمَّ يَنْزِلُ أَهْلُ السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ وَهُمْ أَكْثَرُ مِنْ أَهْلِ سَمَاءِ الدُّنْيَا وَأَهْلِ الْأَرْضِ -

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے آیت ﴿ وَيَوْمَ تَشَقُّقُ السَّمَاءُ بِالْغَمَامِ وَنُزِّلَ الْمَلَائِكَةُ تَنْزِيلًا ۝ الْفِرْقَانِ: ٢٥ ﴾ تلاوت کی تو فرمایا: اللہ تعالیٰ ﷻ روز قیامت ایک ہی میدان میں جنات، انسان، جانور، درندے، پرندے اور ساری مخلوق کو جمع فرمائے گا اور نچلا آسمان پھٹ جائے گا اور اس سے اس کے رہنے والے اتریں گے اور وہ زمین پر رہنے والے جنات، انسان اور ساری مخلوق سے زیادہ ہوں گے تو یہ حضرات ملائکہ تمام جنات انسانوں اور ساری مخلوق کو احاطہ میں کر لیں گے، اس کے بعد دوسرے آسمان والے اتریں گے اور یہ پہلے آسمان والوں سے اور اہل زمین سے زیادہ ہوں گے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 273]

شفاعت ملائکہ برائے گنہگاراں

سوال : علماء اور صلحاء حضرات کی طرح یہ بھی گناہگاراں انسانوں کی شفاعت کریں گے؟
جواب : ہاں کریں گے، اللہ تعالیٰ ﷻ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ ۝ (پارہ ۱۷: سورۃ الانبیاء: آیت ۲۸)

ترجمہ: اور شفاعت نہیں کرتے مگر اس کے لئے جسے وہ (اللہ تعالیٰ) پسند فرمائے۔

وَ كُمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ

اَنْ يَّآذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يَرْضٰى ۝ (پارہ ۲۷: سورۃ النجم: آیت ۲۶)

ترجمہ: اور کتنے ہی فرشتے ہیں آسمانوں میں کہ ان کی سفارش کچھ کام نہیں آتی
مگر جبکہ اللہ اجازت دے دے جس کے لئے چاہے اور پسند فرمائے۔

فرشتوں کی بہشت

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: مجھ سے پوچھا گیا، یہ جو کسی

نے کہا ہے کہ فرشتے دارالجنّت میں ہوں گے، جس کا نام ”دارالخلد“ اور ”دارالجلال“
ہے، کیا اس کی اصل کسی حدیث میں ہے یا نہیں؟

جواب : میں کسی حدیث میں اس کی اصل پر واقف نہیں ہو سکا۔

[الحجرات فی اخبار الملائک: صفحہ 274]

دیدارِ ملائکہ کرام

سوال : کیا حضرات مومنین کرام جنت میں ان پر فرشتوں کے سلام پیش کرتے وقت
دیدار سے بھی مشرف ہوں گے یا نہیں؟

جواب : ہاں ان کو (مومنین حضرات ضرور) دیکھیں گے۔

موت الملائکہ

بعض ائمہ کرام رحمہم اللہ ملائکہ پر موت کے وارد ہونے کے قائل نہیں، انہی میں شیخ اکبر قدس سرہ ہیں، آپ انہیں مثال ارواح مانتے ہیں کہ نہ تھے مگر جب ہوئے تو ہمیشہ رہیں گے اور ارواح کو کبھی موت نہیں ”فتوحات شریف“ کے ایک باب میں فرمایا:

إِنَّهُ لَيْسَ لِلْمَلَائِكَةِ آخِرَةٌ وَلَيْسَ ذَلِكَ إِنَّهُمْ لَا يَمُوتُونَ فَيَبْعَثُونَ وَإِنَّمَا هُوَ صَعِقٌ وَافَاةٌ كَالنَّوْمِ وَالْإِفَاةُ مِنْهُ عِنْدَنَا ذَلِكَ حَالٌ لَا يَزَالُ عَلَيْهِ الْمُمْكِنُ فِي التَّجَلِّيِ الْإِجْمَالِيِّ دُنْيَا وَآخِرَةٌ نَقَلَهُ فِي الْيَوَاقِيْتِ وَالْجَوَاهِرِ -

ترجمہ: ملائکہ کے لئے آخرت نہیں اور یہ اس لئے کہ وہ مرتے نہیں کہ وہ پھر اٹھائے جائیں گے وہ تو صرف بیہوشی اور افاقتہ ہے جیسے ہمارے یہاں نیند اور اس سے افاقتہ ہے اور یہ ایک حال ہے جس پر دنیا و آخرت میں تجلی اجمالی میں رہتا ہے۔

[اليواقيت والجواهر للشعراني: صفحہ 469]

رَوَى عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: لَمَّا نَزَلَ قَوْلُهُ تَعَالَى: ﴿كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ﴾
الرحمن ۲۶ ﴿قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: مَاتَ أَهْلُ الْأَرْضِ وَلَمَّا نَزَلَ قَوْلُهُ تَعَالَى ﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ﴾ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: مُتْنَا -

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جب آیت ﴿زَمِينَ﴾ زمین پر جتنے ہیں سب کو فنا ہے ﴿نازل ہوئی، ملائکہ بولے: زمین والے مرے﴾ (یعنی ہم محفوظ ہیں) جب آیت ﴿ہر جان کو موت چکھنی ہے﴾ نازل ہوئی تو ملائکہ نے کہا: اب ہم بھی مرے۔

ملک الموت علیہ السلام پر موت

ابن جریر اور ابوالشیخ وغیرہما ایک حدیث طویل میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

آخِرُهُمْ مَوْتًا مَلِكُ الْمَوْتِ فرشتوں میں سب سے پیچھے ملک الموت مرے گا۔
 وَأَخْرَجَ ابْنُ مِرْدَوَيْهِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِي "الْبَعْثِ" عَنْ أَنَسٍ رَفَعَهُ فِي
 قَوْلِهِ ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ
 اللَّهُ﴾ قَالَ: فَكَانَ مِمَّنِ اسْتَنَى اللَّهُ جِبْرِيلَ وَمِيكَائيلَ وَمَلِكُ الْمَوْتِ فَيَقُولُ اللَّهُ
 وَهُوَ أَعْلَمُ: يَا مَلِكُ الْمَوْتِ مَنْ بَقِيَ؟ فَيَقُولُ: بَقِيَ وَجْهَكَ الْكَرِيمِ وَعَبْدُكَ جِبْرِيلَ
 وَمِيكَائيلَ وَمَلِكُ الْمَوْتِ، فَيَقُولُ: تَوَفَّ نَفْسَ مِيكَائيلَ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ أَعْلَمُ: يَا
 مَلِكُ الْمَوْتِ! مَنْ بَقِيَ؟ فَيَقُولُ: بَقِيَ وَجْهَكَ الْكَرِيمِ وَعَبْدُكَ جِبْرِيلَ وَمَلِكُ
 الْمَوْتِ فَيَقُولُ: تَوَفَّ نَفْسَ جِبْرِيلَ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ أَعْلَمُ يَا مَلِكُ الْمَوْتِ مَنْ بَقِيَ؟
 فَيَقُولُ: بَقِيَ وَجْهَكَ الْبَاقِي الْكَرِيمِ وَعَبْدُكَ مَلِكُ الْمَوْتِ وَهُوَ مَيِّتٌ فَيَقُولُ: مَتُ
 ثُمَّ يُنَادِي أَنَا بَدَأْتُ الْخَلْقَ وَأَنَا أَعِيدُهُ فَأَيْنَ الْجَبَّارُونَ الْمُتَكَبِّرُونَ؟ فَلَا يُجِيبُهُ أَحَدٌ
 ثُمَّ يُنَادِي لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ؟ فَلَا يُجِيبُهُ أَحَدٌ فَيَقُولُ: هُوَ لِلَّهِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ -

ترجمہ: ابن مردویہ نے اور امام بیہقی نے "کتاب البعث" میں حضرت انس رضی اللہ عنہ

سے ایک مرفوع روایت نقل کی ہے، وہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے فرمان ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ﴾ کی تفسیر
 میں فرماتے ہیں: جبریل و میکائیل و ملک الموت باقی رہیں گے، رب تبارک تعالیٰ جل جلالہ کہ دانائے
 ہے، ارشاد فرمائے گا: اے ملک الموت! اب کون باقی ہے؟ عرض کریں گے بَقِيَ وَجْهَكَ
 الْبَاقِي الدَّائِمِ وَعَبْدُكَ جِبْرِيلَ وَمِيكَائيلَ وَمَلِكُ الْمَوْتِ باقی ہے تیرا وجہ کریم کہ ہمیشہ رہے گا

اور تیرے بندے جبرئیل و میکائیل و ملک الموت حکم ہوگا تَوَفَّ نَفْسَ مِيكَائِيلَ مِيكَائِيلَ كِي رُوحَ قَبْضِ كِرْ پھر فرمائے گا اور وہ خوب جانتا ہے اب کون باقی ہے؟ عرض کریں گے وَجْهَكَ الْبَاقِي الْكَرِيمُ عَبْدُكَ جِبْرِيْلُ وَمَلِكُ الْمَوْتِ تیرا وجہ کریم کہ ہمیشہ رہے گا اور تیرے بندے جبرئیل و ملک الموت فرمائے گا تَوَفَّ نَفْسَ جِبْرِيْلَ جِبْرِيْلَ كِي رُوحَ قَبْضِ كِر پھر فرمائے گا اور وہ خوب جانتا ہے، اب کون رہا؟ عرض کریں گے وَجْهَكَ الْكَرِيمُ وَعَبْدُكَ مَلِكُ الْمَوْتِ وَهُوَ مَيِّتٌ تیرا وجہ کریم کہ ہمیشہ رہے گا اور تیرا بندہ ملک الموت کہ وہ بھی مرے گا، فرمائے گا: مرجا، پھر فرمائے گا: ابتدا میں نے خلق بنائی اور میں پھر اسے زندہ کروں گا، کہاں ہیں مغرور سلاطین جو ملک کا دعویٰ کرتے تھے؟ کوئی جواب دینے والا نہ ہوگا، فرمائے گا: کس کی بادشاہت ہے؟ کوئی جواب دینے والا نہ ہوگا، خود ہی فرمائے گا آج بادشاہی ہے اللہ غالب کی۔

[تفسیر روح البیان: جلد 8: صفحہ 137: تفسیر درمنثور: جلد 12: صفحہ 701: کتاب البعث والنشور للبیہقی: صفحہ 336: رقم الحدیث 609: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 28: رقم الحدیث 74]

فائدہ: اس حدیث سے ملائکہ مقربین کا روز قیامت تک زندہ رہنا معلوم ہوا لیکن بالآخر فنا ہی فنا۔ لَقَدْ صَدَقَ اللَّهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ﴿كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ﴾ وَقَالَ تَعَالَى ﴿يَبْقَى وَجْهَ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ﴾۔

فرشتوں کو ایمان لانے کا اختیار ہونا

فرشتوں کے شرعی احکام:

امام ابواسحاق اسماعیل صفاری بخاری رحمۃ اللہ علیہ جو احناف کے بڑے ائمہ

میں سے ہیں ان سے فرشتوں کے متعلق سوال کیا گیا کہ کیا وہ توحید میں مختار ہیں یا مجبور ہیں؟

اور کیا ان سے کفر کا صدور ہو سکتا ہے؟ تو انہوں نے حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ

کی بات جواب میں ارشاد فرمائی: وہ ایمان میں مجبور ہیں ان سے کفر کا صدور نہیں ہو سکتا عام

(اکثر ائمہ) اہل سنت و جماعت کے نزدیک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ﷻ نے ان کو صاحب اختیار بنایا ہے، وہ اپنے رب ﷻ کو جانتے ہیں اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ﷻ نے فرمایا:

وَمَنْ يَقُلْ مِنْهُمْ إِنِّي إِلَهٌ مِّنْ دُونِهِ فَذَلِك نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ ۝ (سورة الانبياء: آیت ۲۹)

ترجمہ: اور ان میں جو کوئی کہے کہ میں اللہ کے سوا معبود ہوں تو اُسے ہم جہنم کی جزا دیں گے۔

لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝ (سورة تحریم: آیت: ۶)

ترجمہ: جو اللہ ﷻ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

پس اگر وہ مجبور ہوتے اور ان سے کفر متصور نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ ﷻ ﴿ فَذَلِك

نَجْزِيهِ جَهَنَّمَ ۝ تو اُسے ہم جہنم کی جزا دیں گے ﴾ نہ فرماتا کیونکہ سزا گناہ کے بدلہ میں ہوتی ہے

اور اگر وہ توحید اور اطاعت میں صاحب اختیار نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ ﷻ ان کی تعریف میں یہ

نہ فرماتا کہ وہ اللہ ﷻ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 252]

فائدہ: امام سیوطی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: (مذکورہ قول میں) امام حسن بصری نے (اس)

حدیث سے استدلال فرمایا ہے:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا

مِنْ شَيْءٍ أَكْرَمُ عَلَى اللَّهِ مِنْ ابْنِ آدَمَ قَالَ: قِيلَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَلَا الْمَلَائِكَةُ قَالَ:

الْمَلَائِكَةُ مَجْبُورُونَ بِمَنْزِلَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ -

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ ﷻ کے نزدیک انسان سے بہتر کوئی نہیں، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! فرشتے

بھی نہیں؟ فرمایا: فرشتے، سورج اور چاند کی طرح مجبور ہیں۔

[کنز العمال: جلد 12: صفحہ 87: رقم الحدیث 34617: شعب الایمان: جلد 1: صفحہ 311: رقم الحدیث 151]

:مجمع الزوائد: جلد 1: صفحہ 107: رقم الحدیث 266: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 205: رقم الحدیث 747]

”ملائکہ معصوم ہیں“ کے دلائل

”مقدمہ“ میں عرض کیا گیا ہے کہ ملائکہ معصوم ہیں، حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ (فرشتے) اونچے درجہ کے مؤمن ہیں اور مسلمانوں کے تمام ائمہ اس بات پر متفق ہیں کہ فرشتوں میں جو رسول ہیں، وہ عصمت کے معاملہ میں انبیاء کی طرح ہیں اور نبیوں کی عصمت پر (ہم اپنی کتاب الشفاء میں) بحث کر چکے ہیں (جو حضرات اس کی تفصیل کے خواہش مند ہوں وہ حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ”الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ“ ﷺ کی آخری جلد کا آخری حصہ ملاحظہ فرمائیں اس کا اردو میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے) فرشتے انبیاء اور ان کے حقوق کے معاملہ میں ان انبیاء کی طرح ہیں جو اپنے اُمتیوں کو تبلیغ کرتے ہیں، ہاں وہ فرشتے جو پیغامبر نہیں ہیں ان کی عصمت کے بارے میں اختلاف ہے بعض لوگ تمام فرشتوں کو بلا لحاظ پیغامبر مانتے ہیں۔ [الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 252]

آیات قرآنی

لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝ (پارہ 28: سورہ تحریم: آیت 6)

ترجمہ: جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ ۝ وَإِنَّا لَنَحْنُ الصَّافُّونَ ۝ وَإِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُونَ ۝

ترجمہ: اور فرشتے کہتے ہیں ہم میں ہر ایک کا ایک مقام معلوم ہے اور بیشک ہم پر پھیلانے حکم کے منتظر ہیں اور بیشک ہم اس کی تسبیح کرنے والے ہیں۔

(پارہ 23: سورہ الصافات: آیت 166-167)

وَمَنْ عِنْدَهُ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ وَلَا يَسْتَحْسِرُونَ ۝ (پارہ 14: سورہ الانبیاء: آیت 19)

ترجمہ: اور اس کے پاس والے اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے۔

إِنَّ الَّذِينَ عِنْدَ رَبِّكَ لَا يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِهِ ۝ (پارہ 9: سورہ الاعراف: آیت 6)

ترجمہ: بیشک وہ جو تیرے رب کے پاس (فرشتے) ہیں اس کی عبادت سے تکبر نہیں کرتے۔

كِرَامٍ بَرَرَةٍ ۝ (پارہ ۳۰: سورۃ عبس: آیت ۱۶)

ترجمہ: جو کرام والے نگوئی والے۔

فائدہ: اور اس طرح کے منقول دلائل سے یہ ثابت ہے کہ فرشتے معصوم ہیں۔

بعض کہتے ہیں کہ یہ آیات خصوصیت کے ساتھ ان فرشتوں کے بارہ میں نازل

ہوئی ہیں جو پیغام لاتے ہیں اور ملائکہ مقررین میں سے ہیں اور وہ ہاروت و ماروت اور ابلیس

کے قصوں سے احتجاج کرتے ہیں۔

حق یہ ہے کہ تمام فرشتے گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں ان کے مراتب گناہوں

سے بہت بلند ہیں جن سے ان کا رتبہ کم ہو اور وہ اپنے منصب جلیل سے گر جائیں۔

فائدہ: اللہ تعالیٰ ﷻ نے ان کی تعریف میں فرمایا:

لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝ (پارہ ۲۸: سورۃ تحریم: آیت ۶)

ترجمہ: جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

فائدہ: یہ دونوں ارشادات امور کے بجالانے اور منہیات کو چھوڑنے پر مشتمل ہیں کیونکہ

نہی بھی نہ کرنے کا حکم ہوتا ہے اور اس لئے بھی کہ یہ تعریف کے مقام میں بیان کیا گیا ہے جو

ان دونوں کے مجموعہ سے حاصل ہوتی ہے۔

يُسَبِّحُونَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُونَ ۝ (پارہ ۱۷: سورۃ الانبیاء: آیت ۲۰)

ترجمہ: رات دن اس کی پاکی بولتے ہیں اور سستی نہیں کرتے۔

یہ ارشاد عبادت میں مشغولیت کے مبالغہ کامل کا اظہار کر رہا ہے جو ان کی عصمت

کی دلیل ہے اور یہاں مطلوب ہے۔

ملائکہ اللہ تعالیٰ ﷻ کے پیغامبر ہیں، اللہ تعالیٰ ﷻ ارشاد فرماتا ہے:

جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا ۝ (پارہ 22: سورة فاطر: آیت 1)

ترجمہ: فرشتوں کو رسول کرنے والا۔

اور رسول معصوم ہوتے ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ﷻ ان کی تعظیم ارشاد کرتے ہوئے فرماتا ہے:

اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ ۝ (سورة الانعام: آیت 1۲۴)

ترجمہ: اللہ ﷻ خوب جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے۔

یہ ارشاد کی تعظیم میں مبالغہ کا اظہار کر رہا ہے پس معلوم ہوا حضرات ملائکہ کرام لوگوں سے زیادہ متقی ہیں۔

مخالف نے ہاروت و ماروت کا قصہ اور حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ ابلیس کے قصہ سے احتجاج پکڑا ہے اور ان کا حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق میں ﴿أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا ۝﴾ کیا ایسے کو نائب کرے گا جو اس میں فساد پھیلانے۔ سورة البقرہ: آیت: ۳۰ ﴿﴾ سے اعتراض کرنے سے بھی استدلال کیا ہے۔

اس کا اجمالی طریقہ پر تو یہ جواب ہے کہ یہ سب کچھ جو بیان کیا گیا ہے قریب اور بعید دونوں صورتوں کا احتمال رکھتا ہے ان دونوں صورتوں میں عصمت کے صریح اور ظاہر دلائل کے مقابلہ میں یہ اعتراض کوئی حیثیت نہیں رکھتا اور یہ جواب ہاروت ماروت کے قصہ میں بہت خوب ہے کیونکہ (اس قصہ کی) احادیث صحیح (ہونے کے باوجود صریح اور ظاہر نصوص کے مخالف ہیں) لہذا یہ درایۃً ضعیف اور ناقابل استدلال ہوں گی۔

انبیاء اور ملائکہ کیلئے عصمت لازم ہے

علامہ بلقینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

صفت نبوت اور صفت ملکیت کے لئے عصمت لازم ہے، ان کے علاوہ کے لئے جائز ہے اور جس کے لئے عصمت لازم ہو جائے اس سے نہ تو کبیرہ گناہ سرزد ہوتا ہے نہ صغیرہ، اسی لئے ہم فرشتوں کی عصمت کا اعتقاد رکھتے ہیں چاہے وہ مرسل ہوں یا غیر مرسل ہوں، اللہ تعالیٰ ﷻ ارشاد فرماتا ہے:

لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ (پارہ 28: سورہ تحریم: آیت 6)

ترجمہ: جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

نیز اس مسئلہ کے متعلق اور بھی بہت سی آیات موجود ہیں۔

اور ابلیس فرشتوں میں سے نہیں تھا بلکہ جنات میں سے تھا، اسی لئے اپنے رب ﷻ کے حکم کی نافرمانی کی تھی (فرشتوں سے ہوتا تو نافرمان نہ بنتا) اور بعض کے نزدیک ہاروت ماروت کے متعلق کوئی حدیث صحیح نہیں ہے (جس سے فرشتوں کے گناہگار ہونے پر استدلال کیا جاسکے)۔

ہاروت ماروت کے سوا سب فرشتے عبادت کے لئے پیدا کئے گئے

امام ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ جو اعتقادات میں حنفیہ کے امام ہیں، جس طرح شیخ ابوالحسن اشعری شافعیہ کے امام ہیں وہ (امام ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ) اپنی عبارت میں عقیدہ بیان فرماتے ہیں:

ثُمَّ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ كُلَّهُمْ مَعْصُومُونَ خُلِقُوا لِلطَّاعَةِ إِلَّا هَارُوتَ وَمَارُوتَ -

ترجمہ: تمام فرشتے معصوم ہیں عبادت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں مگر ہاروت و ماروت (یعنی یہ

ہاروت ماروت نہ تو معصوم ہیں اور نہ صرف عبادت کیلئے پیدا کئے گئے ہیں)۔

اس عقیدہ کی قاضی تاج الدین سبکی نے ایک باریک جلد میں شرح لکھی ہے جس کا

نام ”السيف المشهور عن شرح عقيدة الامام ابی منصور“ رکھا ہے۔

مسئلہ : امام سخون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جو شخص کسی فرشتہ کو سب و شتم کرے اسے قتل کر دیا جائے اور حضرت ابوالحسن قابلی

فرماتے ہیں، جو آدمی دوسرے کے بارے میں یہ کہے کہ اس کا چہرہ مالک (داروغہ دوزخ) کی طرح غصہ آلود ہے اگر معلوم ہو کہ اس نے اس بات سے فرشتہ کی مذمت کا ارادہ کیا تھا تو اسے قتل کر ڈالا جائے۔

قاضی عیاض علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

یہ (مذکورہ حکم) اس (فرشتہ) کے بارے میں ہے (جس پر اس نے اعتراض کیا) یا واقعاً

”فرشتوں میں سے ہو یا ان مخصوص ملائکہ میں سے ہو جن کی ہم نے تحقیق کر دی ہے کہ وہ

فرشتوں میں سے ہے جس کے فرشتہ ہونے کی صراحت اللہ تعالیٰ ﷻ نے قرآن پاک میں

فرمائی ہو یا اس کا علم ہمیں یقینی طور پر خبر متواتر کے ذریعہ سے پہنچا ہو، جو فرشتہ مشہور ہے اور اس

پر قطعی اجماع وارد ہے جیسے حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت مالک

علیہ السلام، جنت و جہنم کے داروغے علیہ السلام، زبانیہ (دوزخ کے فرشتے) علیہ السلام، حاملین عرش خداوندی

علیہ السلام، حضرت عزرائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام، حضرت رضوان علیہ السلام، محافظین انسان

فرشتے علیہ السلام، منکر علیہ السلام، نکیر علیہ السلام (ان کی توہین و انکار کفر ہے) اور وہ فرشتے جن کی تعیین

احادیث قطعیہ سے ثابت نہیں ہے اور نہ اس پر فرشتوں سے انکار ہونے کا اجماع ہوا ہے، جیسا

کہ ہاروت ماروت لیکن ان کے فرشتوں سے انکار کرنے کا حکم یہ ہے کہ اگر تو کوئی اہل علم میں

سے کلام کرتا ہے تو پھر تو کوئی گناہ نہیں کیونکہ علماء نے اختلاف کیا ہے اور اگر کوئی عوام الناس

میں سے ہے تو اسے اس قسم کی باتوں میں غور و خوض سے منع کیا جائے گا اگر دوبارہ کرے تو

تادیب کی جائے کیونکہ ان کو اس طرح کے مسائل میں کلام کرنے کا حق نہیں ہے۔
حضرت امام قرانی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

کہ ہر مکلف کو تمام انبیاء کرام کی تعظیم کرنا واجب ہے، اسی طرح تمام فرشتوں کی بھی جس نے ان کی شان میں کمی کی، اُس نے کفر کیا چاہے اشارہ کر کے یا واضح طور پر، پس جس نے کسی کو مضبوط پکڑ والا دیکھ کر یوں کہا کہ یہ داروغہ جہنم حضرت مالک علیہ السلام سے بھی زیادہ سخت دل ہے یا اس آدمی کے متعلق جس کو بھیانک شکل میں دیکھا یہ کہا کہ یہ منکر علیہ السلام نکیر علیہ السلام سے بھی زیادہ خوفناک ہے تو وہ کافر ہوگا جبکہ اس نے اس بات میں وحشت اور سخت دلی کو عیب کے انداز میں ذکر کیا ہو۔

(علامہ سیوطی فرماتے ہیں) میں کہتا ہوں جو کچھ اس مسئلہ میں اور گزشتہ مسئلہ میں دلائل قطعیہ بیان کئے گئے ہیں، یہ فرشتوں کی صحابہ اور اولیاء بشر پر فضیلت کی دلیل ہیں (کیونکہ علماء کرام نے ان عبارات میں اس شخص کے کفر کا فیصلہ بیان کیا ہے اور یہ بھی کہ جو صحابہ کرام اور اولیاء کرام کے حق میں گستاخی کرے اس کا قتل کرنا جائز نہیں)۔

فائدہ : حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کا مذکورہ اقوال سے حضرات ملائکہ کرام کا صحابہ و اولیاء پر فضیلت کا استدلال کرنا محل نظر ہے کیونکہ حضرات ملائکہ کرام کی عصمت دلائل قطعیہ سے ثابت ہے، ان کی شان میں عیب لگانا ان دلائل قطعیہ (قرآن و اجماع اور متواترات) کا انکار ہے اس لئے یہ عیب لگانے والا کافر ہوگا اور چونکہ صحابہ کرام اور اولیائے عظام کی عصمت دلائل قطعیہ سے ثابت نہیں، اس لئے ان کی شان میں عیب لگانے والا کافر نہ ہوگا لیکن جو شخص مطلقاً تمام صحابہ کو یا جن کے ایمان کی شہادت دلائل قطعیہ سے ثابت ہے ان کو کافر یا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگائے گا، وہ تمام اہل سنت کے نزدیک کافر و مرتد ہوگا، اس کی سزا بھی قتل ہوگی، بہر حال عصمت کی قطعیت اور عدم قطعیت سے

فضیلت کی قطعیت ثابت نہیں ہوتی، فضیلت کا معیار امام رازی رحمۃ اللہ علیہ کے ان دلائل میں گزر چکا ہے جو انہوں نے ملائکہ پر انبیاء کرام کی فضیلت میں بیان کئے ہیں۔ واللہ اعلم امام الحرمین رحمۃ اللہ علیہ اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

قضائے حاجت کی جگہ اپنے ساتھ کوئی ایسی چیز نہ رکھے جس میں کوئی عظمت والا اسم مبارک ہو۔

علامہ اسنوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

مذکورہ عبارت میں تمام انبیاء اور فرشتوں کے اسماء مبارکہ داخل ہیں اور علامہ زرکشی نے ”الخدام“ میں یہ اضافہ فرمایا ہے کہ (یہ حکم تب ہے کہ) جب ان انبیاء اور ملائکہ کی رسالت دلائل قطعیہ سے ثابت ہو بخلاف ولی کے اسم کے (اس کو قضائے حاجت کے وقت آدمی اپنے ساتھ رکھ سکتا ہے) میں (علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ) کہتا ہوں یہ بھی ان دلائل میں سے ہے جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے اور وہ اشارہ فرشتوں کا صحابہ اور اولیاء پر افضل ہونا ہے اس کا جواب ماقبل گزر چکا ہے۔

صیغہ صلوٰۃ انبیاء اور فرشتوں کے لئے مخصوص ہے

امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

معتبر علمائے کرام کا اجماع ہے کہ تمام انبیاء کرام اور تمام ملائکہ کرام کے لئے مستقلاً صلوٰۃ (یعنی علیہ الصلاۃ والسلام اور صلی اللہ علیہ وسلم) کا استعمال جائز اور مستحب ہے لیکن ان کے علاوہ دیگر حضرات کے لئے اکثر علماء کے نزدیک یہ ”صلوٰۃ“ ابتداء میں درست نہیں، اسی لئے حضرت ابو بکر صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کہا جائے گا اور اس ممانعت میں اختلاف کیا گیا ہے، ہمارے بعض فقہاء اس کو حرام قرار دیتے ہیں، جبکہ صحیح مسلک وہ ہے جس پر اکثر فقہاء ہیں کہ یہ مکروہ تنزیہی ہے۔

فرشتے مکلف ہیں

شیخ عزالدین ابن جماعۃ "شرح بدء الامالی" میں فرماتے ہیں:

مکلفین کی تین قسمیں ہیں: ایک قسم وہ ہے جو پیدائش کے وقت سے مکلف بنائی گئی وہ فرشتے، حضرت آدم، حضرت حواء علیہما السلام ہیں اور ایک قسم وہ ہے جو اول پیدائش سے قطعاً مکلف نہیں اور یہ اولاد آدم ہیں اور ایک قسم جس میں نزاع ہے جبکہ ظاہر یہ ہے کہ وہ اول پیدائش سے مکلف ہیں اور یہ جنات ہیں۔

کتب حنابلہ میں سے کثیر الفوائد "کتاب الفروع" میں ہے کہ ابو حامد اپنی کتاب میں رقمطراز ہیں: جنات تکلیف اور عبادات کے لحاظ سے انسانوں کی طرح ہیں اور علماء کے مذاہب فرشتوں کو تکلیف، وعد اور وعید سے خارج کرنے کے متعلق ہیں پھر ایک ورق بعد خالی جگہ میں اپنے ستر کھولنے کے متعلق فرشتوں اور جنات سے پردہ کرنے کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ فقہائے حنابلہ کا ظاہر مذہب جنات سے پردہ کرنے کا ہے کیونکہ وہ مکلف اور اجنبی ہیں اسی طرح فرشتے بھی باوجود عدم تکلیف کے، کیونکہ آدمی تو (اپنے ستر کی حفاظت کرنے کا) مکلف ہے۔ [الحجائک فی اخبار الملائک: صفحہ 255]

فائدہ: ابو حامد کے ظاہر کلام سے مراد حضرات ملائکہ کرام کو اس تکلیف سے خارج کرنا ہے جس کے ہم مکلف قرار دیئے گئے ہیں نہ کہ مطلق (تکلیف کا حکم لگایا ہے جو فرشتوں انسانوں اور جنات سب کو شامل ہو) ورنہ فرشتے تو قطعی طور پر مکلف ہیں۔

مکلف ہونے کے دلائل

اللہ تعالیٰ ﷻ کا ارشاد گرامی ہے:

لَا يَعْصُونَ اللَّهَ مَا أَمَرَهُمْ وَ يَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝ (پارہ 28: سورہ تحریم: آیت 6)

ترجمہ: جو اللہ کا حکم نہیں ٹالتے اور جو انہیں حکم ہو وہی کرتے ہیں۔

لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ ۝ (پارہ ۱۷: سورة الانبياء: آیت ۲۷)

ترجمہ: بات میں اس سے سبقت نہیں کرتے اور وہ اسی کے حکم پر کار بند ہوتے ہیں۔

فائدہ: احادیث میں مختلف الفاظ سے مذکور ہے کہ فرشتے جب اللہ تعالیٰ ﷻ کو دیکھیں گے تو کہیں گے، تیری ذات پاک ہے، ہم نے تیری اس طرح سے عبادت نہیں کی جس طرح سے کرنے کا حق تھا اور چونکہ عبادت بغیر تکلیف کے نہیں ہوتی، اس لئے معلوم ہوا کہ فرشتے بھی مکلف ہیں۔

فرشتوں کے نبی امام الانبياء ﷺ

رسول اللہ ﷺ کے فرشتوں کی طرف مبعوث ہونے کے متعلق حضرات علمائے کرام کے دو مذہب ہیں، حق مذہب یہ ہے کہ حضور سرور عالم ﷺ فرشتوں کی طرف بھی نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں، اس مذہب کو قاضی شرف الدین بارزی اور شیخ تقی الدین سبکی نے راجح قرار دیا ہے اور یہی مذہب مختار ہے۔

اس مسئلہ میں امام سیوطی کی تالیف ”تزيين الارائك في ارسال النبي ﷺ الى الملائك“ خوب ہے۔

مسئلہ: حافظ ابن حجر عسقلانی ”الاصابه“ میں تحریر فرماتے ہیں:

فرشتوں کا شرف صحابیت میں داخل ہونا محل نظر ہے۔

اور بعض علماء یہ فرماتے ہیں: فرشتوں کا شرف صحابیت میں داخل ہونا اس بات پر

مبنی ہے کہ حضور ﷺ ان کی طرف مبعوث بھی ہیں یا نہیں؟

امام رازی نے ”اسرار التنزيل“ میں اس پر اجماع نقل فرمایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ

فرشتوں کی طرف رسول بنا کر مبعوث نہیں کئے گئے جبکہ ہم اس (مسئلہ میں ان کے اجماع کے

دعویٰ) کو تسلیم نہیں کرتے، کیونکہ شیخ تقی الدین سبکی نے اس بات کو راجح قرار دیا ہے کہ آپ ﷺ فرشتوں کی طرف بھی مبعوث ہوئے ہیں، بہت سے دلائل سے استدلال بھی کیا ہے جن کی شرح طوالت کی طالب ہے جبکہ شرف صحابیت کے حصول کی بنیاد اس بات پر رکھنا کہ حضور ﷺ فرشتوں کی طرف مبعوث بھی ہوں اور یہ بات واضح طور پر ناقابل امر ہے۔

فائدہ : شرف صحابیت کے لئے علماء نے یہ شرط بیان کی ہے کہ جس وقت کسی نے حضور ﷺ کو اپنے مومن ہونے کی حالت میں دیکھا تو وہ صحابی ہوگا (تو جب فرشتوں نے حضور ﷺ کی زیارت کی تو وہ بھی صحابی ہو گئے یہ بات کہ فرشتوں کی طرف آپ ﷺ مبعوث ہیں یا نہیں، اس بحث کا شرف صحابیت کے حصول سے کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ صحابی کی تعریف میں محدثین نے یہ شرط نہیں لگائی کہ آپ ﷺ اس کی طرف مبعوث بھی ہوں۔ اگرچہ یہ بات اپنی جگہ مسلمہ ہے کہ آپ ﷺ تمام کائنات کی طرف مبعوث ہیں)۔

فائدہ : حضور ﷺ کا فرشتوں کے لئے رسول ہونا تشریف اور تکلیف خاص کے طور پر ہے اس مسئلہ میں علامہ زرقانی نے بھی علامہ سیوطی کی تائید فرمائی ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام مخصوص امر میں فرشتوں کے لئے رسول تھے

علامہ ابن عماد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

آدم علیہ السلام کو فرشتوں کی طرف اس قسم کا رسول بنایا گیا تھا کہ وہ ان اسماء کا علم بتلائیں جو ان کو سکھایا گیا تھا، ہمارے رسول پاک ﷺ تمام ملائکہ کرام کے رسول ہیں، جیسا کہ امام شامی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: احناف کے نزدیک آنحضرت ﷺ فرشتوں کی طرف بھی رسول بنا کر مبعوث فرمائے گئے ہیں۔

مسئلہ : حضرت علامہ سبکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جس طرح انسانوں کے ساتھ جماعت درست ہے، اس طرح اکیلا آدمی اگر جماعت کا ثواب حاصل کرنا چاہے یا اپنے ذمہ سے وجوب جماعت اتارنا چاہے تو فرشتوں

(کے مقتدی ہونے کی نیت سے اذان و اقامت کہے اور نماز کی امامت کرے تو اس) سے بھی جماعت (کا ثواب) حاصل ہو جاتا ہے، حضرت علامہ سبکی فرماتے ہیں: یہ بات میں نے اپنی تحقیق سے کہی تھی، بعد میں اسے میں نے اپنے (شافعی المذہب) حضرات میں سے ایک کے ”فتاویٰ الحنطی“ میں منقول بھی دیکھا کہ جو آدمی کسی میدان میں اذان اور تکبیر کے ساتھ (اکیلے) نماز ادا کرے پھر وہ قسم لائے کہ اس نے جماعت سے ادا کی تو کیا اس کی قسم ٹوٹے گی یا باقی رہے گی؟ جواب یہ دیا: اس کی قسم درست ہے اس پر کوئی کفارہ نہیں کیونکہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کی گئی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ أَدَّنَ وَأَقَامَ فِي فِضَاءٍ مِنَ الْأَرْضِ وَصَلَّى وَحْدَهُ صَلَّتِ الْمَلَائِكَةُ خَلْفَهُ صُفُوفًا۔
ترجمہ: جس آدمی نے بیابان میں اذان اور اقامت کہی اور اکیلے نماز پڑھی تو اس کے پیچھے فرشتے صف باندھ کر نماز ادا کرتے ہیں۔ [کنز العمال: جلد 8: صفحہ 165: رقم الحدیث 23218]
پس اگر کوئی اس معنی کے حساب سے حلف اٹھائے تو اس کا حلف نہیں ٹوٹے گا
امام سبکی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

مذکورہ بات کی بنا اس پر ہے کہ اس نے جماعت کو عذر کی بنا پر ترک کیا ہو، ہم کہتے کہ جماعت (عند بعض الشواخ) فرض ہے تو کیا ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ اس کی قضا بھی واجب ہے جس طرح فاقد الطہورین (پانی اور تیمم نہ پانے والے) کی نماز واجب الاعدادہ ہے پس اگر تو اسی طرح سے ہے تو فرشتوں کی نماز کے بارے میں اگر ہم یہی کہیں کہ ان کی نماز انسانوں کی نماز کی طرح ہے، تو ان سے جماعت منعقد ہو جائے گی اور کہا جائے گا کہ وہ سقوط قضا میں کفایت کرے گی۔

اور کتب حنابلہ میں سے کتاب الفروع میں ہے کہ ”نوادر“ میں ہے: جماعت اور جمعہ فرشتوں اور مسلمان جنات کے ساتھ بھی منعقد ہو جاتا ہے اور وہ زمانہ نبوت میں

موجود تھے اور ہمارے مذہب کے امام ابوالبقاء رحمۃ اللہ علیہ سے اس طرح مذکور ہے کہ یہ دونوں (صاحب نو اور امام ابوالبقاء) یہی فرماتے ہیں، یہاں جمعہ میں وہ مراد ہے جس پر جمعہ واجب ہو جیسا کہ ابو حامد کے مذکورہ کلام سے ظاہر ہے کیونکہ مذہب یہ ہے کہ جمعہ ایسے آدمی سے منعقد نہیں ہوتا جس پر لازمی نہ ہو جیسے مسافر اور بچہ، تو یہاں بھی بطریق اولیٰ نہیں ہوگا، اس کے بعد انہوں نے حدیث سلمان فارسی کو مرفوعاً اور اثر سعید بن مسیب کو ذکر کیا۔

فائدہ : حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی حدیث سنن نسائی شریف میں اس طرح سے مروی ہے: جب کوئی آدمی بیابان میں ہو اور وضو کرنا ہو پس اگر پانی نہ ملے تو تیمم کرے پھر نماز کے لئے اذان دے اور اقامت کہے اور نماز پڑھے تو اللہ تعالیٰ کے لشکروں (فرشتوں) میں سے ایک لشکر (اس کے پیچھے) صف باندھتا ہے جو اس کے رکوع کے ساتھ رکوع کرتا ہے اور اس کے سجدے کے ساتھ سجدہ کرتا ہے۔ نیز محدث عبدالرزاق اور محدث ابن ابی شیبہ نے اپنی اپنی مصنف میں مذکورہ حدیث جن الفاظ کے ساتھ ذکر کی ہے اُس کا ترجمہ یہ ہے:

جب کوئی آدمی بیابان میں ہو اور نماز کا وقت آجائے تو یہ وضو کر لے پس اگر پانی نہ پائے تو تیمم کر لے پھر اگر اس نے اقامت کہی تو اس کے ساتھ دو فرشتے نماز پڑھتے ہیں اور اگر اذان بھی کہی اور اقامت بھی، تو اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر نماز ادا کرتا ہے جس کے دونوں کنارے نہیں دیکھے جاسکتے۔ (یہ ماقبل بھی گزر چکی)۔

اس حدیث کو امام بیہقی نے مرفوعاً بھی روایت کیا ہے اور حضرت سلمان رضی اللہ عنہ سے موقوفاً بھی اور موقوف کو مرفوع پر ترجیح دی ہے اور اس روایت کو محدث ابو نعیم نے ”حلیہ“ میں حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ کے کلام سے روایت کیا ہے۔

اور اثر حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کو امام مالک رضی اللہ عنہ نے ”موطأ“ میں حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے:

أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: مَنْ صَلَّى بِأَرْضِ فَلَاةٍ صَلَّى عَنْ يَمِينِهِ مَلَكٌ وَعَنْ شِمَالِهِ مَلَكٌ فَإِذَا أَدَّنَ وَأَقَامَ الصَّلَاةَ أَوْ أَقَامَ صَلَّى وَرَاءَهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ أَمْثَالُ الْجِبَالِ -

ترجمہ: جو آدمی بیابان میں نماز پڑھے تو اس کے دائیں بھی ایک فرشتہ نماز پڑھتا ہے اور اس کے بائیں بھی ایک فرشتہ نماز پڑھتا ہے اور اگر اس نے اذان دی اور اقامت کہی تو اس کے پیچھے پہاڑوں کی تعداد کے برابر فرشتے نماز ادا کرتے ہیں۔

اس حدیث کو حضرت لیث بن سعد رضی اللہ عنہ نے حضرت یحییٰ بن سعید رضی اللہ عنہ کے واسطے سے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ وہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے کلام سے اس کو نقل کرتے ہیں، نیز امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کے کلام سے اس کو نقل کرتے ہیں امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب میں فرمایا: یہی صحیح ہے۔ امام رافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

نماز پڑھنے والا اگر امام ہو تو اس کے لئے مستحب ہے کہ وہ پہلے سلام کے وقت دائیں طرف کے فرشتے مسلمان جنات اور انسانوں کے سلام کی نیت کرے اور دوسرے سلام کے وقت اپنے بائیں طرف کے حضرات (ملائکہ، مسلمان، جنات اور انسانوں) کی نیت کرے اور مقتدی بھی ایسی ہی نیت کرے لیکن منفرد (اکیلا نماز ادا کرنے والا) دونوں طرف سلام کہتے وقت اپنے دونوں طرف کے فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کرے۔

عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ: سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ ضَمْرَةَ يَقُولُ: سَأَلْنَا عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ صَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّهَارِ فَقَالَ: إِنَّكُمْ لَا تُطِيقُونَ ذَلِكَ، قُلْنَا: مَنْ أَطَاقَ مِنَّا ذَلِكَ؟ قَالَ: إِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَاهُنَا عِنْدَ الْعَصْرِ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَإِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هَاهُنَا كَهَيْئَتِهَا مِنْ هَاهُنَا عِنْدَ الظُّهْرِ صَلَّى أَرْبَعًا وَيُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ أَرْبَعًا وَبَعْدَهَا

رَكَعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْعَصْرِ أَرْبَعًا وَيُفْصِلُ بَيْنَ كُلِّ رَكَعَتَيْنِ بِالتَّسْلِيمِ عَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالنَّبِيِّينَ وَمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُسْلِمِينَ -

ترجمہ: حضرت ابواسحاق سے مروی ہے کہ انہوں نے عاصم بن ضمیرہ کو کہتے ہوئے سنا: ہم نے حضرت علیؑ سے حضور اکرم ﷺ کی دن کے نماز کے بارے میں سوال کیا تو انہوں نے فرمایا: تم اس کی طاقت نہیں رکھتے تو ہم نے عرض کی: کون ہے جو ہم سے زیادہ اس کی طاقت رکھتا ہے تب حضرت علیؑ نے ارشاد فرمایا: جب سورج عصر کے وقت ایسی ایسی حالت پر ہوتا تو آپ ﷺ دو رکعت ادا فرماتے اور جب سورج ظہر کے وقت ایسی حالت پر ہوتا تو نماز ظہر سے قبل اور بعد چار چار رکعت ادا فرماتے اور پھر دو رکعت ادا فرماتے اور عصر کی نماز سے قبل چار رکعت ادا فرماتے اور ہر رکعت کے بعد ملائکہ مقررین، انبیاء اور ان کے قبعین مؤمنین پر سلام سے فصل (فاصلہ) فرماتے۔

[مسند امام احمد بن حنبل: جلد 2: صفحہ 468: رقم الحدیث 1375: ترمذی شریف: کتاب الجمعة: باب کیف کان تطوع النبی بالنہار: صفحہ 152: رقم الحدیث 598: ابن ماجہ: کتاب اقامة الصلوة: باب ماجاء فیما یستحب من التطوع بالنہار: صفحہ 207: رقم الحدیث 1161: مشکوٰۃ شریف: کتاب الصلوة: باب السنن وفضائلها: صفحہ 367: رقم الحدیث 1171: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 258: رقم الحدیث 777]

اعجوبہ

امام زرکشی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ”احکام المساجد“ میں فرماتے ہیں:

حدیث مبارک میں وارد ہے کہ اس بیت اللہ سے وعدہ فرمایا گیا ہے کہ ہر سال چھ لاکھ افراد اس کا حج کریں گے اگر اس تعداد سے کم ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ ﷻ ان کو فرشتوں سے پورا کر دیتا ہے، حافظ ابن صلاح رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا ہے کہ جب سے کعبہ کو پیدا کیا گیا ہے تب سے وہ کسی جن یا فرشتے کے طواف سے خالی نہیں رہا۔

مسئلہ : شیخ ابواسحاق رحمۃ اللہ علیہ "کتاب المہذب" میں فرماتے ہیں:

(قضائے حاجت کے وقت) نہ تو قبلہ کی طرف منہ کرے، نہ پشت کرے، لیکن یہ عمارت میں جائز ہے، جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہے، اس لئے بھی کہ صحرا میں فرشتے یا جنات بیٹھتے اور نماز پڑھتے ہیں تو یہ (قضائے حاجت کرنے والا) ان کی طرف اپنا ستر ظاہر کرتا ہے جبکہ عمارت (بیت الخلاء) میں ایسی بات نہیں (یہ شوافع کا مذہب ہے، احناف کے نزدیک عمارت وغیرہ میں بھی قبلہ کی جانب منہ یا پشت نہیں کی جائے گی۔ تفصیل کتب فقہ میں ملاحظہ فرمائیں)۔

نکتہ

امام رافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

صحرا میں (قبلہ کی طرف پشت کرنے کی) ممانعت اس لئے وارد ہوئی ہے جیسا کہ ہمارے حضرات فقہاء نے ذکر فرمایا: صحرا کسی نمازی فرشتہ، جن اور انسان سے خالی نہیں ہوتا تو بسا اوقات اس نمازی کی نظر (قضائے حاجت کرنے والے کے) ستر پر پڑ جاتی ہے لیکن عمارتوں اور قضائے حاجت کے مقامات میں داخل نہیں ہوتے مگر شیاطین تو جو آدمی عمارتوں سے خارج میں نماز ادا کرتا ہے اس کے اور نمازی کے درمیان عمارت حائل ہو جاتی ہے (جب کہ سامنے کوئی دیوار ہو تب) یہ امام شافعی کا مذہب ہے، اس لئے کوئی ان کی طرف پیشاب کرتے وقت منہ بھی نہ کرے اور احناف کے نزدیک میدان اور عمارتوں وغیرہ ہر جگہ میں قضائے حاجت کے وقت قبلہ رخ ہونا درست نہیں، اس کی دلیل حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ قَالَ : إِنَّمَا أَنَا لَكُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ فَإِذَا ذَهَبَ أَحَدُكُمْ إِلَى الْغَائِطِ فَلَا يَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ وَلَا يَسْتَدْبِرُهَا لِحَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ -

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بیشک میں تمہارے لئے تمہارے والد کے مقام پر ہوں پس جب تم میں کوئی بیت الخلاء کو جائے تو

نہ قبلہ کو منہ کرے اور نہ پیٹھ کرے، نہ پاخانہ کے لئے، نہ ہی پیشاب کے لئے۔

[سنن الکبریٰ للبیہقی: جلد 1: صفحہ 166: رقم الحدیث 497]

حضرت سیدنا ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

إِذَا أَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوهَا وَلَكِنْ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا۔

ترجمہ: جب تم بیت الخلاء کو جاؤ تو قبلہ کی طرف نہ منہ کرو اور نہ پیٹھ لیکن پورب یا پچھم کی

طرف ہو جاؤ (یہ عرب کے اعتبار سے ہے)۔ [بخاری: کتاب الصلوٰۃ: قبلۃ اہل المدینہ: ص 95: رقم 394]

جس میں قضائے حاجت کے موقع پر قبلہ کی طرف رخ کرنا یا پشت کرنا ممنوع

قرار دیا گیا ہے، اگر بیت الخلاء کی دیوار کو پیشاب کرنے والے اور بیت اللہ شریف کے

درمیان پردہ تسلیم کیا جائے اور کعبہ کی حرمت میں کوئی فرق نہ آئے تو حضرات شوافع کو

چاہئے کہ وہ جہاں نماز کے سامنے دیوار حائل ہو وہاں نماز ادا نہ کیا کریں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت یہ ہے:

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا: ارْتَقَيْتُ فَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ حَفْصَةَ

فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقْضِي حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے فرماتے ہیں: میں اپنی بہن ام

المؤمنین سیدہ حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول

اللہ ﷺ کو دیکھا کہ قضائے حاجت کے لئے تشریف فرما ہیں حالانکہ آپ ﷺ قبلہ کو پیٹھ اور

شام کی جانب چہرہ اقدس کئے تھے۔

[بخاری شریف: کتاب الوضوء: باب التبرزنی البیوت: صفحہ 47: رقم الحدیث 148]

اس روایت کے بارے متعلق محدثین احناف فرماتے ہیں:

یہ روایت ممانعت سے قبل کی ہے یا اس وقت آپ ﷺ کو کوئی عذر ہو گا یا آپ ﷺ

اس حکم سے دوسرے بعض احکام کی طرح مستثنیٰ ہوں گے۔

علامہ سید محمد امین ابن عابدین شامی حنفی متوفی ۱۲۵۲ھ فرماتے ہیں:

پہلی (یعنی ابویوب رضی اللہ عنہ کی) روایت کو (عمل میں) ترجیح دی گئی کیونکہ وہ قول ہے اور یہ (یعنی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت) فعل اور قول میں سے قول سے اولیٰ ہے کیونکہ فعل خصوصیت اور عذر وغیرہما کا احتمال رکھتا ہے نیز ایک وجہ اور بھی ہے کہ وہ (یعنی ابویوب رضی اللہ عنہ کی روایت) حرام کرنے کے لئے ہے اور یہ (یعنی ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت) اباحت کے لئے ہے اور (اس معاملہ میں یعنی جب حرام اور حلال جمع ہو جائیں تو) مُحَرَّم (حرام ثابت کرنے والی دلیل) مقدّم ہوتی ہے اور اس کی مکمل بحث ”شرح المنیة“ میں ہے۔ [رد المحتار: جلد 1: صفحہ 554]

عمارات کے اندر اور میدانوں وغیرہ میں قبلہ کی طرف رخ کر کے قضائے حاجت کی ممانعت قبلہ کے احترام کی وجہ سے بھی ہے۔

خوابوں میں صورتیں دکھانے والا فرشتہ

علامہ قرطبی ”المفہم“ (شرح صحیح مسلم) میں بعض اہل علم سے نقل فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ایک فرشتہ ایسا ہے جو دکھائی دینے والی اشیاء کو سونے والے کے سامنے مقام ادراک میں پیش کرتا ہے اور اس کے سامنے محسوس صورتوں کی تمثیلات ظاہر کرتا ہے، کبھی تو یہ تمثیلات واقع میں موجودات کے موافق ہوتی ہیں اور کبھی معانی معقولہ کی طرح ہوتی ہیں دونوں حالتوں میں یہ صورتیں خوشخبری بھی ہوتی ہیں اور انجام کی تنبیہ بھی کرتی ہیں، علامہ قرطبی فرماتے ہیں: یہ بات جو نقل کی گئی ہے شریعت سے اس کے ثبوت کی ضرورت ہے۔ [الحجباتک فی اخبار الملائک: صفحہ 259]

مسئلہ کی دلیل بیان کرنے والا فرشتہ

امام ابو بکر ابن نورک اپنی کتاب مسیحی بہ "النظامی" میں اس مسئلہ کے بارہ میں کہ "اللہ تعالیٰ خالق اور ایک ہے اس کے سوا کوئی اور خالق نہیں ہو سکتا" لکھا ہے: اس کے متعلق میں نے بہت سے دلائل سے استدلال کیا جس کے بعد میں نے دیکھا جیسے ہر آدمی دیکھتا ہے جب کہ میں وہ دلائل لکھ چکا تھا اور اس کا متعلقہ حصہ اپنے ہاتھ سے رکھ دیا تھا اور ۶ ربیع الآخر منگل کی شب ۴۶۵ھ میں سو گیا تو ایک شخص مجھے کہتا ہے کہ اس مسئلہ کے بارے میں تو فرمان باری تعالیٰ جَلَّ جَلَلُهُ ہے:

اللَّهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ ثُمَّ رَزَقَكُمْ ثُمَّ يُمِيتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيكُمْ هَلْ مِنْ شُرَكَائِكُمْ مَنْ يَفْعَلُ مِنْ ذَلِكَ مِّنْ شَيْءٍ سُبْحٰنَهُ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ O (پارہ ۲۱: سورۃ الروم: آیت ۴۰)

ترجمہ: اللہ جَلَّ جَلَلُهُ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہیں روزی دی پھر تمہیں مارے گا پھر تمہیں جلانے گا کیا تمہارے شریکوں (معبودانِ باطلہ) میں بھی کوئی ایسا ہے جو ان کاموں میں سے کچھ کرے، پاکی اور برتری ہے اسے ان کے شرک سے۔

فائدہ: اس آیت سے استدلال کی صورت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَلُهُ نے یہ واضح فرمایا کہ رزق اسی کی طرف سے ملتا ہے اور رزق کا اطلاق ہر اس شے پر ہوتا ہے جس سے فائدہ اٹھایا جائے یا ہر وہ شے جو بندے کے پاس پہنچے جس سے بندہ بے نیاز نہ ہو سکے اور جو کچھ ضرورت ہو اس سے بندہ کچھ لے لے اور بندے کے تمام کام اس (رزق) کے ماتحت (آتے) ہیں اور یہ بھی (اللہ تعالیٰ نے) بیان فرمایا کہ کسی کی قدرت میں نہیں کہ وہ اس میں سے کچھ نہ کچھ کر سکے اور وہ ہرگز کر بھی نہیں سکے گا تو اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَلُهُ کے سوا اس کا کوئی خالق ہی نہیں ہو سکتا پس مجھے معلوم ہوا کہ ہمارے تمام کاموں کا خالق صرف اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَلُهُ کی ذات پاک ہے۔

اور اس آیت میں ایک اور صورت استدلال بھی ہے، چنانچہ فرمایا ”اللہ الذی خلقکم“ اس میں ”خلقکم“ (جس نے تمہیں پیدا کیا) ہمیں ہماری تمام صفات سمیت مشتمل ہے اگر اس نے ہمیں ہماری اوصاف سمیت پیدا نہ کیا ہوتا تو یوں فرماتا: اَللّٰهُ الَّذِي خَلَقَ اَجْسَامَكُمْ (اللہ ﷻ وہ ذات ہے جس نے تمہارے اجسام پیدا فرمائے) جب تخلیق ہمارے تمام اجسام مع صفات پر مشتمل ہوئی، جیسا کہ ہمیں معلوم ہوا کہ اس نے ہمارے اجسام اور اوصاف کو پیدا فرمایا ہے اور ہمارے اوصاف میں سے ہمارے کسب اور کام بھی داخل ہیں تو مجھے علم ہوا کہ ہمارے کسب سب کے سب اللہ تعالیٰ ﷻ کے پیدا کردہ ہیں۔

امام ابن فورک علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

یہ استدلال اس صورت پر جیسا کہ میں نے کہنے والے سے سنا ہے ممکن ہے جب کہ میں نے اس آیت سے اپنے اہل مذہب میں سے کسی کی کتاب میں استدلال نہیں دیکھا اور نہ سنا، اس استدلال کا میں نے اس خواب سے استفادہ کیا ہے اور اس کو (اپنی کتاب نظامی میں) بطور تبرک ذکر کیا ہے کیونکہ یہ فرشتہ کے القاء سے ہے۔

[الجبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 260-259]

مسئلہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث شریف مروی ہے:

اَلْمَلَائِكَةُ تُصَلِّي عَلٰی اَحَدِكُمْ مَا دَامَ فِيْ مُصَلَّاهُ الَّذِيْ صَلَّى فِيْهِ مَا لَمْ يُحَدِّثْ تَقْوُلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ۔

ترجمہ: تم میں سے جو کوئی اپنے مصلے (جائے نماز) پر جب تک رہے گا فرشتے اس کے لئے یہ دعائے رحمت کرتے رہیں گے، جب تک کہ بے وضو نہ ہو، اے اللہ ﷻ! اس کی مغفرت فرما، اے اللہ ﷻ! اس پر رحم فرما۔

[بخاری شریف: کتاب الصلوٰۃ: باب الحدیث فی المسجد: صفحہ 104: رقم الحدیث 445: ابوداؤد شریف: کتاب الصلوٰۃ

:باب فضل القعود فی المسجد: صفحہ 87: رقم الحدیث 469: نسائی شریف: کتاب المسجد: باب الترغیب فی الجلس فی

المسجد: صفحہ 122: رقم الحدیث 733: ابن ماجہ شریف: کتاب المساجد: باب لزوم المساجد: صفحہ 151: رقم الحدیث 799: الحجا نك فی اخبار الملائك: صفحہ 260: رقم الحدیث 781]

فائدہ: اس کا امام مہلب یہ مطلب بیان فرماتے ہیں:

مسجد میں ہوا خارج کرنا گناہ ہے وضو توڑنے والا ملائکہ کے استغفار اور دعا سے جن کی برکت کی امید ہے، محروم رہ جاتا ہے۔

گناہ بخشوانے کا طریقہ

حضرت ابن بطال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جس کے گناہ بہت ہوں اور بغیر مشقت کے اپنے سارے گناہ معاف کرانا چاہتا ہے تو اس کو چاہیے کہ اپنے مقام پر نماز ادا کرنے کے بعد بیٹھ جایا کرے تاکہ وہ اپنے لئے فرشتوں کی دعا اور استغفار کثرت سے حاصل کر لے کیونکہ اس کی قبولیت کی بہت امید ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا يَشْفَعُونَ إِلَّا لِمَنِ ارْتَضَىٰ (پارہ ۱۷: سورۃ الانبیاء: آیت ۲۸)

ترجمہ: اور شفاعت نہیں کرتے مگر اس کے لئے جسے وہ (اللہ تعالیٰ) پسند فرمائے۔

نماز کے بعد صفوں میں بیٹھے رہنا

نماز سے فراغت کے بعد تھوڑی دیر بیٹھنا یعنی دعا مانگنا یا کوئی وظیفہ پڑھنا، بڑے ثواب کا کام ہے، نجدی اس ثواب سے محروم ہیں، یہاں تک کہ امام مسجد کعبہ کا یہ حال ہے کہ فرضوں کے سلام کے بعد یہ جاوہ جا، الحمد للہ یہ طریقہ اہلسنت کو نصیب ہے کہ بعد نماز دعا و درود و سلام پڑھتے ہیں، چنانچہ حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا صَلَّى الرَّجُلُ الْمُسْلِمُ ثُمَّ جَلَسَ بَعْدَ الصَّلَاةِ صَلَّى عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ وَصَلَاتُهُمْ عَلَيْهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللَّهُمَّ ارْحَمْهُ۔

ترجمہ: جب کوئی مسلمان نماز سے فارغ ہو کر (اسی جگہ) نماز کے بعد بیٹھا رہتا ہے تو اس پر فرشتے اس وقت تک صلوٰۃ پڑھتے ہیں، جب تک کہ وہ اپنی جائے نماز پر رہے اور ان کی صلوٰۃ یہ ہے، اے اللہ ﷻ! اس کی مغفرت فرما، اے اللہ ﷻ! اس پر رحمت نازل فرما۔

[کنز العمال: جلد 7: صفحہ 131: رقم الحدیث 19068: شعب الایمان: جلد 4: صفحہ 386: رقم الحدیث 2700: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 193: رقم الحدیث 716]

امام نماز کیسا ہو؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِصْطَفُوا وَلِيَتَقَدَّمَكُمْ فِي الصَّلَاةِ أَفْضَلُكُمْ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يَصْطَفِي
مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَمِنَ النَّاسِ -

ترجمہ: (امامت) کے لئے انتخاب کرو چاہیے کہ نماز میں تمہارا امام تم میں سے افضل آدمی ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ ﷻ بھی فرشتوں اور بندوں سے اچھے حضرات کا انتخاب فرماتا ہے۔

[مجمع الزوائد: جلد 2: صفحہ 165: رقم الحدیث 2324: کنز العمال: جلد 7: صفحہ 255: رقم الحدیث 20592: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 194: رقم الحدیث 717]

انتباہ: اسی قاعدہ پر ہم اہلسنت کہتے ہیں: بد مذہب کے پیچھے نماز نہیں ہوتی، تفصیل دیکھئے فقیر کے رسالے (۱) امام حرم اور ہم (۲) دیوبندی امام کے پیچھے نماز کا حکم (اویسی غفرلہ)۔

روزہ دار اور فرشتے

حضرت ام عمارہ بنت کعب رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الصَّائِمَ إِذَا أَكَلَ عِنْدَهُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ حَتَّى يَفْرَغُوا -

ترجمہ: جب کسی روزہ دار کے پاس کوئی کھانا کھاتا ہے تو روزہ دار کے لئے اس

وقت تک فرشتے رحمت اور مغفرت کی دعائیں کرتے ہیں جب تک کہ (اس کے پاس کھانے والا

کھانے سے) فارغ نہ ہو جائے۔

[ترمذی شریف: کتاب الصوم: باب فضل الصائم اذا اكل عنده: صفحہ 193: رقم الحدیث 785: مسند امام احمد بن حنبل: جلد 44: صفحہ 616: رقم الحدیث 27061: موارد النظمآن: جلد 3: صفحہ 265: رقم الحدیث 953: شعب الایمان: جلد 5: صفحہ 208: رقم الحدیث 3313: معجم کبیر للطبرانی: جلد 25: صفحہ 30: رقم الحدیث 49: البحارک فی اخبار الملائک: صفحہ 194: رقم الحدیث 718]

فائدہ: کیونکہ جب روزہ دار کے سامنے کوئی کھانا کھائے تو اس کی خواہش بھی بھڑکتی ہے لیکن وہ اپنی خواہش کا قلمع قمع کرتا اور اپنے نفس کو اللہ ﷻ کے حکم کی پیروی میں روکتا ہے تو اسی صورت کو دیکھ کر فرشتے تعجب کرتے ہیں اور اس کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

حضرت سلیمان بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

الْغَدَاءُ يَا بِلَالُ! فَقَالَ: إِنِّي صَائِمٌ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: نَأْكُلُ أَرْزَاقَنَا وَفَضْلَ رِزْقِ بِلَالٍ فِي الْجَنَّةِ، أَشَعَرْتُ يَا بِلَالُ! أَنَّ الصَّائِمَ تُسَبِّحُ عِظَامُهُ وَتَسْتَغْفِرُ لَهُ الْمَلَائِكَةُ مَا أَكَلَ عِنْدَهُ۔

ترجمہ: اے بلال! ہمارے ساتھ کھاؤ، انہوں نے عرض کیا میں روزہ دار ہوں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: ہم تو اپنا رزق کھا رہے ہیں اور بلال کا رزق جنت میں محفوظ ہے، اے بلال! کیا تم جانتے ہو کہ روزہ دار کی ہڈیاں بھی تسبیح پڑھتی ہیں اور اگر کوئی اس کے پاس کھائے تو فرشتے روزہ دار کے لئے استغفار کرتے ہیں۔

[ابن ماجہ شریف: کتاب الصیام: باب فی الصائم اذا اكل عنده: صفحہ 304: رقم الحدیث 1739]

خطبہ جمعہ اور فرشتے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ كَانَ عَلَى كُلِّ بَابٍ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ مَلَائِكَةٌ يَكْتُبُونَ الْأَوَّلَ فَأَلَّوْلَ فَإِذَا جَلَسَ الْأَمَامُ طَوَّأُوا الصُّحُفَ وَجَاءُوا يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ۔

ترجمہ: جب جمعہ کا دن ہوتا تو ہر مسجد کے دروازوں میں سے ہر دروازے پر فرشتے آتے ہیں جو لوگوں کے ثواب ان کے سفر کے حساب سے لکھتے ہیں جو پہلے آتا ہے اس کا ثواب زیادہ لکھتے ہیں اور جو اس کے بعد لیکن باقیوں سے پہلے آنے والا ہے اس کا ثواب لکھتے ہیں پس جب امام (ممبر پر) بیٹھ جائے تو وہ ان (ثواب اور درجات کے) اوراق کو لپیٹ لیتے ہیں اور خطبہ سنتے ہیں۔

[بخاری شریف: کتاب بدء الخلق: باب ذکر الملائکہ: صفحہ 655: رقم الحدیث 3211: نسائی شریف: کتاب الجمعہ: باب التکبیر الی الجمعہ: صفحہ 227: رقم الحدیث 1386: مسلم شریف: کتاب الجمعہ: باب فضل التہجیر یوم الجمعہ: صفحہ 382: رقم الحدیث 850: کنز العمال: جلد 7: صفحہ 302: رقم الحدیث 21167: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 194: رقم الحدیث 719]

فائدہ: یہ ثواب لکھنے والے فرشتے کراماً کاتبین فرشتوں کے علاوہ ہیں، جو صرف یہی عمل اپنے پاس موجود اوراق میں تحریر کرتے ہیں لیکن جب امام خطبہ دینے کے لئے ممبر پر بیٹھتا ہے تو پھر یہ کسی کی آمد کا ثواب نہیں لکھتے، بلکہ خطبہ سننے میں لگ جاتے ہیں لیکن کراماً کاتبین اپنے متعلقہ حضرات کے اعمال ان کے اعمال ناموں میں لکھتے رہتے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ غَدَتِ الشَّيَاطِينُ بِرَأْيَاتِهَا إِلَى الْأَسْوَاقِ فَيَرْمُونَ النَّاسَ بِالتَّرَائِيثِ أَوْ الرِّبَايِثِ وَيُثَبِّطُونَهُمْ عَنِ الْجُمُعَةِ وَتَغْدُو الْمَلَائِكَةُ فَيَجْلِسُونَ عَلَى أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَيَكْتُبُونَ الرَّجُلَ مِنْ سَاعَةٍ وَالرَّجُلَ مِنْ سَاعَتَيْنِ حَتَّى يَخْرُجَ الْإِمَامُ۔

ترجمہ: جب جمعہ کا دن آتا ہے تو شیاطین صبح اپنے اپنے جھنڈے لیکر کے بازاروں میں نکل آتے ہیں اور لوگوں کے سامنے (ضروریات وغیرہ کی) رکاوٹیں کھڑی کر دیتے ہیں اور نماز جمعہ سے روکتے ہیں اور (اسی طرح سے) فرشتے (بھی صبح) مسجد کے دروازوں پر آ بیٹھتے ہیں اور اول وقت میں آنے والے کے ثواب کو بھی لکھتے ہیں (اسی طرح آنے والوں کے

ثواب لکھتے رہتے ہیں) یہاں تک کہ امام خطبہ کے لئے نکلے (اور ممبر پر بیٹھ جائے تو یہ ثواب لکھنا روک دیتے ہیں اور امام کا خطبہ سننا شروع کر دیتے ہیں)۔

[البوداؤد شریف: کتاب الصلوٰۃ: باب فضل الجمعة: صفحہ 182: رقم الحدیث 1051: کنز العمال: جلد 7: صفحہ 302: رقم الحدیث 21164: مسند امام احمد بن حنبل: جلد 2: صفحہ 125: رقم الحدیث 719: الجہانک فی اخبار الملائک: صفحہ 195: رقم الحدیث 720: جمع الجوامع: جلد 1: صفحہ 242: رقم الحدیث 1742]

رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَانَ مَقْرَبَ بَدَنَةٍ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَانَ مَقْرَبَ بَقْرَةٍ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّلَاثَةِ فَكَانَ مَقْرَبَ كَبْشًا أَقْرَبَ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَانَ مَقْرَبَ دَجَاجَةٍ وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَانَ مَقْرَبَ بَيْضَةٍ فَإِذَا خَرَجَ الْإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلَائِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ۔

ترجمہ: جو شخص جمعہ کے لئے سب سے پہلے مسجد میں آتا ہے اس کو ایک اونٹ قربان کرنے کا ثواب ملتا ہے پھر جو آتا ہے اس کو گائے قربان کرنے کا ثواب ملتا ہے پھر جو آتا ہے اس کو مینڈھا قربان کرنے کا ثواب ملتا ہے، پھر جو آتا ہے اس کو مرغی صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے پھر جو آتا ہے اس کو انڈا صدقہ کرنے کا ثواب ملتا ہے اور جب امام خطبہ کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو ملائکہ بھی اسے سننے کے لئے حاضر ہو جاتے ہیں۔

[بخاری شریف: کتاب الجمعة: باب فضل الجمعة: صفحہ 181: رقم الحدیث 881: مسلم شریف: کتاب الجمعة: باب الطیب السواک یوم الجمعة: صفحہ 379: رقم الحدیث 850: البوداؤد شریف: کتاب الصلوٰۃ: باب فی الغسل الجمعة: صفحہ 68: رقم الحدیث 351: نسائی شریف: کتاب الجمعة: باب وقت الجمعة: صفحہ 227: رقم الحدیث 1388: ابن ماجہ شریف: کتاب اقامۃ الصلوٰۃ: باب فی غسل الجمعة: صفحہ 195: رقم الحدیث 1092]

بروز جمعہ بعض فرشتوں کی ڈیوٹی

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْجُمُعَةِ دُفِعَتْ أَلْوِيَةُ الْحَمْدِ إِلَى الْمَلَائِكَةِ إِلَى كُلِّ مَسْجِدٍ يُجْمَعُ فِيهِ فَيَحْضُرُ جِبْرِيلُ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ مَعَ كُلِّ مَلِكٍ مِنْهُمْ كِتَابٌ وَجُوهُهُمْ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ مَعَهُمْ قَرَاطِيسُ فِضَّةٍ وَأَقْلَامٌ ذَهَبٌ يَكْتُبُونَ النَّاسَ عَلَى مَرَاتِبِهِمْ فَمَنْ جَاءَ قَبْلَ خُرُوجِ الْإِمَامِ كُتِبَ مِنَ السَّابِقِينَ وَمَنْ جَاءَ بَعْدَ خُرُوجِ الْإِمَامِ كُتِبَ شَهِدَ الْخُطْبَةَ وَمَنْ جَاءَ بَعْدُ كُتِبَ شَهِدَ الْجُمُعَةَ فَإِذَا سَلَّمَ الْإِمَامُ تَصَفَّحَ الْمَلِكُ وَجُوهَ الْقَوْمِ فَإِذَا فَقَدَ الرَّجُلَ مِمَّنْ كَانَ يَكْتُبُهُ فِيمَا خَلَا مِنَ السَّابِقِينَ قَالَ: اللَّهُمَّ! عَبْدٌ فَلَا نَكْتُبُهُ فِيمَا خَلَا مِنَ السَّابِقِينَ لَا نَدْرِي مَا خَلَفَهُ اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ مَرِيضًا فَاشْفِهِ وَإِنْ كَانَ غَائِبًا فَأَحْسِنْ صَبْحَابَتَهُ وَإِنْ كَانَ قَبْضَتَهُ فَارْحَمَهُ وَيُؤْمِنُ الَّذِينَ مَعَهُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ -

ترجمہ: جب جمعہ کا دن ہوتا ہے تو ہر جامع مسجد کے لئے فرشتوں کو ایک ایک جھنڈا دیدیا جاتا ہے حضرت جبرائیل مسجد حرام (بیت اللہ شریف) میں تشریف لاتے ہیں اور ان کے ساتھ بہت سے فرشتے ہوتے ہیں اور ہر ایک فرشتہ کے ساتھ ایک کتاب ہوتی ہے ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند جیسے ہوتے ہیں ان کے پاس (مذکورہ کتاب کے) چاندی کے اوراق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں جو لوگوں کے اجر و ثواب کو ان کے مراتب کے اعتبار سے لکھتے ہیں پس جو امام کے ممبر پر آنے سے پہلے (مسجد میں) آگیا اسے سابقین میں درج کرتے ہیں اور جو امام کے ممبر پر بیٹھنے کے بعد آیا اس کے لیے لکھا جاتا ہے کہ یہ خطبہ میں شریک ہوا اور جو خطبہ کے بعد آیا اسے لکھا جاتا ہے کہ یہ نماز جمعہ میں شریک ہوا پھر جب امام سلام پھیر لیتا

ہے تو ایک فرشتہ حاضری کا پتہ لگانے کے لئے قوم کے چہروں کو غور سے دیکھتا ہے تو اگر کسی آدمی کو موجود نہیں پاتا ان لوگوں میں سے جن کو اس نے لکھا ہوتا ہے تو کہتا ہے ہم نہیں جانتے کہ وہ کیوں چلا گیا (سوائے سابقین کے کہ فرشتہ ان کے بارہ میں کچھ نہیں کہتا) اور یہ دعا کرتا ہے: اے اللہ ﷻ! اگر یہ مریض ہو گیا ہے تو اس کو شفا عطا فرما دے اور اگر غائب ہے تو اسے اچھی صحبت عطا فرما اور اگر تو نے اس کو موت دیدی تو اس پر رحمت کر اور جو فرشتے اس فرشتے کے ماتحت ہوتے ہیں وہ اس کی دعا پر آمین کہتے ہیں۔

[کنز العمال: جلد 7: صفحہ 304: رقم الحدیث 21182: جمع الجوامع: جلد 1: صفحہ 341: رقم الحدیث 2514:
الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 195: رقم الحدیث 722]

عید الفطر کے روز فرشتوں کی ڈیوٹی

حضرت اوس انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْفِطْرِ وَقَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى أَبْوَابِ الطَّرِيقِ فَنَادُوا أُغْدُوا يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ إِلَى رَبِّ كَرِيمٍ يَمُنُّ بِالْخَيْرِ ثُمَّ يُثِيبُ عَلَيْهِ الْجَزِيلَ لَقَدْ أَمَرْتُمْ بِقِيَامِ اللَّيْلِ فَقُمْتُمْ وَأَمَرْتُمْ بِصِيَامِ النَّهَارِ فَصُمْتُمْ وَأَطَعْتُمْ رَبَّكُمْ فَاقْبِضُوا جَوَائِزَكُمْ فَإِذَا صَلَّوْا نَادَى مُنَادٍ: أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ قَدْ غَفَرَ لَكُمْ فَارْجِعُوا رَاشِدِينَ إِلَى رِحَالِكُمْ فَهُوَ يَوْمُ الْجَائِزَةِ وَيُسَمَّى ذَلِكَ الْيَوْمُ فِي السَّمَاءِ يَوْمَ الْجَائِزَةِ -

ترجمہ: جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے تو فرشتے راستوں میں کھڑے ہو کر کے ندا کرتے ہیں، اے مسلمانو! اپنے رب کریم ﷻ کی طرف جلدی سے نکلو، وہ بہترین احسان کرنے والا ہے اور بہت بڑا اجر عطا کرنے والا ہے، تمہیں رات میں تراویح پڑھنے کا حکم دیا گیا تو تم نے تراویح پڑھی، تمہیں دن کو روزہ رکھنے کا حکم دیا گیا تو تم نے روزہ رکھا، تم اپنے رب ﷻ کی اطاعت کے انعامات وصول کرو، تو جب وہ عید کی نماز ادا کر لیتے ہیں تو آسمان سے ایک منادی ندا کرتا ہے: اب اپنے گھروں کو خوشی سے لوٹ جاؤ، تمہارے گناہ معاف

کر دیئے گئے اس دن کا نام آسمان میں ”یوم الجائزہ“ (انعامات کا دن) رکھا گیا ہے۔

[کنز العمال: جلد 8: صفحہ 224: رقم الحدیث 23735: جمع الجوامع: جلد 1: صفحہ 339: رقم الحدیث 2505: مجمع

الزوائد: جلد 2: صفحہ 362: رقم الحدیث 3225: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 196: رقم الحدیث 723]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَفْرَحُ بِذَهَابِ الشِّتَاءِ رَحْمَةً لِّمَا يَدْخُلُ عَلَى فُقَرَاءِ
الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الشَّدَّةِ -

ترجمہ: مومنین فقرا پر جو سردی کی تکلیف ہوتی ہے اُس پر ترس کھاتے ہوئے

سردی کے جانے پر فرشتے خوش ہوتے ہیں۔

[مجمع الزوائد: جلد 1: صفحہ 327: رقم الحدیث 1218: معجم کبیر للطبرانی: جلد 11: صفحہ 100: رقم الحدیث 11171:

کنز العمال: جلد 12: صفحہ 144: رقم الحدیث 35207: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 196: رقم الحدیث 724]

فائدہ: سردی کی قید اتفاقی ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہ خود ہی اپنی مخلوق کی ہر تکلیف پر بے انتہا
اجر و ثواب بخشتا ہے بالخصوص غربا و مساکین سے اور زیادہ پیار فرماتا ہے، یہاں تک کہ
قیامت میں اپنے فقرا کو اغنیاء سے پانچ سو سال پہلے بہشت میں بھیجے گا، اسی لئے حضور سرور
عالم صلی اللہ علیہ وسلم تعلیم اُمت کے لئے یوں دعا فرماتے ہیں:

اللَّهُمَّ أَحْبِبْنِي مَسْكِينًا وَأَمْتِنِي مَسْكِينًا وَأَحْشُرْنِي فِي زُمْرَةِ الْمَسَاكِينِ -

ترجمہ: اے اللہ جل جلالہ! مجھے حالت مسکینی کی زندگی اور حالت مسکینی کی موت عطا

فرما اور بروز قیامت مساکین کے ساتھ میرا معاملہ فرما۔

[ترمذی شریف: کتاب الزهد: باب ان فقراء المهاجرین یدخلون الجنة: صفحہ 531: رقم الحدیث 2352

: کنز العمال: جلد 6: صفحہ 201: رقم الحدیث 16588: ابن ماجہ: کتاب الزهد: باب مجالسة الفقراء: صفحہ 686:

رقم الحدیث 4126: مستدرک للحاکم: جلد 4: صفحہ 466: رقم الحدیث 7992]

جنت میں تسبیح و تہلیل سنانے والے فرشتے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: أَيُّنَ الَّذِينَ كَانُوا يُنْزَهُونَ
أَسْمَاعَهُمْ وَأَبْصَارَهُمْ عَنْ مَزَامِيرِ الشَّيْطَانِ؟ مَيِّزُوهُمْ فَيَتَمَيِّزُونَ فِي كُتُبِ الْمَسْكُومِ
وَالْعَنْبَرِ ثُمَّ يَقُولُ لِلْمَلَائِكَةِ: أَسْمِعُوهُمْ تَسْبِيحِي وَتَمَجِيدِي فَيُسْمِعُونَ بِأَصْوَاتٍ
لَمْ يَسْمَعْ السَّامِعُونَ بِمِثْلِهَا قَطُّ -

ترجمہ: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ﷻ ارشاد فرمائے گا: وہ لوگ کہاں
ہیں جو اپنے کان اور آنکھیں شیطان کے گانے باجے سے محفوظ رکھتے تھے؟ ان سب کو الگ
کر دو، تو ان کو کستوری اور عنبر کے ٹیلوں پر نمایاں کر دیا جائے گا پھر اللہ تعالیٰ ﷻ فرشتوں
سے ارشاد فرمائے گا: تم ان کو میری تسبیح و تمجید سناؤ تو یہ (نیک لوگ) ایسی (خوبصورت) آوازوں
میں (تسبیحات و تجمیدات) سنیں گے کہ ایسی آوازیں کبھی بھی سننے والوں نے نہیں سنی ہوں گی۔

[تفسیر درمنثور: جلد 11: صفحہ 589: کنز العمال: جلد 15: صفحہ 96: رقم الحدیث 40658: الحبانک فی اخبار
الملائک: صفحہ 197: رقم الحدیث 727]

انتباہ: عام گانے باجے جو شیطانی باتوں سے بھرپور ہوتے ہیں، جبکہ دور حاضرہ میں
ایسے گانوں باجوں کی بھرمار ہے کہ جن سے بچنا مشکل ہو جاتا ہے، اس وقت خدا ترس لوگ
خود کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں خدا نخواستہ کہیں بچاؤ نہ ہو سکے تو دل سے ان امور سے
نفرت کا اظہار کرنا کافی ہے۔

مساجد میں رہنے والوں کے ساتھ فرشتوں کی ڈیوٹی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لِلْمَسَاجِدِ أَوْلَادًا وَالْمَلَائِكَةَ جُلَسَاءُ لَهُمْ إِنْ غَابُوا افْتَقَدُواهُمْ وَإِنْ مَرَضُوا عَادُواهُمْ وَإِنْ كَانُوا فِي حَاجَةٍ أَعَانُوهُمْ -

ترجمہ: کچھ لوگ مساجد کو لازم پکڑنے والے ہیں، فرشتے ان کے ساتھ بیٹھتے ہیں اگر یہ لوگ غائب ہو جائیں تو ان کو تلاش کرتے ہیں اگر بیمار ہوں، تو ان کی عیادت کرتے ہیں اور اگر کسی ضرورت میں پڑتے ہیں، تو ان کی اعانت کرتے ہیں۔

[کنز العمال: جلد 7: صفحہ 237: رقم الحدیث 20346: مصنف عبدالرزاق: جلد 11: صفحہ 297: رقم الحدیث 20585: مسند امام احمد بن حنبل: جلد 15: صفحہ 248: رقم الحدیث 9424: الجبارک فی اخبار الملائک: صفحہ 197: رقم الحدیث 729]

فائدہ: اس طرح کی ذیل کی روایت اور بھی کتب حدیث میں موجود ہے جس کو علامہ سیوطی نے مذکورہ روایت کی تقویت کے طور پر بیان فرمایا ہے۔

حضرت عطا خراسانی تابعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لِلْمَسَاجِدِ أَوْلَادًا جُلَسَاءُ لَهُمُ الْمَلَائِكَةُ يَتَفَقَدُونَهُمْ فَإِنْ كَانُوا فِي حَاجَةٍ أَعَانُوهُمْ وَإِنْ مَرَضُوا عَادُواهُمْ وَإِنْ غَابُوا تَفَقَدُواهُمْ وَإِنْ حَضَرُوا قَالُوا: أَذْكُرُوا اللَّهَ ذَكَرَكُمْ اللَّهُ -

ترجمہ: کچھ لوگ مساجد کو لازم پکڑنے والے ہیں، ان کے ساتھ فرشتے بیٹھتے ہیں اگر یہ لوگ غائب ہو جائیں تو ان کو تلاش کرتے ہیں، اگر کسی حاجت میں مصروف ہوتے ہیں تو یہ ان کی اعانت اور مدد کرتے ہیں اگر بیمار ہوتے ہیں، تو ان کی عیادت کرتے ہیں اور اگر (مسجد میں) حاضری سے رہ جائیں تو ان کو تلاش کرتے ہیں اور اگر موجود ہیں تو ان سے

کہتے ہیں: تم اللہ ﷻ کا ذکر کرو اللہ ﷻ تمہیں (بطور خاص) یاد کرے گا۔

[مجمع الزوائد: جلد 2: صفحہ 101: رقم الحدیث 2025: مصنف عبدالرزاق: جلد 11: صفحہ 297: رقم الحدیث 20585: کنز العمال: جلد 7: صفحہ 237: رقم الحدیث 20347: الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 198: رقم الحدیث 730]

فرشتوں کی دعا

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّهُ لَمْ يَدْعُ مَلَكٌ مُّقْرَبٌ وَلَا نَبِيٌّ مُّرْسَلٌ وَلَا عَبْدٌ صَالِحٌ إِلَّا كَانَ مِنْ دُعَائِهِ اللَّهُمَّ بِعِلْمِكَ عَلَى الْغَيْبِ وَبِقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيَيْ مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِي وَتَوَفَّنِي إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِي وَأَسْأَلُكَ خَشِيَّتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْحِكْمِ فِي الْغَضَبِ وَالرِّضَى وَالْقَصْدِ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنَى وَأَسْأَلُكَ نَعِيمًا لَا يَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَا تَنْقَطِعُ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَأَسْأَلُكَ النَّظَرَ إِلَى وَجْهِكَ وَالشُّوقَ إِلَى لِقَائِكَ فِي غَيْرِ ضَرَاءٍ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُضِلَّةٍ اللَّهُمَّ زَيْنًا بَزِينَةَ الْإِيمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُهْتَدِينَ -

ترجمہ: کوئی فرشتہ، نبی مرسل اور نیک بندہ ایسا نہیں جس نے دعائے مانگی ہو، اے اللہ ﷻ! اپنے علم غیب اور مخلوق پر اپنی قدرت کے مطابق مجھے اس وقت تک زندہ رکھنا جب تک کہ تو میرے لئے زندگی کو بہتر جانے اور اس وقت موت دینا جب تو میرے لئے وفات کو بہتر جانے، میں تجھ سے پوشیدہ حالت میں اور ظاہری حالت میں تیرے ڈر غصہ اور خوشی کے وقت دانائی کی بات، غربت اور تو نگری (کی حالتوں) میں میانہ روی طلب کرتا ہوں اور ایسی نعمت طلب کرتا ہوں جو کبھی ختم نہ ہو آنکھ کی ایسی ٹھنڈک مانگتا ہوں جو کبھی منقطع نہ ہو اور مرنے کے بعد اطمینان کی زندگی چاہتا ہوں، تجھ سے تیرے چہرے کی طرف نظر رکھنے کا سوال کرتا ہوں، تجھ سے ملاقات کا شوق مانگتا ہوں جو ضرر پہنچانے والی حالت سے

اور گمراہ کرنے والے فتنہ سے خالی ہواے اللہ ﷺ! ہمیں ایمان کی زینت سے مزین فرما اور ہدایت یافتہ رہنا بنا۔

[کنز العمال: جلد 2: صفحہ 97: رقم الحدیث 3837: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 198: رقم الحدیث 731]

فائدہ: اس میں انسان کو سمجھایا گیا ہے کہ مصائب سے تنگ آ کر موت کی دعا نہ مانگے بلکہ ایسی دعا مانگے جس سے اللہ ﷺ راضی ہو، فقیر بارگاہ الہی میں یہ دعا کرتا رہتا ہے:

اللَّهُمَّ إِنْ كَانَتْ الصَّيُورَةُ خَيْرًا لِّي فَأُصِيبْ بِالصِّحَّةِ وَالسَّلَامَةِ وَالْعُضْوِ وَالْعَافِيَةِ
وَالشَّرَافَةِ وَإِنْ كَانَتْ الْمَمَاتُ خَيْرًا لِّي فَأَمِتْنِي عَلَى الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ -

فرشتہ برائے تعلیم امت اور جبریل علیہ السلام

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَصَلِّي إِذْ
سَمِعْتُ مُتَكَلِّمًا يَقُولُ: اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ وَلَكَ الْمُلْكُ كُلُّهُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ كُلُّهُ
إِلَيْكَ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ عَلَانِيَتُهُ وَسِرُّهُ فَأَهْلُ أَنْ تُحَمِّدَ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ
اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي جَمِيعَ مَا مَضَى مِنْ ذَنْبِي وَاعْصِمْنِي فِيمَا بَقِيَ مِنْ عُمْرِي وَارْزُقْنِي
عَمَلًا زَاكِيًّا تَرْضَى بِهِ عَنِّي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاكَ مَلَكٌ آتَاكَ يُعَلِّمُكَ تَحْمِيدَ رَبِّكَ -

ترجمہ: حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر

ہوئے اور عرض کی: میں نماز پڑھ رہا تھا کہ ایک بولنے والے سے یہ دعا سنی:

اے اللہ ﷺ! تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں، ساری حکومت تیرے ہی لئے

ہے، تمام بھلائیاں تیرے ہی اختیار میں ہیں، تمام امور ظاہر اور پوشیدہ کو تو جانتا ہے، تو ہی

اس لائق ہے کہ تیری حمد بیان کی جائے، تو ہر شے پر قدرت والا ہے، اے اللہ ﷺ! جتنے گناہ

میری گذشتہ عمر میں سرزد ہوئے، ان سب کو معاف کر دے اور میری جتنی عمر باقی ہے اس

میں مجھے گناہوں سے محفوظ فرما، مجھے پاکیزہ عمل کی توفیق عطا فرما، جس کے سرانجام دینے

سے تو مجھ سے راضی ہو۔

رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ ایک فرشتہ تھا جو تمہیں تمہارے پروردگار ﷻ کی تعریف سکھانے کے لئے آیا تھا۔

[مجمع الزوائد: جلد 10: صفحہ 86: رقم الحدیث 16888: مسند امام احمد بن حنبل: جلد 38: صفحہ 378: رقم الحدیث 23355: الجہانک فی اخبار الملائک: صفحہ 199: رقم الحدیث 732]

امام ابن ابی الدنیانے ”کتاب الذکر“ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل فرمایا ہے: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میں مسجد میں داخل ہو کر ضرور نماز پڑھوں گا اور اللہ تعالیٰ ﷻ کی ایسی تعریفات بجلاؤنگا کہ ایسی تعریف کسی نے نہیں کی ہوگی پھر جب انہوں نے نماز ادا کی اور اللہ ﷻ کی تعریف کرنے بیٹھے تو ان کے پیچھے سے بلند آواز سے کسی نے یہ مذکورہ دعا پڑھی تو حضرت ابی بن کعب رسول اللہ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے اور اپنا واقعہ بیان کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے۔

فائدہ: جبرئیل علیہ السلام حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت کے ساتھ ساتھ آپ کی امت کی خیر و بھلائی میں بھی مشغول رہتے ہیں، حدیث سے ثابت ہے کہ حضور ﷺ کو ہر ایک کے ہر حال کا علم ہے خواہ وہ کہیں ہو۔

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْعَبْدَ لَيَلْتَمِسُ مَرْضَاةَ اللَّهِ وَلَا يَزَالُ بِذَلِكَ فَيَقُولُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لِحَبْرِيْلَ: إِنَّ فُلَانًا عَبْدِي يَلْتَمِسُ أَنْ يُرَضِّيَنِي أَلَا وَإِنَّ رَحْمَتِي عَلَيْهِ فَيَقُولُ جِبْرِيْلُ: رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَى فُلَانٍ وَيَقُولُهَا حَمَلَةُ الْعَرْشِ وَيَقُولُهَا مَنْ حَوْلَهُمْ حَتَّى يَقُولُهَا أَهْلُ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ ثُمَّ تَهْبِطُ لَهُ إِلَى الْأَرْضِ -

ترجمہ: بندہ جب اللہ ﷻ کی رضا کی جستجو کرتا ہے اور اسی میں لگا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ ﷻ فرماتا ہے، اے جبرائیل علیہ السلام! میرا فلاں بندہ مجھے راضی کرنے کی جستجو میں ہے سن لو! میں اس پر رحمت کرتا ہوں، تو حضرت جبرائیل علیہ السلام فرماتے ہیں، اللہ عزوجل کی فلاں بندے

جبرائیل علیہ السلام، میں نے کہا: وہ کون ہے جو اس کے بعد اُترا؟ کہا میرا کائیل علیہ السلام، میں نے کہا: ان کے بعد کون اُترے ہیں؟ کہا فرشتے، میں نے کہا: میں تم سے اس ذات کے واسطے سے پوچھتا ہوں جس نے تمہیں اس کی توفیق بخشی جو میں دیکھ رہا ہوں، اس تسبیح کے پڑھنے والے کو کتنا ثواب اور اجر ملے گا؟ کہا جس نے اس کو روزانہ ایک مرتبہ ایک سال تک پڑھا وہ اس وقت تک فوت نہ ہوگا جب تک اپنا مقام جنت میں نہ دیکھ لے۔

[الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 200: رقم الحدیث 735: تاریخ دمشق الکبیر: جلد 12: صفحہ 247: سیر اعلام النبلاء: جلد 1: صفحہ 1374: تحت الرقم 1475]

فائدہ: اس روایت کے بعد حضرت ابو الظاہریہ فرماتے ہیں:

میں نے دل میں کہا سال کی تو بڑی مدت ہے شاید میں ایک سال تک زندہ رہوں تو میں نے ایک ہی دن میں سال کے ایام کے برابر (۳۶۰ مرتبہ) کہہ ڈالا تو (اس کی برکت سے) میں نے جنت میں اپنا مقام اور ٹھکانہ دیکھ لیا۔

ابو ظاہریہ کا اسم ”حَدِيرُ بْنُ كُرَيْبٍ“ ہے اور یہ تابعی ہیں، حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں انتقال فرما گئے۔

نیک راتوں میں نیک لوگوں پر ملائکہ کا سلام

حضرت ابوسعید بن اعرابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں:

سَمِعْتُ أَبَا يَحْيَى بَنَ أَبِي مُرَّةَ يَقُولُ: طُفْتُ لَيْلَةَ السَّابِعِ وَالْعِشْرِينَ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَأَرَيْتُ الْمَلَائِكَةَ تَطُوفُ فِي الْهَوَاجِرِ إِلَى الْبَيْتِ -

ترجمہ: حضرت ابو یحییٰ بن ابی مرثدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے ماہ رمضان المبارک کی ستائیسویں شب کو بیت اللہ شریف کا طواف کیا تو مجھے فرشتوں کی زیارت ہوئی، وہ بھی فضا میں بیت اللہ شریف کے ارد گرد طواف کر رہے تھے۔

[شعب الایمان: جلد 5: صفحہ 273: رقم الحدیث 3415: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 200: رقم الحدیث 736]

عَنِ الشَّعْبِيِّ فِي قَوْلِهِ ﴿مِنْ كُلِّ أَمْرِ سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ﴾ قَالَ :
هُوَ تَسْلِيمُ الْمَلَائِكَةِ لَيْلَةَ الْقَدْرِ عَلَى أَهْلِ الْمَسَاجِدِ حَتَّى يَطْلُعَ الْفَجْرُ -

ترجمہ: فرمان باری تعالیٰ ”من کل امر سلام“ کی تفسیر میں امام شعبی رحمۃ اللہ
علیہ فرماتے ہیں: شب قدر میں فجر طلوع ہونے تک مساجد میں بیٹھنے والے حضرات (اور
اپنی جائے نماز پر بیٹھنے والی خواتین) پر فرشتے سلام پیش کرتے ہیں۔

[شعب الایمان: جلد 5: صفحہ 280: رقم الحدیث 3424: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 200: رقم الحدیث 737]

عَنْ مَنْصُورِ بْنِ زَادَانَ قَالَ : تَنْزَلُ الْمَلَائِكَةُ مِنْ تِلْكَ اللَّيْلَةِ حِينَ تَغِيبُ
الشَّمْسُ إِلَى أَنْ تَطْلُعَ الْغَدُ يَمْرُونَ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ يَقُولُونَ : السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا
مُؤْمِنُ -

ترجمہ: حضرت منصور بن زاذان (تابعی رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: اس رات (شب قدر)
میں غروب آفتاب کے وقت فرشتے نازل ہوتے ہیں اور طلوع فجر تک رہتے ہیں ہر مومن
سے گذرتے ہوئے کہتے ہیں ”السلام عليك يا مومن“ اے مومن تم پر سلام ہو۔

[الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 200: رقم الحدیث 738]

إِذَا كَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ لَمْ تَزَلِ الْمَلَائِكَةُ تَخْفِقُ بِأَجْنِحَتِهَا بِالسَّلَامِ مِنَ اللَّهِ
وَالرَّحْمَةِ مِنْ لَدُنْ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ إِلَى صَلَاةِ الْفَجْرِ -

ترجمہ: فرمان باری تعالیٰ جل جلالہ ”سلام“ کی تفسیر میں حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ
فرماتے ہیں: جب شب قدر ہوتی ہے تو فرشتے اپنے پروں کے بل اللہ جل جلالہ کی طرف سے
سلام اور رحمت لے کر زمین پر نماز مغرب سے نماز فجر تک رہتے ہیں۔

[الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 201: رقم الحدیث 739]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ القدر کے بارے

میں ارشاد فرمایا:

إِنَّهَا لَيْلَةٌ سَابِعَةٌ أَوْ تَاسِعَةٌ وَعِشْرِينَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فِي الْأَرْضِ
أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ الْحَصَى -

ترجمہ: شب قدر ستائیسویں یا ائتیسویں (ماہ رمضان) کو ہوتی ہے، اس رات میں
زمین پر سنگریزوں سے بھی زیادہ فرشتے نازل ہوتے ہیں۔

[مسند امام احمد بن حنبل: جلد 16: صفحہ 427: رقم الحدیث 10734: كشف الاستار: جلد 1: صفحہ 484: رقم
الحدیث 1030: مجمع الزوائد: جلد 3: صفحہ 309: رقم الحدیث 5042: معجم الاوسط للطبرانی: جلد 3: صفحہ 73: رقم
الحدیث 2522: مجمع البحرین: جلد 3: صفحہ 177: رقم الحدیث 1635: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 201:
رقم الحدیث 740]

فائدہ: طبرانی شریف کی حدیث میں سنگریزوں کے بجائے ستاروں کا ذکر ہے، علامہ
مناوی فرماتے ہیں: یہ رات سال کی تمام راتوں سے افضل ہے۔

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ يَكْتُبَ عَلَيَّ أُمَّتِي سُبْحَةَ الضُّحَى فَقَالَ: تِلْكَ صَلَاةُ
الْمَلَائِكَةِ مَنْ شَاءَ صَلَّاهَا وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهَا وَمَنْ صَلَّاهَا فَلَا يُصَلِّيْهَا حَتَّى تَرْتَفِعَ
الشَّمْسُ -

ترجمہ: میں نے اللہ جل جلالہ سے عرض کیا: وہ میری امت پر چاشت کی نماز فرض قرار
دیدے۔ تو ارشاد فرمایا: یہ فرشتوں کی نماز ہے جو (آدمی) چاہے ادا کرے اور جو چاہے ترک
کردے اور جو اس کو ادا کرنا چاہے تو سورج چڑھنے کے بعد ادا کرے۔

[کنز العمال: جلد 7: صفحہ 332: رقم الحدیث 21488: الفردوس بماثور الخطاب: جلد 2: صفحہ 311: رقم الحدیث
3406: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 201: رقم الحدیث 741]

ملائکہ کے پروں کی تعداد

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: جَاعِلِ الْمَلَائِكَةَ رُسُلًا قَالَ: بَعْضُهُمْ لَهُ جَنَاحَانِ وَبَعْضُهُمْ لَهُ ثَلَاثَةٌ أَجْنِحَةٍ وَبَعْضُهُمْ لَهُ أَرْبَعَةٌ أَجْنِحَةٍ -

ترجمہ: فرمان خداوندی ﴿جَاعِلِ الْمَلَائِكَةَ رُسُلًا أُولَى أَجْنِحَةٍ مَثْنَى وَثَلَاثَ وَرُبَاعًا﴾ کی تفسیر میں حضرت قتادہ (مشہور تابعی مفسر) فرماتے ہیں: ان فرشتوں میں بعض کے دو پر ہیں بعض کے تین پر ہیں اور بعض کے چار پر ہیں۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 202: رقم الحدیث 743]

”اولی اجنحة“ کی تفسیر میں حضرت ابن جریر (مشہور تابعی مفسر) فرماتے ہیں: فرشتوں کے پروں کی تعداد دو سے تین اور بارہ تک ہے (یعنی) پروں کی طاق تعداد ہے (یعنی) تین پروں والے بھی ہیں اور پانچ والے بھی اور وہ فرشتے جو موازین پر مقرر ہیں، ”و طران“ ہیں اور موازین والوں کے دس دس پر ہیں اور فرشتوں کے پروں دار ہیں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے چھ پر ہیں، ایک مشرق میں ہے، ایک مغرب میں اور دو ان کی آنکھوں پر ہیں اور دو پروہ ہیں جن کے متعلق بعض علماء فرماتے ہیں: ان کی پشت پر ہیں اور بعض علماء کہتے ہیں: حضرت جبریل علیہ السلام نے ان دونوں کو لپیٹ کر لباس بنایا ہوا ہے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 202: رقم الحدیث 744]

فائدہ: حضرت عبداللہ بن جریر سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

سَمُّوا بِأَسْمَاءِ الْأَنْبِيَاءِ وَلَا تُسَمُّوا بِأَسْمَاءِ الْمَلَائِكَةِ -

ترجمہ: (اپنے بچوں کے نام) حضرات انبیائے کرام کے ناموں پر رکھو فرشتوں کے

ناموں پر مت رکھو۔ [کنز العمال: جلد 16: صفحہ 175: رقم الحدیث 45210: جمع الجوامع: جلد 14:

صفحہ 502: رقم الحدیث 11603: تاریخ کبیر للبخاری: جلد 5: صفحہ 35: تاریخ ابن عساکر: جلد 7: صفحہ 328]

فرشتوں کی عبادت گاہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضور رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عَرَجَ بِي الْمَلِكُ إِلَى السَّمَاءِ السَّابِعَةِ انْتَهَيْتُ إِلَى بِنَاءٍ فَقُلْتُ لِلْمَلِكِ : مَا هَذَا؟ قَالَ : هَذَا بِنَاءُ بِنَاةِ اللَّهِ لِلْمَلَائِكَةِ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفًا يُقَدِّسُونَ اللَّهَ وَيُسَبِّحُونَهُ لَا يَعُودُونَ فِيهِ -

ترجمہ: مجھے فرشتے ساتویں آسمان پر لے گیا (یہاں تک کہ) میں ایک عمارت کے پاس جا پہنچا تو میں نے اس فرشتے سے پوچھا یہ کیا عمارت ہے؟ کہا: یہ وہ عمارت ہے جس کو اللہ تعالیٰ ﷻ نے فرشتوں کے لئے بنایا ہے اس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ﷻ کی تسبیح و تقدیس کرتے ہیں ان کو دوبارہ واپس آنے کا موقع نہیں ملے گا۔

[الحجامک فی اخبار الملائک: صفحہ 141: رقم الحدیث 519: فتح الباری: جلد 6: صفحہ 308]

فائدہ: اس مضمون کی ایک اور روایت حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

إِنَّ رَجُلًا قَالَ لِعَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : مَا الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ؟ قَالَ : بَيْتٌ فِي السَّمَاءِ بِحِيَالِ الْبَيْتِ حُرْمَةٌ هَذَا فِي السَّمَاءِ كَحُرْمَةِ هَذَا فِي الْأَرْضِ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ وَلَا يَعُودُونَ إِلَيْهِ -

ترجمہ: ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ بیت المعمور کیا ہے؟ تو فرمایا:

خانہ کعبہ کے عین مقابل آسمان میں ایک گھر ہے، اس کی حرمت بھی زمین والے بیت اللہ کی طرح ہے، اس میں روزانہ 70 ہزار فرشتے داخل ہوتے ہیں اور پھر دوبارہ ان کی حاضری نہیں ہوتی۔ [فتح الباری شرح بخاری: جلد 6: صفحہ 308: عالم الملائکۃ الابرار: سلیمان اشقر: صفحہ 37]

عَنْ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ يُصَلَّى فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ

مَلَكٍ وَمَا مِنَ السَّمَاءِ مَوْضِعٍ إِهَابٍ إِلَّا وَعَلَيْهِ مَلَكٌ سَاجِدٌ أَوْ قَائِمٌ -

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: بیت المعمور میں روزانہ ستر ہزار فرشتے نماز ادا کرتے ہیں اور آسمان میں ایک انسان کے جسم برابر بھی جگہ نہیں مگر اس پر کوئی نہ کوئی فرشتہ قیام میں ہے یا سجدہ میں ہے۔

[الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 142: رقم الحدیث 521: فتح الباری شرح بخاری: جلد 6: صفحہ 308]

ملائکہ کا حج

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ طَاوُسٍ قَالَ: إِنَّ الْبَيْتَ الْمَعْمُورَ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ بِحِذَاءِ هَذَا الْبَيْتِ تَحُجُّ إِلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ يَوْمَ حَجِّكُمْ هَذَا -

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن طاؤس رضی اللہ عنہ (تابعی رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: بیت المعمور ساتویں آسمان پر بیت اللہ شریف کے بالمقابل ہے جس دن تم (مسلمان) بیت اللہ شریف کا حج کرتے ہو فرشتے بھی اسی روز اس کے حج کو جاتے ہیں۔

[الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 142: رقم الحدیث 522]

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: أَوْحَى اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ إِلَى آدَمَ ابْنِ لِي بَيْتًا فَاحْفَفْ فِيهِ كَمَا رَأَيْتَ الْمَلَائِكَةَ تَحِفُّ بَيْتِي الَّذِي فِي السَّمَاءِ -

ترجمہ: حضرت عطا رضی اللہ عنہ (مشہور تابعی رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی: میرے لئے ایک گھر تعمیر کرو اور اس کا طواف کرو، جس طرح تم نے فرشتوں کو دیکھا ہے جو میرے اس گھر (بیت المعمور) کا جو آسمان میں ہے، طواف کرتے ہیں۔

[الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 142: رقم الحدیث 523]

عَنِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا هَبَطَ آدَمُ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ: إِنِّي مُهْبِطٌ مَعَكَ بَيْتًا يُطَافُ حَوْلَهُ كَمَا يُطَافُ حَوْلَ الْعَرْشِ وَيُصَلَّى عِنْدَهُ كَمَا يُصَلَّى عِنْدَ الْعَرْشِ -

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب حضرت آدم علیہ السلام کو آسمان سے اتارا تو (ان سے اللہ تعالیٰ نے) فرمایا: میں نے تمہارے ساتھ ایک گھر بھی اتارا ہے جس کے ارد گرد اس طرح طواف کیا جائے گا جس طرح عرش کے ارد گرد کیا جاتا ہے اور اس کے پاس اس طرح نماز پڑھی جائے گی جس طرح عرش کے پاس پڑھی جاتی ہے۔

[الحجباتک فی اخبار الملائک: صفحہ 142: رقم الحدیث 524]

حدود حرم تک حرم ہونے کی وجہ

عَنْ حُسَيْنِ بْنِ الْقَاسِمِ قَالَ : سَمِعْتُ بَعْضَ أَهْلِ الْعِلْمِ يَقُولُ : إِنَّهُ لَمَّا خَافَ آدَمُ عَلَى نَفْسِهِ مِنَ الشَّيْطَانِ اسْتَعَاذَ بِاللَّهِ فَأَرْسَلَ اللَّهُ مَلَائِكَةً حَفُّوا بِمَكَّةَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ وَوَقَفُوا حَوْلِهَا فَحَرَّمَ اللَّهُ الْحَرَمَ مِنْ حَيْثُ كَانَتِ الْمَلَائِكَةُ وَوَقَفَتْ -

ترجمہ: حضرت حسین بن قاسم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے بعض اہل علم سے سنا ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام نے شیطان سے اپنے بارے میں خوف کیا تو اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے پناہ مانگی تو اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان کی حفاظت کرنے کے لئے) فرشتے نازل فرمائے جنہوں نے مکہ شریف کو ہر طرف سے گھیر لیا اور اس کے اطراف میں رک گئے، تب سے اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرم مکہ کو وہاں تک حرم بنا دیا، جہاں جہاں تک (یہ) فرشتے ٹھہرے تھے۔

[الحجباتک فی اخبار الملائک: صفحہ 142: رقم الحدیث 525]

بیت المعمور پر روزانہ ستر ہزار فرشتے حاضری دیتے ہیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الْبَيْتُ الْمَعْمُورُ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ يَدْخُلُهُ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ لَا يَعُودُونَ إِلَيْهِ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ -

ترجمہ: بیت المعمور (فرشتوں کا قبلہ عبادت) ساتویں آسمان پر ہے جس میں روزانہ ستر ہزار فرشتے (حاضری دیتے اور) داخل ہوتے ہیں ان کو قیامت تک دوبارہ اس کی طرف لوٹنے کا موقعہ نہیں ملے گا۔

[درمنثور: جلد 13: صفحہ 693: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 141: رقم الحدیث 517: مستدرک للحاکم: جلد 2: صفحہ 551: رقم الحدیث 3799]

وہ چار سردار فرشتے جو امور دنیا کی تدبیر کرتے ہیں

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ قَالَ: يُدَبِّرُ أَمْرَ الدُّنْيَا أَرْبَعَةٌ جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَمَلَكُ الْمَوْتِ وَإِسْرَافِيلُ فَأَمَّا جِبْرِيلُ فَمَوْكَلٌ بِالرِّيَّاحِ وَالْجُنُودِ وَأَمَّا مِيكَائِيلُ فَمَوْكَلٌ بِالْقَطْرِ وَالنُّبَاتِ وَأَمَّا مَلَكُ الْمَوْتِ فَمَوْكَلٌ بِقَبْضِ الْأَرْوَاحِ وَأَمَّا إِسْرَافِيلُ فَهُوَ يَنْزِلُ بِالْأَمْرِ عَلَيْهِمْ -

ترجمہ: حضرت عبد الرحمن بن سابط رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کہ دنیا کے جملہ امور کی تدابیر چار فرشتے کرتے ہیں (۱) جبرائیل علیہ السلام (۲) میکائیل علیہ السلام (۳) ملک الموت (عزرائیل) علیہ السلام (۴) اسرافیل علیہ السلام: جبرائیل علیہ السلام ہو اور لشکروں پر مقرر ہیں اور میکائیل علیہ السلام بارش کے قطرات اور انگوریوں (کھیتیوں وغیرہ) پر مقرر ہیں اور ملک الموت علیہ السلام قبض ارواح پر مقرر ہیں اور اسرافیل علیہ السلام ان سب (تینوں) تک اللہ جل جلالہ کا حکم پہنچاتے ہیں۔

[شعب الایمان: جلد 1: صفحہ 316: رقم الحدیث 156: کتاب العظم: جلد 3: صفحہ 808: رقم الحدیث 376: تفسیر ابن ابی حاتم: جلد 10: صفحہ 3397: رقم الحدیث 19117: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 16: رقم الحدیث 27]

عَنْ ابْنِ سَابِطٍ قَالَ: فِي أَمِّ الْكِتَابِ كُلِّ شَيْءٍ هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَوُكِّلَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ أَنْ يَحْفَظُوهُ فَوُكِّلَ جِبْرِيلُ بِالْكِتَابِ أَنْ يَنْزِلَ بِهِ إِلَى الرَّسُولِ وَوُكِّلَ جِبْرِيلُ أَيْضاً بِالْهَلَكَاتِ إِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُهْلِكَ قَوْمًا وَوُكِّلَهُ بِالنَّصْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ وَوُكِّلَ مِيكَائِيلُ بِالْحِفْظِ وَالْقَطْرِ وَنُبَاتِ الْأَرْضِ وَوُكِّلَ مَلَكُ الْمَوْتِ بِقَبْضِ الْأَنْفُسِ

فَإِذَا ذَهَبَتِ الدُّنْيَا جَمَعَ مَنْ حَفِظَهُمْ وَقَابَلَ أُمَّ الْكِتَابِ فَيَجِدُونَهُ سَوَاءً۔

ترجمہ: ابن سابط رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اُم الکتاب میں ہر شے درج ہے جو کچھ بھی قیامت تک ہونے والا ہے تین فرشتوں کو حکم ہے کہ وہ اس کی حفاظت و نگرانی کریں، جبرائیل علیہ السلام کے ذمہ یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی کتابیں انبیاء و رسل کو پہنچائیں اور سرکش اقوام کی تباہی بھی جبرائیل علیہ السلام کے سپرد ہے جب اللہ تعالیٰ جل جلالہ چاہتا ہے کہ کسی قوم کو تباہ کرے تو جبرائیل علیہ السلام کو بھیجتا ہے ایسے ہی جنگوں میں مسلمانوں کی مدد کرنا بھی ان کے ذمہ ہے، میکائیل علیہ السلام کو حفظ اور بارش کے قطرات اور زمین کی انگوریوں کا کام سپرد ہے اور ملک الموت علیہ السلام کو قبض ارواح پر مقرر کیا گیا ہے جب دنیا مٹ جائے گی ان کے امور کا اور لوح محفوظ میں مندرج امور کا موازنہ کیا جائے گا تو دونوں برابر ہوں گے۔

[مصنف ابن ابی شیبہ: جلد 12: صفحہ 308: رقم الحدیث 35976: کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 983: رقم الحدیث 496: درمنثور: جلد 15: صفحہ 222: الحباک فی اخبار الملائک: صفحہ 16: رقم الحدیث 28]

تدبیر کنندگان ملائکہ کی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تصریح فرمائی ہے

فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا ۝ (پارہ ۳۰: سورۃ النازعات: آیت ۵)

ترجمہ: پھر کام کی تدبیر کریں۔

اس آیت میں ان ملائکہ کرام کی قسم ہے جو امور حق تعالیٰ جل جلالہ کی تدبیر کرتے ہیں۔

فائدہ: امام راغب علیہ الرحمہ نے فرمایا:

اس سے وہ ملائکہ کرام مراد ہیں جو تدبیر امور میں موزوں ہیں۔

[تفسیر ابن کثیر: جلد 8: صفحہ 313: تفسیر معالم التنزیل: صفحہ 1379: تفسیر کبیر: جلد 11: صفحہ 31]

یعنی وہ فرشتے جو بندوں کے لئے دنیوی و اخروی امور کی تدبیر کرتے ہیں، جیسے

انہیں کہا گیا ہے بغیر کمی بیشی کے۔ (روح البیان) تقریباً اکثر تفاسیر میں فالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا سے

ملائکہ کرام مراد لی گئی ہے، اس میں ہمارے دور کے معتزلہ کو انکار نہیں، ہاں انہیں سابق معتزلہ

کی طرح انکار ہے تو اولیاء کرام سے صاحب ”روح البیان“ نے اسی مقام پر یوں فرمایا:
 نفوس شریفہ (اولیاء کرام) کے لئے بعید نہیں کہ ان سے اس عالم میں آثار کا ظہور ہو
 وہ ابدان سے مفارقت (وصال) کر گئے ہوں یا ابدان میں ہوں اس کی دلیل انسان کے
 خواب کی ہے کہ وہ خواب میں بہت سے بندگانِ خدا کی زیارت کرتا ہے، تو وہ اسے اس کے
 مطلوب کی رہبری کرتے ہیں اس کے بعد آخر میں فیصلہ فرمایا کہ:

فَإِذَا كَانَ التَّدْبِيرُ بِيَدِ الرُّوحِ وَهُوَ فِي هَذَا المَوْطِنِ فَكَذَا إِذَا انْتَقَلَ مِنْهُ
 إِلَى البَرزَخِ بَلْ هُوَ بَعْدَ مُفَارَقَتِهِ البَدَنِ أَشَدُّ تَأْثِيرًا وَتَدْبِيرًا لِأَنَّ الجَسَدَ حِجَابٌ فِي
 الجُمَّلَةِ أَلَا تَرَى أَنَّ الشَّمْسَ أَشَدُّ إِحْرَاقًا إِذَا لَمْ يُحِجِبْهَا غَمَامٌ أَوْ نَحْوُهُ -

ترجمہ: جب تدبیر روح کے ہاتھ میں ہے اور وہ اسی وطن دنیا میں ہے ایسے ہی
 جب دنیا سے رخصت ہو کر برزخ میں منتقل ہوتی ہے بلکہ وہ تو بدن سے جدائی کے بعد زیادہ
 تاثیر و تدبیر رکھتی ہے اس لئے کہ جسد حجاب ہے، کیا نہیں دیکھتے ہو کہ سورج جب بادل وغیرہ
 سے محجوب نہ ہو تو زیادہ گرم ہوتا ہے۔
 [تفسیر روح البیان: جلد 10: صفحہ 373]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُولُ اللهِ ﷺ وَمَعَهُ جِبْرِيلُ
 يُنَاجِيهِ إِذْ انشَقَّ أَفْقُ السَّمَاءِ فَأَقْبَلَ جِبْرِيلُ يَتَضَاءُ لُ وَيَدْخُلُ بَعْضُهُ فِي بَعْضٍ وَيَدْنُو
 مِنَ الأَرْضِ فَإِذَا مَلَكَ قَدْ مَثَلَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ رَبَّكَ
 يُقَرِّتُكَ السَّلَامَ وَيُخَيِّرُكَ بَيْنَ أَنْ تَكُونَ نَبِيًّا مَلِكًا أَوْ نَبِيًّا عَبْدًا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:
 فَأَشَارَ جِبْرِيلُ إِلَى يَدِهِ أَنْ تَوَاضَعَ فَعَرِفْتُ أَنَّهُ لِي نَاصِحٌ، فَقُلْتُ: نَبِيًّا عَبْدًا فَعَرَجَ
 ذَلِكَ المَمَلِكُ إِلَى السَّمَاءِ فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ! قَدْ كُنْتُ أَرَدْتُ أَنْ أَسْأَلَكَ عَنْ هَذَا
 فَرَأَيْتُ مِنْ حَالِكَ مَا شَغَلَنِي عَنِ المَسْئَلَةِ فَمَنْ هَذَا يَا جِبْرِيلُ؟ قَالَ: هَذَا إِسْرَافِيلُ
 خَلَقَهُ اللهُ يَوْمَ خَلَقَهُ بَيْنَ يَدَيْهِ صَافًا قَدَمِيهِ لَا يَرْفَعُ طَرْفَهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الرَّبِّ سَبْعُونَ نُورًا

مَا مِنْهَا نُورٌ يَدْنُو مِنْهُ إِلَّا احْتَرَقَ بَيْنَ يَدَيْهِ اللَّوْحُ الْمَحْفُوظُ فَإِذَا أَدَانَ اللَّهُ بِشَيْءٍ فِي السَّمَاءِ أَوْ فِي الْأَرْضِ ارْتَفَعَ ذَلِكَ اللَّوْحُ فَضَرَبَ جِبْهَتَهُ فَيَنْظُرُ فِيهِ فَإِنْ كَانَ مِنْ عَمَلِي أَمَرَنِي بِهِ وَإِنْ كَانَ مِنْ عَمَلِ مِيكَائِيلَ أَمَرَهُ بِهِ وَإِنْ كَانَ مِنْ عَمَلِ مَلِكِ الْمَوْتِ أَمَرَهُ بِهِ قُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ أَنْتَ؟ قَالَ: عَلَى الرِّيَّاحِ وَالْجُنُودِ قُلْتُ: عَلَى أَيِّ شَيْءٍ مِيكَائِيلُ؟ قَالَ: عَلَى النَّبَاتِ وَالْقَطْرِ قُلْتُ: عَلَى أَيِّ شَيْءٍ مَلِكُ الْمَوْتِ قَالَ عَلَى قَبْضِ الْأَنْفُسِ وَمَا ظَنَنْتُ أَنَّهُ هَبِطَ إِلَّا بِقِيَامِ السَّاعَةِ وَمَا ذَاكَ الَّذِي رَأَيْتَ مِنِّي إِلَّا خَوْفًا مِنْ قِيَامِ السَّاعَةِ -

ترجمہ: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھے کہ جبرائیل علیہ السلام آپ سے جو گفتگو ہوئے، اتنے میں اچانک آسمان کا کنارہ پھٹا تو اس وقت جبرائیل علیہ السلام کمزور ہونے لگے بلکہ یوں محسوس ہوتا کہ وہ اپنے آپ میں داخل ہو رہے اور زمین سے جا لگے اس کے بعد ایک فرشتہ نمودار ہوا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا اور عرض کی اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ جل جلالہ آپ کو سلام کہتا ہے اور آپ کو اختیار دیتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہیں تو نبی بادشاہ ہوں یا نبی عبد، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: مجھے جبرائیل علیہ السلام نے اشارہ کیا کہ میں تواضع کروں، اس سے میں سمجھ گیا کہ یہ مجھے نصیحت کر رہے ہیں، تو میں نے کہا: نبی عبد ہونا چاہتا ہوں، اس کے بعد وہ آسمان پر اٹھ گیا، میں نے کہا کہ اے جبریل علیہ السلام! میرا ارادہ تھا کہ میں تم سے اس فرشتہ کے متعلق پوچھوں کہ وہ کون ہے لیکن مجھے مشغولیت نے سوال کا موقع نہ دیا تو اب بتاؤ یہ کون تھا؟ جبریل علیہ السلام نے کہا: یہ اسرائیل علیہ السلام تھے، جب سے انہیں اللہ جل جلالہ نے پیدا کیا ہے وہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے سامنے قدموں پر صف بستہ کھڑا رہتا ہے، آنکھ بھی نہیں جھپکاتا، اس کے اور اللہ جل جلالہ کے درمیان ستر نور ہیں، ان کا ہر ایک ایسا نور ہے کہ جو بھی ان کے قریب جائے تو جل کر راکھ ہو جائے، اسرائیل علیہ السلام کے آگے لوح محفوظ ہے، جب اللہ جل جلالہ آسمان یا

زمین کا کوئی حکم فرماتا ہے تو وہ لوح محفوظ بلند ہو کر اسرائیل علیہ السلام کی پیشانی کو مارتی ہے، وہ اس میں دیکھتا ہے اگر میرے لئے کوئی حکم ہوتا ہے تو مجھے سناتا ہے اگر میکائیل علیہ السلام کے متعلق ہوتا ہے تو میکائیل علیہ السلام کو سناتا ہے، اگر ملک الموت علیہ السلام کے متعلق ہوتا ہے تو ملک الموت علیہ السلام کو سناتا ہے، میں نے کہا: اے جبریل علیہ السلام! تمہارے ذمہ کیا کام ہے؟ عرض کی: ہواؤں اور لشکروں پر مقرر ہوں، میں نے کہا: تو میکائیل علیہ السلام؟ عرض کی وہ نباتات اور بارش پر مقرر ہیں، میں نے کہا کہ ملک الموت علیہ السلام کے ذمہ کیا ہے؟ کہا ان کے ذمہ قبض الارواح ہے، جبریل علیہ السلام نے فرمایا: میں نے سمجھا کہ میکائیل علیہ السلام قیام قیامت کے لئے اترے اور مجھے جب آپ نے دیکھا کہ کمزور ہو رہا تھا تو وہ اسی کے خوف سے تھا۔

[شعب الایمان: جلد 1: صفحہ 315: رقم الحدیث 155: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 17: رقم الحدیث 29]

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ أَقْرَبَ الْخَلْقِ مِنَ اللَّهِ جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَإِسْرَافِيلُ وَأَنَّهُمْ مِنَ اللَّهِ لَمَسِيرَةٌ خَمْسِينَ أَلْفَ سَنَةٍ جِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ وَمِيكَائِيلُ عَنِ الْآخِرَى وَإِسْرَافِيلُ بَيْنَهُمَا۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: اللہ

تعالیٰ جل جلالہ کی مخلوق میں سے زیادہ قریب جبرائیل علیہ السلام و میکائیل علیہ السلام و اسرافیل علیہ السلام ہیں اور ہر ایک اللہ جل جلالہ سے پچاس ہزار سال کی مسافت پر دور ہیں، جبرائیل علیہ السلام دائیں جانب ہے اور میکائیل علیہ السلام دوسری جانب اور اسرافیل علیہ السلام ان کے درمیان میں ہے۔

[کتاب العظم: جلد 3: صفحہ 812: رقم الحدیث 381: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 18: رقم الحدیث 30]

عَنْ وَهْبٍ قَالَ: هُوَ لِأَرْبَعَةِ أَمْلَاكٍ جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَإِسْرَافِيلُ وَمَلَكُ الْمَوْتِ أَوَّلُ مَنْ خَلَقَهُمُ اللَّهُ مِنَ الْخَلْقِ وَآخِرُ مَنْ يُمَيِّتُهُمْ وَأَوَّلُ مَنْ يُحْيِيهِمْ هُمُ الْمُدَبِّرَاتُ وَالْمُقَسَّمَاتُ أَمْرًا۔

ترجمہ: حضرت وہب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: چار فرشتوں کو اللہ جل جلالہ نے سب (فرشتوں) سے پہلے پیدا فرمایا اور سب سے آخر میں انہیں موت آئے گی، وہ ہیں جبریل علیہ السلام و میکائیل علیہ السلام و اسرافیل علیہ السلام و ملک الموت علیہ السلام اور قیامت میں سب سے پہلے ان فرشتوں کو زندہ فرمائے گا جو ”مدبرات الامر“ اور ”مقسمات الامر“ ہیں۔

[الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 18: رقم الحدیث 31]

عَنْ خَالِدِ بْنِ أَبِي عِمْرَانَ قَالَ: جِبْرِيلُ أَمِينُ اللَّهِ إِلَى رُسُلِهِ وَمِيكَائِيلُ يَتَلَقَى الْكُتُبَ الَّتِي تُرْفَعُ مِنْ أَعْمَالِ النَّاسِ وَإِسْرَافِيلُ بِمَنْزِلَةِ الْحَاجِبِ -

ترجمہ: حضرت خالد بن ابی عمران رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام رسل کرام کی طرف امین ہے اور میکائیل علیہ السلام اُن اعمال ناموں کو وصول کرتے ہیں جو لوگوں کے اعمال آسمان پر جاتے ہیں اور اسرافیل علیہ السلام بمنزلہ دربان کے ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 810: رقم الحدیث 379: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 18: رقم الحدیث 32]

عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ خَالِدٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْمَلَائِكَةِ أَكْرَمُ عَلَى اللَّهِ قَالَ لَا أَدْرِي فَجَاءَهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ يَا جِبْرِيلُ! أَيُّ الْخَلْقِ أَكْرَمُ عَلَى اللَّهِ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي فَعَرَجَ جِبْرِيلُ ثُمَّ هَبِطَ فَقَالَ: جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَإِسْرَافِيلُ وَمَلَكُ الْمَوْتِ فَأَمَّا جِبْرِيلُ فَصَاحِبُ الْحَرْبِ وَصَاحِبُ الْمُرْسَلِينَ وَأَمَّا مِيكَائِيلُ فَصَاحِبُ كُلِّ قَطْرَةٍ تَسْقُطُ وَكُلِّ وَرْقَةٍ تَنْبُثُ وَكُلِّ وَرْقَةٍ تَسْقُطُ وَأَمَّا مَلَكُ الْمَوْتِ فَهُوَ بِقَبْضِ رُوحِ كُلِّ عَبْدٍ فِي بَرٍّ أَوْ بَحْرٍ وَأَمَّا إِسْرَافِيلُ فَأَمِينُ اللَّهِ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ -

ترجمہ: عکرمہ ابن خالد رضی اللہ عنہ نے کہا: کسی نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے مکرم تر فرشتوں میں کون ہے؟ فرمایا: میں نہیں جانتا، اسی دوران جبریل علیہ السلام آئے آپ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام اللہ جل جلالہ کے فرشتوں میں مکرم تر کون ہے؟ عرض کی، میں نہیں جانتا، یہ سن کر جبریل علیہ السلام آسمان کی طرف اڑ گئے پھر آئے تو سوال مذکور کے جواب میں

عرض کی: جبریل علیہ السلام، میکائیل علیہ السلام، اسرافیل علیہ السلام و ملک الموت علیہ السلام، بہر حال جبریل علیہ السلام صاحب الحرب اور صاحب المرسلین، میکائیل علیہ السلام بارش کے قطرات کا ذمہ دار ہے اور ہر پتہ کا جو اگتا ہے اور ہر پتہ کا جو گرتا ہے، ملک الموت علیہ السلام ہر بندے کی روح قبض کرنے پر مقرر ہیں خواہ کوئی جنگل میں ہو یا دریاؤں میں اور اسرافیل علیہ السلام ملائکہ مذکور اور اللہ عزوجل کے درمیان امین ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 811: رقم الحدیث 380: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 18: رقم الحدیث 33]

عَنْ أَبِي الْمَلِيحِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ صَلَّى مَعَ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم رَكَعَتِي الْفَجْرِ فَصَلَّى قَرِيبًا مِنْهُ فَصَلَّى النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم رَكَعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيلَ وَمِيكَائيلَ وَاسْرَافيلَ وَ مُحَمَّدٍ اَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ -

ترجمہ: ابوالملیح نے اپنے والد سے روایت کی ہے: انہوں نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب فجر کی نماز پڑھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دو رکعت نہایت ہی خفیف کر کے پڑھیں، فرمایا پھر میں نے آپ سے سنا: ”اے اللہ جل جلالہ! اے جبرائیل علیہ السلام و میکائیل علیہ السلام و اسرافیل علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رب جل جلالہ! میں تجھ سے جہنم سے پناہ مانگتا ہوں“ تین بار اس دعا کو پڑھا۔
[متدرک للحاکم: جلد 4: صفحہ 57: رقم الحدیث 6689: تفسیر درمنثور: جلد 1: صفحہ 497: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 18: رقم الحدیث 34]

عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم اُغْمِيَ عَلَيْهِ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِهَا فَجَعَلَتْ تَمْسَحُ وَجْهَهُ وَتَدْعُو لَهُ بِالشِّفَاءِ فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ لَا بَلْ أَسْأَلِي اللّٰهَ الرَّفِيقَ الْأَعْلَى مَعَ جِبْرِيلَ وَمِيكَائيلَ وَاسْرَافيلَ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ -

ترجمہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مرض وصال کے وقت بیہوشی طاری ہوئی اور آپ کا سر مبارک میری گود میں تھا، میں آپ کے چہرہ اقدس سے پسینہ پونچھتی اور آپ کے لئے شفا کی دعا مانگتی رہی، آپ کو جب افاقہ ہوا تو فرمایا: میرے

لئے رفیق ملا اعلیٰ مع جبریل علیہ السلام و میکائیل علیہ السلام و اسرافیل علیہ السلام کی دعا مانگ۔

[الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 19: رقم الحدیث 35: تفسیر درمنثور: جلد 1: صفحہ 497]

فائدہ: اس میں اشارہ فرمایا کہ امتی کو چاہیے کہ وہ آخرت کے لئے محبوبانِ خدا کی رفاقت کی دعا مانگے، ثابت ہوا کہ موت کے بعد بھی محبوبانِ خدا سے فائدہ پہنچتا ہے۔

حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام

آپ تمام ملائکہ کے سردار ہیں جیسے نبی پاک ﷺ تمام انبیاء علیہم السلام کے سردار ہیں یونہی جیسے صدیق اکبر ﷺ تمام صحابہ کرام ﷺ کے سردار ہیں اور ایسے ہی حضور غوث اعظم ﷺ جملہ اولیاء اللہ علیہم السلام کے سردار ہیں۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

فِي السَّمَاءِ بَيْتٌ يُقَالُ لَهُ: الْمَعْمُورُ بِحِيَالِ الْكَعْبَةِ وَ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ نَهْرٌ يُقَالُ لَهُ الْحَيَوَانُ يَدْخُلُهُ جِبْرِيْلُ كُلَّ يَوْمٍ فَيَنْغَمِسُ اِنْغِمَاسَةً ثُمَّ يَخْرُجُ فَيَنْتَفِضُ اِنْتِفَاضَةً يَخْرُجُ عَنْهُ سَبْعُونَ اَلْفَ قَطْرَةً يَخْلُقُ اللهُ تَعَالَى مِنْ كُلِّ قَطْرَةٍ مَلَكًا يُؤْمَرُونَ اَنْ يَأْتُوا الْبَيْتَ الْمَعْمُورَ فَيُصَلُّوْنَ فَيَفْعَلُوْنَ ثُمَّ يَخْرُجُوْنَ فَلَا يَعُوْدُوْنَ اِلَيْهِ اَبَدًا وَيُوَلِّي عَلَيْهِمْ اَحَدُهُمْ ثُمَّ يُؤْمَرُ اَنْ يَقِفَ بِهِمْ فِي السَّمَاءِ مَوْقِفًا يُسَبِّحُوْنَ اللهُ فِيهِ اِلَى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ۔

ترجمہ: کعبہ شریف کے بالمقابل آسمان میں ایک گھر ہے جس کا نام المعمور (یعنی آباد شدہ گھر) ہے اور اس چوتھے آسمان پر ایک نہر ہے جس کا نام نہر حیات ہے، حضرت جبرائیل علیہ السلام اس میں روزانہ ایک مرتبہ غوطہ لگاتے ہیں، اس کے بعد نکل کر ایک مرتبہ اپنے آپ کو ہلاتے ہیں جس سے ستر ہزار قطرے گرتے ہیں اور ہر قطرہ سے اللہ تعالیٰ جل جلالہ ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے، ان کو حکم دیا جاتا ہے کہ یہ بیت المعمور میں حاضری دیں تو یہ اس میں نماز ادا کرتے

ہیں اور اللہ تعالیٰ ﷻ کے اس حکم کی پیروی کرتے ہیں پھر یہ واپس لوٹتے ہیں اور ان کو پھر کبھی اس کی طرف واپس آنے کا موقع نہیں ملے گا ان فرشتوں پر انہیں میں سے ایک کو نگران بنا دیا جاتا ہے اور اس کو حکم دیا جاتا ہے کہ ان کے ساتھ آسمان میں اپنی مخصوص جگہ پر ٹھہرے، یہ سب فرشتے قیامت قائم ہونے تک اس مقام میں اللہ تعالیٰ ﷻ کی تسبیح ادا کرتے ہیں۔

[تفسیر درمنثور: جلد 13: صفحہ 693: تفسیر ابن ابی حاتم: جلد 10: صفحہ 3314: رقم الحدیث 18673: فتح الباری شرح بخاری: جلد 6: صفحہ 309: تفسیر ابن کثیر: جلد 7: صفحہ 428]

فائدہ : روزانہ ستر ہزار فرشتوں کا بیت المعمور میں جا کر عبادت کرنا اور پھر قیامت تک ان کی باری نہ آنا یہ سب بخاری شریف اور مسلم شریف میں بھی مروی ہے۔
[بخاری شریف: کتاب بدء الخلق: باب ذکر الملائکة: رقم الحدیث 3207: مسلم شریف: کتاب الایمان: باب الاسراء: رقم الحدیث 429]

حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ جبرائیل علیہ السلام نے پڑھائی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَلَّى جِبْرِيلُ عَلَى آدَمَ وَكَبَّرَ عَلَيْهِ أَرْبَعًا صَلَّى جِبْرِيلُ بِالْمَلَائِكَةِ فِي مَسْجِدِ الْخَيْفِ زَادَ ابْنُ عَسَاكِرٍ فَعَرَفَ فَضْلُ جِبْرِيلَ عَلَى الْمَلَائِكَةِ -

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: حضرت آدم علیہ السلام کی نماز جنازہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے پڑھائی اور چار تکبیریں کہیں اور مسجد خیف میں فرشتوں کی امامت کرتے ہوئے جنازہ پڑھایا۔ امام ابن عساکر نے یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ اس سے دیگر فرشتوں پر حضرت جبرائیل علیہ السلام کی فضیلت معلوم ہوئی۔

[الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 197: رقم الحدیث 726]

جنازہ آدم علیہ السلام میں ملائکہ کی شمولیت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْمَلَائِكَةَ صَلَّى عَلَى آدَمَ فَكَبَّرَتْ عَلَيْهِ أَرْبَعًا -

ترجمہ: حضرت آدم علیہ السلام کا جنازہ فرشتوں نے پڑھا تھا اور ان کے جنازہ پر چار تکبیریں کہیں تھیں۔

[کنز العمال: جلد 15: صفحہ 247: رقم الحدیث 42275: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 197: رقم الحدیث 725] فائدہ: ہم جو نماز جنازہ پڑھتے ہیں اس میں بھی چار تکبیریں کہتے ہیں، مذکورہ حدیث ”حنفی مذہب“ کی تائیدی دلیل ہے، شیعہ اور وہابی غیر مقلد جنازہ میں پانچ یا زائد تکبیریں کہتے ہیں وہ اس حدیث کے خلاف کرتے ہیں۔

حنفی مذہب کے مزید دلائل کے لئے شرح معانی الآثار (امام طحاوی علیہ الرحمہ) یارڈو المختار المعروف فتاویٰ شامی کا مطالعہ فرمائیں۔

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام کا جنازہ فرشتوں نے پڑھا تھا اور امامت حضرت جبرائیل علیہ السلام نے کی تھی، جنازہ میں چار تکبیر کہی گئیں اور نماز جنازہ مسجد خیف میں ادا کی گئی جو میدان عرفات مکہ مکرمہ میں واقع ہے۔

جبرائیل علیہ السلام کے متعلق مزید احادیث مبارکہ

عَنْ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ: إِسْمُ جِبْرِيلَ عَبْدُ اللَّهِ وَاسْمُ ميكَائيلَ عَبْدُ اللَّهِ وَاسْرَافيلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ وَكُلُّ شَيْءٍ رَجَعَ إِلَى إيلَ فَهُوَ مُعَبَّدٌ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ -

ترجمہ: علی بن حسین رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام کا نام عبد اللہ ہے اور میکائیل علیہ السلام کا عبید اللہ ہے، اسرافیل علیہ السلام کا نام عبد الرحمن ہے۔ ہر وہ اسم جسمیں لفظ ”ایل“ ہو وہ بمعنی عبد اللہ ہوگا۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 812: رقم الحدیث 382: فتح الباری: جلد 8: صفحہ 165: تحت رقم الحدیث 4480: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 19: رقم الحدیث 36]

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جِبْرِيلُ عَبْدُ اللَّهِ وَمِيكَائِيلُ عَبْدُ اللَّهِ وَكُلُّ اسْمٍ فِيهِ "إِيلٌ" فَهُوَ مُعَبَّدٌ لِلَّهِ -

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام کا نام عبد اللہ ہے اور میکائیل علیہ السلام کا عبید اللہ ہے اور ہر وہ اسم جس میں لفظ "ایل" ہو وہ بمعنی عبد اللہ ہوگا۔

[فتح الباری: جلد 8: صفحہ 166: رقم الحدیث 4480: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 19: رقم الحدیث 37]

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ: اسْمُ جِبْرِيلَ فِي الْمَلَائِكَةِ خَادِمٌ رَبُّهُ عَزَّوَجَلَّ -

ترجمہ: عبد العزیز بن عمیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام کا نام ملائکہ میں خادِمُ رَبِّہُ (اپنے رب کا خادم) ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 776: رقم الحدیث 351: تفسیر درمنثور: جلد 1: صفحہ 485: تفسیر ابن ابی حاتم: جلد 1: صفحہ 183: رقم الحدیث 968: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 19: رقم الحدیث 38]

عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ: بَلَّغْنِي أَنَّ جِبْرِيلَ إِمَامُ أَهْلِ السَّمَاءِ -

ترجمہ: موسیٰ بن ابی عائشہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھے حدیث پہنچی ہے: جبریل علیہ السلام

آسمان والوں کے امام ہیں۔

[تفسیر درمنثور: جلد 1: صفحہ 486: کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 786: رقم الحدیث 359: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 19: رقم الحدیث 39]

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلِ الْمَلَائِكَةِ "جِبْرِيلُ" -

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں

افضل ملائکہ کی خبر دوں؟ وہ جبریل علیہ السلام ہے۔

[کنز العمال: جلد 12: صفحہ 156: رقم الحدیث 35338: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 19: رقم الحدیث 40]

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جِبْرِيلَ فِي حُلَّةٍ خَضْرَاءَ قَدْ مَلَأَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ -

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا: میں نے جبریل علیہ السلام کو سبز پوشاک میں دیکھا تو اس نے آسمان وزمین کے درمیان کو اپنے جسم سے پر کر رکھا تھا۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 765: رقم الحدیث 341: الجہانک فی اخبار الملائک: صفحہ 19: رقم الحدیث 41]
عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ جِبْرِيلَ مُنْهَبِطًا قَدْ مَلَأَ مَا بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ عَلَيْهِ ثِيَابٌ سُنْدَسٌ مُعَلَّقٌ بِهَا اللُّلُوءُ وَالْيَاقُوتُ -

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے جبریل علیہ السلام کو نیچے اترتا ہوا دیکھا تو اس نے آسمان وزمین کے دونوں کناروں کو اپنے جسم سے پر کر رکھا تھا، اس پر سندس کا لباس تھا اور اس پر لؤلؤ و یاقوت کا جڑاؤ تھا۔
[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 767: رقم الحدیث 343: مسند امام احمد: جلد 6: صفحہ 120: رقم الحدیث 25397:
الجہانک فی اخبار الملائک: صفحہ 20: رقم الحدیث 42]

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لِجِبْرِيلَ وَدِدْتُ لَوْ رَأَيْتُكَ فِي صُورَتِكَ، قَالَ: وَتَحِبُّ ذَلِكَ؟ قَالَ نَعَمْ قَالَ: مَوْعِدُكَ كَذَا وَكَذَا مِنْ اللَّيْلِ بَقِيعِ الْغُرُقَدِ، فَلَقِيَهُ مَوْعِدُهُ فَنَشَرَ جَنَاحًا فَسَدَّ أَفْقَ السَّمَاءِ حَتَّى مَا يُرَى مِنَ السَّمَاءِ شَيْءٌ -

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور سرور عالم ﷺ نے ایک دفعہ جبریل علیہ السلام سے فرمایا: میں تمہیں اصلی صورت میں دیکھنا چاہتا ہوں؟ عرض کی: واقعی آپ چاہتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، عرض کی آپ کا اور میرا رات کے وقت بقیع الغرقد (جنت البقیع) میں وعدہ ہو گیا، جبریل علیہ السلام بمطابق وعدہ حاضر ہوئے، انہوں نے

اپنے پروں میں سے ایک پر کھولا، تو اس ایک پر نے آسمان کے تمام کناروں کو پر کر دیا، یہاں تک کہ آسمان میں کوئی شے نظر نہیں آتی تھی۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 771: رقم الحدیث 346: تفسیر درمنثور: جلد 1: صفحہ 487: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 20: رقم الحدیث 43]

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: رَأَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جِبْرِيلَ مُعَلَّقًا رِجْلَيْهِ عَلَيْهَا الدُّرُّ كَأَنَّهُ قَطْرُ الْمَطَرِ عَلَى الْبُقْلِ -

ترجمہ: عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو آسمان پر پاؤں لٹکائے ہوئے دیکھا، ان کے پاؤں پر موتی ایسے لگتے تھے جیسے سبزی پر بارش کے قطرے۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 773: رقم الحدیث 348: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 20: رقم الحدیث 44]

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ وَرَقَةَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ: يَا مُحَمَّدُ! كَيْفَ يَأْتِيكَ الَّذِي يَأْتِيكَ يَعْنِي جِبْرِيلُ قَالَ: يَأْتِينِي مِنَ السَّمَاءِ جَنَاحَاهُ لَوْلُو وَبَاطِنُ قَدَمَيْهِ أَحْضَرُ -

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت ورقہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ پر آنے والا یعنی جبریل علیہ السلام کیسے آتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ آسمان سے میرے پاس آتا ہے تو اس کے دونوں پروں پر موتی اور قدموں کے اندر کا حصہ سبز ہوتا ہے۔ [الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 20: رقم الحدیث 45]

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِجِبْرِيلَ: هَلْ تَرَى رَبَّكَ؟ قَالَ: إِنْ بَيْنِي وَبَيْنَهُ لَسَبْعِينَ حِجَابًا مِنْ نَارٍ وَنُورٍ لَوْ رَأَيْتُ أَدْنَاهَا لَأَحْتَرَقْتُ -

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبریل! کیا تو نے رب تعالیٰ جل جلالہ کو دیکھا ہے؟ عرض کی، میرے اور رب تعالیٰ جل جلالہ کے درمیان ستر حجاب نور و نار کے ہیں اگر میں اس کے پردوں میں سے ادنیٰ پردے کو دیکھوں تو جل جاؤں۔
[کتاب العظمہ: جلد 2: صفحہ 669: رقم الحدیث 264: الحجامک فی اخبار الملائک: صفحہ 20: رقم الحدیث 46]

عَنْ شُرَيْحِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا صَعِدَ إِلَى السَّمَاءِ رَأَى جِبْرِيْلَ فِي خِلْقَتِهِ مَنْظُومَ أَجْنَحَتِهِ بِالزَّبْرِجِدِ وَاللُّوْلُوِّ وَالْيَاقُوتِ قَالَ: فَخِيلَ إِلَيَّ أَنْ مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ قَدْ سَدَّ الْأُفُقَ وَكُنْتُ أَرَاهُ قَبْلَ ذَلِكَ عَلَى صُورٍ مُخْتَلِفَةٍ وَأَكْثَرَ مَا كُنْتُ أَرَاهُ عَلَى صُورَةِ دِحْيَةِ الْكَلْبِيِّ وَكُنْتُ أَحْيَانًا أَرَاهُ كَمَا يَرَى الرَّجُلُ صَاحِبَهُ مِنْ وَّرَاءِ الْغُرْبَالِ -

ترجمہ: شریح بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمانوں پر تشریف لے گئے تو حضرت جبریل علیہ السلام کو دیکھا: ان کے پرزبرجد اور موتیوں اور یاقوت سے جڑے ہوئے ہیں اور خیال کیا کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان نے افق کو پر کر رکھا ہے، حالانکہ اس سے قبل میں انہیں مختلف صورتوں میں دیکھتا تھا، اکثر انہیں دحیہ کلبی کی شکل میں دیکھتا تھا اور اکثر ایسے دیکھتا تھا جیسے تمہارا کوئی شخص چھلنی سے اس کے باہر کی شے کو دیکھتا ہے۔
[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 779: رقم الحدیث 356: تفسیر درمنثور: جلد 14: صفحہ 18: الحجامک فی اخبار الملائک: صفحہ 21: رقم الحدیث 46]

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا يَرَى جِبْرِيْلَ فِي صُورَتِهِ إِلَّا مَرَّتَيْنِ أَمَّا وَاحِدَةٌ فَإِنَّهُ سَأَلَهُ أَنْ يَرِيَهُ نَفْسَهُ فَأَرَاهُ نَفْسَهُ فَسَدَّ الْأُفُقَ وَأَمَّا الْأُخْرَى فَلَيْلَةٌ إِسْرَاءِ عِنْدَ السُّدْرَةِ -

ترجمہ: حضرت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں صرف دو بار دیکھا ہے (۱) آپ نے اس سے خود سوال کیا کہ وہ اپنی صورت دکھائیں، جب صورت دکھائی تو اس نے افق کو پر کر دیا (۲) شب اسراء

میں سدرۃ المنتہیٰ کے نزدیک۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 791: رقم الحدیث 364: تفسیر ابن ابی حاتم: جلد 10: صفحہ 3318 رقم الحدیث 18696: الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 21: رقم الحدیث 47]

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَا بَيْنَ مَنْكَبِي جِبْرِيلَ مَسِيرَةٌ خَمْسَ مِائَةٍ عَامٍ لِلطَّائِرِ السَّرِيعِ الطَّيْرَانِ -

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبریل علیہ السلام

کے دوکاندھوں کی درمیانی مسافت پانچ سو سال ہے جسے تیز رفتار پرندہ اڑ کر طے کرے۔

[تفسیر درمنثور: جلد 1: صفحہ 488: کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 801: رقم الحدیث 375: الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 21: رقم الحدیث 48]

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: جِبْرِيلُ لَهُ سِتُّ مِائَةٍ جَنَاحٍ مِنْ لَوْلُؤٍ نَشْرَهَا مِثْلَ رِيشِ الطَّوْأْوِيسِ -

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبریل علیہ السلام

کے موتیوں کی طرح کے چھ سو پر ہیں، انہیں مور (پرنده) کی طرح پھیلاتا ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 801: رقم الحدیث 374: الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 21: رقم الحدیث 49]

أَخْرَجَ ابْنُ جَرِيرٍ عَنْ حُدَيْفَةَ وَابْنِ جُرَيْجٍ وَقَتَادَةَ دَخَلَ حَدِيثُ بَعْضِهِمْ فِي بَعْضٍ: لِجِبْرِيلَ جَنَاحَانِ وَعَلَيْهِ وَشَاحٌ مِنْ دُرٍّ مَنْظُومٍ وَهُوَ بَرَّاقٌ الشَّيَا أَجَلَى الْجَبِينِ وَرَأْسُهُ حُبْكٌ حُبْكٌ مِثْلَ الْمَرْجَانِ وَهُوَ اللَّوْلُؤُ كَأَنَّهُ الثَّلْجُ وَقَدَمَاهُ إِلَى الْخُضْرَةِ -

ترجمہ: صحابہ کرام کے مختلف اقوال میں مروی ہے: جبریل علیہ السلام کے دو پر ہیں اور

اس پر جڑے ہوئے موتیوں کا ہار ہے چمکیے مسوڑھوں والا، روشن ترین ماتھے والا، ان کے سر کے

بال گھنگرا لے بکھرنے ہوئے مرجان موتی کی طرح، گویا وہ برف (سفید تر) ہے اور اس کے

دونوں قدم سبزی مائل ہیں۔ [الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 21: رقم الحدیث 50: درمنثور: جلد 1: صفحہ 488]

عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنْبِهِ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ خَلْقِ جِبْرِيلَ فَذَكَرَ أَنَّ مَا بَيْنَ مَنْكِبَيْهِ مِنْ ذِي إِلَى ذِي خَفَقُ الطَّيْرِ سَبْعَ مِائَةِ عَامٍ -

ترجمہ: وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے جبریل علیہ السلام کی صورت کے متعلق سوال ہوا تو فرمایا: ان کے کاندھے کی ایک جانب سے دوسری جانب تک سات سو سال کی مسافت ہے جسے تیز پرواز پرندہ طے کرے۔

[تفسیر درمنثور: جلد 1: صفحہ 488: الحجامک فی اخبار الملائک: صفحہ 22: رقم الحدیث 51]

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے جبریل علیہ السلام کو اصلی صورت میں دیکھا

أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم! أَرِنِي جِبْرِيلَ فِي صُورَتِهِ؟ قَالَ: إِنَّكَ لَا تَسْتَطِيعُ أَنْ تَرَاهُ، قَالَ: بَلَى فَأَرِنِيهِ قَالَ: فَاقْعُدْ فَقَعَدَ جِبْرِيلُ عَلَى خَشَبَةٍ كَانَتْ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: اِرْفَعْ طَرْفَكَ فَانظُرْ فَرَفَعَ طَرْفَهُ فَرَأَى قَدَمَيْهِ مِثْلَ الزَّبْرُجَدِ الْأَخْضَرِ فَخَرَّ مُغْشِيًا عَلَيْهِ -

ترجمہ: حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: مجھے جبریل علیہ السلام کی اصلی صورت دکھائیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم انہیں نہ دیکھ سکو گے، عرض کی حضور! ضرور دکھائیے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بیٹھ جائیے، پھر جبریل علیہ السلام کعبہ شریف کی ایک لکڑی پر بیٹھ گئے، آپ نے فرمایا: حمزہ اوپر آنکھ اٹھا کر دیکھئے وہ جبریل علیہ السلام بیٹھا ہے، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے آنکھ اٹھائی تو ان کے قدموں کو دیکھا کہ وہ سبز زبرجد کے ہیں، اس کے بعد وہ بیہوش ہو کر گر پڑے۔

[الحجامک فی اخبار الملائک: صفحہ 22: رقم الحدیث 52]

فائدہ: جبریل علیہ السلام وحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں آتے تھے، وہ بھی وحی کے اقسام میں سے ایک قسم ہے کیونکہ وحی کے کئی مراتب تھے۔

تیسرا مرتبہ وحی کا یہ تھا کہ جبریل علیہ السلام کسی آدمی کی صورت اختیار کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم

کے پاس آتے اور پیغام الہی پہنچاتے تھے تاکہ جو کچھ ارشاد باری ہے اُسے یاد فرمائیں اور اکثر حضرت وحیہ کلبیہ رضی اللہ عنہ کی صورت میں آتے، یہ قبیلہ بنی کلب کے خوب رو صحابی تھے، ان کے حسن و جمال کا یہ عالم تھا کہ جب یہ بغرض تجارت نکلتے محمل نشین عورتیں نظارہ کرتیں۔

حضرت جبریل علیہ السلام کا وحیہ کلبیہ رضی اللہ عنہ کی صورت اختیار کرنے کے بارے میں اہل نظر کلام کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ جب جبریل علیہ السلام وحیہ کلبیہ رضی اللہ عنہ کی صورت میں آئے تو جبریل علیہ السلام کی روح کہاں تھی؟ اگر ان کے جسم شریف میں تھی تو ان کی صورت اصلی میں تو تین سو پو ہیں، لہذا جو کچھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا نہ تو وہ جبریل علیہ السلام کی روح ہے اور نہ ان کا جسم، اور روح اسی جسم میں تھی جو وحیہ رضی اللہ عنہ کی صورت میں ہے، تو وہ اپنے جسم اصلی سے نکل کر اس جسم میں آگئے تو کیا جسم سے انتقال روح کی وجہ سے جبریل علیہ السلام وفات پا گئے یا ان کا جسم روح منتقلہ سے خالی ہو کر بے روح کے زندہ رہا؟

”مواہب لدنیہ“ میں عینی سے جو بخاری کے شارح اور حنفی المذہب ہیں منقول ہے، انہوں نے کہا: بعید نہیں ہے کہ انتقال روح موجب موت نہ ہوئی ہو اور جسم شریف روح کی جدائی سے کسی قسم کا نقصان اٹھائے بغیر باقی رہا ہو، دوسرے جسم میں روح کا ہونا ایسا ہی ہے جیسے کہ شہداء کے روجوں کی منتقلی سبز پرندوں کے جوف کے ساتھ ہے اور ارواح کی جدائی سے جسموں کا مرنا عقلاً امر واجب نہیں ہے بلکہ امر عادی ہے جسے حق تعالیٰ جل جلالہ نے بنی آدم میں جاری فرمایا ہے اور یہ لازم نہیں ہے کہ بنی آدم کے سوا میں بھی ایسا ہی ہو بلکہ بنی آدم میں بھی عقلاً جائز ہے اور حق تعالیٰ جل جلالہ کی قدرت میں داخل ہے، یہ کلام ظاہری طور پر ہے جسے بعض علماء نے کہا ہے۔

اہل تحقیق کے نزدیک وحیہ کلبیہ رضی اللہ عنہ کی صورت اختیار کرنے کی یہ صورت ہوگی کہ جبریل علیہ السلام کے ذہن میں وحیہ رضی اللہ عنہ کی جو صورت علمیتھی اسے اپنی اس صفت کاملہ اور ارادہ

شاملہ کے سبب اس صورت علمیہ پر اپنی ذاتی صفات کو ظاہر کرتے اور خود کو وحیہ ﷺ کی صورت میں ظاہر فرماتے اور اس صورت علمیہ کو اپنی موجودہ صفات کے ساتھ شامل کرتے تھے اور جبریل علیہ السلام اپنی ملکی ذات و صفات کے ساتھ ثابت و برقرار رہتے تھے جس طرح ظہور حق بصورت عالم ہے یہی طریقہ تمثیل روحانیت بصورت جسمانیات اور تمثیل حق بصری کامل اولیاء کرام، بصورت متعددہ ہے، اسے خوب سمجھ لو اور حضرت جبریل علیہ السلام غیر صورت وحیہ ﷺ میں بھی آتے تھے جیسے اسلام، ایمان اور احسان کے بیان میں حدیث جبریل مروی ہے۔

[مدارج النبوة: جلد 2: صفحہ 50: وصل در اقسام وحی: مواہب لدنیہ: جلد 1: صفحہ 144: عمدۃ القاری: جلد 1: صفحہ 78]

یاد رہے! کہ بعض علماء فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں جبریل علیہ السلام چوبیس ہزار مرتبہ نازل ہوئے اور حضرت آدم علیہ السلام پر بارہ مرتبہ، حضرت ادریس علیہ السلام پر چار مرتبہ، حضرت نوح علیہ السلام پر پچاس مرتبہ، حضرت ابراہیم علیہ السلام پر بیالیس مرتبہ، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایک سو مرتبہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر دس مرتبہ۔ ”مواہب لدنیہ“ میں ایسا ہی منقول ہے۔ (واللہ اعلم)

[مواہب لدنیہ: جلد 1: صفحہ 148]

جبریل علیہ السلام کی صورت بدلنے کی متعلق مزید تحقیق

قَالَ إِمَامُ الْحَرَمِيِّينَ: نَزُولُ جِبْرِيلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فِي هَيْئَةِ رَجُلٍ مَعْنَاهُ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى أَفْنَى الزَّائِدِ مِنْ خَلْقِهِ أَوْ أزالَهُ عَنْهُ ثُمَّ يُعِيدُهُ إِلَيْهِ بَعْدُ۔

ترجمہ: امام الحرمین (ابن الجونی) فرماتے ہیں: حضرت جبریل علیہ السلام کے حضور نبی پاک ﷺ کے پاس انسان کی شکل میں آنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبریل علیہ السلام کی خلقت سے زائد کو زائل کر دیا ہوگا بعد میں اعادہ کر دیا گیا ہوگا۔

[الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 261]

فائدہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کسی میں طاقت نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی پیدا کردہ

صورت کو تبدیل کر سکے لیکن انسانوں کے جادوگروں کی طرح جنات کے بھی جادوگر ہوتے ہیں جب تم ان کو دیکھو تو اذان دیا کرو۔

سوال : حضرت شیخ عزالدین بن عبدالسلام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، اگر کہا جائے کہ جب حضور سرور عالم ﷺ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت وحیہ ﷺ کی صورت میں آئے اس وقت ان کی روح کہاں تھی؟ کیا اس جسم میں تھی جو حضرت وحیہ ﷺ کے جسم کے مشابہ تھا یا اس جسم میں تھی جس کے چھ سو پر ہیں، اگر جسم اعظم میں تھی تو رسول اللہ ﷺ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام نہ تو روح کے اعتبار سے آئے تھے اور نہ ہی جسم کے اعتبار سے آئے تھے اور اگر حضرت وحیہ ﷺ کے مشابہ جسم میں تھی، تو کیا وہ جسم جس کے چھ سو پر ہیں اس پر موت آگئی تھی؟ جس طرح سے باقی اجسام ارواح کے علیحدہ ہونے سے فوت ہو جاتے ہیں؟ یا روح حضرت وحیہ ﷺ کے مشابہ جسم میں رہی اور (بڑا جسم) خالی ہونے کے باوجود زندہ رہا؟ -

جواب : حضرت شیخ عزالدین رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: یہ بات بعید نہیں کہ روح کا انتقال جسم اول سے اس کی موت کو لازم نہیں کیونکہ ارواح کی علیحدگی سے اجسام کی موت عقلاً واجب نہیں ہے اور ارواح بنی آدم میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی عادت اس طرح سے جاری ہے کہ بدن (خروج روح سے) زندہ رہتا ہے اس کے معارف اور طاعات میں کچھ کمی نہیں ہوتی اور دوسرے جسم کی طرف روح کا انتقال شہداء کی ارواح کی طرح ہے جو سبز پرندوں کے گھونسلوں میں رہتی ہیں۔

فائدہ : شیخ سراج الدین بلقینی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ”الفیض البخاری علی الصحیح البخاری“ میں فرماتے ہیں:

یہ بات جائز ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام اپنی اصل صورت میں آتے ہیں مگر یہ

کہ سمٹ کر ایک انسان کی شکل میں ظاہر ہوتے ہوں اور جب اس حالت سے باہر ہوں تو اپنی اصلی شکل میں لوٹ جاتے ہوں، اس کی مثال روئی ہے جب بکھری ہوئی کو جمع کیا جائے کیونکہ بکھری ہوئی حالت میں روئی کی صورت بہت بڑی ہوتی ہے اور اس کی ذات بگڑتی نہیں یہ مثال سمجھانے کے لئے قریب الفہم ہے۔

علامہ علاء الدین قونوی شارح ”الحاوی“ اپنی کتاب ”الاعلام بالمام الارواح

بعد الموت علی الاجسام“ میں فرماتے ہیں:

حضرت جبرائیل علیہ السلام حضرت وحیہ علیہا السلام کی صورت میں اور حضرت مریم رضی

اللہ عنہا کے لئے کامل انسان کی شکل میں ظاہر ہوئے تھے اور یہ بھی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اپنے کچھ بندوں کو حالت حیات میں ان کی ذات کے لئے خاصیت ملکیت قدسیہ اور قوت عطا فرمائی ہو جس سے اپنے بدن سے دوسرے متعین بدن میں پہلے بدن میں تصرف کے باوجود تصرف کی قدرت ہو (جیسا کہ) حضرات ابدال کے متعلق کہا گیا ہے، ان کا نام ابدال اس لئے رکھا گیا ہے کہ وہ ایک جگہ سے رحلت کرتے ہیں اور اس جگہ اول میں ایک شکل میں مقیم بھی رہتے ہیں جو ان کی اصلی شکل کے علاوہ اور اس سے مبدل ہوتی ہے۔

[الحجراتک فی اخبار الملائک: صفحہ 63-261:]

عالم مثال

حضرات صوفیائے کرام نے عالم اجساد اور عالم ارواح کے درمیان ایک اور

جہاں ثابت کیا ہے (جیسا کہ ”حجة الله البالغة“ کی ابتداء میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے اس

کو دلائل سے بھی ثابت فرمایا ہے) اور اس جہاں کا نام عالم مثال رکھا ہے اور کہا ہے کہ یہ جہان عالم

اجساد سے لطیف اور عالم ارواح سے کثیف ہے اور اسی پر ارواح کے تجسم اور مختلف صورتوں

میں عالم مثال میں ظاہر ہونے کی بنیاد رکھی ہے اس بنیاد کی خوشبو قرآن پاک میں ﴿فتمثل

لہا بشرًا سوياً ﴿﴾ میں پائی جاتی ہے، تو روح واحد حضرت جبرائیل علیہ السلام کی روح کی طرح اپنے اصلی جسم سے متعلق ہے اور جسم مثالی میں ظاہر ہے اور اسی سے یہ مسئلہ بھی حل ہو جاتا ہے جو بعض آئمہ سے مشہور ہے کہ بعض اکابر نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے جسم کے بارے میں سوال کیا اور کہا کہ ان کا پہلا جسم جو اُفق کو اپنے پروں سے پڑ کرتا تھا جس کو حضور نبی کریم ﷺ نے اپنی اصلی صورت میں دیکھا تھا وہ حضرت وحیہ ﷺ کی صورت میں ظاہر ہونے کے وقت کہاں گیا تھا؟

تو بعض اکابر نے اس کے جواب میں تکلف اختیار فرمایا: یہ بات درست ہے کہ یوں کہا جائے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا بعض جسم بعض میں سمٹ گیا ہو، یہاں تک کہ اس کا حجم چھوٹا ہو کر کے حضرت وحیہ علیہ السلام کی صورت میں آ گیا ہو، اس کے بعد اسی پہلی حالت میں لوٹ آئے اور پھول گئے ہوں، جو بات صوفیہ کرام نے فرمائی ہے وہ زیادہ بہتر ہے وہ یہ کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کا جسم اصلی تو اپنی حالت میں بغیر تبدیلی کے رہے اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ان کے لئے ایک اور جثہ تیار کیا ہو اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کی روح دونوں میں بیک وقت متصرف ہوئی ہو۔

[الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 63-262]

فائدہ: علامہ ابن قیم نے ”کتاب الروح“ میں لکھا ہے:

روح کی حالت بدن کی حالت سے کچھ دوسری طرح کی ہے، روح بلند ترین مقامات پر ہونے کے باوجود بدن میت کے ساتھ متصل ہوتی ہے اور جب کوئی مسلمان اس صاحب روح پر سلام کہتا ہے تو وہ اس کا جواب دیتی ہے، حالانکہ وہ وہاں پر اپنے مقام میں ہوتی ہے یہ جبرائیل علیہ السلام جن کو آنحضرت ﷺ نے چھ سو پروں کے ساتھ دیکھا ان میں دو پروں نے اُفق کو بھر رکھا تھا، یہ حضور ﷺ کے قریب بیٹھے اور ان کے گھٹنوں پر اپنے گھٹنے اور ان کی رانوں پر اپنے ہاتھ رکھے تھے اور مخلصین کے دل ایمان کے اعتبار سے وسیع ہیں کہ یہ

ممکنات میں سے ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آنحضرت ﷺ کے اتنا قریب (ضرور) بیٹھے ہیں حالانکہ وہ آسمان میں اپنے مقام پر تھے، ایک حدیث میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے دیدار کے متعلق ہے کہ ”میں نے اپنا سراٹھایا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام آسمان اور زمین کے درمیان اپنے قدموں سے صف آرا کہہ رہے تھے، اے محمد ﷺ! آپ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے رسول ﷺ ہیں اور میں جبرائیل (علیہ السلام) ہوں، میں جس طرف بھی نظر ڈالتا، جبرائیل علیہ السلام کو دیکھتا تھا“ یہاں پر غائب کا حاضر پر غلط قیاس کرنا سامنے آتا ہے اور یہ اعتقاد کیا جاتا ہے کہ روح اجسام سے متعلقہ ایک قسم ہے جو ایک جگہ مستقل ہے، اس کا اپنے جسم کے علاوہ کسی جگہ ہونا ممکن نہیں حالانکہ یہ بات غلط محض ہے۔

[الحجباتک فی اخبار الملائک: صفحہ 263]

اس کی مزید تفصیل و تحقیق فقیر کے رسالہ ”الانجلاء فی تطور الاولیاء“ اور رسالہ ”ولی اللہ کی پرواز“ میں دیکھئے۔

عَنْ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَأَلَ جِبْرِيلَ أَنْ يَتَرَأَى لَهُ فِي صُورَتِهِ فَقَالَ جِبْرِيلُ: إِنَّكَ لَنْ تُطِيقُ ذَلِكَ، قَالَ: إِنِّي أَحِبُّ أَنْ تَفْعَلَ، فَخَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلَّى فِي لَيْلَةٍ مُقَمَّرَةٍ فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فِي صُورَتِهِ فَعُشِيَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَأَاهُ ثُمَّ أَفَاقَ وَجِبْرِيلُ مُسْنِدُهُ وَوَضِعُ أَحَدِي يَدَيْهِ عَلَى صَدْرِهِ وَالْأُخْرَى بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا كُنْتُ أَرَى أَنَّ شَيْئًا مِنَ الْخَلْقِ هَكَذَا فَقَالَ جِبْرِيلُ: فَكَيْفَ لَوْ رَأَيْتَ إِسْرَافِيلَ إِنَّ لَهُ لِأَنِّي عَشْرَ جَنَاحًا مِنْهَا جَنَاحٌ فِي الْمَشْرِقِ وَجَنَاحٌ فِي الْمَغْرِبِ وَإِنَّ الْعَرْشَ عَلَى كَاهِلِهِ وَإِنَّهُ لَيَتَضَاءُ لِ الْأَحْيَاءِ لِعَظْمَةِ اللَّهِ حَتَّى يَصِيرَ مِثْلَ الْوَضْعِ حَتَّى مَا يَحْمِلُ عَرْشَهُ إِلَّا عَظْمَتُهُ۔

ترجمہ: حضور سرور عالم ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا: ہم آپ کو اپنی اصلی میں دیکھنا چاہتے ہیں؟ عرض کی آپ (بظاہر) اس کی استطاعت نہ رکھیں گے، آپ ﷺ نے فرمایا:

میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی صورت مجھے دکھاؤ، یہ کہہ کر آپ چاندنی رات میں اپنے مصلیٰ پر تشریف لائے تو جبریل علیہ السلام اپنی اصلی صورت میں حاضر ہوئے، اس سے آپ پر غشی طاری ہوئی پھر افاقہ پایا تو جبریل علیہ السلام آپ کو سہارا دیئے بیٹھے تھے، ان کا ایک ہاتھ آپ کے سینہ پر تھا دوسرا ہاتھ دونوں کاندھوں کے درمیان، آپ ﷺ نے فرمایا: میں نے اس جیسی مخلوق کوئی نہیں دیکھی، جبریل علیہ السلام نے عرض کی: آپ ﷺ اگر اسرافیل علیہ السلام کو دیکھیں (تو وہ مجھ سے بڑھ کر ہیں) ان کے بارہ پر ہیں، ان کا ایک پر مشرق میں اور ایک مغرب میں اور عرش الہی ان کے کاندھے پر ہے اور وہ کبھی اللہ ﷻ کی عظمت سے کمزور پڑ جاتے ہیں، یہاں تک کہ چڑیا جیسے ہو جاتے ہیں اور اس وقت عرش کو اللہ ﷻ کی عظمت ہی اٹھائے ہوتی ہے۔

[تفسیر درمنثور: جلد 1: صفحہ 489: الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 22: رقم الحدیث 53]

سوال : ایک فرقہ نے جبریل علیہ السلام کو حضور سرور عالم ﷺ سے افضل مانا ہے، اس روایت کے علاوہ قرآن مجید کی سورۃ تکویر میں اللہ تعالیٰ ﷻ نے جبریل علیہ السلام کو چھ خصائل سے موصوف فرمایا ہے جو ہر ایک کمال شرافت اور بلندی شان پر دلالت کرتا ہے اور رسول اللہ ﷺ سے صرف جنون کی نفی کی ہے اور ان دونوں میں تفاوت عظیم ہے ؟

جوابات

(1) یہ استدلال ضعیف ہے، اس لئے کہ یہاں صرف کفار کی تکذیب مطلوب تھی جو وہ حضور سرور عالم ﷺ کے لیے کہا کرتے تھے کہ ﴿قَالُوا يَا أَيُّهَا الَّذِي نُزِّلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ إِنَّكَ لَمَجْنُونٌ﴾ (پارہ 12: سورۃ الحجر: آیت 6) ترجمہ: اور بولے کہ اے وہ جن پر قرآن اتر بیشک تم مجنون ہو۔

اس آیت میں آپ ﷺ کے فضائل کی گنتی مطلوب ہے نہ جبریل علیہ السلام اور ان کے مرشد سید الانبیاء ﷺ کے درمیان فضائل کا موازنہ۔

(۲) حقیقت بین نگاہ سے دیکھا جائے تو جبریل علیہ السلام کا ان صفات سے موصوف ہونا بھی سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی شرافت اور بزرگی کے طفیل ہے کہ ان کو یہ فضائل و کمالات حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت سے نصیب ہوئے۔

(۳) علاوہ ازیں حیثیت جبریل علیہ السلام باجملہ صفات سے موصوف بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤید اور آپ کی طرف پیغامات الہیہ پہنچانے والے ہیں، اس سے بڑھ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بلند مرتبہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ جبریل علیہ السلام جیسا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام رساں ہے۔

(۴) جبریل علیہ السلام تو سفیر محض ہے کہ ذی العرش سے حکم لاتا ہے اگرچہ یہ بلند شان فرشتہ اور ملک مقرب ہے لیکن وہ تو مرسل الیہ کے ہاں سفیر کی حیثیت سے حاضر ہوتا ہے۔

اصلی صورت دیکھنے سے بیہوشی کے جوابات

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عالم دنیا میں جبریل علیہ السلام کو دیکھا جس کا ذکر ما قبل امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی روایات میں گزر چکا اور حضرت علامہ اسماعیل حقی حنفی رحمہ اللہ ”روح البیان“ میں اس کی تحقیق یوں بیان فرماتے ہیں:

جبریل علیہ السلام کی اصلی صورت

علامہ اسماعیل حقی رحمہ اللہ نے فرمایا:

ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام سے چاہا کہ آپ انہیں اصلی صورت میں دیکھیں جس پر وہ پیدا ہوئے، عرض کی: میں اس پر از خود کوئی قدرت نہیں رکھتا اور نہ ہی مجھے اجازت ہے، اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی طرف سے اجازت ملی تو اصلی صورت میں حاضر ہوئے، غار حراء میں بعثت کے اوائل میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ انہوں نے تمام آفاق کو سینہ سے بھر دیا ہے، دونوں پاؤں زمین پر ہیں، سر مبارک آسمان سے لگ رہا ہے، ایک پر مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہے، ان کے چھ سو پر ہیں جو زبر جدا خضر کے ہیں، انہیں

دیکھتے ہی آپ پر غشی طاری ہوگئی، جبریل علیہ السلام بنی آدم کی صورت میں تبدیل ہو کر آئے اور آپ کو گلے لگایا اور آپ کے چہرہ مبارک سے غبار صاف کی، اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کہ آپ کی بعثت کے بعد آپ جیسا حسین چہرہ نہیں دیکھا گیا اس کی وجہ کیا ہے؟ فرمایا: میرے پاس جبریل علیہ السلام اصلی صورت میں آئے اور مجھے گلے لگا کر اپنا حسن میرے حسن (بشری) میں ملا دیا۔

مسئلہ : حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور نبی علیہ السلام نے جبریل علیہ السلام کو اس کی اصلی (پیدائشی) صورت میں نہیں دیکھا، یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص سے ہے۔

سوال : حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو جبریل علیہ السلام کی اصلی (پیدائشی) صورت کے دیکھنے سے غشی کیوں؟

جواب : یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال علم و اکمل آگاہی کی دلیل ہے، اس کی نظیر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے ارشاد گرامی میں دوسرے مقام پر ہے :

لَوْ اَطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَ لَمَلَيْتَ مِنْهُمْ رُعْبًا

ترجمہ: اے نئے والے! اگر تو انہیں (اصحاب کہف کو) جھانک کر دیکھے تو ان سے پیٹھ پھیر کر بھاگے اور ان سے ہیبت میں بھر جائے۔ (پارہ ۱۵: سورۃ الکہف: آیت ۱۸)

اُن سے پیٹھ پھیرنا اور رعب سے بھر جانا، صرف ان کے جسم سے دیکھنے سے نہیں کیونکہ ان کے ظاہری جسم تو ان جیسے تھے بلکہ یہ رعب اور ہیبت اس علم سے تھی جو ان کے دیکھنے سے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی طرف سے آپ کو آگاہی ہوئی اور اس کی دوسری نظیر خود جبریل علیہ السلام ہیں کہ شب معراج رفر ف کے دیکھنے سے ان پر غشی طاری ہوئی، حالانکہ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی قسم کی غشی طاری نہ ہوئی تھی، چنانچہ مروی ہے: جب جبریل علیہ السلام پر غشی طاری ہوئی تھی تو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے جبریل علیہ السلام کی فضیلت علمی معلوم ہوئی اس کی نظیر جبریل علیہ السلام سے ثابت ہوئی کہ غشی علم کی دلیل ہے جیسا کہ غشی جبریل علیہ السلام کے بعد

ان کی علمی فضیلت کا اظہار گویا حضور سرور عالم ﷺ نے اپنی غشی سے اپنی علمی فضیلت کا اظہار فرمایا۔

فیصلہ حتمی

رفرف کو دیکھ کر نبی پاک ﷺ پر غشی کا طاری نہ ہونا اور جبریل علیہ السلام پر غشی کا طاری ہونا عجیب امر ہے۔

صاحب ”روح البیان“ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

لَآنَّهُ إِذْ ذَاكَ فِي نِهَآيَةِ التَّمَكِينِ وَفَرَقَ بَيْنَ الْبِدَآيَةِ وَالنَّهَآيَةِ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ -
ترجمہ: اس لیے کہ رفرف کی آمد کے وقت حضور ﷺ پر غشی طاری نہ ہونا تمکین کی نہایت کی وجہ سے ہے اور ابتدا و انتہا میں بہت بڑا فرق ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

سیدنا جبریل علیہ السلام کی تجلی

امام حاکم نے ”مستدرک“ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے فرمایا:
جب میں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی زیارت کی تو مجھے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:
لَمْ يَرَهُ خَلْقٌ إِلَّا أَعْمَى إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَبِيًّا وَلَكَ أَنْ يُجْعَلَ ذَلِكَ فِي آخِرِ عُمْرِكَ -
ترجمہ: کوئی مخلوق اس کو نہیں دیکھتی مگر اندھی ہو جاتی ہے، ہاں اگر نبی ہو (تو وہ محفوظ رہتا ہے) اور تیرے لئے یہ ہے کہ اپنی آخری عمر میں ایسا ہی کر دیا جائے گا۔

[تفسیر درمنثور: جلد 1: صفحہ 489]

فائدہ: یاد رہے کہ زیارت جبریل علیہ السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کو حاصل ہوئی، جیسے حضرت ابن عباس، حضرت عائشہ، حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہم اور حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ایک کثیر جماعت نے بھی دیکھا، جب وہ ایمان، اسلام اور احسان کے متعلق سوال کرنے کے لئے تشریف لائے لیکن ان میں سے کسی کو یہ حالت لاحق نہ ہوئی۔

ازالہ وہم

اس حدیث کا ظاہری مطلب یہ ہے کہ جو آدمی حضرت جبرائیل علیہ السلام کو بطور شرف کے تنہا دیکھے گا وہی مراد ہوگا، بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا سوال کیلئے تشریف لانے کے وقت حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھنا عموم میں داخل ہے، کوئی دوسرے سے ممتاز نہیں ہو سکتا۔

فائدہ : علامہ غماری "الحبائك" کے حاشیہ میں لکھتے ہیں:

یہ حدیث منکر اور غیر صحیح ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس وجہ سے (آخر عمر میں) نابینا نہیں ہوئے بلکہ یہ ایک ایسی بات تھی جس کا اللہ تعالیٰ نے (ان کے حق میں) فیصلہ فرمایا تھا اور یہ بات بھی ثابت نہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نابینا ہوئی ہوں یا ان کے علاوہ جنہوں نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا ہے نابینا ہوئے ہوں، جیسے حضرت حارثہ بن نعمان رضی اللہ عنہ، حضرت تمیم بن سلمہ رضی اللہ عنہ، دو انصاری صحابی اور محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ اور بالخصوص امیر حمزہ رضی اللہ عنہ۔ نیز حضرت جبرائیل علیہ السلام کی زیارت شرف کی بات ہے، یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ یہ شرف دیکر پھر اس کی وجہ سے نابینا کر دے۔

فائدہ : فرشتوں کی زیارت اب بھی ممکن ہے اور یہ ایک ایسا شرف ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ اپنے دوستوں میں سے جس کو چاہتا ہے عطا فرماتا ہے، حضرت امام غزالی نے اپنی کتاب "المنقذ من الضلال" میں اور ان کے شاگرد قاضی ابوبکر ابن العربی مالکی ائمہ میں سے ایک امام نے اپنی کتاب "قانون التاویل" میں اور امام قرطبی نے "تذکرہ" میں اور دیگر حضرات نے اس کی وضاحت فرمائی ہے، حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت کے سامنے بھی یہ واقعہ پیش آچکا ہے، اس کے متعلق تفصیل امام سیوطی رحمہ اللہ کی تصنیف "تنویر الحلیک فی امکان رؤیة النبی والملك" کا مطالعہ کیجئے۔

بقایا احادیث برائے جبریل علیہ السلام

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : إِنَّ جِبْرِيلَ لِيَأْتِينِي كَمَا يَأْتِي الرَّجُلُ صَاحِبَهُ فِي ثِيَابٍ بِيضٍ مَكْفُوفَةٍ بِاللُّؤْلُؤِ وَالْيَاقُوتِ رَأْسُهُ كَالْحُبُكِ وَشَعْرُهُ كَالْمَرْجَانِ وَلَوْنُهُ كَالثَّلْجِ أَجْلَى الْجَبِينِ بَرَّاقِ الشَّيَا عَلَيْهِ وَشَاحَانٍ مِنْ دُرٍّ مَنْظُومٍ وَجَنَاحَاهُ أَخْضَرَانِ وَرِجْلَاهُ مَغْمُوسَتَانِ فِي الْخُضْرَةِ وَصُورَتُهُ الَّتِي صُورَ عَلَيْهَا تَمَلُّ مَا بَيْنَ الْأَفْقَيْنِ وَقَدْ قَالَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : أَشْتَهِي أَنْ أَرَاكَ فِي صُورَتِكَ يَا رُوحَ اللَّهِ فَتَحَوَّلَ لَهُ فَسَدَ مَا بَيْنَ الْأَفْقَيْنِ -

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام

میرے پاس ایسے آتے ہیں جیسے کوئی کسی دوست کے پاس جاتا ہے، سفید لباس جس کا موتیوں اور یاقوت سے جڑاؤ ہے، اس کا سر پہاڑ جیسا ہے اور بال مرجان کی طرح ہیں اور اس پر دو ہار موتیوں سے پروئے ہیں، اس کے دو پر سبز اور دونوں پاؤں سبزی مائل ہیں وہ جس صورت پر پیدا کئے گئے ہیں، اُس نے دونوں اُفقوں کے درمیان کوپڑ کر رکھا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا: میں آپ کو اے روح اللہ! اصلی صورت میں دیکھنا چاہتا ہوں؟ تو اسے اللہ نے اصلی صورت میں پھیرا تو اس نے دونوں اُفق پر کر رکھے تھے۔

[تفسیر درمنثور: جلد 1: صفحہ 490: الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 22: رقم الحدیث 54]

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : خَلَقَ اللَّهُ جُمُجْمَةَ جِبْرِيلَ عَلَى قَدْرِ الْغُوطَةِ -

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ

تعالیٰ جل جلالہ نے جبریل علیہ السلام کی کھوپڑی ”غوطہ“ کے برابر بنائی ہے۔

[کنز العمال: جلد 6: صفحہ 55: رقم الحدیث 15162: الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 22: رقم الحدیث 55]

فائدہ : ”غُوْطَه“ بضم الغين دِمَشْق (سوریا) میں ایک جگہ کا نام ہے۔ (اویسی غفرلہ)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : عَادَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ فَلَمَّا دَنَا مِنْ مَنْزِلِهِ سَمِعَهُ يَتَكَلَّمُ فِي الدَّاحِلِ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عَلَيْهِ دَخَلَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرِ أَحَدًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : سَمِعْتُكَ تَكَلَّمَ غَيْرَكَ قَالَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَقَدْ دَخَلَ عَلَيَّ دَاخِلٌ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا قَطُّ بَعْدَكَ أَكْرَمَ مَجْلِسًا وَلَا أَحْسَنَ حَدِيثًا مِنْهُ ، قَالَ : ذَاكَ جِبْرِيلُ وَإِنَّ مِنْكُمْ لِرِجَالًا لَوْ أَنَّ أَحَدَهُمْ يُقْسِمُ عَلَى اللَّهِ لَا بَرَّةَ -

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضور نبی پاک ﷺ ایک انصاری مرد کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے، جب اس کے گھر کے قریب پہنچے تو اس کے گھر کے اندر سے کسی کو گفتگو کرتے سنا، آپ نے اندر جانے کی اجازت چاہی، جب اندر تشریف لے گئے تو وہاں کسی دوسرے کو نہ پایا، آپ نے انصاری مرد سے پوچھا تم کس سے گفتگو کر رہے تھے یہاں تو تمہارے سوا اور کوئی نہیں، انصاری مرد نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میرے پاس کوئی مرد آیا تھا جسے میں نے آپ کے بعد اس جیسا مجلس کے لحاظ سے کسی کو مکرم تر نہیں دیکھا اور نہ ہی اس سے بڑھ کر اچھی گفتگو کرنے والا پایا، آپ ﷺ نے فرمایا، وہ جبریل علیہ السلام تھے (اس سے حضور ﷺ کا علم غیب ثابت ہوتا ہے کہ دیوار کے پیچھے جبریل کا ہونا معلوم کر لیا: اویسی غفرلہ) فرمایا: تمہارے میں بعض لوگ ایسے بھی ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ ﷻ کے ہاں قسم کھا کر کوئی بات کریں تو اللہ تعالیٰ ﷻ ان کی قسم پوری فرماتا ہے۔

[الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 23: رقم الحدیث 56: الحاوی للفتاوی: جلد 2: صفحہ 253]

عَنْ عِكْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ : إِنَّ رَبِّي عَزَّوَجَلَّ لَيَبْعَثُنِي إِلَى الشَّيْءِ لَأَمْضِيَهُ فَاجِدُ الْكُونَ قَدْ سَبَقَنِي إِلَيْهِ -

ترجمہ: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام نے کہا جب تک میرا رب تعالیٰ

جَلَّالَہٗ مجھے کسی کام کے لئے بھیجتا ہے کہ میں اسے عمل میں لاؤں تو میں اسے کلمہ گن کی وجہ سے جانے سے پہلے مکمل پاتا ہوں۔

[الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 23: رقم الحدیث 57: تفسیر درمنثور: جلد 1: صفحہ 485]

عَنْ وَهْبٍ قَالَ: إِنَّ أَدْنَى الْمَلَائِكَةِ مِنَ اللَّهِ جِبْرِيلُ ثُمَّ مِيكَائِيلُ فَإِذَا ذَكَرَ اللَّهُ عَبْدًا بِأَحْسَنِ عَمَلِهِ قَالَ: فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ عَمِلَ كَذَا وَكَذَا مِنْ طَاعَتِي، صَلَوَاتِي عَلَيْهِ، ثُمَّ يَسْأَلُ مِيكَائِيلُ جِبْرِيلَ مَا أَحَدَثَ رَبُّنَا؟ فَيَقُولُ: فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ ذَكَرَ بِأَحْسَنِ عَمَلِهِ فَصَلَّى عَلَيْهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ ثُمَّ يَسْأَلُ مِيكَائِيلُ مَنْ يَرَاهُ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَيَقُولُونَ: مَاذَا أَحَدَثَ رَبُّنَا؟ فَيَقُولُ: ذَكَرَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِأَحْسَنِ عَمَلِهِ فَصَلَّى عَلَيْهِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ فَلَا يَزَالُ يَقَعُ مِنْ سَمَاءِ إِلَى سَمَاءٍ حَتَّى يَقَعَ إِلَى الْأَرْضِ وَإِذَا ذَكَرَ عَبْدًا بِأَسْوَأِ عَمَلِهِ قَالَ: عَبْدِي فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ عَمِلَ كَذَا وَكَذَا مِنْ مَعْصِيَتِي فَلَعَنْتِي عَلَيْهِ ثُمَّ يَسْأَلُ مِيكَائِيلُ جِبْرِيلَ: مَاذَا أَحَدَثَ رَبُّنَا؟ فَيَقُولُ: ذَكَرَ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِأَسْوَأِ عَمَلِهِ فَعَلَّيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ فَلَا يَزَالُ يَقَعُ مِنْ سَمَاءِ إِلَى سَمَاءٍ حَتَّى يَقَعَ إِلَى الْأَرْضِ -

ترجمہ: حضرت وہب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ملائکہ میں اللہ تعالیٰ جَلَّالَہٗ کے زیادہ قریب

جبریل علیہ السلام ہیں، پھر میکائیل علیہ السلام، جب اللہ تعالیٰ جَلَّالَہٗ کسی بندے کا اس کے نیک عمل سے ذکر فرماتا ہے، تو فرماتا ہے: فلاں بن فلاں نے میری اطاعت کی ہے میری اس پر رحمتیں ہوں پھر میکائیل علیہ السلام جبرائیل علیہ السلام سے پوچھتے ہیں: ہمارے رب تعالیٰ جَلَّالَہٗ نے کیا ارشاد فرمایا؟ جبریل علیہ السلام کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ جَلَّالَہٗ نے فلاں بن فلاں کو اس کے نیک عمل سے یاد کر کے اس پر رحمتیں نازل فرمائیں پھر آسمان والوں میں سے دیکھنے والے میکائیل علیہ السلام سے پوچھتے ہیں: اللہ تعالیٰ جَلَّالَہٗ نے کیا فرمایا؟ تو وہ انہیں کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ جَلَّالَہٗ نے فلاں بن فلاں کو اس کے نیک عمل سے یاد کر کے اس پر رحمتیں نازل فرمائیں، اسی طرح ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک سوال و جواب ہوتا رہتا ہے، یہاں تک کہ زمین

تک یہ بات پہنچتی ہے۔

اور جب اللہ تعالیٰ ﷻ اپنے کسی بندے کا اُس کے بُرے عمل سے ذکر فرماتا ہے: کہ فلاں بن فلاں نے برا عمل کیا اور میری معصیت میں مبتلا ہوا اس پر میری لعنت، پھر میکائیل علیہ السلام جبریل علیہ السلام سے پوچھتے ہیں: ہمارے رب تعالیٰ ﷻ نے کیا فرمایا؟ جبریل فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ ﷻ نے بندے کے برے عمل کا ذکر کر کے اس پر لعنت فرمائی ہے یہی بات ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پہنچتی ہے یہاں تک کہ زمین میں آتی ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد 2: صفحہ 696: رقم الحدیث 287: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 24: رقم الحدیث 59: تفسیر درمنثور: جلد 1: صفحہ 494]

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ جِبْرِيلَ مُوَكَّلٌ بِحَاجَاتِ الْعِبَادِ فَإِذَا دَعَا الْمُؤْمِنُ قَالَ اللَّهُ: يَا جِبْرِيلُ! احْبِسْ حَاجَةَ عَبْدِي فَإِنِّي أُحِبُّهُ وَأُحِبُّ صَوْتَهُ، وَإِذَا دَعَا الْكَافِرُ قَالَ اللَّهُ: يَا جِبْرِيلُ! اقْضِ حَاجَةَ عَبْدِي فَإِنِّي أَبْغِضُهُ وَأَبْغِضُ صَوْتَهُ۔

ترجمہ: جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: جبریل بندوں کی حاجات پر مقرر ہیں جب مؤمن دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ ﷻ فرماتا ہے: میرے بندے کی حاجت روک رکھ کہ میں اس سے محبت کرتا اور اسکی آواز کو پسند فرماتا ہوں اور جب کافر دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ ﷻ فرماتا ہے: اے جبریل! اسکا کام کر دو میں اسے اور اسکی آواز کو پسند نہیں کرتا۔

[تفسیر درمنثور: جلد 1: صفحہ 486: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 24: رقم الحدیث 60]

عَنْ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَلَّغْنَا أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَكَّلَ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِحَوَائِجِ النَّاسِ فَإِذَا دَعَا الْمُؤْمِنُ قَالَ: يَا جِبْرِيلُ! احْبِسْ حَاجَتَهُ فَإِنِّي أُحِبُّ دُعَاءَهُ، وَإِذَا دَعَا الْكَافِرُ قَالَ: يَا جِبْرِيلُ! اقْضِ حَاجَتَهُ فَإِنِّي أَبْغِضُ دُعَاءَهُ۔

ترجمہ: حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمیں حدیث پہنچی ہے: بیشک اللہ تعالیٰ ﷻ

نے جبریل علیہ السلام کو لوگوں کی حاجات پر مقرر فرمایا ہے، جب مومن دعا مانگتا ہے تو اللہ تعالیٰ جلالہ فرماتا ہے: اے جبریل! اسے روک یعنی اس کی حاجت پوری نہ کر کہ مجھے اسکی دعا پسند ہے (یعنی یہ بار بار مانگے) اور جب کافر دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ جلالہ فرماتا ہے: اے جبریل! اسکی حاجت پوری کر دے کہ میں اسکی دعا ناپسند کرتا ہوں (یعنی یہ مجھ سے بار بار نہ مانگے)۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 24: رقم الحدیث 61: تفسیر درمنثور: جلد 1: صفحہ 486]

عَنْ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ جِبْرِيلَ مُوَكَّلٌ بِالْحَوَائِجِ فَإِذَا سَأَلَ الْمُؤْمِنُ رَبَّهُ قَالَ: أَحْبِسُ أَحْبِسُ حُبًّا لِدُعَائِهِ أَنْ يَزْدَادَ وَإِذَا سَأَلَ الْكَافِرُ قَالَ: ائْطِطُهُ ائْطِطُهُ بَغْضًا لِدُعَائِهِ -

ترجمہ: عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام کو لوگوں کی حاجات پر مقرر ہیں، جب مومن سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ جلالہ فرماتا ہے: اسے روک، اس کی دعا سے محبت کی وجہ سے اور تاکہ یہ بار بار دعا مانگے اور جب کافر سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ جلالہ فرماتا ہے: اسے دیدے اس کی دعا کو ناپسند کرنے کی وجہ سے۔

[مصنف ابن ابی شیبہ: جلد 10: صفحہ 198: رقم الحدیث 30386: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 24: رقم الحدیث 62]

عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ يَقُولُ: يَا جِبْرِيلُ! ائْطِطْ مِنْ قَلْبِ عَبْدِي الْمُؤْمِنِ الْحَلَاوَةِ الَّتِي كَانَ يَجِدُهَا لِي، قَالَ: فَيَصِيرُ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ وَالِهَا طَالِبًا لِلَّذِي كَانَ يَعْهَدُ مِنْ نَفْسِهِ نَزَلَتْ بِهِ مُصِيبَةٌ لَمْ يَنْزِلْ بِهِ مِثْلَهَا قَطُّ فَإِذَا نَظَرَ اللَّهُ إِلَيْهِ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ قَالَ: يَا جِبْرِيلُ! رُدِّ إِلَيَّ قَلْبَ عَبْدِي مَا نَسَخْتُ مِنْهُ فَقَدْ ائْطِطْتُهُ فَوَجَدْتُهُ صَادِقًا وَسَأَمُدُّهُ مِنْ قِبَلِي بِزِيَادَةٍ -

ترجمہ: ابو ذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے جبریل! میرے عبد مومن کے دل سے وہ حلاوت مٹادے، جو میرے تعلق سے اسے نصیب ہے پھر بندہ جس چیز

کو طلب کرتا تھا اس میں مزید شوق کرتا ہے تو اس پر ایسی مصیبت نازل ہوتی ہے جو کبھی نازل نہ ہوئی تھی، جب اللہ تعالیٰ اس بندے کو اس حال میں دیکھتا ہے تو جبریل علیہ السلام کو فرماتا ہے: اے جبریل! میرے بندے کے دل سے جو کچھ مٹایا تھا اُسے دوبارہ لکھ دے میں نے اپنے بندے کو آزما یا تھا تو میں نے اسے صادق پایا ہے فلہذا اب اسے مزید عطا فرماؤں گا۔

[نوادراصول: جلد 1: صفحہ 575: رقم الحدیث 817: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 25: رقم الحدیث 63]

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا شِئْتُ أَنْ أَرَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مُتَعَلِّقًا بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ وَهُوَ يَقُولُ يَا وَاحِدُ يَا وَاحِدُ لَا تُزِلُّ عَنِّي نِعْمَةً أَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ إِلَّا رَأَيْتُهُ۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ جبریل علیہ السلام کعبہ معظمہ کے پردوں سے لٹکے ہوئے ہیں اور کہہ رہے ہیں: اے واحد جل جلالہ! اے واحد جل جلالہ! مجھے جو نعمت بخشی ہے وہ مجھ سے واپس نہ لینا۔

[کنز العمال: جلد 2: صفحہ 289: رقم الحدیث 5060: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 25: رقم الحدیث 65]

نوٹ: کنز العمال میں ”یا واحد“ کی جگہ ”یا واحد“ لکھا ہے، امام ابن عساکر نے بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے ”یا واحد“ ہی روایت کیا ہے۔ (واللہ اعلم)

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ أَبِي رَوَادٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ: نَظَرَ اللَّهُ إِلَى جِبْرِيلَ وَ مِيكَائِيلَ وَهُمَا بُكِيَانٍ فَقَالَ اللَّهُ: مَا يَبْكِيكُمَا وَقَدْ عَلِمْتُمَا أَنِّي لَا أَجُورُ فَقَالَا: يَا رَبِّ! إِنَّا لَا نَأْمَنُ مَكْرَكَ قَالَ: هَكَذَا فَافْعَلَا فَإِنَّهُ لَا يَأْمِنُ مِنْ مَكْرِي إِلَّا كُلُّ خَاسِرٍ۔

ترجمہ: عبدالعزیز بن ابی رواد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے جبریل علیہ السلام و میکائیل علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں، پوچھا تمہیں کس چیز نے رُلا یا؟ تمہیں معلوم ہے کہ میں کسی پر ظلم نہیں کرتا، عرض کی: یارب کریم جل جلالہ! ہم تیری خفیہ تدبیر سے بے خوف نہیں ہیں، اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے فرمایا: ہاں یہ درست ہے تو پھر وہی کرو جو کر رہے تھے، کیوں کہ میری

خفیہ تدبیر سے صرف خاسر ہی بے خوف ہوگا۔

[الحباک فی اخبار الملائک: صفحہ 25: رقم الحدیث 66: کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 814: رقم الحدیث 383]

عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ جِبْرِيلَ أَمَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَبْكِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا يَبْكِيكَ؟ قَالَ: وَمَالِي لَا أَبْكِي فَوَاللَّهِ مَا جَفَّتْ لِي عَيْنِي مُنْذُ خَلَقَ اللَّهُ النَّارَ مَخَافَةَ أَنْ أَعْصِيَهُ فَيَقْدِفَنِي فِيهَا۔

ترجمہ: ابو عمران کہتے ہیں، ایک دفعہ جبریل امین حضور سرور عالم ﷺ کی خدمت میں روتے ہوئے حاضر ہوئے تو حضور ﷺ نے پوچھا کیوں روتے ہو؟ کہا: میں کیوں نہ رُوں، بخدا جب سے دوزخ پیدا کی گئی ہے، اُس وقت سے میری آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں، اس خوف سے کہ میں اللہ تعالیٰ ﷻ کی نافرمانی کروں اور وہ مجھے دوزخ میں ڈال دے۔

[الحباک فی اخبار الملائک: صفحہ 25: رقم الحدیث 67: تفسیر درمنثور: جلد 1: صفحہ 491]

عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَنْزَلَ اللَّهُ جِبْرِيلَ فِي أَحْسَنِ مَا كَانَ يَأْتِينِي فِي صُورَةٍ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ يُقْرُئُكَ السَّلَامَ يَا مُحَمَّدُ! وَيَقُولُ لَكَ: إِنِّي قَدْ أَوْحَيْتُ إِلَيْكَ الدُّنْيَا أَنْ تَمْرُرَ بِهَا وَتُكَدِّرَ بِهَا وَتُضَيِّقَ بِهَا وَتُشَدِّدَ عَلَى أَوْلِيَائِي كَيْ يُجِبُّوا لِقَائِي وَتُسَهِّلَ وَتُوسِّعَ وَتُطَيِّبَ لِأَعْدَائِي حَتَّى يَكْرَهُوا لِقَائِي فَإِنِّي قَدْ خَلَقْتُهَا سِجْنًا لِأَوْلِيَائِي وَجَنَّةً لِأَعْدَائِي۔

ترجمہ: حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: ایک دفعہ میرے ہاں جبریل علیہ السلام نہایت احسن صورت میں آئے اس سے پہلے کبھی ایسی حسین صورت میں نہیں آئے اور عرض کی: اللہ تعالیٰ ﷻ آپ کو سلام بھیجتا ہے اور فرماتا ہے: میں نے دنیا کو وحی بھیجی ہے کہ میرے دوستوں پر کڑوی، گدلی اور سخت ہو جاتا کہ وہ میرا دیدار چاہیں اور میرے دشمنوں کے لئے نرم اور وسیع اور اچھی ہو جاتا کہ وہ میرے دیدار سے کراہت کریں، میں نے دنیا اپنے دوستوں کے لئے قید خانہ اور اپنے دشمنوں کے لئے جنت بنائی ہے۔

[کنز العمال: جلد 3: صفحہ 78: رقم الحدیث 6107: جمع الجوامع: جلد 2: صفحہ 181: رقم الحدیث 4823:
الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 26: رقم الحدیث 68]

عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أتى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ
الْيَمَنِ اكْتَشَفَ، أَحْوَلَ، أَوْقَصَ، أَحْنَفَ، أَصْمَعَ، أَعْسَرَ، أَرْسَحَ، أَفْجَّ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! أَخْبِرْنِي بِمَا فَرَضَ اللَّهُ عَلَيَّ فَلَمَّا أَخْبَرَهُ قَالَ: إِنِّي أَعَاهِدُ اللَّهَ أَنْ لَا أَزِيدَ
عَلَيَّ فَرِيضَتِهِ قَالَ: وَلِمَ ذَاكَ؟ قَالَ: لِأَنَّهُ خَلَقَنِي فَشَوَّهَ خَلْقِي ثُمَّ أَدْبَرَ فَاتَاهُ جِبْرِيلُ
فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! أَيْنَ الْعَاتِبُ إِنَّهُ عَاتَبَ رَبًّا كَرِيمًا فَأَعْتَبَهُ قَالَ: قُلْ لَهُ: أَلَا يَرْضَى أَنْ
يَبْعَثَهُ اللَّهُ فِي صُورَةِ جِبْرِيلَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقَالَ لَهُ، فَقَالَ: بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنِّي
أَعَاهِدُ اللَّهَ أَنْ لَا يُقَوِّي جَسَدِي عَلَى شَيْءٍ مِنْ مَرْضَاةِ اللَّهِ إِلَّا عَمِلْتُهُ -

ترجمہ: حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں
ایک شخص یمن سے حاضر ہوا جس کی شکل صورت کا یہ حال تھا کہ جھکا ہوا، بھینگا، باریک، لنگڑا،
چھوٹے کان، صرف بائیں ہاتھ سے کام کر سکتا تھا، سوکھی پنڈلی والا، دونوں قدموں کا
درمیانہ حصہ گوشت سے خالی اور گٹے بھی بڑے اونچے وغیرہ اور عرض کی مجھے وہ امور بتائیے
جو مجھ پر فرض ہیں، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرضوں کی خبر دی تو کہا: میں معاہدہ کرتا ہوں کہ ان
سے بڑھوں گا اور نہ انہیں گھٹاؤں گا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی وجہ؟ عرض کی: اس لئے کہ
اُس نے مجھے قبیح شکل بنایا ہے، اس کے بعد وہ چلا گیا تو جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض
کی: کہاں ہے جس نے اللہ تعالیٰ سے ناز کیا؟ اللہ تعالیٰ جل جلالہ بھی کریم ہے اُس نے اس کی ناز
برداری فرمائی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو فرمایا: کیا تو اس پر راضی ہے کہ قیامت میں تمہیں
جبریل علیہ السلام کی شکل میں اٹھایا جائے، عرض کی: ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں معاہدہ کرتا ہوں
کہ میرا جسم قوی نہ ہو اور میں وہی عمل کروں گا جس میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ راضی ہوگا۔

[الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 26: رقم الحدیث 69]

عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ : مَا نَزَلَ جِبْرِيلُ بِشَيْءٍ مِنَ الْوَحْيِ إِلَّا وَ مَعَهُ
أَرْبَعَةٌ حَفَظَةٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ -

ترجمہ: سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب بھی جبریل علیہ السلام وحی لاتے تو ان کے
ساتھ چار اورنگران فرشتے بھی ہوتے ہیں۔

[تفسیر طبری: جلد 23: صفحہ 355: کتاب العظمہ: جلد 2: صفحہ 780: رقم الحدیث 357: الجہانک فی اخبار
الملائک: صفحہ 26: رقم الحدیث 70]

عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : إِنَّ فِي السَّمَاءِ مَلَكَيْنِ أَحَدُهُمَا يَأْمُرُ
بِالشَّدَّةِ وَالْآخِرُ يَأْمُرُ بِاللِّينِ وَ كُلُّ مُصِيبٍ جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَ نَبِيَّانِ أَحَدُهُمَا يَأْمُرُ
بِاللِّينِ وَالْآخِرُ يَأْمُرُ بِالشَّدَّةِ وَ كُلُّ مُصِيبٍ وَ ذَكَرَ إِبْرَاهِيمَ وَ نُوحًا وَ لِي صَاحِبَانِ
أَحَدُهُمَا يَأْمُرُ بِاللِّينِ وَالْآخِرُ بِالشَّدَّةِ وَ كُلُّ مُصِيبٍ وَ ذَكَرَ أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ -

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
آسمان میں دو فرشتے ہیں، ایک سختی کا حکم کرتا ہے، دوسرا نرمی کا اور دونوں مُصیب ہیں، وہ ہیں
جبرائیل علیہ السلام و میکائیل علیہ السلام۔ اور دونی ہیں ایک نرمی کا حکم دیتا ہے دوسرا سختی کا اور وہ
دونوں مُصیب ہیں، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم علیہ السلام و نوح علیہ السلام کا ذکر فرمایا اور فرمایا:
میرے دو دوست ہیں، ایک نرمی کا حکم دیتا ہے دوسرا سختی کا اور وہ دونوں مُصیب ہیں اور وہ ابو
بکر رضی اللہ عنہ اور عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

[مجمع الزوائد: جلد 9: صفحہ 18: رقم الحدیث 14345: معجم کبیر: جلد 23: صفحہ 31: الجہانک فی اخبار الملائک:
صفحہ 27: رقم الحدیث 71]

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ :
يَا جِبْرِيلُ ! إِنِّي لِأَحْسِبُ أَنَّ لِي عِنْدَكَ مَنْزِلَةً قَالَ : أَجَلُ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا
بُعِثْتُ إِلَى نَبِيٍّ قَطُّ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْكَ قَالَ : فَإِنِّي أُحِبُّ أَنْ تُعَلِّمَنِي مَنْزِلَتِي هُنَاكَ قَالَ :

إِنْ قَدَرْتُ عَلَى ذَلِكَ ، قَالَ : وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَقَدْ دَنَوْتُ فِيهَا مِنْ رَبِّي دُنُوءًا مَا دَنَوْتُ مِثْلَهُ قَطُّ وَإِنْ كَانَ قَدْرَ دُنُوءِي مِنْهُ مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ وَإِنْ أَقْرَبَ الْخَلْقِ مِنَ اللَّهِ عَزَّوَجَلَّ إِسْرَافِيلُ وَإِنْ قَدْرَ دُنُوءِهِ مِنْهُ مَسِيرَةُ سَبْعِينَ سَنَةً فِيهِنَّ سَبْعُونَ نُورًا إِنْ أَدْنَاهَا لَيَغْشَى بِالْأَبْصَارِ فَكَيْفَ لِي بِالْعِلْمِ فِيمَا وَرَاءَ ذَلِكَ وَلَكِنْ يُعْرَضُ لِي بِلُوحٍ ثُمَّ يَدْعُونَا فَيَبْعَثُنَا -

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبریل علیہ السلام! مجھے یقین ہے کہ میری آپ کے ہاں قدر و منزلت ہے، عرض کی: ہاں، مجھے قسم ہے اس ذات جل جلالہ کی! جس نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا، مجھے آپ سے بہت محبت ہے جتنے انبیاء علیہم السلام کی طرف میں بھیجا گیا ہوں، مجھے ان سب سے آپ سے زیادہ پیار ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو مجھے یہ بتاؤ کہ میری اللہ جل جلالہ کے ہاں کتنی قدر و منزلت ہے؟ عرض کی: اگر مجھے وہاں پہنچنے پر قدرت مل جائے تو بتاؤں، میرا تو یہ حال ہے مجھے قسم ہے اس کی! جس نے آپ کو نبی بنا کر بھیجا، میں صرف ایک دفعہ کچھ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے قریب ہوا جو اس سے قبل مجھے کبھی ایسا قرب نہ ملا، اس قرب کے آگے بھی ابھی پانچ سو سال کی مسافت ہے، ہاں اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب اسرافیل علیہ السلام ہیں لیکن اس کے قرب کے آگے ستر سال کی مسافت ہے اور اس میں ستر نور ہیں ان کے ادنیٰ کا یہ حال ہے کہ وہ آنکھوں کو ڈھانپ لیتا ہے، اب بتائیے اس کے باوجود مجھے وہاں سے آگے کیسے علم حاصل ہو؟ ہاں میرے سامنے لوح پیش کی جاتی ہے وہ (اسرافیل علیہ السلام) ہمیں بلا کر احکام صادر کر کے بھیجتا ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد 2: صفحہ 719: رقم الحدیث 305: الحجاب تک فی اخبار الملائک: صفحہ 27: رقم الحدیث 72]

عَنْ رَبَّاحِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : حَدَّثْتُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : لِجِبْرِيلَ لَمْ تَأْتِنِي إِلَّا وَأَنْتَ صَارَ بَيْنَ عَيْنَيْكَ ، قَالَ : إِنِّي لَمْ أَضْحَكُ مِنْذُ خُلِقَتِ النَّارُ -

ترجمہ: حضرت رباح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی پاک ﷺ نے جبریل علیہ السلام کو فرمایا: جب بھی تم میرے پاس آتے ہو تمہاری آنکھیں آنسوؤں سے بھیگی محسوس ہوتی ہیں، عرض کی: جب سے دوزخ بنی ہے میں کبھی نہیں ہنسا۔

[کتاب الزہد للاحمد بن حنبل: صفحہ 26: رقم الحدیث 145: تفسیر درمنثور: جلد 1: صفحہ 492: الحبانک فی اخبار الملائک
صفحہ 27: رقم الحدیث 73]

سیدنا جبرائیل علیہ السلام پر موت

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ قَالُوا : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ! مَنْ هَؤُلَاءِ الَّذِينَ اسْتَشْنَى اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ ؟ قَالَ : جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَمَلَكُ الْمَوْتِ وَاسْرَافِيلُ وَحَمَلَةُ الْعَرْشِ فَإِذَا قَبِضَ اللَّهُ أَرْوَاحَ الْخَلَائِقِ قَالَ : لِمَلِكِ الْمَوْتِ ، مَنْ بَقِيَ ؟ فَيَقُولُ : سُبْحَانَكَ رَبِّي وَتَعَالَيْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ بَقِيَ جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَاسْرَافِيلُ وَمَلِكُ الْمَوْتِ فَيَقُولُ : خُذْ نَفْسَ اسْرَافِيلَ فَيَأْخُذُ نَفْسَ اسْرَافِيلَ فَيَقُولُ اللَّهُ لِمَلِكِ الْمَوْتِ : مَنْ بَقِيَ ؟ يَقُولُ : سُبْحَانَكَ تَبَارَكْتَ رَبِّي وَتَعَالَيْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ بَقِيَ جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَمَلِكُ الْمَوْتِ ، فَيَقُولُ : خُذْ نَفْسَ مِيكَائِيلَ فَيَأْخُذُ نَفْسَ مِيكَائِيلَ فَيَقَعُ كَالطُّورِ الْعَظِيمِ ، فَيَقُولُ : يَا مَلِكُ الْمَوْتِ ! مَنْ بَقِيَ ؟ فَيَقُولُ : جِبْرِيلُ وَمَلِكُ الْمَوْتِ ، فَيَقُولُ : مَتَّ يَا مَلِكُ الْمَوْتِ فَيَمُوتُ فَيَقُولُ : يَا جِبْرِيلُ مَنْ بَقِيَ ؟ فَيَقُولُ : بَقِيَ وَجْهَكَ الدَّائِمُ الْبَاقِي وَجِبْرِيلُ الْمَيِّتُ الْفَانِي ، قَالَ : لَا بُدَّ مِنْ مَوْتِهِ فَيَقَعُ سَاجِدًا يَخْفِقُ بِجَنَاحِيهِ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ : إِنَّ فَضْلَ خَلْقِهِ عَلَى خَلْقِ مِيكَائِيلَ كَالطُّورِ الْعَظِيمِ -

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت ﴿وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ﴾ کی تلاوت فرمائی تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کون ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے آیت میں مستثنیٰ فرمایا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جبرائیل علیہ السلام و میکائیل علیہ السلام و ملک الموت علیہ السلام و اسرافیل علیہ السلام ہیں اور عرش کو اٹھانے والے فرشتے، جب اللہ جل جلالہ تمام مخلوق کی ارواح قبض فرمائے گا تو ملک الموت علیہ السلام کو حکم فرمائے گا کہ کون باقی ہے؟ وہ عرض کرے گا: تو پاک ہے، بلند ذات ہے، ذوالجلال والا کرام ہے، تجھ کو بقاء ہی بقاء ہے، اس وقت جبرائیل علیہ السلام و میکائیل علیہ السلام و اسرافیل علیہ السلام اور تیرا بندہ ملک الموت علیہ السلام زندہ ہیں، اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرمائے گا: اسرافیل علیہ السلام کی روح قبض کر لے، وہ اسرافیل علیہ السلام کی روح قبض کر لیں گے۔

پھر اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرمائے گا: اے ملک الموت! کون باقی ہے؟ عرض کرے گا: یا رب جل جلالہ! تیری ذات ذی الجلال والا کرام ہے، اس وقت جبرائیل علیہ السلام، میکائیل علیہ السلام اور تیرا بندہ ملک الموت علیہ السلام زندہ ہیں، اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرمائے گا: میکائیل کی روح قبض کر لو، تو ملک الموت علیہ السلام میکائیل علیہ السلام کی روح قبض کر لیں گے اور وہ بلند ٹیلہ کی طرح گر پڑیں گے پھر اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرمائے گا: اے ملک الموت علیہ السلام! اب کون باقی ہے؟ عرض کرے گا: جبرائیل علیہ السلام اور تیرا بندہ ملک الموت علیہ السلام اور بس، اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرمائے گا: اے ملک الموت! تو بھی مرجا، اس وقت ملک الموت علیہ السلام بھی مرجائے گا، تب اللہ تعالیٰ جل جلالہ جبرائیل علیہ السلام سے فرمائے گا: اے جبرائیل! اب کون زندہ ہے؟ وہ عرض کریں گے: یا رب جل جلالہ! تجھے تو دائمی بقاء ہے اور ایک تیرا بندہ جبرائیل ہے وہ بھی فانی ہے مرجائے گا اس پر اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرمائے گا: جبرائیل پر بھی موت ضروری ہے، اس کے بعد جبرائیل علیہ السلام سجدہ

ریز ہوں گے اور پروں سمیت سجدہ میں ہی بے دم ہو جائیں گے، حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا: حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حضرت میکائیل علیہ السلام پر اتنی فضیلت ہے جتنا بڑے ٹیلے کو چھوٹے ٹیلے پر۔ [الحجرات فی اخبار الملائک: صفحہ 28: رقم الحدیث 74]

عَنْ أَنَسٍ رَفَعَهُ فِي قَوْلِهِ "وَنُفِخَ فِي الصُّورِ" قَالَ : فَكَانَ مِمَّنْ اسْتَشْنَى اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ ثَلَاثَةَ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَمَلِكِ الْمَوْتِ فَيَقُولُ اللَّهُ وَهُوَ أَعْلَمُ : يَا مَلِكِ الْمَوْتِ ! مَنْ بَقِيَ ؟ فَيَقُولُ : بَقِيَ وَجْهَكَ الدَّائِمُ الْبَاقِي الْكَرِيمُ وَعَبْدُكَ جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَمَلِكُ الْمَوْتِ ، فَيَقُولُ : تَوَفَّ نَفْسَ مِيكَائِيلَ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ أَعْلَمُ : يَا مَلِكِ الْمَوْتِ ! مَنْ بَقِيَ ؟ فَيَقُولُ : بَقِيَ وَجْهَكَ الْبَاقِي وَعَبْدُكَ جِبْرِيلُ وَمَلِكُ الْمَوْتِ ، فَيَقُولُ : تَوَفَّ نَفْسَ جِبْرِيلَ ثُمَّ يَقُولُ وَهُوَ أَعْلَمُ : يَا مَلِكِ الْمَوْتِ ! مَنْ بَقِيَ ؟ فَيَقُولُ : بَقِيَ وَجْهَكَ الْبَاقِي الْكَرِيمُ وَعَبْدُكَ مَلِكُ الْمَوْتِ وَهُوَ مَيِّتٌ ثُمَّ يُنَادِي أَنَا بَدَأْتُ الْخَلْقَ ثُمَّ أُعِيدُهُ ۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ آیت ﴿نُفِخَ فِي الصُّورِ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ﷻ نے جن لوگوں کو آیت میں مستثنیٰ فرمایا ہے، وہ یہ تین ہیں (۱) جبریل علیہ السلام (۲) میکائیل علیہ السلام (۳) ملک الموت علیہ السلام، جب اللہ تعالیٰ ﷻ فرمائے گا (جبکہ وہ خوب جاننے والا ہے) اے ملک الموت! باقی کون موت سے بچ گیا ہے؟ وہ عرض کریں گے، اے رب تعالیٰ ﷻ! تجھی کو بچا ہے اس وقت جبریل علیہ السلام و میکائیل علیہ السلام و ملک الموت علیہ السلام بچ گئے ہیں، اللہ تعالیٰ ﷻ فرمائے گا: میکائیل کی روح نکال لے، پھر اللہ تعالیٰ ﷻ فرمائے گا (جبکہ وہ خوب جاننے والا ہے) اب باقی کون ہے؟ ملک الموت علیہ السلام عرض کریں گے: تیری ذات ﷻ کو بچا ہے، اس وقت جبرائیل علیہ السلام اور ملک الموت علیہ السلام زندہ ہیں، اللہ تعالیٰ ﷻ فرمائے گا: جبریل کی روح قبض کر لے پھر اللہ تعالیٰ ﷻ فرمائے گا

(جبکہ وہ خوب جاننے والا ہے) اے ملک الموت! اب کون بیچ گیا ہے؟ وہ عرض کریں گے، تیرا بندہ ملک الموت باقی ہے، اللہ تعالیٰ ﷻ فرمائے گا: تو بھی مر جا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ ﷻ منادی کرے گا: میں نے مخلوق کی ابتدا کی تھی پھر میں ہی انہیں دوبارہ لوٹاؤں گا۔

[الحجباتک فی اخبار الملائک: صفحہ 28: رقم الحدیث 75]

سیدنا جبریل علیہ السلام کا حلیہ

جبرائیل علیہ السلام کا قد نہ بہت بلند ہے اور نہ بہت چھوٹا، اس کو سفید رنگ کا لباس پہنایا گیا ہے جو جو اہر و یواقیت سے مرصع ہے، جبرائیل کے چہرے کا رنگ برف کی طرح سفید ہے، اس کے اگلے دانت روشن اور چمکدار ہیں، اس کے گلے میں خوبصورت موتیوں کا ہار ہے اور اس کے سرخ یا قوت کے چھ سو بازوؤں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت کے برابر فاصلہ ہے، اس کی گردن بڑی خوبصورت اور لمبی ہے، اس کے قدم سرخ اور پنڈلیاں زرد ہیں، اس کے پر جن سے پرواز کرتا ہے زعفران سے بنے ہوئے ہیں جن کی تعداد ستر ہزار ہے، یہ پر سر سے لے کر قدموں تک ہیں، ہر پر پر چاند اور ستارے ہیں اور اس کی آنکھوں کے مابین شمس ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کو میکائیل سے پانچ سو سال بعد پیدا کیا، جبرائیل علیہ السلام ہر روز جنت کی ایک نہر میں نہاتا ہے اور پھر اپنے بدن کو جھاڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ ﷻ اس کے ہر قطرے سے ایک ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے پھر وہ فرشتے بیت المعمور کا طواف کرتے ہیں (جیسا کہ ماقبل روایات گزرین)۔

سیدنا جبریل علیہ السلام کی رہائش

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّ عَلَى يَمِينِ الْعَرْشِ نَهْرًا مِنْ نُورٍ مِثْلَ السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَالْأَرْضِينَ السَّبْعِ وَالْبِحَارِ السَّبْعَةِ يَدْخُلُ فِيهِ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ كُلَّ سَحْرٍ وَيَغْتَسِلُ فَيَزِدُّ نُورًا إِلَى نُورِهِ وَجَمَالًا إِلَى جَمَالِهِ ثُمَّ يَنْتَفِضُ

فَيَخْلُقُ اللَّهُ مِنْ كُلِّ نُقْطَةٍ تَقَعُ مِنْ رَيْشِهِ كَذَا وَكَذَا أَلْفَ مَلِكٍ يَدْخُلُ مِنْهُمْ كُلُّ يَوْمٍ سَبْعُونَ أَلْفًا الْبَيْتَ الْمَعْمُورَ وَفِي الْكَعْبَةِ أَيْضًا سَبْعُونَ أَلْفًا -

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: جبرئیل علیہ السلام ہر روز سحر کے وقت نور کی نہر سے جو عرش کے دائیں طرف ہے غسل کرتے ہیں، تو ان کا نور پہلے سے زیادہ ہو جاتا ہے، ایسا ہی ان کا حسن و جمال بھی دو بالا ہو جاتا ہے اور ان کی عظمت بھی زیادہ ہو جاتی ہے پھر وہ اپنے پروں کو جھاڑتے ہیں تو ان کے ایک ایک پر سے ستر ستر ہزار قطرے جھڑتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ جل جلالہ ایک ایک قطرے سے ستر ستر ہزار فرشتے پیدا کرتا ہے، ان میں سے ہر روز ستر ہزار فرشتے بیت المعمور میں اور ستر ہزار بیت اللہ شریف میں داخل ہوتے ہیں۔

[تفسیر کبیر: جلد 19: صفحہ 236: مدارج النبوة: جلد 1: صفحہ 256]

سیدنا جبرئیل علیہ السلام کے حاجت روا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

میں ابراہیم علیہ السلام کی پیشانی میں نور تھا اور ان کی پشت میں موتی تھا پھر جب ابراہیم علیہ السلام کو کافروں نے گوچھن کے پلہ میں بٹھا کر آگ میں پھینکنا چاہا اور جبرئیل علیہ السلام نے اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام سے کہا ”أَلَيْكَ حَاجَةٌ“ کیا تمہیں حاجت ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: ہاں، لیکن تیری طرف نہیں ہے، جبرئیل علیہ السلام نے پھر پوچھا ابراہیم علیہ السلام نے وہی جواب دیا، اخیر میں جبرئیل علیہ السلام نے کہا: کیا تمہیں اپنے رب جل جلالہ کی طرف حاجت ہے؟ ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: کیا کوئی ایسا دوست ہے جس کو اپنے دوست کی طرف حاجت نہ ہو۔

جبرئیل علیہ السلام نے کہا: پھر آپ اپنے رب جل جلالہ سے سوال کریں کہ وہ آپ کی اس

حال میں مدد کرے، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا ”هُوَ أَعْلَمُ بِحَالِي مِنْ سُوَالِي“

إِلَيْهِ“ وہ میرے سوال کرنے کے بغیر میرے حال کو خوب اچھی طرح جانتا ہے، حضور نبی اکرم ﷺ نے اس مقام پر فرمایا: میں نے جبرائیل علیہ السلام کو اس وقت کہا: جب اللہ تعالیٰ ﷻ مجھے مبعوث فرمائے گا تو اے جبرائیل! میں تیری اس نیکی کا جو تو نے میرے باپ ابراہیم علیہ السلام سے کی ہے بدلہ دوں گا، آپ ﷺ نے فرمایا: جس رات مجھے معراج ہوئی اور جبرائیل علیہ السلام میرے ساتھ تھے، یہاں تک کہ ہم ایک مقام پر پہنچے کہ جبرائیل علیہ السلام وہاں ٹھہر گئے اور آگے جانے سے معذرت کے ساتھ انکار کیا تو میں نے جبرائیل علیہ السلام کو کہا: اے جبرائیل! بھلا ایسے مقام میں بھی کوئی دوست کسی دوست سے جدا ہوتا ہے، جبرائیل علیہ السلام نے کہا: اے اللہ کے رسول! یہ وہ جگہ ہے اس سے آگے اگر میں تجاوز کروں تو نور مجھے جلا کر رکھ کر دے گا۔

وَمَا مِنَّا إِلَّا لَهُ مَقَامٌ مَّعْلُومٌ (پارہ ۲۳: سورة الصافات: آیت ۱۶۴)

ترجمہ: اور (فرشتے کہتے ہیں) ہم میں ہر ایک کا ایک مقام معلوم ہے۔

اب آپ آگے تشریف فرما ہوں، میں اپنی خدمت پوری کر چکا آنحضرت ﷺ نے فرمایا: کیا تم نے مجھ سے اللہ ﷻ تک لیجانے کا وعدہ نہ کیا تھا تو اب کیوں ٹھہرتے ہو؟ یہ فرمایا اور جبرائیل علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر ایک قدم آگے بڑھایا کہ ناگاہ جبرائیل علیہ السلام ہیبت الہی سے مثل چڑیا کے ہو کر لرزنے اور کانپنے لگے اور بہ آہ و زاری عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے میرے مقام پر جلد واپس فرمائیے، ورنہ اگر ایک ذرہ بھر آگے قدم بڑھاؤں گا تو ہیبت و جلال باری تعالیٰ ﷻ سے جل جاؤں گا۔

اگر یکسر موئے بر تر پریم فروغ تجلی بسوزد پریم
تب حضور جان رحمت ﷺ نے فرمایا: اے جبرائیل! قسم ہے عزت و جلال الہی کی!

میں جتنا آگے بڑھتا اور نزدیک ہوتا ہوں، شوق وصال اور زیادہ ہوتا ہے۔

وعدہ وصل چوں شود نزدیک آتش شوق تیز تر گردد

اور جبرئیل کو ہیبت الہی سے پگھلا ہوا اور قریب نابود ہونے کے دیکھ کر دست مبارک سے اشارہ فرمایا: پانچ سو برس کی راہ جو ایک قدم میں طے فرمائی تھی، ایک اشارے میں طے فرما کر انہیں اُن کے مقام پر پہنچایا تو ندا آئی، اے محمد ﷺ! تو فکر میں تھا کہ میری اُمت حشر کے دن راہ دور دراز قیامت و پل صراط کس طرح طے کرے گی؟ اب دیکھ کہ اشارے میں پانچ سو برس کی راہ طے کی اور ایک قدم میں جبرئیل کو پانچ سو برس کی راہ لے آیا اگر قیامت کے دن بھی اسی طرح لب شفاعت ہلا کر پچاس ہزار برس کی راہ ایک دم میں قطع کر لے اور اپنی اُمت کو اُن واحد میں اس دور دراز اور پرخطر راہ سے سلامت سے لیجائے تو کیا عجب ہے۔

[مخص از مدارج النبوة: جلد 1: صفحہ 55-254]

میں نے کہا کہ اللہ ﷻ کی طرف تیری کوئی حاجت ہے؟ اس نے کہا ہاں! آپ ﷺ اپنے رب ﷻ سے میرے لیے اس بات کا سوال کریں کہ قیامت کے دن وہ مجھ کو حکم دے کہ میں پل صراط پر اپنے پر بچھا دوں اور آپ کی اُمت اس کے اوپر سے گذر جائے، حضور ﷺ نے فرمایا ”بَارَكَ اللَّهُ لَكَ يَا جِبْرِيلُ“ اے جبرئیل! اللہ ﷻ تمہیں برکت دے، پھر اللہ تعالیٰ ﷻ کی طرف سے ندا آئی: محمد ﷺ کو دریاے نور میں غوطہ دو، جبرئیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو غوطہ دیا: اس غوطہ سے آپ ستر ہزار پردوں کو پھاڑ کر ان کے آگے نکل گئے، ان پردوں میں سے ہر پردے کی موٹائی پانچ سو سال کی راہ کے برابر تھی، یہاں تک کہ آپ سونے کے فرش تک پہنچے، وہاں ایک فرشتہ نمودار ہوا اس نے آپ ﷺ کو موتیوں کے حجاب تک پہنچایا، فرشتہ نے اس حجاب کو ہلایا، حجاب کے پردے سے آواز آئی، کون ہے؟ فرشتہ نے جواب دیا: فراش الذهب کا فرشتہ ہوں اور میرے ساتھ محمد ﷺ ہیں، اس حجاب کے فرشتہ نے کہا: اللہ! پھر اس نے حجاب کے نیچے سے ہاتھ نکالا اور مجھ کو اٹھایا اور اپنے سامنے بٹھایا، اسی طرح میں ایک حجاب سے دوسرے حجاب کی طرف نقل کرتا رہا، یہاں تک کہ میں

نے ستر ہزار حجابات سے تجاوز کیا، ان میں سے ہر حجاب کی موٹائی پانچ سو سال کی راہ کے برابر تھی، اس کے بعد میں نورِ ابیض کے دریا پر پہنچا، وہاں ایک فرشتہ تھا اگر کوئی پرندہ اس کے ایک کاندھے سے پانچ سو سال اڑتا رہے تو پھر بھی وہ اس کے دوسرے کاندھے تک نہ پہنچے، اس کے بعد مجھ کو آگے چلایا گیا، میں ایک نورِ احمر کے دریا تک پہنچا اس کے کنارے پر بھی ایک فرشتہ اتنا بڑا تھا کہ اگر اللہ تعالیٰ ﷻ اس کو یہ حکم دے کہ زمین و آسمان کو نکل جائے تو وہ نکل جائے پھر رُفِ مجھ کو لے کر آگے بڑھا۔

جبریل امین علیہ السلام خادمِ دربارِ محمد ﷺ

ہر شے کی تخلیق کی کوئی نہ کوئی غرض و غایت ہے سیدنا جبریل علیہ السلام کی تخلیق کی غرض و غایت صرف یہی ہے کہ وہ حضور سرورِ عالم ﷺ کی خدمات بجالائیں، اس کی تفصیل فقیر کے رسالہ ”جبریل امین خادمِ دربار“ کا مطالعہ کریں، یہاں صرف جبرائیل علیہ السلام کی خدماتِ رسول اللہ ﷺ کے چند نمونے عرض کئے دیتا ہوں۔

معرکہ بدر

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ يَوْمَ بَدْرٍ: هَذَا جِبْرِيلُ
أَخَذَ بِرَأْسِ فَرَسِهِ عَلَيْهِ آدَاءُ الْحَرْبِ -

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: یہ جبریل علیہ السلام ہیں، اپنے گھوڑے کی لگا میں پکڑے ہوئے ہیں ان کے ساتھ جنگ کا سامان ہے۔

[بخاری شریف: کتاب المغازی: باب شہود الملائكة بدرًا: رقم الحدیث 3995: صفحہ 808: دلائل النبوة الامام بیہقی: جلد 3: صفحہ 54]

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ خَطَبَ النَّاسَ
فَقَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أُمَّتُّحُ مِنْ قَلْبِ بَدْرٍ إِذْ جَاءَتْ رِيحٌ شَدِيدَةٌ لَمْ أَرْ مِثْلَهَا قَطُّ إِلَّا الَّتِي

كَانَتْ قَبْلَهَا وَأُظْنُهُ ذَكَرْتُمْ جَاءَتْ رِيْحٌ شَدِيدَةٌ قَالَ : فَكَانَتْ الرِّيْحُ الْأُولَى جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ فِي أَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَتْ الرِّيْحُ الثَّانِيَةَ مِيكَائِيلَ نَزَلَ فِي أَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ عَنْ يَمِينِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ عَنْ يَمِينِهِ وَكَانَتْ الرِّيْحُ الثَّلَاثَةَ إِسْرَافِيلَ نَزَلَ فِي أَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ عَنْ مَيْسِرَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا فِي الْمَيْسِرَةِ -

ترجمہ: حضرت جبیر بن معطم رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے سنا وہ فرما رہے تھے: جنگ بدر میں تین مرتبہ سخت آندھی آئی، ایسی آندھی میں نے کبھی نہ دیکھی، پہلی آندھی جبریل علیہ السلام تھے جو ایک ہزار ملائکہ کے ہمراہ آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہو گئے، دوسری آندھی میکائیل علیہ السلام تھے جو ایک ہزار ملائکہ کی فوج کے ساتھ آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں طرف کھڑے ہو گئے، ابوبکر رضی اللہ عنہ بھی بائیں طرف تھے اور تیسری آندھی اسرافیل علیہ السلام تھے جو ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے میسرہ بنے اور میں بھی اسی میں تھا۔

[دلائل النبوة لامام بیہقی: جلد 3: صفحہ 55: مدارج النبوة: جلد 2: صفحہ 136]

عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : كَانَ النَّاسُ يَوْمَ بَدْرٍ يَعْرِفُونَ قَتْلَى الْمَلَائِكَةِ مِمَّنْ قَتَلُوهُمْ بِضَرْبٍ فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَعَلَى الْبُنَانِ مِثْلُ سَمَةِ النَّارِ قَدْ أُحْرِقَ بِهِ -

ترجمہ: ربیع بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ بدر میں ملائکہ کے ہاتھوں مارے گئے افراد دیگر مقتولین سے جدا تھے، ان کی گردنوں اور جوڑوں پر جلے ہوئے نشانات واضح تھے۔

[دلائل النبوة لامام بیہقی: جلد 3: صفحہ 56: البدایہ والنہایہ: جلد 3: صفحہ 281: مدارج النبوة: جلد 2: صفحہ 136]

: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 144: رقم الحدیث 532]

فائدہ : ملائکہ کی یوم بدر میں حاضری اور کارناموں کی تفصیل غزوہ بدر کے واقعات میں ملاحظہ ہو۔

حضرت خارجه بن ابراہیم رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا:

مَنْ الْقَائِلُ يَوْمَ بَدْرٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ أَقْدِمُ حَيْرُومُ؟ فَقَالَ جِبْرِيلُ: مَا كُلُّ أَهْلِ السَّمَاءِ أَعْرِفُ -

ترجمہ: جنگ بدر کے دن فرشتوں میں سے ”آگے ہو حیزروم“ کہنے والا کون تھا؟ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: میں آسمان والے سب فرشتوں کو نہیں جانتا (اس لئے معلوم نہیں کہ یہ جملہ کس فرشتہ نے کہا تھا)۔

[دلائل النبوة لامام بیہقی: جلد 3: صفحہ 57: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 145: رقم الحدیث 540]

فائدہ: حیزروم جبریل علیہ السلام کے گھوڑے کا نام ہے جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا ہے۔
انتباہ: حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی علمی وسعت کونہ بھولنے کے لئے کہ آپ نہ صرف دنیا کے عالم ہیں بلکہ آپ جملہ کائنات کے امور کے ذرہ ذرہ سے آگاہ ہیں، آپ آسمان کے سواروں کے اسماء جانتے ہیں تو ان کی سوار یوں کے نام سے بھی باخبر ہیں۔

سیدنا جبرائیل امین علیہ السلام کے مزید احوال

ان کے چھ سو پر ہیں جیسا کہ احادیث مبارکہ میں ہے اور قرآن مجید میں ﴿انہ لقول رسول کریم: یہ عزت والے رسول کا پڑھنا ہے﴾ سے جبریل علیہ السلام مراد ہیں، آپ نے قرآن مجید اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی جانب سے پڑھا ہے۔ امام سہیلی نے کہا: یہ جائز نہیں کہ کہا جائے کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے اگرچہ آپ بھی عزت والے رسول ہیں، اس لئے کہ کفار کے اس مقالہ کے رد و تکذیب میں یہ آیت نازل ہوئی، جنہوں نے کہا تھا کہ یہ قرآن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے از خود فرمایا تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ان کے رد میں فرمایا کہ ﴿انہ لقول رسول کریم﴾ اور جبریل علیہ السلام کو امین اس لیے فرمایا ہے کہ وحی کے امین ہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ یہ قول (قرآن) اللہ

تعالیٰ ﷻ کا ہی تو ہے لیکن اسے جبریل علیہ السلام کی طرف منسوب کرنا اس لئے ہے کہ اسے (قرآن کو) وہی لے کر آئے ہیں اللہ تعالیٰ ﷻ کی طرف سے، اس معنی پر اس کا اسناد جبریل علیہ السلام کی طرف باعتبار سبب ظاہری انزال و ایصال کے ہے، جس پر یہ دلیل قوی موجود ہے کہ رسول سے حضرت جبریل علیہ السلام مراد ہیں، وہ یہ کہ بعد کو فرمایا: وہ بڑی قوت والا ہے وغیرہ وغیرہ جو یہ تمام صفات صرف اور صرف جبریل علیہ السلام کی ہیں یعنی قرآن لانے والا، وہ اللہ تعالیٰ ﷻ کی جانب سے انبیاء علیہم السلام کی طرف کتابیں لاتے ہیں، اور وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز و معظم ہیں، ایسے ہی لوگوں کے نزدیک بھی کیونکہ وہ ”افضل العطایا“ لاتے ہیں یعنی معرفت و ہدایت اور وہ اہل ایمان پر مہربان اور کفار پر اور اعداء پر قہر برساتے ہیں ﴿ذی قوۃ: قوت والا ہے﴾ یعنی سخت قوت والا، جیسے ان کے لیے فرمایا ہے ﴿شدید القوی﴾ جس امر کے لیے انہیں مقرر کیا جائے اس پر بڑی قوت رکھتے ہیں اس سے عاجز ہوتے ہیں نہ کمزور۔

سیدنا جبریل علیہ السلام کی قوت و طاقت

عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِجَبْرِئِيلَ: مَا أَحْسَنَ مَا أُنِّي عَلَيْكَ رَبُّكَ "ذِي قُوَّةٍ عِنْدَ ذِي الْعَرْشِ مَكِينٍ مَطَاعٍ ثُمَّ أَمِينٌ" فَمَا كَانَتْ قُوَّتُكَ وَمَا كَانَتْ أَمَانَتُكَ؟ قَالَ: أَمَا قُوَّتِي فَإِنِّي بُعِثْتُ إِلَى مَدَائِنٍ لُوطٍ وَهِيَ أَرْبَعٌ مَدَائِنٍ وَفِي كُلِّ مَدِينَةٍ أَرْبَعٌ مِائَةٍ أَلْفٍ مَقَاتِلٍ سِوَى الدَّرَارِيِّ فَحَمَلْتُهُمْ مِنْ الْأَرْضِ السُّفْلَى حَتَّى سَمِعَ أَهْلُ السَّمَاءِ أَصْوَاتَ الدَّجَاجِ وَنُبَاحَ الْكِلَابِ ثُمَّ هَوَيْتُ بِهِنَّ فَقَلَّبْتُهُنَّ -

ترجمہ: حضرت معاویہ بن قرۃ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا: اللہ تعالیٰ ﷻ نے اس آیت ﴿ذی قوۃ عیند ذی العرش مکین مطاع ثم امین﴾ میں تمہاری قوت بیان فرمائی ہے تو مجھے کچھ نمونے سناؤ، عرض کی کہ مجھے مدائن لوط کے

شہروں میں سے چار کے بارے میں حکم دیا گیا اور ان چاروں میں سے ہر ایک شہر میں چار ہزار کی تعداد میں بستیاں تھیں، میں نے ان چاروں شہروں کو زمین کی تہ سے اپنے پروں کے اگلے حصے پر اٹھایا اور آسمان تک لے گیا جن کے کتوں کے بھونکنے اور مرغوں کی آواز آسمان والوں نے سنی پھر میں نے انہیں الٹ دیا۔ (جن کی تفصیل قرآن میں ہے)۔

[تفسیر درمنثور: جلد 15: صفحہ 274: ابن عساکر: جلد 50: صفحہ 325]

قوم شمود کا انجام

حضرت جبریل علیہ السلام کی قوت تھی کہ شمود کی قوم پر صبح کے وقت ایک چیخ ماری تو سب کے سب گھٹنوں کے بل زمین پر ڈھیر ہو گئے۔

جبریل علیہ السلام کی پرواز

سیدنا جبریل علیہ السلام آسمان سے زمین پر پھر زمین سے آسمان پر آنکھ جھپکنے سے پہلے آجاتے ہیں۔

شیطان کو ہندوستان دھکیل دیا

حضرت جبریل علیہ السلام نے شیطان ابیض کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد پھرتا دیکھا (یہ وہ شیطان ہے جو انبیاء علیہم السلام کے درپے آزار رہتا ہے) اسے ایک معمولی سادھکا دیا تو مکہ معظمہ سے ہندوستان کے آخری کونے میں جاگرا، اسی شیطان کو عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ باتیں کرتا دیکھ کر اسے پھونک ماری تو اسے بیت المقدس سے ہندوستان کے آخری کونے کے جبل (پہاڑ) پر پہنچا دیا۔

کعبہ شریف تک پہاڑ الٹ دیئے

حضرت خلیل بن عبداللہ ازدی رضی اللہ عنہ انصار کے ایک آدمی سے راوی ہیں کہ حضور

صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جماعت سے فرمایا:

مسجد کی سمت قبلہ متعین کریں تو جبریل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی حضور! آپ سمت قبلہ متعین کریں آپ کعبہ تو دیکھ رہے ہیں پھر ہاتھ کے اشارے سے درمیان میں سے پہاڑ اشجار اور جملہ اشیاء کو ہٹا دیا تو حضور ﷺ تعین سمت قبلہ سے فارغ ہوئے تو جبریل علیہ السلام نے پہاڑ و اشجار اور جملہ اشیاء اپنی حاجت پر لوٹائے اور آپ کا قبلہ میزابِ رحمت (پرناہ) کے بالمقابل متعین ہوا۔

حضرت جبریل علیہ السلام افضل ہیں یا اسرائیل علیہ السلام

امام سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

مجھ سے سوال کیا گیا حضرت جبرائیل علیہ السلام افضل ہیں یا حضرت اسرائیل علیہ السلام؟

جواب: میں اس کے متعلق کسی عالم کی نقل پر مطلع نہیں ہوا اور (شروع کتاب یعنی امام سیوطی کی "الحبانک فی اخبار الملائک" میں حضرت جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام کے حالات میں) گذشتہ روایات باہم متعارض ہیں، طبرانی شریف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مرفوع حدیث ہے:

أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَفْضَلِ الْمَلَائِكَةِ "جِبْرِيلُ"۔

ترجمہ: کیا میں تمہیں نہ بتلاؤں کہ فرشتوں میں سے افضل حضرت جبرائیل (علیہ السلام) ہیں۔

[کنز العمال: جلد 12: صفحہ 156: رقم الحدیث 35338: مجمع الزوائد: جلد 3: صفحہ 255: رقم الحدیث 4776]

قَالَ وَهَبٌ: إِنَّ أَدْنَى الْمَلَائِكَةِ مِنَ اللَّهِ جِبْرِيلُ ثُمَّ مِيكَائِيلُ يَدُلُّ عَلَى

تَفْضِيلِ جِبْرِيلَ۔

ترجمہ: حضرت وہب کا اثر (فرمان) ہے: فرشتوں میں سے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے

سب سے زیادہ نزدیک حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں پھر حضرت میکائیل علیہ السلام ہیں (یہ دونوں

روایات) دلالت کرتی ہیں کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام افضل ہیں۔

[الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 274: رقم الحدیث 802]

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث میں ہے:

إِسْرَافِيلُ صَاحِبُ الصُّورِ وَجِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِهِ -

ترجمہ: حضرت اسرافیل علیہ السلام صور والے ہیں ان کے دائیں میں حضرت جبرائیل علیہ السلام اور ان کے بائیں میں حضرت میکائیل علیہ السلام ہیں۔

[کنز العمال: جلد 14: صفحہ 153: رقم الحدیث 38903: تفسیر درمنثور: جلد 1: صفحہ 494: سنن ابی داؤد: کتاب الحروف: رقم الحدیث 3999: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 33: رقم الحدیث 91]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی مرفوع حدیث ہے:

إِسْرَافِيلُ مَلَكُ اللَّهِ لَيْسَ دُونَهُ شَيْءٌ -

ترجمہ: اسرافیل علیہ السلام اللہ جل جلالہ کا فرشتہ ہے، اس سے زیادہ مقرب کوئی شے نہیں۔

[الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 275: رقم الحدیث 805]

عَنْ كَعْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ أَقْرَبَ الْمَلَائِكَةِ إِلَى اللَّهِ إِسْرَافِيلُ -

ترجمہ: حضرت کعب (اخبار) کا اثر (ارشاد) ہے ”فرشتوں میں سے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے زیادہ مقرب حضرت اسرافیل علیہ السلام ہیں۔ [الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 275: رقم الحدیث 806]

حضرت ابوبکر ہذلی رحمۃ اللہ علیہ کا اثر ہے کہ ”اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں سے

کوئی شے بھی حضرت اسرافیل علیہ السلام سے زیادہ مقرب نہیں۔

حَدِيثُ ابْنِ أَبِي جَبَلَةَ بِسَنَدِهِ أَوَّلُ مَنْ يُدْعَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِسْرَافِيلُ -

ترجمہ: حضرت ابوجبلہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے: سب سے پہلے جس کو

روز قیامت بلا یا جائے گا وہ اسرافیل علیہ السلام ہوں گے۔

[الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 275: رقم الحدیث 808]

وَأَنَّ ابْنَ سَابِطٍ يُدَبِّرُ أَمْرَ الدُّنْيَا أَرْبَعَةَ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ وَإِسْرَافِيلَ إِلَى أَنْ

قَالَ: وَأَمَّا إِسْرَافِيلُ فَهُوَ يَنْزِلُ بِالْأَمْرِ عَلَيْهِمْ -

ترجمہ: حضرت ابن سابط رضی اللہ عنہ کا اثر ہے: دنیا کا نظام چار فرشتے چلاتے ہیں، حضرت جبرائیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام، حضرت اسرافیل علیہ السلام (چوتھے ملک الموت علیہ السلام ہیں) اس روایت میں انہوں نے یہ بھی فرمایا اور یہ حضرت اسرافیل علیہ السلام ان (تین) فرشتوں پر احکام (خداوندی) کے ساتھ نازل ہوتے ہیں۔

[الحجباتک فی اخبار الملائک: صفحہ 275: رقم الحدیث 809]

عَنْ عِكْرَمَةَ بْنِ خَالِدٍ مَرْفُوعًا وَأَمَّا إِسْرَافِيلُ فَمِمَّنْ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُمْ أَى بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَ جِبْرِيلَ وَمِيكَائيلَ وَمَلِكِ الْمَوْتِ -

ترجمہ: حضرت عکرمہ بن خالد رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث میں ہے: حضرت اسرافیل علیہ السلام اللہ جل جلالہ کے درمیان اور ان یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام، میکائیل علیہ السلام اور ملک الموت علیہ السلام کے درمیان امین ہیں۔ [الحجباتک فی اخبار الملائک: صفحہ 275: رقم الحدیث 810]

أَنَّ خَالِدَ بْنَ أَبِي عِمْرَانَ وَإِسْرَافِيلُ بِمَنْزِلَةِ الْحَاجِبِ وَمَا شَاكَ ذَلِكَ يَدُلُّ عَلَى تَفْضِيلِ إِسْرَافِيلَ -

ترجمہ: حضرت خالد بن ابی عمران کا اثر ”اور حضرت اسرافیل علیہ السلام دربان (خداوندی) کے مرتبہ پر ہیں، یہ سب احادیث و روایات اور جو ان کے مشابہ ہیں، سب حضرت اسرافیل علیہ السلام کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 810: رقم الحدیث 379: الحجباتک فی اخبار الملائک: صفحہ 275: رقم الحدیث 811]

فائدہ: رسولوں پر جبرائیل علیہ السلام وحی لائے تھے دیگر انبیاء پر دوسرے فرشتے، حضرت امام ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب ”العقیدۃ“ میں ذکر فرماتے ہیں: حضرات مرسلین کرام کی طرف حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ذریعہ وحی نازل کی گئی اور حضرات انبیاء کرام علیہم السلام کی طرف دوسرے فرشتوں کے ذریعہ وحی نازل کی گئی۔

[الحجباتک فی اخبار الملائک: صفحہ 275: رقم الحدیث 812]

سب سے پہلے حساب جبرائیل علیہ السلام سے ہوگا

عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : أَوَّلُ مَنْ يُحَاسَبُ جِبْرِيلُ لِأَنَّهُ كَانَ أَمِينَ اللَّهِ إِلَى رُسُلِهِ -

ترجمہ: عطاء بن سائب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سب سے پہلے جبریل علیہ السلام سے حساب ہوگا کیونکہ وہ رسل کرام کی طرف اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے امین تھے۔

[الجمانک فی اخبار الملائک: صفحہ 27: رقم الحدیث 76]

فَأَمَّا : عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : صَاحِبُ الْمَوَازِينِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ -

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قیامت میں صاحب میزان جبریل علیہ السلام ہوں گے۔

[الجمانک فی اخبار الملائک: صفحہ 29: رقم الحدیث 77]

سیدنا جبریل علیہ السلام نے مردے زندہ کئے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

ایک مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تشریف لائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نہایت غمگین تھے، حضرت جبریل علیہ السلام نے عرض کیا: اللہ جل جلالہ نے آپ کو سلام فرمایا ہے اور ارشاد فرمایا: آپ کو رنجیدہ اور غمگین دیکھ رہا ہوں کیا بات ہے؟ (جالانکہ حق تعالیٰ شانہ دلوں کے بھید جاننے والا ہے لیکن اکرام و اعزاز اور اظہار شرافت کی واسطے اس قسم کے سوال کرائے جاتے تھے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

جبریل! مجھے اپنی امت کی بہت فکر ہو رہی ہے کہ قیامت میں ان کا کیا حال ہوگا؟

حضرت جبریل علیہ السلام نے دریافت کیا: کفار کے بارے میں یا مسلمانوں کے بارے میں (یعنی امت دعوت یا امت اجابت)، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں (یعنی امت اجابت) کے بارے میں فکر ہے، حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لیا اور ایک مقبرہ پر تشریف لے

گئے، جہاں قبیلہ بنو سلمہ کے لوگ دفن تھے حضرت جبریل علیہ السلام نے ایک قبر پر اپنا پر مارا اور ارشاد فرمایا ﴿قُمْ بِإِذْنِ اللَّهِ اللَّهُكَ حَكْمًا مِنْ كَهْرًا هُوَ جَاءَ﴾ اس قبر سے ایک نہایت خوبصورت چہرہ والا اٹھا وہ کہہ رہا تھا ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللَّهِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ حضرت جبریل علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: اپنی جگہ لوٹ جاؤ، وہ چلا گیا پھر دوسری قبر پر دوسرا پر مارا اور ارشاد فرمایا ﴿قُمْ بِإِذْنِ اللَّهِ اللَّهُكَ حَكْمًا مِنْ كَهْرًا هُوَ جَاءَ﴾ اس میں سے ایک شخص نہایت بد صورت کالا منہ، سیاہ آنکھوں والا کھڑا ہوا وہ کہہ رہا تھا ہائے افسوس! ہائے شرمندگی! ہائے مصیبت! پھر حضرت جبریل علیہ السلام نے فرمایا: اپنی جگہ لوٹ جا، اس کے بعد حضور اقدس ﷺ سے عرض کیا کہ جس حالت پر یہ لوگ مرتے ہیں، اسی حالت پر اٹھیں گے۔

فائدہ: حدیث بالا میں ”لا الہ الا اللہ“ کہنے والوں سے بظاہر وہ لوگ مراد ہیں جن کو اس کلمہ پاک کے ساتھ خصوصی لگاؤ، خصوصی مناسبت، خصوصی اشتغال ہو، اس لئے کہ دودھ والا، موتی والا، وہی شخص کہلاتا ہے جس کے ہاں ان چیزوں کی خصوصی بکری اور خصوصی ذخیرہ موجود ہو، اس لئے ”لا الہ الا اللہ“ والوں کے ساتھ اس معاملہ میں کوئی اشکال نہیں۔ قرآن پاک میں ”سورہ فاطر“ میں اس اُمت کے تین طبقے بیان فرمائے ہیں، ایک طبقہ سابق بالخیرات کا بیان فرمایا جن کے متعلق حدیث میں آیا ہے کہ وہ بے حساب جنت میں داخل ہوں گے نیز ایک حدیث میں وارد ہے کہ جو شخص سو مرتبہ ”لا الہ الا اللہ“ پڑھا کرے، اس کو حق تعالیٰ ﷻ قیامت کے دن ایسی حالت میں اٹھائے گا کہ چودھویں رات کے چاند کی طرح اس کا چہرہ روشن ہوگا۔ حضرت ابو دردا ﷺ فرماتے ہیں کہ جن لوگوں کی زبانیں اللہ ﷻ کے ذکر سے تروتازہ رہتی ہیں وہ جنت میں ہنستے ہوئے داخل ہوں گے۔

فائدہ: جبریل علیہ السلام کے مزید کمالات و تصرفات فقیر کی تصنیف ”جبریل امین خادم دربار“ میں پڑھئے۔

حضرت سیدنا میکائیل علیہ السلام

عَنْ عِكْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جِبْرِيلُ اسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ وَمِيكَائِيلُ اسْمُهُ عُبيدُ اللَّهِ.

ترجمہ: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام کا نام عبد اللہ اور میکائیل علیہ السلام

کا نام عبید اللہ ہے۔

[تفسیر طبری: جلد 2: صفحہ 296: تفسیر ابن کثیر: جلد 1: صفحہ 338: تفسیر قرطبی: جلد 2: صفحہ 266: الجہانک فی اخبار الملائک: صفحہ 29: رقم الحدیث 78]

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لِجِبْرِيلَ: مَا لِي لَمْ أَرِ مِيكَائِيلَ ضَاحِكًا قَطُّ؟ قَالَ: مَا ضَحِكَ مِيكَائِيلُ مُنْذُ خُلِقَتِ النَّارُ.

ترجمہ: حضور نبی کریم ﷺ نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں نے

میکائیل علیہ السلام کو کبھی ہنستے نہیں دیکھا؟ عرض کی: جب سے دوزخ بنی ہے اس وقت سے یہ کبھی نہیں ہنستے۔

[کتاب العظم: جلد 3: صفحہ 815: رقم الحدیث 384: فتح الباری: جلد 6: صفحہ 307: الجہانک فی اخبار الملائک: صفحہ 29: رقم الحدیث 79]

عَنْ زَيْدِ بْنِ رُفَيْعٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَهُوَ يَسْتَاكُ فَنَاولَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ جِبْرِيلَ السَّوَاكَ فَقَالَ: جِبْرِيلُ كَبِيرٌ، قَالَ الْحَكِيمُ ﴿أَيُّ صَاحِبِ نَوَادِرِ الْأَصُولِ "حَكِيمِ تَرْمِذِي"﴾ أَيُّ نَاولِ مِيكَائِيلَ فَإِنَّهُ أَكْبَرُ.

ترجمہ: ایک دفعہ جبریل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام حضور سرور عالم ﷺ کی خدمت میں

حاضر ہوئے اور آپ ﷺ اُس وقت مسواک کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے مسواک جبرائیل علیہ السلام کو عنایت فرمائی تو انہوں نے عرض کی: بڑے کو دیتے تھے، (صاحب نوادر الاصول امام حکیم ترمذی

فرماتے ہیں) یعنی میکائیل علیہ السلام کو عطا فرمائیے کہ وہ مجھ سے بڑے ہیں۔

فائدہ : معلوم ہوا کہ میکائیل علیہ السلام جبرائیل علیہ السلام سے عمر میں بڑے ہیں۔
[نوادراصول: جلد 1: صفحہ 468: رقم الحدیث 671: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 29: رقم الحدیث 80: تفسیر
درمنثور: جلد 1: صفحہ 493]

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: وَزَيْرَايَ مِنْ
أَهْلِ السَّمَاءِ جِبْرِيْلُ وَمِيكَائِيْلُ وَمِنَ الْأَرْضِ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ۔

ترجمہ: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے دو وزیر آسمان میں ہیں اور وہ جبرائیل
علیہ السلام و میکائیل علیہ السلام ہیں اور دو وزیر زمین پر ہیں اور وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ و عمر رضی اللہ عنہ ہیں۔

[کنز العمال: جلد 11: صفحہ 259: رقم الحدیث 32676: تفسیر درمنثور: جلد 1: صفحہ 495: الجبانک فی
اخبار الملائک: صفحہ 29: رقم الحدیث 81: مستدرک للحاکم: جلد 2: صفحہ 317: رقم الحدیث 3105]
فائدہ : ثابت ہوا کہ ہمارے نبی پاک شہنشاہ کونین ﷺ ہیں۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مُوْذُنُ أَهْلِ السَّمَوَاتِ
جِبْرِيْلُ وَإِمَامُهُمْ مِيكَائِيْلُ يَوْمُ بِهِمْ عِنْدَ الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ فَتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ
السَّمَوَاتِ فَيَطُوفُونَ بِالْبَيْتِ الْمَعْمُورِ وَتُصَلِّيُ وَتَسْتَغْفِرُ فَيَجْعَلُ اللَّهُ ثَوَابَهُمْ
وَاسْتِغْفَارَهُمْ وَتَسْبِيحَهُمْ لِأُمَّةٍ مُحَمَّدٍ ﷺ۔

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ مرفوعاً روایت فرماتے ہیں: اہل سماوات
کے مؤذن جبرائیل علیہ السلام اور ان کے امام میکائیل علیہ السلام ہیں، میکائیل علیہ السلام بیت المعمور
میں ملائکہ کی امامت کرتے ہیں، جہاں آسمانوں کے ملائکہ جمع ہوتے ہیں پھر بیت المعمور کا
طواف کرتے ہیں اور اس میں نماز پڑھتے اور استغفار کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ ﷻ ان کا ثواب
اور ان کی استغفار و تسبیح امت مصطفیٰ ﷺ کو عطا فرماتا ہے۔

[الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 30: رقم الحدیث 83]

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَشْهَدُ بِاللَّهِ لَقَدْ حَدَّثَنِي
مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: أَشْهَدُ بِاللَّهِ لَقَدْ حَدَّثَنِي مِيكَائِيْلُ وَقَالَ: أَشْهَدُ بِاللَّهِ

لَقَدْ حَدَّثَنِي إِسْرَافِيلُ عَنِ اللّٰوْحِ الْمَحْفُوظِ إِنَّهُ يَقُولُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : شَارِبُ
الْخَمْرِ كَعَابِدٍ وَثْنٍ -

ترجمہ: حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: میں گواہی دیتا
ہوں، اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی قسم! مجھ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں، اللہ جل جلالہ کی قسم! مجھ سے میکائیل علیہ السلام نے بیان کیا اور میکائیل
علیہ السلام کہتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں، اللہ جل جلالہ کی قسم! مجھ سے اسرافیل علیہ السلام نے لوح محفوظ
سے یہ بات بیان کی، اللہ تعالیٰ علیہ السلام ارشاد فرماتا ہے: شراب نوش بت پرست کی طرح ہے۔

[کنز العمال: جلد 5: صفحہ 138: رقم الحدیث 13172: مجمع الزوائد: جلد 5: صفحہ 77: رقم الحدیث 8187:
كشف الاستار: جلد 3: صفحہ 353: رقم الحدیث 2925: جمع الجوامع: جلد 5: صفحہ 38: رقم الحدیث 13264:
الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 30: رقم الحدیث 84]

نوٹ: اس حدیث کی سند میں جتنے بھی راوی ہیں، وہ حدیث روایت کرتے ہوئے
”اشہد“ کہہ کر روایت کرتے ہیں ہم نے فقط حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سند لکھی ہے۔

حضرت سیدنا اسرافیل علیہ السلام

عَنْ وَهْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : خَلَقَ اللَّهُ تَعَالَى الصُّورَ لُوْلُؤَةً بِيضَاءَ فِي
صَفَاءِ الزُّجَاجِ ثُمَّ قَالَ لِلْعَرْشِ : خُذِ الصُّورَ فَتَعَلَّقْ بِهِ ثُمَّ قَالَ : كُنْ فَكَانَ إِسْرَافِيلُ
فَأَمَرَهُ أَنْ يَأْخُذَ الصُّورَ وَبِهِ ثَقْبٌ بَعْدَ كُلِّ رُوحٍ مَخْلُوقَةٍ وَنَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ لَا تَخْرُجُ
رُوحَانٍ مِنْ ثَقْبٍ وَاحِدَةٍ وَفِي وَسْطِ الصُّورِ كُوَّةٌ كَأَسْتِدَارَةِ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ
وَإِسْرَافِيلُ وَاضِعٌ فَمِهِ عَلَى تِلْكَ الْكُوَّةِ ثُمَّ قَالَ لَهُ الرَّبُّ : قَدْ وَكَّلْتُكَ بِالصُّورِ فَأَنْتَ
لِلنَّفْحَةِ وَاللِّصِيحَةِ فَدَخَلَ إِسْرَافِيلُ فِي مُقَدِّمِ الْعَرْشِ فَأَدْخَلَ رِجْلَهُ الْيُمْنَى تَحْتَ
الْعَرْشِ وَقَدَّمَ الْيُسْرَى وَلَمْ يَطْرَفْ مِنْذُ خَلَقَهُ اللَّهُ لِيَنْتَظَرَ مَا يُؤْمَرُ بِهِ -

ترجمہ: وہب نے کہا: اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے صور کو سفید موتی و شیشے کی طرح صاف

وشفاف پیدا فرما کر عرش کو فرمایا: اسے لے لو، تو صور عرش سے معلق ہو گیا، پھر فرمایا: "كُنْ" اس پر اسرافیل عليه السلام پیدا ہو گئے، انہیں فرمایا: صور لے لو، انہوں نے لے لیا، اس میں ہر پیدا شدہ روح و نفس منقوسہ کی گنتی کے برابر سوراخ ہیں، دور و حسیں ایک سوراخ سے نہیں نکلیں گی، صور کے درمیان میں آسمان و زمین کی طرح ایک دریچہ ہے، اسرافیل عليه السلام اپنا منہ اسی دریچہ میں رکھے ہوئے تھے، اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے انہیں فرمایا: میں نے تیری صور کی ڈیوٹی لگائی ہے، اسی لئے "نفخہ و صبحہ" دونوں کام تیرے سپرد ہیں، اس کے بعد اسرافیل عليه السلام عرش کے اگلے حصہ میں داخل ہوئے اور عرش کے نیچے دایاں پاؤں رکھا اور باایاں پاؤں بدستور پہلی جگہ پر تھا اور جب سے اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے انہیں پیدا کیا ہے، اسی مقام پہ کھڑے ہیں، لمحے بھر بھی نہیں ہٹے، اس انتظار میں ہیں کہ انہیں کب حکم ہوتا ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 840: رقم الحدیث 389: الجبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 31: رقم الحدیث 85]

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: كَيْفَ أَنْعَمَ وَصَاحِبُ الصُّورِ قَدْ اتَّقَمَ الْقَرْنَ وَحَنَى جَبْهَتَهُ وَأَصْغَى سَمْعَهُ يَنْتَظِرُ مَتَى يُؤْمَرُ بِهِ فَيَنْفَخُ قَالُوا: فَمَا نَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ؟ قَالَ: قُولُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اسرافیل عليه السلام پر کتنا بڑا انعام ہے کہ وہ صاحب صور ہیں اور قرن کو منہ میں رکھا ہوا، پیشانی جھکی ہوئی اور کان لگائے ہوئے منتظر ہیں، کب انہیں حکم ہوتا ہے کہ وہ صور پھونکیں، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی، یا رسول اللہ ﷺ! ہم کیا ورد کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پڑھا کرو "حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا"۔

[مستدرک للحاکم: جلد 5: صفحہ 21: رقم الحدیث 8741: الجبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 32: رقم الحدیث 86]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ طَرْفَ صَاحِبِ الصُّورِ مُذْ وُكِّلَ بِهِ مُسْتَعِدٌّ يَنْظُرُ حَوْلَ الْعَرْشِ مَخَافَةَ أَنْ يُؤْمَرَ بِالصَّيْحَةِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْهِ طَرْفُهُ كَانَ عَيْنِيهِ كَوَكْبَانِ دُرِّيَّانِ -

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب سے صاحب صور پیدا ہوا ہے صور کی ڈیوٹی پر مقرر ہے، عرش کے ارد گرد ٹکٹکی لگا کر دیکھ رہا ہے اور مستعد ہے کہ کب صور کا حکم ہوتا ہے، آنکھ نہیں جھپکاتا کہ کہیں آنکھ جھپکنے سے پہلے صور پھونکنے کا حکم ہو جائے، گویا اس کی دونوں آنکھیں چمکدار ستارے کی طرح ہیں۔

[متدرک للحاکم: جلد 5: صفحہ 21: رقم الحدیث 8740: کنز العمال: جلد 14: صفحہ 154: رقم الحدیث 38907: الجہانک فی اخبار الملائک: صفحہ 32: رقم الحدیث 87]

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا زَالَ صَاحِبًا الصُّورِ مُمَسِّكِينَ بِالصُّورِ يَنْتَظِرَانِ مَتَى يُؤْمَرَانِ -

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: دو صور پھونکنے والے صور کو تھامے ہوئے اس انتظار میں ہیں کہ انہیں کب حکم ہوتا ہے۔ [الجہانک فی اخبار الملائک: صفحہ 32: رقم الحدیث 88]

عَنْ أَبِي أَمَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِسْمُ جِبْرِيلَ عَبْدُ اللَّهِ وَإِسْمُ مِيكَائِيلَ عَبْدُ اللَّهِ وَإِسْمُ إِسْرَافِيلَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ -

ترجمہ: سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام کا نام عبد اللہ، میکائیل علیہ السلام کا نام عبید اللہ اور اسرافیل علیہ السلام کا نام عبد الرحمن ہے۔

[تفسیر درمنثور: جلد 1: صفحہ 483: الجہانک فی اخبار الملائک: صفحہ 32: رقم الحدیث 89]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ:

أَخْبَرَنِي عَنْ مَلِكِ اللَّهِ الَّذِي يَلِيهِ قَالَ : إِنَّ الْمَلِكَ الَّذِي يَلِيهِ إِسْرَافِيلُ ثُمَّ جِبْرِيلُ ثُمَّ
مِيكَائِيلُ ثُمَّ مَلِكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ -

ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک یہودی
حاضر ہوا اور عرض کی: اُس فرشتہ کا نام بتائیے جو اللہ تعالیٰ کے زیادہ قریب ہے؟ آپ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے زیادہ قریب اسرافیل علیہ السلام ہے پھر جبرائیل علیہ السلام پھر میکائیل
علیہ السلام پھر ملک الموت علیہ السلام۔ [الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 33: رقم الحدیث 90]

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم : إِسْرَافِيلُ
صَاحِبُ الصُّورِ وَجِبْرِيلُ عَنْ يَمِينِهِ وَمِيكَائِيلُ عَنْ يَسَارِهِ -

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا: صاحب صور اسرافیل علیہ السلام ہیں، اُن کے دائیں جانب جبرائیل علیہ السلام اور بائیں
جانب میکائیل علیہ السلام ہیں۔

[تفسیر درمنثور: جلد 1: صفحہ 494: کتاب العظم: جلد 3: صفحہ 809: رقم الحدیث 377: الحبا تک فی اخبار الملائک:
صفحہ 33: رقم الحدیث 91]

عَنْ أَبِي بَكْرٍ الْهَدَلِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ : لَيْسَ شَيْءٌ مِنَ الْخَلْقِ أَقْرَبَ إِلَى اللَّهِ مِنْ
إِسْرَافِيلَ وَيَمِينَهُ وَيَمِينَهُ وَبَيْنَ اللَّهِ سَبْعَةُ حُجُبٍ وَلَهُ جَنَاحٌ بِالْمَشْرِقِ وَجَنَاحٌ بِالْمَغْرِبِ
وَجَنَاحٌ فِي الْأَرْضِ السَّابِعَةِ وَجَنَاحٌ عِنْدَ رَأْسِهِ وَهُوَ وَاضِعُ رَأْسِهِ بَيْنَ جَنَاحَيْهِ فَإِذَا
أَمَرَ اللَّهُ بِالْأَمْرِ تَدَلَّتِ الْأَوْاحُ عَلَى إِسْرَافِيلَ بِمَا فِيهَا مِنْ أَمْرِ اللَّهِ فَيَنْظُرُ فِيهَا إِسْرَافِيلُ
ثُمَّ يُنَادِي جِبْرِيلَ فَيَجِيبُهُ فَلَا يَسْمَعُ صَوْتَهُ أَحَدٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا صَعِقَ فَإِذَا أَفَاقُوا
قَالُوا : مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ؟ قَالُوا : الْحَقُّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ وَإِنَّ مَلِكَ الصُّورِ الَّذِي
وُكِّلَ بِهِ إِنَّ أَحَدِي قَدَمَيْهِ لَفِي الْأَرْضِ السَّابِعَةِ وَهُوَ جَاطٌ عَلَى رُكْبَتَيْهِ شَاخِصٌ
بَصْرُهُ إِلَى إِسْرَافِيلَ مَا طَرَفَ مُنْذُ خَلَقَهُ اللَّهُ يَنْظُرُ مَتَى يُشِيرُ إِلَيْهِ فَيَنْفُخُ فِي الصُّورِ -

ترجمہ: ابو بکر ہذلی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مخلوق میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے زیادہ قریب اسرافیل علیہ السلام کے سوا اور کوئی نہیں اور اللہ جل جلالہ اور اس کے درمیان سات پردے ہیں، اس کا ایک پر مشرق میں ہے اور ایک پر مغرب میں اور ایک ساتویں زمین میں اور ایک پر اس کے سر میں اور وہ اپنا سر دو پروں کے درمیان رکھے ہوئے ہے، جب اسے کوئی حکم اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی جانب سے ہوتا ہے تو الواح اسرافیل علیہ السلام کے آگے آجاتی ہیں، جو کچھ اس میں حکم ہوتا ہے، اسے اسرافیل علیہ السلام دیکھ کر جبرائیل علیہ السلام کو پکارتا ہے، وہ اسے جواب دیتا ہے، ان کی آواز جو فرشتہ بھی سنتا ہے وہ بیہوش ہو جاتا ہے، جب ہوش میں آتے ہیں تو پوچھتے ہیں تمہارے رب تعالیٰ جل جلالہ نے کیا حکم فرمایا: کہتے ہیں کہ وہ حق اور علی کبیر جل جلالہ ہے اور وہ فرشتہ جسے صور کی ڈیوٹی سپرد ہے، اس کے دونوں قدم ساتویں زمین میں ہیں اور وہ گھٹنے ٹیکے ہوئے آنکھیں اسرافیل علیہ السلام کی طرف کھولے ہوئے ہے، لمحہ بھر بھی آنکھ نہیں جھپکاتا، جب سے وہ پیدا ہوا ہے، اس انتظار میں ہے کہ کب حکم ہوتا ہے تاکہ وہ صور پھونکے۔

[کتاب العظمہ: جلد 2: صفحہ 686: رقم الحدیث 278: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 33: رقم الحدیث 92]

عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ أَقْرَبَ الْمَلَائِكَةِ إِلَى اللَّهِ إِسْرَافِيلُ وَلَهُ أَرْبَعَةٌ أَجْنِحَةٌ جَنَاحٌ بِالْمَشْرِقِ وَجَنَاحٌ بِالْمَغْرِبِ وَقَدْ تَسْرَوَلُ بِالثَّالِثِ وَالرَّابِعِ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اللُّوحِ الْمَحْفُوظِ فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُوحِيَ أَمْرًا جَاءَ اللُّوحَ الْمَحْفُوظُ حَتَّى يَصْفِقَ جَبْهَةَ إِسْرَافِيلَ فَيَرْفَعُ رَأْسَهُ فَيَنْظُرُ فَإِذَا الْأَمْرُ مَكْتُوبٌ فَيُنَادِي جِبْرِيلَ فَيَلْبِيهِ فَيَقُولُ أَمْرٌ بِكَذَا أَمْرٌ بِكَذَا فَلَا يَهْبِطُ جِبْرِيلُ مِنْ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ إِلَّا فَرَعَ أَهْلَهَا مَخَافَةَ السَّاعَةِ حَتَّى يَقُولَ جِبْرِيلُ: الْحَقُّ مِنْ عِنْدِ الْحَقِّ فَيُهْبِطُ عَلَى النَّبِيِّ فَيُوحِي إِلَيْهِ -

ترجمہ: حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے سب سے زیادہ قریب

فرشتہ اسرائیل عليه السلام ہے، اس کے چار پر ہیں (۱) مشرق میں (۲) مغرب میں (۳) لٹکایا ہوا (۴) لوح محفوظ کے درمیان، جب اللہ تعالیٰ جل جلالہ اسے وحی کا ارادہ فرماتا ہے تو لوح محفوظ آکر اس کے ماتھے کو لگتی ہے، اس پر وہ سر اٹھا کر دیکھتا ہے تو لوح محفوظ میں کچھ حکم لکھا پاتا ہے تو وہ جبرائیل عليه السلام کو بلاتا ہے جو اسے لبیک کہتے ہیں، اسرائیل عليه السلام کہتا ہے کہ اللہ جل جلالہ نے یہ حکم فرمایا ہے تو جبریل عليه السلام وہ حکم لے کر زمین پر اترتے ہیں، تو جس آسمان سے وہ گزرتے ہیں، اہل آسمان قیامت کے خوف سے کانپ جاتے ہیں (شاید وقوع قیامت کا حکم آیا ہے)، یہاں تک کہ جبریل عليه السلام فرماتے ہیں: نہ گھبراؤ یہ حق کی طرف سے حق کا حکم ہے، پھر وہ زمین پر اتر کر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کرتے ہیں۔

[الحباک فی اخبار الملائک: صفحہ 33: رقم الحدیث 93]

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَعِنْدَهَا كَعْبٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَقَالَتْ: يَا كَعْبُ! حَدِّثْنَا عَنْ إِسْرَائِيلَ فَقَالَ: هُوَ مَلَكُ اللَّهِ لَيْسَ لَدُنْهُ شَيْءٌ جَنَاحٌ لَهُ بِالشَّرْقِ وَجَنَاحٌ لَهُ بِالمَغْرِبِ وَجَنَاحٌ عَلَى كَاهِلِهِ وَالعَرْشُ عَلَى كَاهِلِهِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا: هَكَذَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ كَعْبٌ: وَاللَّوْحُ عَلَى جَبْهَتِهِ فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَمْرًا اثْبَتَهُ فِي اللَّوْحِ -

ترجمہ: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اسرائیل عليه السلام کے متعلق کچھ سنائیے، عرض کی وہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا فرشتہ ہے اس کے قریب اس کے سوا اور کوئی نہیں اس کا ایک پر مشرق میں ایک مغرب میں ایک اس کے کاندھے پر نیز عرش اس کے کاندھوں پر ہے، سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ہی سنا، پھر حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے کہا: لوح محفوظ اسرائیل عليه السلام کے ماتھے پر ہے جب اللہ تعالیٰ جل جلالہ کسی امر کا ارادہ فرماتا ہے تو وہ حکم لوح محفوظ میں ثبت فرماتا ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد 2: صفحہ 686: رقم الحدیث 278: فتح الباری: جلد 11: صفحہ 369: الحبا تک فی اخبار الملائک:
صفحہ 34: رقم الحدیث 94]

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ رَبَاحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ كَعْبًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لِعَائِشَةَ:
: هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ فِي إِسْرَائِيلَ شَيْئًا؟ قَالَتْ: نَعَمْ سَمِعْتُ
رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: لَهُ أَرْبَعَةٌ أَجْنِحَةٌ مِنْهَا جَنَاحَانِ أَحَدُهُمَا بِالْمَشْرِقِ وَالْآخَرُ
بِالْمَغْرِبِ وَاللَّوْحُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَكْتُبَ الْوَحْيَ يَنْقُرُ بَيْنَ جَبْهَتِهِ -

ترجمہ: حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے عرض کی: کیا
آپ نے رسول اللہ ﷺ سے اسرائیل کے بارے میں کچھ سنا ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
نے فرمایا: ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا: اسرائیل علیہ السلام کے چار پر ہیں، ان میں سے
دو مشرق و مغرب میں اور لوح محفوظ اس کی دو آنکھوں کے درمیان ہے، جب اللہ تعالیٰ
جل جلالہ ارادہ فرماتا ہے کہ وحی لکھے تو وہ اس کے ماتھے کے درمیان ثبت ہو جاتی ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 820: رقم الحدیث 290385: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 34: رقم الحدیث 95]

نوٹ: الحبا تک میں کتاب العظمہ کے حوالے سے روایت میں عبدالرحمن بن حارث لکھا
ہے لیکن درست عبداللہ بن رباح ہے۔ عبدالرحمن بن حارث نام کا کوئی راوی کتاب العظمہ
کے راویوں میں سے نہیں ہے۔ واللہ اعلم (ابومحمد غفرلہ)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَلَكًا مِنْ
حَمَلَةِ الْعَرْشِ يُقَالُ لَهُ إِسْرَائِيلُ زَاوِيَةٌ مِنْ زَوَايَا الْعَرْشِ عَلَى كَاهِلِهِ قَدْ مَرَقَتْ قَدَمَاهُ
مِنَ الْأَرْضِ السَّابِعَةِ السُّفْلَى وَمَرَقَ رَأْسُهُ مِنَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ الْعُلْيَا -

ترجمہ: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:
حاملین عرش میں سے ایک فرشتے کا نام اسرائیل علیہ السلام ہے، عرش کے کناروں میں سے ایک

کنارہ اس کے کاندھے پر ہے اور اس کے دونوں قدم ساتویں زمین سے آگے نکلے ہوئے ہیں اور اس کا سر اوپر کے ساتویں آسمان سے آگے بڑھا ہوا ہے۔

[الجہانک فی اخبار الملائک: صفحہ 34: رقم الحدیث 96: کتاب العظمہ: جلد 2: صفحہ 698: رقم الحدیث 288]
عَنِ الْمُطَلَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: قُلْتُ لِجِبْرِيلَ: يَا جِبْرِيلُ! مَا لِي لَا أَرَى إِسْرَافِيلَ يَضْحَكُ وَلَمْ يَأْتِنِي أَحَدٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ إِلَّا رَأَيْتُهُ يَضْحَكُ، قَالَ جِبْرِيلُ: مَا رَأَيْنَا ذَلِكَ الْمَلَكَ ضَاحِكًا مُنْذُ خُلِقَتِ النَّارُ۔

ترجمہ: حضرت سیدنا مطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے جبریل علیہ السلام سے کہا: کیا وجہ ہے کہ میں نے کبھی اسرافیل علیہ السلام کو ہنستے نہیں دیکھا؟ عرض کی: جب سے دوزخ پیدا ہوئی ہے میں نے اس فرشتہ کو کبھی ہنستے نہیں دیکھا۔

[الجہانک فی اخبار الملائک: صفحہ 35: رقم الحدیث 97]

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ هُدَّةً، فَقَالَ: يَا جِبْرِيلُ! أَقَامَتِ السَّاعَةُ؟ قَالَ: لَا هَذَا إِسْرَافِيلُ هَبِطَ إِلَى الْأَرْضِ۔

ترجمہ: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے ایک دفعہ آسمان سے ایک زوردار آواز سنی تو فرمایا: اے جبریل! کیا قیامت قائم ہوگئی؟ عرض کی نہیں: یہ اسرافیل علیہ السلام کے زمین پر اترنے کی آواز ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 855: رقم الحدیث 398: الجہانک فی اخبار الملائک: صفحہ 35: رقم الحدیث 98]
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عِنْدَهَا كَعْبُ الْجِبْرِ فَذَكَرَ إِسْرَافِيلَ فَقَالَتْ عَائِشَةُ: أَخْبِرْنِي عَنْ إِسْرَافِيلَ فَقَالَ كَعْبُ: عِنْدَكُمْ الْعِلْمُ؟ قَالَتْ: أَجَلُ فَأَخْبِرْنِي قَالَ: لَهُ أَرْبَعَةُ أَجْنِحَةٍ جَنَاحَانِ فِي السَّمَاءِ وَجَنَاحَانِ فِي الْأَرْضِ قَدْ تَسْرَبَلَ بِهِ وَجَنَاحُ عَلَى كَاهِلِهِ وَالْقَلَمُ عَلَى أُذُنِهِ فَإِذَا نَزَلَ الْوَحْيُ كَتَبَ الْقَلَمُ ثُمَّ دَرَسَتْ الْمَلَائِكَةُ وَمَلِكُ الصُّورِ أَسْفَلَ مِنْهُ جَاثٍ

عَلَى إِحْدَى رُكْبَتَيْهِ وَقَدْ نُصِبَ الْأُخْرَى فَالْتَقَمَ الصُّورَ مِخْنَى ظَهْرَهُ إِلَى إِسْرَافِيلَ
وَقَدْ أَمَرَ إِذَا رَأَى إِسْرَافِيلَ قَدْ ضَمَّ جَنَاحَيْهِ أَنْ يَنْفُخَ فِي الصُّورِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ:
هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ -

ترجمہ: حضرت سیدنا عبد اللہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن سیدہ
عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے اسرافیل علیہ السلام کا ذکر سنا تو فرمایا:
اسرافیل علیہ السلام کا حال بتاؤ؟ کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کی: آپ تو اس کے بارے میں جانتی ہیں،
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا، ہاں! (لیکن پھر بھی تم بیان کرو تو) حضرت کعب رضی اللہ عنہ
نے کہا: اسرافیل علیہ السلام کے چار پر ہیں، دو پر ہوا میں، ایک پر لٹکایا ہوا اور ایک پر اس کے
کاندھے پر ہے اور قلم ان کے کان پر ہے، جب وحی اترتی ہے تو وہ اسے قلم سے لکھ کر ملائکہ کو
پڑھاتا ہے اور صور کا فرشتہ اس کے نیچے ہے، وہ دونوں گھٹنوں کے بل کھڑا ہے ان میں سے
ایک کو کھڑا کیا ہوا ہے، صور اس کے منہ میں ہے، پیٹھ جھکائے ہوئے ہے اور اس کی نگاہ
اسرافیل علیہ السلام پر ہے اور اسے حکم ہے کہ جب وہ دیکھے کہ اسرافیل علیہ السلام نے دونوں پر سمیٹ
لئے ہیں تو وہ صور پھونکے، سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں نے بھی رسول اللہ
ﷺ سے ایسا ہی سنا ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد 2: صفحہ 695: رقم الحدیث 286: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 35: رقم الحدیث 99]

عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ: إِذَا سَبَّحَ إِسْرَافِيلُ قَطَعَ عَلَى كُلِّ
مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ صَلَاتَهُ اسْتِمَاعًا لَهُ -

ترجمہ: امام اوزاعی علیہ الرحمہ نے فرمایا: جب اسرافیل علیہ السلام تسبیح پڑھتے ہیں
تو تمام ملائکہ ان کی تسبیح سننے کے لئے اپنی تسبیح پڑھنے سے رک جاتے ہیں۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 856: رقم الحدیث 399: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 35: رقم الحدیث 100]

عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ : لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْ إِسْرَافِيلَ فَإِذَا أَخَذَ فِي التَّسْبِيحِ قَطَعَ عَلَى أَهْلِ سَبْعِ سَمَوَاتٍ صَلَاتَهُمْ وَتَسْبِيحَهُمْ -

ترجمہ: امام اوزاعی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ ﷻ کی مخلوق میں اسرافیل علیہ السلام سے بڑھ کر کوئی خوش آواز نہیں، جب وہ تسبیح پڑھتا ہے تو ساتوں آسمانوں کے فرشتے اپنی نماز و تسبیح پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 856: رقم الحدیث 400: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 35: رقم الحدیث 101]

عَنْ سَعِيدِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَلَّغْنَا أَنَّ إِسْرَافِيلَ مُؤَذِّنُ أَهْلِ السَّمَاءِ فَيُؤَذِّنُ لَائِنَتِي عَشْرَةَ سَاعَةً مِنَ النَّهَارِ وَلَا تِنْتِي عَشْرَةَ سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ لِكُلِّ سَاعَةٍ تَأْذِينٌ يَسْمَعُ تَأْذِينَهُ مَنْ فِي السَّمَوَاتِ السَّبْعِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِينَ السَّبْعِ إِلَّا الْجِنَّ وَالْإِنْسَ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ مِنْهُمْ عَظِيمُ الْمَلَائِكَةِ فَيُصَلِّيُ بِهِمْ قَالَ : وَبَلَّغْنَا أَنَّ مِيكَائِيلَ يَوْمُ الْمَلَائِكَةِ فِي الْبَيْتِ الْمَعْمُورِ -

ترجمہ: حضرت سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں حدیث پہنچی ہے: اسرافیل علیہ السلام آسمان والوں کے لئے اذان کہتے ہیں، دن اور رات میں بارہ بارہ مرتبہ، ان کی ہر ساعت میں ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں والے فرشتے ان کی اذان سنتے ہیں، سوائے انسانوں اور جنات کے، ان کی اذان کے بعد ایک عظیم فرشتہ ان سب کو نماز پڑھتا ہے فرمایا: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ بیت المعمور میں میکائیل علیہ السلام ان کی امامت کرتے ہیں۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 857: رقم الحدیث 401: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 35: رقم الحدیث 102]

عَنِ ابْنِ أَبِي جَبَلَةَ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ : أَوَّلُ مَنْ يُدْعَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِسْرَافِيلُ ، فَيَقُولُ اللَّهُ: هَلْ بَلَغْتَ عَهْدِي ؟ فَيَقُولُ : نَعَمْ يَا رَبِّ ! قَدْ بَلَغْتُهُ جِبْرِيلَ فَيُدْعَى جِبْرِيلُ ، فَيَقَالُ : هَلْ بَلَغْتَكَ إِسْرَافِيلَ عَهْدِي ؟ فَيَقُولُ : نَعَمْ ، فَيُخَلَّى عَنْ إِسْرَافِيلَ فَيَقُولُ لِجِبْرِيلَ

: مَا صَنَعْتَ فِي عَهْدِي؟ فَيَقُولُ: يَا رَبِّ بَلَّغْتُ الرُّسُلَ فَيُدْعَى الرُّسُلَ، فَيُقَالُ لَهُمْ: هَلْ بَلَّغْتُمْ جِبْرِيْلَ عَهْدِي؟ فَيَقُولُونَ: نَعَمْ فَيُخَلِّي عَنْ جِبْرِيْلَ -

ترجمہ: ابن ابی جبلیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: قیامت میں سب سے پہلے اسرائیل علیہ السلام کو بلا کر کہا جائے گا: کیا تو نے میرا عہد پہنچایا؟ وہ کہے گا ہاں، یا رب جل جلالہ! میں نے وہ عہد جبریل علیہ السلام کو پہنچا دیا، جبریل علیہ السلام کو بلا کر پوچھا جائے گا: کیا وہ عہد اسرائیل علیہ السلام نے تمہیں پہنچایا؟ وہ کہے گا: جی ہاں، تو اسرائیل علیہ السلام کو رخصت کر دیا جائے گا پھر جبرائیل سے کہا جائے گا: تو نے میرے عہد کو پہنچا دیا؟ تو وہ عرض کرے گا: میں نے تیرے عہد کو رسل کرام علیہم السلام تک پہنچا دیا، پھر رسولوں کو بلا کر پوچھا جائے گا: کیا تمہیں جبریل نے میرا عہد پہنچا دیا؟ وہ عرض کریں گے: ہاں یا رب جل جلالہ! اسکے بعد جبریل علیہ السلام کو رخصت کر دیا جائے گا۔ [الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 36: رقم الحدیث 103]

عَنْ أَبِي سَنَانٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ: أَقْرَبُ الْخَلْقِ مِنَ اللَّهِ اللَّوْحُ وَهُوَ مُعَلَّقٌ بِالْعَرْشِ فَإِذَا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يُوحِيَ بِشَيْءٍ كَتَبَ فِي اللَّوْحِ فَيَجِيءُ اللَّوْحَ حَتَّى يَقْرَعَ جِبْهَةَ إِسْرَافِيْلَ قَدْ غُطِيَ رَأْسُهُ بِجَنَاحِهِ لَا يَرْفَعُ بَصَرَهُ إِعْظَامًا لِلَّهِ فَيَنْظُرُ فِيهِ فَإِنْ كَانَ إِلَى أَهْلِ السَّمَاءِ دَفَعَهُ إِلَى مِيكَائِيْلَ وَإِنْ كَانَ إِلَى أَهْلِ الْأَرْضِ دَفَعَهُ إِلَى جِبْرِيْلَ فَأَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اللَّوْحُ يُدْعَى بِهِ تَرْتَعِدُ فَرَائِصُهُ فَيُقَالُ لَهُ: هَلْ بَلَّغْتَ؟ فَيَقُولُ: نَعَمْ، فَيُقَالُ: مَنْ يَشْهَدُ لَكَ؟ فَيَقُولُ: إِسْرَافِيْلَ فَيُدْعَى إِسْرَافِيْلَ تَرْعَدُ فَرَائِصُهُ فَيُقَالُ لَهُ: هَلْ بَلَّغْتَ اللَّوْحَ؟ فَإِذَا قَالَ: نَعَمْ، قَالَ اللَّوْحُ: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي نَجَّانِي مِنْ سُوءِ الْحِسَابِ ثُمَّ كَذَلِكَ -

ترجمہ: ابوسنان رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے زیادہ قریب لوح محفوظ ہے وہ عرش کے ساتھ معلق ہے، جب اللہ تعالیٰ جل جلالہ کسی امر کا ارادہ فرماتا ہے کہ وحی کرے تو وہ لوح

محفوظ میں لکھ دیتا ہے پھر لوح آکر اسرافیل علیہ السلام کا ماتھا ٹھونکتی ہے، اسرافیل علیہ السلام نے عظمت الہی کی وجہ سے اپنا سراپنے پر سے ڈھانپ رکھا ہے، اسی لئے اوپر سر نہیں اٹھاتا، لوح کے سر پر ٹھونکنے سے اوپر دیکھتا ہے تو وہ حکم اگر اہل سماء کے لئے ہے تو میکائیل علیہ السلام کو سپرد کرتا ہے اگر زمین والوں کے لئے ہے تو وہ جبریل علیہ السلام کو سپرد کرتا ہے، اسی لئے قیامت میں سب سے پہلے لوح محفوظ سے حساب ہوگا، جب اسے حساب کے لئے بلایا جائے گا تو خوف سے اس کے کاندھے کانپ رہے ہوں گے، اسے کہا جائے گا: کیا تو نے میرا حکم پہنچا دیا تھا؟ لوح محفوظ عرض کرے گی: ہاں، یا رب جل جلالہ! پھر اسے کہا جائے گا اس پر تیرا گواہ کون ہے؟ لوح محفوظ عرض کرے گی، اسرافیل علیہ السلام پھر اسرافیل علیہ السلام کو بلایا جائے گا تو اس کے کاندھے بھی خوف سے کانپ رہے ہوں گے، اس سے پوچھا جائے گا: کیا تجھے لوح محفوظ نے میرا حکم پہنچا دیا تھا؟ عرض کرے گا: ہاں، جب اسرافیل علیہ السلام اقرار کرے گا تو لوح محفوظ کہے گی، شکر ہے اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا جس نے مجھے برے حساب سے بچالیا، یونہی آگے اسی طرح سب سے سوال ہوگا۔

[کتاب العظمہ: جلد 2: صفحہ 704: رقم الحدیث 293: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 36: رقم الحدیث 104]

عَنْ ضُمْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ أَوَّلَ مَنْ سَجَدَ لِآدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ إِسْرَافِيلُ فَأَنَابَهُ اللَّهُ أَنْ كَتَبَ الْقُرْآنَ فِي جِبْهَتِهِ -

ترجمہ: حضرت ضمیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: سیدنا آدم علیہ السلام کو سب سے پہلے اسرافیل علیہ السلام نے سجدہ کیا تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اسے ثواب سے یوں نوازا کہ اس کی پیشانی میں قرآن مجید لکھوا دیا۔

[کتاب العظمہ: جلد 5: صفحہ 1562: رقم الحدیث 1030: تفسیر درمنثور: جلد 1: صفحہ 269: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 36: رقم الحدیث 105]

عَنِ ابْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَ فِتَامٌ مِنَ النَّاسِ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا : يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ! زَعَمَ أَبُو بَكْرٍ أَنَّ الْحَسَنَاتِ مِنَ اللهِ وَالسَّيِّئَاتِ مِنَ الْعِبَادِ وَقَالَ عُمَرُ : الْحَسَنَاتُ وَالسَّيِّئَاتُ مِنَ اللهِ ، فَتَابَعَ هَذَا قَوْمٌ وَهَذَا قَوْمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَأُقْضَيْنَ بَيْنَكُمَا بِقَضَاءِ إِسْرَافِيلَ بَيْنَ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ إِنْ مِيكَائِيلَ قَالَ بِقَوْلِ أَبِي بَكْرٍ وَقَالَ جِبْرِيلَ بِقَوْلِ عُمَرَ ، فَقَالَ جِبْرِيلَ لِمِيكَائِيلَ : إِنَّا مَتَى نَخْتَلِفُ أَهْلَ السَّمَاءِ يَخْتَلِفُ أَهْلَ الْأَرْضِ فَلَنَتَحَاكَمَ إِلَى إِسْرَافِيلَ فَتَحَاكَمَا إِلَيْهِ فَقَضَى بَيْنَهُمَا بِحَقِيقَةِ الْقَدْرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ وَحُلُوهِ وَمُرِّهِ كُلُّهُ مِنَ اللهِ ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا بَكْرٍ إِنْ اللهُ لَوْ أَرَادَ أَنْ لَا يُعْصَى لَمْ يَخْلُقْ إِبْلِيسَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ صَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ .

ترجمہ: حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک جماعت رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ابو بکر رضی اللہ عنہ کا خیال ہے کہ حسنات اللہ جل جلالہ کی جانب سے ہیں اور سیئات بندوں کی جانب سے، بہت سے لوگ ان کی اتباع میں ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے: حسنات و سیئات ہر دونوں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی جانب سے ہیں، بہت سے لوگ ان کی اتباع میں ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں تمہارا فیصلہ جبریل علیہ السلام و میکائیل علیہ السلام کے جھگڑے پر اسرافیل علیہ السلام کے فیصلہ کے مطابق کرتا ہوں، کیونکہ میکائیل علیہ السلام کا قول ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مطابق تھا اور جبریل علیہ السلام کا قول عمر رضی اللہ عنہ کے مطابق تھا، وہ دونوں اسرافیل علیہ السلام کے پاس فیصلہ لے گئے، اسرافیل علیہ السلام نے فیصلہ فرمایا: حقیقت یہ ہے خیر و شر اور میٹھا کڑوا سب اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی جانب سے ہے۔ پھر آپ نے فرمایا: اے ابو بکر! اللہ تعالیٰ جل جلالہ اگر چاہتا کہ کوئی اس کی نافرمانی نہ کرے تو وہ ابلیس کو پیدا نہ کرتا، حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی: اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور اس کے رسول ﷺ نے سچ فرمایا۔

[الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 36: رقم الحدیث 106: تفسیر درمنثور: جلد 1: صفحہ 296]

نفخ صور والے ملائکہ پر موت

حضرت امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ”الحبائک“ میں فرمایا:

مجھ سے سوال کیا گیا: کیا فرشتے پہلا صور پھونکتے وقت مریں گے اور دوسرے نفخ

کے وقت زندہ ہوں گے؟

میں نے جواب دیا: ہاں، اللہ تعالیٰ ﷻ ارشاد فرماتا ہے:

وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ ۝

ترجمہ: اور صور پھونکا جائے گا تو بے ہوش ہو جائیں گے (زندہ تو مر جائیں گے اور

مردوں کی روحیں بے ہوش ہو جائیں گی) جتنے آسمانوں میں ہیں اور جتنے زمین میں مگر جسے اللہ

چاہے (وہ اس بے ہوشی اور موت سے محفوظ رہے گا)۔ (پارہ ۲۴: سورۃ الزمر: آیت ۶۸)

جن فرشتوں پر صور پھونکنے سے موت طاری نہ ہوگی وہ حاملین عرش، حضرت جبرائیل

ﷺ، حضرت اسرافیل ﷺ، حضرت میکائیل ﷺ اور حضرت ملک الموت ﷺ ہیں، یہ اس

(نسخہ اولیٰ) کے بعد وفات پائیں گے اور حضرت وہب ﷺ سے روایت ہے: یہ چار فرشتے (حضرت

جبرائیل، میکائیل، اسرافیل، ملک الموت علیہم السلام) سب سے پہلے پیدا کئے گئے اور سب سے آخر میں

وفات پائیں گے اور سب سے پہلے زندہ کئے جائیں گے (جیسا کہ ما قبل گذرا)۔

اور حدیث صور میں جس کو امام ابو یعلیٰ نے ”مسند“ میں امام ابوالشیخ نے ”کتاب

العظمت“ میں اور امام بیہقی نے ”البعث“ میں حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت کیا ہے یہ

فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

ثُمَّ يَأْمُرُ اللَّهُ إِسْرَافِيلَ فَيَنْفِخُ نَفْخَةَ الصَّعِقِ فَيَصْعِقُ أَهْلَ السَّمَاوَاتِ

وَالْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللَّهُ فَيَقُولُ مَلِكُ الْمَوْتِ: قَدْ مَاتَ أَهْلُ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ إِلَّا

مَنْ شِئْتَ فَيَقُولُ اللَّهُ وَهُوَ أَعْلَمُ: فَمَنْ بَقِيَ؟ فَيَقُولُ: أَيُّ رَبِّ بَقِيَتْ أَنْتَ الْحَيُّ
الَّذِي لَا تَمُوتُ وَبَقِيَتْ حَمَلَةُ الْعَرْشِ وَبَقِيَ جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ وَبَقِيَتْ أَنَا، فَيَقُولُ
اللَّهُ: فَلِيْمَتُ جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ فَيَمُوتَانِ ثُمَّ يَأْتِي مَلِكُ الْمَوْتِ إِلَى الْجَبَّارِ فَيَقُولُ:
قَدْ مَاتَ جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ فَيَقُولُ اللَّهُ: فَلْتَمُتْ حَمَلَةُ الْعَرْشِ فَيَمُوتُونَ وَيَأْمُرُ اللَّهُ
الْعَرْشَ فَيَقْبِضُ الصُّورَ مِنْ إِسْرَافِيلَ ثُمَّ يَأْتِي مَلِكُ الْمَوْتِ إِلَى الْجَبَّارِ فَيَقُولُ: رَبِّ
قَدْ مَاتَ حَمَلَةُ عَرْشِكَ، فَيَقُولُ وَهُوَ أَعْلَمُ: فَمَنْ بَقِيَ؟ فَيَقُولُ: بَقِيَتْ أَنْتَ الْحَيُّ
الَّذِي لَا تَمُوتُ وَبَقِيَتْ أَنَا، فَيَقُولُ اللَّهُ: أَنْتَ خَلَقْتَ مِنْ خَلْقِي خَلَقْتُكَ لِمَا رَأَيْتُ
فَمُتْ فَيَمُوتُ، إِلَى أَنْ قَالَ ”ثُمَّ يَأْمُرُ اللَّهُ السَّمَاءَ أَنْ تَمْطُرَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا ثُمَّ يَأْمُرُ
اللَّهُ الْأَجْسَادَ أَنْ تَنْبُتَ حَتَّى إِذَا تَكَامَلَتْ أَجْسَادُهُمْ فَكَانَتْ كَمَا كَانَتْ قَالَ اللَّهُ
تَعَالَى: لَتُحْيِي حَمَلَةَ عَرْشِي، فَيُحْيُونَ وَيَأْمُرُ اللَّهُ إِسْرَافِيلَ فَيَأْخُذُ الصُّورَ فَيَضَعُهُ
عَلَى فِيهِ ثُمَّ يَقُولُ: لِيُحْيِ جِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ فَيُحْيِيَانِ ثُمَّ يَدْعُو اللَّهُ بِالْأَرْوَاحِ
فَيَلْقِيهَا فِي الصُّورِ ثُمَّ يَأْمُرُ اللَّهُ إِسْرَافِيلَ أَنْ يَنْفُخَ نَفْخَةَ الْبُعْثِ فَيَنْفُخُ فَتَخْرُجُ
الْأَرْوَاحُ كَأَنَّهَا النَّحْلُ فَيَقُولُ اللَّهُ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَيَرْجِعَنَّ كُلُّ رُوحٍ إِلَى
جَسَدِهِ فَتَدْخُلُ الْأَرْوَاحُ فِي الْأَجْسَادِ -

ترجمہ: پھر اللہ تعالیٰ ﷻ اسرافیل علیہ السلام کو حکم فرمائے گا تو وہ پہلی مرتبہ پھونک
مارے گا جس سے تمام آسمانوں اور زمین والے چیخ پڑیں گے (اور ان کی موت وارد ہو جائے گی)
مگر جس کو اللہ تعالیٰ ﷻ چاہے گا (اس حالت سے مستثنیٰ کر لے گا) پس حضرت ملک الموت علیہ السلام
عرض کریں گے تمام آسمانوں اور زمین والے مرچکے ہیں مگر تو نے جن کو مستثنیٰ فرمایا ہے تو اللہ
تعالیٰ ﷻ فرمائے گا حالانکہ وہ خوب جانتا ہے: اب کون بچا ہے؟ تو وہ عرض کریں گے: اے
پروردگار ﷻ! تو باقی ہے تو زندہ رہنے والا ہے جس پر موت نہیں آئے گی، حاملین عرش بھی
زندہ ہیں، جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام بھی زندہ ہیں اور میں بھی زندہ ہوں، تو اللہ تعالیٰ

جَلَّالَہٗ فرمائے گا: جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام بھی فوت ہو جائیں، تو وہ بھی فوت ہو جائیں گے پھر ملک الموت علیہ السلام اللہ جبار جَلَّالَہٗ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام بھی مر چکے ہیں، تو اللہ تعالیٰ جَلَّالَہٗ فرمائے گا: اب عرش کو اٹھانے والے بھی مر جائیں، تو وہ بھی مر جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ جَلَّالَہٗ عرش کو حکم دے گا تو وہ حضرت اسرافیل علیہ السلام سے صور لے لے گا پھر ملک الموت علیہ السلام اللہ تعالیٰ جَلَّالَہٗ کے پاس حاضر ہوں گے اور عرض کریں گے: اے پروردگار جَلَّالَہٗ! تیرے عرش بردار بھی مر چکے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا حالانکہ وہ خوب جانتا ہے: اب کون بچا ہے؟ تو وہ عرض کرے گا: تو باقی ہے تو زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا اور میں زندہ ہوں۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: تو میری مخلوق میں سے ایک ہے، میں نے تجھے پیدا کیا جب چاہا، تو بھی مر جا، تو وہ بھی مر جائیں گے، یہاں تک کہ فرمایا: پھر اللہ تعالیٰ جَلَّالَہٗ آسمان کو حکم دے گا کہ تو چالیس دن تک برستارہ، پھر اللہ تعالیٰ جَلَّالَہٗ اجسام کو حکم فرمائے گا کہ تم اگنا شروع ہو جاؤ حتیٰ کہ جب ان کے بدن کامل (طور پر) اُگ جائیں گے اور جیسے (دنیا میں) تھے ویسے ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ جَلَّالَہٗ حکم دے گا میرے عرش بردار زندہ ہوں تو وہ زندہ ہو جائیں گے اور اللہ تعالیٰ جَلَّالَہٗ حضرت اسرافیل علیہ السلام کو حکم فرمائے گا تو وہ صور کو لیں گے اور اسے اپنے منہ پر رکھیں گے پھر اللہ تعالیٰ جَلَّالَہٗ حکم دے گا، جبرائیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام زندہ ہوں تو وہ دونوں زندہ ہو جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ جَلَّالَہٗ سب ارواح کو بلائے گا اور ان کو صور دے گا پھر اسرافیل علیہ السلام کو حکم دے گا کہ (اب) جی اٹھنے کا صور پھونک، تو وہ پھونک ماریں گے جس سے روہیں اس طرح سے نکلیں گی جیسے شہد کی مکھیاں (اڑنے کے لیے) نکلتی ہیں پھر اللہ تعالیٰ جَلَّالَہٗ ارشاد فرمائے گا: مجھے میری عزت اور میرے جلال کی قسم! ہر ایک روح اپنے (اپنے) بدن میں لوٹے، تو سب روہیں (اپنے اپنے) جسموں میں داخل ہو جائیں گی۔

[کتاب البعث والنشور: صفحہ 336: رقم الحدیث 609: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 272: رقم الحدیث 799]

موت کے بعد فرشتوں کی روہیں کسی خاص مقام میں رہیں گی؟ امام سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مجھ سے سوال کیا گیا، کیا موت کے بعد فرشتوں کی ارواح کسی مخصوص مقام میں رہیں گی جیسا کہ انسانوں کے متعلق وارد ہے؟

جواب : میں اس کے متعلق واقف نہیں ہوں۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 273]

حضرت سیدنا ملک الموت علیہ السلام

آپ علیہ السلام ہر ذی روح کی روح قبض کرنے پر مامور ہیں، اللہ تعالیٰ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ يَتَوَفَّكُم مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ ۝

ترجمہ: تم فرماؤ تمہیں وفات دیتا ہے موت کا فرشتہ جو تم پر مقرر ہے پھر اپنے رب کی طرف واپس جاؤ گے۔

(پارہ ۲۱: سورۃ السجدۃ: آیت ۱۱)

اس آیت میں ملک الموت علیہ السلام سے مراد حضرت عزرائیل علیہ السلام اور وہ معین فرشتہ ہیں، چنانچہ ابن کثیر زیر آیت ہذا لکھتے ہیں:

الظَّاهِرُ مِنْ هَذَا الْآيَةِ أَنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ شَخْصٌ مُعَيَّنٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ -

ترجمہ: اس آیت سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ملک الموت علیہ السلام ایک متعین فرشتہ ہے۔

[تفسیر ابن کثیر: جلد 6: صفحہ 360]

فائدہ : ”فَالْمُدَبِّرَاتِ أَمْرًا“ کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”المدبرات“ سے مراد وہ فرشتے ہیں جو ملک الموت علیہ السلام کے ساتھ میت کے پاس قبض روح کے وقت حاضر ہوتے ہیں، ان میں سے کوئی روح کو لے کر چڑھتا ہے اور کوئی آمین کہتا ہے کوئی نماز جنازہ ہونے تک میت کے لئے استغفار کرتا رہتا ہے۔

حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے ﴿ وَقِيلَ مَنْ رَاقٍ ﴾ کی یہ تفسیر روایت ہے: ملک الموت علیہ السلام کے مددگار فرشتے ایک دوسرے سے کہتے ہیں کہ اس شخص کی روح کو قدم سے لے کر ناک تک کون چڑھائے گا۔

موت کی ابتدا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لَمَّا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يَخْلُقَ آدَمَ بَعَثَ مَلَكًا مِنْ حَمَلَةِ الْعَرْشِ يَأْتِي بِتُرَابٍ مِنَ الْأَرْضِ فَلَمَّا هَوَى لِيَأْخُذَ قَالَتْ الْأَرْضُ : أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أُرْسَلْتُ أَنْ لَا تَأْخُذَ مِنِّي الْيَوْمَ شَيْئًا يَكُونُ لِلنَّارِ مِنْهُ نَصِيبٌ غَدًا فَتَرَكَهَا فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى رَبِّهِ قَالَ : مَا مَنَعَكَ أَنْ تَأْتِي بِمَا أَمَرْتُكَ قَالَ : سَأَلْتَنِي بِكَ فَعَظَّمْتُ أَنْ أَرُدَّ شَيْئًا سَأَلْتَنِي بِكَ فَأَرْسَلْتُ لَهَا آخَرَ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى أَرْسَلَهُمْ كُلَّهُمْ فَأَرْسَلَ مَلَكَ الْمَوْتِ فَقَالَتْ لَهُ مِثْلَ ذَلِكَ فَقَالَ : إِنَّ الَّذِي أَرْسَلَنِي أَحَقُّ بِالطَّاعَةِ مِنْكَ فَأَخَذَ مِنْ وَجْهِ الْأَرْضِ كُلَّهَا مِنْ طَيْبِهَا وَخَبِيثِهَا فَجَاءَ بِهِ إِلَى رَبِّهِ فَصَبَّ عَلَيْهِ مِنْ مَاءِ الْجَنَّةِ فَصَارَ حَمًا مَسْنُونًا فَخَلَقَ مِنْهُ آدَمَ -

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: جب اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے آدم علیہ السلام

کو پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو عرش اٹھانے والے فرشتوں میں سے ایک کو بھیجا کہ زمین سے کچھ مٹی لے آؤ جب فرشتہ مٹی لینے کو آیا تو زمین نے فرشتہ سے کہا: میں تجھے اس ذات کی قسم دیتی ہوں جس نے تجھے میرے پاس بھیجا کہ میری مٹی نہ لے جاؤ تا کہ کل اسے آگ میں جلنا پڑے، جب وہ خدا جل جلالہ کی بارگاہ میں پہنچا تو اس نے دریافت کیا کہ مٹی کیوں نہ لائے؟ فرشتہ نے زمین کا جواب سنا دیا کہ اے مولا جل جلالہ! جب اس نے تیری عظمت کا واسطہ دلا یا تو میں نے اسے چھوڑ دیا، تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے دوسرے فرشتے کو بھیجا اس کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا پھر تمام فرشتوں کو بھیجا گیا حتیٰ کہ ملک الموت علیہ السلام کو بھیجا، زمین نے ان کو بھی یہی جواب دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے زمین! جس ذات نے مجھے تیری طرف بھیجا ہے وہ تجھ سے زیادہ اطاعت و فرماں برداری کے لائق ہے، میں اس کے حکم کے سامنے تیری بات

کیسے مان سکتا ہوں؟ چنانچہ آپ نے زمین کے مختلف حصوں سے تھوڑی تھوڑی مٹی لی اور بارگاہ ایزدی میں حاضر ہوئے تو خدا ﷻ نے اس کو جنت کے پانی سے گوندھا تو وہ کیچڑ ہو گئی پھر اللہ تعالیٰ ﷻ نے اس سے آدم علیہ السلام کو پیدا کر دیا۔

[تفسیر درمنثور: جلد 1: صفحہ 251: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 37: رقم الحدیث 107]

نَاسٌ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالُوا: بَعَثَ اللَّهُ جِبْرِيلَ إِلَى الْأَرْضِ لِيَأْتِيَهُ بِطِينٍ مِنْهَا
فَقَالَتِ الْأَرْضُ: أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ تَنْقُصَ مِنِّي فَرَجَعَ وَلَمْ يَأْخُذْ شَيْئًا وَقَالَ: يَا رَبِّ!
إِنَّهَا عَادَتْ بِكَ فَأَعَدْتُهَا فَبَعَثَ مِيكَائِيلَ كَذَلِكَ فَبَعَثَ مَلَكَ الْمَوْتِ فَعَادَتْ مِنْهُ
فَقَالَ: وَأَنَا أَعُوذُ بِاللَّهِ أَنْ أَرْجِعَ وَلَمْ أَنْفُذْ أَمْرَهُ فَأَخَذَ مِنْ وَجْهِ الْأَرْضِ -

ترجمہ: بہت سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ﷻ نے جبریل علیہ السلام کو بھیجا کہ وہ اس سے مٹی لے آئیں، زمین نے کہا کہ میں تجھ سے اللہ ﷻ کی پناہ مانگتی ہوں اگر تم نے مجھ سے کوئی کمی کی، جبریل علیہ السلام واپس لوٹ آئے اور زمین سے کچھ نہ اٹھایا، عرض کی: یا رب ﷻ! زمین نے مجھ سے تیری پناہ مانگی اسی لئے میں نے اسے پناہ دیدی پھر اللہ تعالیٰ ﷻ نے میکائیل علیہ السلام کو بھیجا ان سے بھی یہی ہوا پھر ملک الموت علیہ السلام کو بھیجا زمین نے ان سے بھی پناہ مانگی، ملک الموت علیہ السلام نے کہا: میں اس سے پناہ چاہتا ہوں کہ خالی ہاتھ لوٹوں، میں اللہ تعالیٰ ﷻ کا حکم نافذ کر کے رہوں گا، یہ کہہ کر روئے زمین سے جتنی مٹی لینا چاہتے تھے لے لی۔ [تاریخ طبری: جلد 1: صفحہ 90: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 37: رقم الحدیث 108]

ملک الموت علیہ السلام کا دائرہ تصرفات

عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ مِنْ بَيْتٍ شَعْرٍ
وَلَا مَدْرٍ إِلَّا وَ مَلَكُ الْمَوْتِ يَطُوفُ بِهِ كُلَّ يَوْمٍ مَرَّتَيْنِ -

ترجمہ: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: زمین پر کوئی گھر نہیں وہ مٹی کا ہو یا بالوں کا

(خیمہ) مگر ملک الموت علیہ السلام اس کا روزانہ دو بار چکر لگاتے ہیں۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 932: رقم الحدیث 467: الجہانک فی اخبار الملائک: صفحہ 38: رقم الحدیث 110:
تفسیر ابن جریر طبری: جلد 9: صفحہ 293]

عَنْ عَبْدِ الْأَعْلَى التَّمِيمِيِّ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ : مَا مِنْ أَهْلِ دَارٍ إِلَّا

وَمَلِكُ الْمَوْتِ يَتَصَفَّحُهُمْ فِي الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ -

ترجمہ: عبدالاعلیٰ تمیمی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی ایسا گھر نہیں جسے دن میں ملک الموت

علیہ السلام دو بار نہ دیکھتے ہوں۔

[مصنف ابن ابی شیبہ: جلد 12: صفحہ 451: رقم الحدیث 36670: الجہانک فی اخبار الملائک: صفحہ 38: رقم
الحدیث 111]

عَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : مَا مِنْ يَوْمٍ إِلَّا وَمَلِكُ الْمَوْتِ يَتَصَفَّحُ

فِي كُلِّ بَيْتٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَمَنْ وَجَدَهُ مِنْهُمْ قَدْ اسْتَوْفَى رِزْقَهُ وَانْقَضَى أَجَلُهُ قَبَضَ

رُوحَهُ وَأَقْبَلَ أَهْلَهُ بِرَنَّةٍ وَبُكَاءٍ فَيَأْخُذُ مَلِكُ الْمَوْتِ بِعَضَادَتِي الْبَابِ فَيَقُولُ : مَا لِي

إِلَيْكُمْ مِنْ ذَنْبٍ وَ إِنِّي لَمَأْمُورٌ وَاللَّهِ مَا أَكَلْتُ لَكُمْ رِزْقًا وَلَا أَفْنَيْتُ لَكُمْ عُمرًا وَلَا

انْتَقَصْتُ لَكُمْ أَجَلًا وَإِنِّي لِي فِيكُمْ لَعُودَةٌ ثُمَّ عُودَةٌ ثُمَّ عُودَةٌ حَتَّى لَا أَبْقَى مِنْكُمْ

أَحَدًا قَالَ الْحَسَنُ : فَوَاللَّهِ لَوْ يَرُونَ مَقَامَهُ وَيَسْمَعُونَ كَلَامَهُ لَذَهَلُوا عَنْ مِيتَتِهِمْ

وَلَبَّكُوا عَلَى أَنْفُسِهِمْ -

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ملک الموت علیہ السلام روزانہ ہر گھر والے کو تین

بار دیکھتا ہے جس کے لئے دیکھتا ہے کہ اس کا اجل ختم ہو گیا اور اس کا رزق پورا ہو گیا تو اس

کی روح قبض کرتا ہے گھر والے رونے لگ جاتے ہیں ملک الموت علیہ السلام دروازے کے

پیٹ کو پکڑ کر کھڑے ہو کر فرماتا ہے: میں نے تمہارا کوئی قصور نہیں کیا، میں تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی

طرف سے مامور ہوں، نہ میں نے تمہارا رزق کھایا، نہ میں نے تمہاری عمریں گھٹائیں اور نہ

میں نے تمہاری اجل کم کی، مجھے تمہارے پاس آنا ہے پھر آنا ہے پھر آنا ہے، یہاں تک کہ تم میں سے کوئی باقی نہ رہے، اسی لئے حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر یہ لوگ فرشتہ موت کو دیکھ لیں اور اس کے کلام کو سن لیں تو میت کو بھول کر خود اپنے ہی کو رونے لگ جائیں۔

[الحبیبک فی اخبار الملائک: صفحہ 38: رقم الحدیث 112: کتاب العظم: جلد 3: صفحہ 905: رقم الحدیث 441]

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: يَتَصَفَّحُ مَلَكُ الْمَوْتِ الْمَنَازِلَ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ وَيَطَّلِعُ فِي وَجْهِ ابْنِ آدَمَ كُلَّ يَوْمٍ إِطْلَاعَهُ قَالَ: فَمِنْهَا الذُّعْرَةُ الَّتِي تُصِيبُ النَّاسَ يَعْنِي الْقَشْعَرِيرَةَ وَالْإِنْقِبَاضَ -

ترجمہ: حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ملک الموت علیہ السلام تمام گھروں کو روزانہ پانچ بار دیکھتا ہے اور ہر ابن آدم کے چہرہ میں جھانکتا ہے یہ جو اچانک گھبراہٹ ہوتی ہے، یہ اسی ملک الموت علیہ السلام کے جھانکنے کی وجہ سے ہے۔

[کتاب العظم: جلد 3: صفحہ 910: رقم الحدیث 445: الحبیبک فی اخبار الملائک: صفحہ 39: رقم الحدیث 113]

عَنْ عِكْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا مِنْ يَوْمٍ إِلَّا وَمَلَكَ الْمَوْتِ يَطَّلِعُ فِي كِتَابِ حَيَاةِ النَّاسِ قَائِلٌ يَقُولُ ثَلَاثًا وَقَائِلٌ يَقُولُ خَمْسًا -

ترجمہ: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ملک الموت علیہ السلام روزانہ لوگوں کی موت کی کتاب میں جھانکتے ہیں بعض نے کہا: تین بار جھانکتے ہیں بعض نے کہا پانچ بار۔

[الحبیبک فی اخبار الملائک: صفحہ 39: رقم الحدیث 114: تفسیر درمنثور: جلد 6: صفحہ 68]

عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا مِنْ بَيْتٍ فِيهِ أَحَدٌ إِلَّا وَمَلَكَ الْمَوْتِ عَلَى بَابِهِ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعَ مَرَّاتٍ يَنْظُرُ هَلْ فِيهِ أَحَدٌ أَمْرٌ بِهِ يَتَوَفَّاهُ -

ترجمہ: حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: کوئی ایک گھر ایسا نہیں جس کے دروازے پر ملک الموت علیہ السلام سات بار تشریف نہ لائیں، اس میں دیکھتے ہیں اس میں وہ تو نہیں جس کی موت کا نہیں حکم ہے۔

[الحبیبک فی اخبار الملائک: صفحہ 39: رقم الحدیث 115]

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : مَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ إِلَّا يَتَصَفَّحُهُمْ
مَلَكُ الْمَوْتِ فِي كُلِّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ هَلْ مِنْهُمْ أَحَدٌ أَمَرَ بِقَبْضِهِ -

ترجمہ: حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہر گھر کو ملک الموت علیہ السلام روزانہ پانچ بار ملاحظہ فرماتے ہیں کہ ان میں وہ تو نہیں کہ جس کی وہ روح قبض کریں۔

[الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 39: رقم الحدیث 116]

عَنْ ثَابِتِ الْبُنَانِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ أَرْبَعٌ وَعِشْرُونَ
سَاعَةً لَيْسَ فِيهَا سَاعَةٌ تَأْتِي عَلَى ذِي رُوحٍ إِلَّا وَ مَلَكُ الْمَوْتِ قَائِمٌ عَلَيْهَا فَإِنْ أَمَرَ
بِقَبْضِهَا قَبَضَهَا وَإِلَّا ذَهَبَ -

ترجمہ: حضرت ثابت بنانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: شب و روز کی چوبیس گھنٹیاں ہیں کسی
ذی روح پر کوئی گھنٹی ایسی نہیں جس میں ملک الموت علیہ السلام اس ذی روح پر قائم نہ ہو اگر
اس کے قبض کرنے کا حکم ہوتا ہے تو روح قبض کر لیتا ہے ورنہ چلا جاتا ہے۔

[الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 39: رقم الحدیث 117: التذکرہ للقرطبی: جلد 1: صفحہ 264]

فائدہ : قرطبی رحمۃ اللہ علیہ مذکورہ روایت کے بعد فرماتے ہیں ﴿وَهَذَا عَامٌّ فِي
كُلِّ ذِي رُوحٍ أَوْ رِيَّةٍ تَمَامِ ذِي أَرْوَاحٍ كَيْلِيَةً﴾۔

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : إِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ يَنْظُرُ فِي وَجْهِ
الْعِبَادِ كُلِّ يَوْمٍ سَبْعِينَ نَظْرَةً فَإِذَا ضَحِكَ الْعَبْدُ الَّذِي بَعَثَ إِلَيْهِ يَقُولُ : يَا عَجَبًا
بُعِثْتُ إِلَيْهِ لِأَقْبِضَ رُوحَهُ وَهُوَ يَضْحَكُ -

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ملک الموت علیہ السلام بندوں کو روزانہ ستر بار
دیکھتا ہے جب بندہ ہنستا ہے تو ملک الموت علیہ السلام کہتا ہے تعجب ہے میں اس کے ہاں روح
قبض کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں لیکن یہ ہنستا ہے۔

[الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 39: رقم الحدیث 118: التذکرہ للقرطبی: جلد 1: صفحہ 264]

عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : وَنَظَرَ إِلَى مَلِكِ الْمَوْتِ عِنْدَ رَأْسِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ : يَا مَلِكَ الْمَوْتِ اِرْفُقْ بِصَاحِبِي فَإِنَّهُ مُؤْمِنٌ فَقَالَ مَلِكُ الْمَوْتِ : طَبُّ نَفْسًا وَقَرَّ عَيْنًا فَإِنِّي بِكُلِّ مُؤْمِنٍ رَفِيقٌ وَأَعْلَمُ يَا مُحَمَّدُ ! إِنِّي لَا أَقْبِضُ رُوحَ ابْنِ آدَمَ فَإِذَا صَرَخَ صَارِخٌ مِنْ أَهْلِهِ قُمْتُ فِي الدَّارِ وَمَعِيَ رُوحُهُ فَقُلْتُ : مَا هَذَا الصَّارِخُ وَاللَّهِ مَا ظَلَمْنَاهُ وَلَا سَبَقْنَا أَجَلَهُ وَلَا اسْتَعْجَلْنَا قَدْرَهُ وَمَا لَنَا فِي قَبْضِهِ مِنْ ذَنْبٍ فَإِنْ تَرْضَوْا بِمَا صَنَعَ اللَّهُ تُوجِرُوا وَإِنْ تَسْخِطُوا تَأْتَمُّوا وَتُوزَرُّوا وَإِنْ لَنَا عِنْدَكُمْ عَوْدَةٌ ثُمَّ عَوْدَةٌ بَعْدَ عَوْدَةٍ فَالْحَذَرُ الْحَذَرُ وَمَا مِنْ أَهْلِ بَيْتٍ شَعِرٍ وَلَا مَدْرٍ ، بَرٍّ وَلَا فَاجِرٍ سَهْلٍ وَلَا جَبَلٍ إِلَّا أَنَا أَصَفَّحُهُمْ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ حَتَّى وَ أَنَا أَعْرِفُ بِصَغِيرِهِمْ وَ كَبِيرِهِمْ مِنْهُمْ بِأَنْفُسِهِمْ وَاللَّهُ لَوْ أَرَدْتُ أَنْ أَقْبِضَ رُوحَ بَعُوضَةٍ مَا قَدَرْتُ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى يَكُونَ اللَّهُ هُوَ يَأْذُنُ بِقَبْضِهَا قَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ : بَلَغَنِي أَنَّهَا يَتَصَفَّحُهُمْ عِنْدَ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَإِذَا حَضَرَ عِنْدَ الْمَوْتِ فَإِنْ كَانَ مِمَّنْ يُحَافِظُ عَلَى الصَّلَاةِ دَنَا مِنْهُ الْمَلِكُ وَطَرَدَ عَنْهُ الشَّيْطَانُ وَيَلْقَاهُ الْمَلِكُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فِي ذَلِكَ الْحَالِ الْعَظِيمِ -

ترجمہ: حضرت حارث بن خزرج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک میت کے پاس دیکھا کہ آپ ﷺ ملک الموت علیہ السلام سے خطاب فرما رہے تھے کہ ”اے ملک الموت! میرے ساتھی کے ساتھ نرمی کرو کیونکہ وہ مومن ہے“ تو ملک الموت علیہ السلام نے جواب دیا کہ ”آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور دل خوش ہو، میں تو ہر مومن پر نرمی کرتا ہوں، اے محمد ﷺ! میں جب آدمی کی روح قبض کرتا ہوں تو چیخنے والے چیختے ہیں، میں کہتا ہوں کہ بخدا ہم نے اس پر ظلم نہیں کیا، نہ اس کو وقت سے پہلے موت دی اور ہم نے اس کو موت دے کر کوئی گناہ نہیں کیا تو تم اگر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے کئے پر راضی ہو تو مستحق اجر ہو گے

ورنہ لائق عذاب اور ہم کو تو بار بار آنا ہی ہے، اس لئے ڈرتے رہو خیمے والے ہوں یا کچے مکانوں والے، نیک ہوں یا بد، پہاڑی علاقوں میں رہنے والے ہوں یا ہموار زمینوں پر بسنے والے، میں ہر رات اور ہر دن ان میں سے ایک ایک کے چہرے کو غور سے دیکھتا ہوں، اس لئے میں ہر چھوٹے بڑے کو ان سے زائد پہچانتا ہوں، بخدا اگر میں مچھر کی روح بھی قبض کرنا چاہوں، تو بے اذن الہی قبض نہیں کر سکتا۔

جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ملک الموت علیہ السلام بخگانہ نمازوں کے اوقات میں چہروں کو دیکھتے ہیں تو اگر دیکھتے ہیں کہ کسی نیک اور نمازی انسان کی موت قریب آگئی ہے تو شیطان کو اس سے دور فرماتے ہیں اور اس کو کلمہ طیبہ کی تعلیم دیتے ہیں۔

[کنز العمال: جلد 15: صفحہ 297: رقم الحدیث 42803: مجمع الزوائد: جلد 3: صفحہ 51: رقم الحدیث 3928: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 40: رقم الحدیث 119]

عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَأَى فِي بَيْتِهِ رَجُلًا فَقَالَ: مَنْ أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا مَلِكُ الْمَوْتِ، قَالَ إِبْرَاهِيمُ: إِنْ كُنْتَ صَادِقًا فَأَرِنِي مِنْكَ آيَةً أَعْرِفُ أَنَّكَ مَلِكُ الْمَوْتِ، قَالَ: أَعْرِضْ بِي وَجْهَكَ فَأَعْرِضْ ثُمَّ نَظَرَ فَأَرَاهُ الصُّورَةَ الَّتِي يَقْبِضُ فِيهَا الْمُؤْمِنِينَ فَرَأَى مِنَ النُّورِ وَالْبَهَاءِ شَيْئًا وَلَا يَعْلَمُهُ إِلَّا اللَّهُ تَعَالَى ثُمَّ قَالَ أَعْرِضْ بِي وَجْهَكَ فَأَعْرِضْ ثُمَّ نَظَرَ فَأَرَاهُ الصُّورَةَ الَّتِي يَقْبِضُ فِيهَا الْكُفَّارَ وَالْفُجَّارَ فَرُِعِبَ إِبْرَاهِيمُ رُعبًا حَتَّى ارْعَدَتْ فَرَائِصُهُ أَلْصَقَ بَطْنُهُ بِالْأَرْضِ وَكَادَتْ نَفْسُهُ تَخْرُجُ -

ترجمہ: حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک دن ابراہیم علیہ السلام نے اپنے گھر میں ایک مرد کو دیکھ کر فرمایا: تو کون ہے؟ عرض کی: میں ملک الموت علیہ السلام ہوں، آپ نے فرمایا: اگر تو اپنی بات میں سچا ہے تو کوئی نشانی دکھاتا کہ معلوم کروں کہ واقعی تو ملک الموت علیہ السلام ہے، انہوں نے عرض کی: چہرہ مبارک دوسری طرف پھیرے، آپ نے منہ مبارک دوسری

طرف کیا تو ملک الموت علیہ السلام اس صورت میں نظر آئے جس میں اہل ایمان کی روح قبض کرتے ہیں تو وہ نورانی صورت اور پر رونق شکل تھی کہ جسے اللہ تعالیٰ جل جلالہ ہی جانتا ہے پھر عرض کی: آپ دوسری طرف منہ پھیرئے چنانچہ آپ نے دوسری طرف چہرہ مبارک پھیر کر پھر ملک الموت علیہ السلام کو دیکھا تو وہ اس صورت میں تھے جس میں کفار و فجار کی روح قبض کرتے ہیں، اس سے ابراہیم علیہ السلام پر رعب چھا گیا اور آپ کے کاندھے کا پنے لگے اور آپ کا پیٹ مبارک زمین کو لگ گیا اور قریب تھا کہ آپ کی جان نکل جائے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 41: رقم الحدیث 121: کتاب ذکر الموت لامام ابن ابی الدنیا: صفحہ 130: رقم الحدیث 243]

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رضی اللہ عنہ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا مَلِكَ الْمَوْتِ اَرِنِي كَيْفَ تَقْبِضُ اَنْفَاسَ الْكُفَّارِ قَالَ: يَا اِبْرَاهِيْمُ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ، قَالَ: بَلِي قَالَ: فَاَعْرِضْ فَاَعْرِضْ ثُمَّ نَظَرَ فَاِذَا بِرَجُلٍ اَسْوَدَ يَنَالُ رَاسَهُ السَّمَاءَ يَخْرُجُ مِنْ فِيهِ لَهَبُ النَّارِ لَيْسَ مِنْ شَعْرَةٍ فِي جَسَدِهِ اِلَّا فِي صُوْرَةِ رَجُلٍ يَخْرُجُ مِنْ فِيهِ وَمَسَامِعِهِ لَهَبُ النَّارِ فَغَشِيَ عَلَي اِبْرَاهِيْمَ ثُمَّ اَفَاقَ وَقَدْ تَحَوَّلَ مَلِكُ الْمَوْتِ فِي الصُّوْرَةِ الْاُولَى فَقَالَ: يَا مَلِكَ الْمَوْتِ! لَوْ لَمْ يَلْقِ الْكَاْفِرَ مِنَ الْبَلَاءِ وَالْحُزْنِ اِلَّا صُوْرَتَكَ لَكَفَاهُ فَاَرِنِي كَيْفَ تَقْبِضُ اَنْفَاسَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ: اَعْرِضْ، فَاَعْرِضْ ثُمَّ التَّفَّتْ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلٍ شَابٍّ اَحْسَنِ النَّاسِ وَجْهًا وَاَطْيَبِهِمْ رِيْحًا فِي ثِيَابٍ بِيْضَاءَ فَقَالَ: يَا مَلِكَ الْمَوْتِ! لَوْ لَمْ يَرِ الْمُؤْمِنُ عِنْدَ مَوْتِهِ مِنْ قُرَّةِ الْعَيْنِ الْكِرَامَةَ اِلَّا صُوْرَتَكَ هَذِهِ لَكَانَ يَكْفِيهِ -

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے: ابراہیم علیہ السلام نے سوال کیا کہ اے ملک الموت! آپ مجھے وہ صورت دکھائیے جس میں آپ کفار کی روحوں کو قبض کرتے ہیں؟ ملک الموت علیہ السلام نے کہا: یہ آپ کی طاقت سے باہر ہے لیکن آپ کے اصرار پر انہوں نے وہ صورت دکھانی شروع کی اور فرمایا: آپ اپنا منہ موڑ لیجئے، اب جو دیکھا تو ایک سیاہ

شخص ہے، سر میں سے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں، اس کے جسم سے بال کے بجائے منہ میں آگ لئے ہوئے آرے نکل رہے ہیں، اس کے کانوں سے بھی آگ نکل رہی ہے یہ حال دیکھ کر آپ پر غشی طاری ہوئی، اب جو دیکھا تو آپ اپنی شکل میں موجود تھے، آپ نے ملک الموت علیہ السلام سے کہا: اگر کافر کو محض تمہاری شکل ہی دیکھنے کی تکلیف برداشت کرنی پڑے تو یہ بہت بڑی تکلیف ہے، اب ذرا یہ بتائیے کہ مومن کی روح کس قالب میں ہو کر آپ نکالتے ہیں؟ فرشتہ نے کہا: ذرا منہ پھیرئے آپ نے منہ پھیر کر جو دیکھا تو آپ کے سامنے ایک حسین نوجوان تھا جس کا جسم مہک رہا تھا جس کے کپڑے سفید تھے، ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: اگر مومن کو صرف آپ کے دیدار کی دولت دی جائے تو کافی ہے۔

[التذکرۃ باحوال الموتی للقرطبی: جلد 1: صفحہ 256, 57: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 41: رقم الحدیث 122]

عَنْ أَشْعَثَ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ: سَأَلَ إِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَلَكَ الْمَوْتِ،
وَأَسْمُهُ عِزْرَائِيلَ وَلَهُ عَيْنَانِ فِي وَجْهِهِ وَعَيْنَانِ فِي قَفَاةٍ، فَقَالَ: يَا مَلَكَ الْمَوْتِ!
مَا تَصْنَعُ إِذَا كَانَتْ نَفْسٌ بِالْمَشْرِقِ وَنَفْسٌ بِالْمَغْرِبِ وَوَقَعَ الْوَبَاءُ بِأَرْضٍ وَالتَّقَى
الزُّحْفَانَ كَيْفَ تَصْنَعُ؟ قَالَ: أَدْعُو الْأَرْوَاحَ بِإِذْنِ اللَّهِ فَتَكُونُ بَيْنَ اصْبَعَيْ هَاتَيْنِ
قَالَ: وَدُجِيتَ لَهُ الْأَرْضُ فَتَرَكَتْ مِثْلَ الطَّسْتِ يَتَنَاوَلُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءُ۔

ترجمہ: حضرت اشعث بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے

ملک الموت علیہ السلام سے دریافت کیا جن کا نام عزرائیل علیہ السلام ہے، ان کی دو آنکھیں چہرہ میں اور دو آنکھیں گدی میں ہیں کہ وِبا کے زمانے میں کوئی مشرق میں ہو اور کوئی مغرب میں تو آپ کیا کرتے ہیں (یعنی ان کی روہیں کیسے قبض کرتے ہیں)؟ تو انہوں نے کہا کہ میں روہوں کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے حکم سے بلاتا ہوں تو وہ میری ان دو انگلیوں کے درمیان آ جاتی ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ زمین کو ان کے لیے طشت کی مانند کر دیا گیا ہے جہاں سے چاہتے ہیں اٹھا لیتے ہیں۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 909: رقم الحدیث 443: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 42: رقم الحدیث 123:
کتاب ذکر الموت: للامام ابن ابی الدنیا: صفحہ 126: رقم الحدیث 235]

عَنِ الْحَكَمِ أَنَّ يَعْقُوبَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ: يَا مَلِكَ الْمَوْتِ! مَا مِنْ نَفْسٍ
مَنْفُوسَةٍ إِلَّا وَأَنْتَ تَقْبِضُ رُوحَهَا؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَكَيْفَ وَأَنْتَ عِنْدِي هَاهُنَا
وَالْأَنْفُسُ فِي أَطْرَافِ الْأَرْضِ؟ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ يَخْرِجُ الدُّنْيَا فِيهِ كَالطَّسْتِ
يُوضَعُ قَدَامَ أَحَدِكُمْ فَيَتَنَاوَلُ أَيًّا مِنْ أَطْرَافِهَا شَاءَ كَذَلِكَ الدُّنْيَا عِنْدِي -

ترجمہ: حضرت حکم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا یعقوب علیہ السلام نے ملک
الموت علیہ السلام سے پوچھا: کیا آپ ہر ذی روح کی روح قبض کرتے ہیں؟ فرمایا، ہاں! آپ
نے پوچھا: آپ تو اس وقت میرے پاس ہیں اور صاحبان ارواح اطراف زمین پر پھیلے
ہوئے ہیں؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے زمین کو طشت کی مانند کر دیا ہے جیسے آپ میں سے کسی
کے سامنے طشت ہو تو اطراف طشت میں سے جو چاہتا ہے لے لیتا ہے، اسی طرح دنیا بھی
میرے لئے کر دی گئی ہے۔ [الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 42: رقم الحدیث 124]

عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جُعِلَتِ الْأَرْضُ لِمَلِكِ الْمَوْتِ مِثْلَ
الطَّسْتِ يَتَنَاوَلُ مِنْ حَيْثُ شَاءَ وَجَعَلَ لَهُ أَعْوَانٌ يَتَوَفَّوْنَ الْأَنْفُسَ ثُمَّ يَقْبِضُهَا مِنْهُمْ -
ترجمہ: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: زمین ملک الموت علیہ السلام کے لیے
طشت کر دی گئی ہے کہ جہاں سے چاہیں، جس کو چاہیں اٹھالیں، ان کے کچھ مددگار ہیں جو
روحیں قبض کر کے ان کے حوالے کرتے ہیں۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 895: رقم الحدیث 434: حلیۃ الاولیاء: جلد 3: صفحہ 286: الحبا تک فی اخبار الملائک:
صفحہ 42: رقم الحدیث 125]

عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ مَلِكِ الْمَوْتِ هَلْ هُوَ
وَحْدَهُ الَّذِي يَقْبِضُ الْأَرْوَاحَ؟ قَالَ: هُوَ الَّذِي يَلِي أَمْرَ الْأَرْوَاحِ وَلَهُ أَعْوَانٌ عَلَى

ذَلِكَ غَيْرَ أَنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ هُوَ الرَّئِيسُ وَكُلُّ خُطْوَةٍ مِنْهُ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ -

ترجمہ: حضرت ربیع بن انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا: کیا ملک الموت علیہ السلام تنہا تمام

ارواح قبض کرتے ہیں؟ فرمایا: وہ ارواح قبض کرنے کے رئیس ہیں، ان کے ماتحت فرشتے

مددگار ہیں اور یہ ان کے سردار ہیں اور مشرق سے مغرب تک ان کا صرف ایک قدم ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 891: رقم الحدیث 431: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 42: رقم الحدیث 126]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: "تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا" قَالَ:

أَعْوَانُ مَلَكِ الْمَوْتِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ -

ترجمہ: "تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا" کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہاں

رسل سے ملک الموت علیہ السلام کے مددگار فرشتے مراد ہیں۔

[تفسیر ابن ابی حاتم: جلد 4: صفحہ 1307: رقم الحدیث 7387: تفسیر ابن جریر طبری: جلد 9: صفحہ 292]

عَنْ إِبْرَاهِيمَ النَّخَعِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: "تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا"

قَالَ: الْمَلَائِكَةُ تَقْبِضُ الْأَنْفُسَ ثُمَّ يَقْبِضُهَا مِنْهُمْ مَلَكُ الْمَوْتِ بَعْدُ -

ترجمہ: ابراہیم نخعی نے "تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا" کی تفسیر میں فرمایا: پہلے ملائکہ روح قبض

کرتے ہیں پھر حضرت ملک الموت علیہ السلام ان سے لے لیتے ہیں۔

[تفسیر ابن ابی حاتم: جلد 4: صفحہ 1307: رقم الحدیث 7386: تفسیر ابن جریر طبری: جلد 9: صفحہ 291: کتاب

العظمہ: جلد 3: صفحہ 921: رقم الحدیث 454: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 43: رقم الحدیث 128]

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: "تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا" قَالَ: إِنَّ مَلَكَ

الْمَوْتِ لَهُ رُسُلٌ فَيَلِي قَبْضَهَا الرُّسُلُ ثُمَّ يَدْفَعُوهَا إِلَى مَلَكِ الْمَوْتِ -

ترجمہ: قتادہ نے "تَوَفَّتْهُ رُسُلُنَا" کی تفسیر میں فرمایا: ملک الموت علیہ السلام کے ہاں

چند فرشتے ہیں جو روح کو قبض کر کے ملک الموت علیہ السلام کے سپرد کرتے ہیں۔

[تفسیر ابن جریر طبری: جلد 9: صفحہ 291: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 43: رقم الحدیث 129]

عَنْ وَهَبِ بْنِ مُنْبِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : إِنَّ الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ يَقْرَأُونَ
بِالنَّاسِ هُمْ الَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَهُمْ وَيَكْتُبُونَ لَهُمْ أَجَالَهُمْ فَإِذَا تَوَفَّوْا النَّفْسَ دَفَعُوهَا إِلَى
مَلِكِ الْمَوْتِ وَهُوَ كَالْعَاقِبِ يَعْنِي الْعُشَّارُ الَّذِي يُؤَدِّي إِلَيْهِ مِنْ تَحْتِهِ -

ترجمہ: حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: جو فرشتے انسانوں کو موت
دینے آتے ہیں وہی انسان کی موت کے اوقات لکھ دیتے ہیں، اب جب کسی نفس کی موت کا
وقت ہوتا ہے تو وہ اس کی روح قبض کر کے ملک الموت علیہ السلام کے حوالے کر دیتے ہیں جو کہ
ان سب کے سردار ہیں اور یہ فرشتے ان کے ماتحت ہو کر کام سرانجام دیتے ہیں۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 933: رقم الحدیث 468: تفسیر ابن ابی حاتم: جلد 4: صفحہ 1348: رقم الحدیث
7634: الجہانک فی اخبار الملائک: صفحہ 43: رقم الحدیث 130]

عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : مَلِكُ الْمَوْتِ جَالِسٌ وَالدُّنْيَا
بَيْنَ رُكْبَتَيْهِ وَاللَّوْحُ الَّذِي فِي أَجَالِ بَنِي آدَمَ فِي يَدَيْهِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ مَلَائِكَةٌ قِيَامٌ
وَهُوَ يُعْرِضُ اللَّوْحَ لَا يَطْرُقُ فَإِذَا آتَى عَلَى أَجَلِ عَبْدٍ قَالَ : اِقْبِضُوا هَذَا -

ترجمہ: حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ملک الموت علیہ السلام بیٹھے ہوئے ہیں
اور تمام دنیا ان کے دونوں گھٹنوں کے درمیان ہے اور وہ لوح ہے جس میں لوگوں کے اجل
لکھے ہوئے ہیں اور بہت سے فرشتے ان کے آگے کھڑے ہیں، ملک الموت علیہ السلام کی نگاہ
اسی لوح پر ہے کہ لمحہ بھر بھی آنکھ نہیں جھپکاتے، جب کسی بندے کی موت کا وقت آجاتا ہے تو
ملک الموت علیہ السلام دوسرے فرشتوں کو حکم فرماتا ہے کہ اس کی روح قبض کر لو۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 910: رقم الحدیث 444: الجہانک فی اخبار الملائک: صفحہ 43: رقم الحدیث 131]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ نَفْسَيْنِ اتَّفَقَ مَوْتُهُمَا فِي
طَرْفَةِ عَيْنٍ ، وَاحِدٌ فِي الْمَشْرِقِ وَآخَرٌ بِالْمَغْرِبِ كَيْفَ قَدَرَ مَلِكُ الْمَوْتِ عَلَيْهِمَا
؟ قَالَ : مَا قُدْرَةُ مَلِكِ الْمَوْتِ عَلَى أَهْلِ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ وَالظُّلُمَاتِ وَالْهُوَاءِ

وَالْبُحُورِ إِلَّا كَرَجُلٍ بَيْنَ يَدَيْهِ مَائِدَةٌ يَتَنَاوَلُ مِنْ آيِهَا شَاءَ -

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: اُن سے سوال کیا گیا کہ دو شخص آن واحد میں ہیں کہ ایک مشرق میں اور دوسرا مغرب میں اور ان دونوں کی موت کا وقت بھی ایک ہی طے ہے پھر ملک الموت علیہ السلام کیسے ان کی روہیں قبض کرتے ہیں؟ آپ نے جواب دیا، ملک الموت علیہ السلام کی قدرت اہل مشرق و مغرب اور ظلمات اور دریاؤں پر ایسے ہی ہے جیسے کسی کے پاس دسترخوان ہو، اب وہ جو چاہے اس میں سے اٹھالے۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 893: رقم الحدیث 432: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 43: رقم الحدیث 132]

عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ : قِيلَ : يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ !
مَلِكُ الْمَوْتِ وَاحِدٌ وَالزُّحْفَانِ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَ ذَلِكَ مِنَ السَّقَطِ
وَالهَلَاكِ فَقَالَ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ قَوَى مَلِكَ الْمَوْتِ حَتَّى جَعَلَهَا كَالطَّسْتِ بَيْنَ
يَدَيْ أَحَدِكُمْ فَهَلْ يَفُوتُهُ مِنْهَا شَيْءٌ ؟

ترجمہ: حضرت زہیر بن محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی گئی کہ ملک الموت علیہ السلام ایک ہے اور مخلوق مشرق و مغرب تک پھیلی ہوئی ہے اس دوران کوئی گزر کر مرتا ہے کوئی کسی طرح سے، تو ملک الموت علیہ السلام سب کی روح کیسے قبض کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ملک الموت علیہ السلام کو قوت عطا فرمائی ہے یہاں تک کہ تمام دنیا ان کے سامنے ایسے ہے جیسے تمہارے آگے طشت تو بتاؤ اس میں سے کوئی شے تمہارے سے رہ جاتی ہے؟

[الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 43: رقم الحدیث 133]

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : مَلِكُ الْمَوْتِ الَّذِي يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ
كُلَّهَا وَقَدْ سُلِّطَ عَلَى مَا فِي الْأَرْضِ كَمَا سُلِّطَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَا فِي رَاحَتِهِ وَمَعَهُ
مَلَائِكَةٌ مِنْ مَلَائِكَةِ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةٌ مِنْ مَلَائِكَةِ الْعَذَابِ فَإِذَا تَوَفَّى نَفْسًا طَيِّبَةً
دَفَعَهَا إِلَى مَلَائِكَةِ الرَّحْمَةِ وَإِذَا تَوَفَّى نَفْسًا خَبِيثَةً دَفَعَهَا إِلَى مَلَائِكَةِ الْعَذَابِ -

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: ملک الموت علیہ السلام ہی تمام اہل زمین کو موت دیتے ہیں اور ان کو تمام اہل زمین پر اسی طرح مسلط کیا گیا ہے جیسے تم میں سے کوئی اپنی ہتھیلی والی چیز پر، اور ان کے ساتھ رحمت اور عذاب کے فرشتے بھی ہوتے ہیں جب وہ کسی پاک نفس کو قبض کرتے ہیں تو اس کی روح ملائکہ رحمت کے سپرد کرتے ہیں اور جب کوئی خبیث روح قبض کرتے ہیں تو وہ ملائکہ عذاب کے حوالے کر دیتے ہیں۔

[الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 44: رقم الحدیث 134]

عَنْ أَبِي الْمُثَنَّى الْحَمْصِيِّ رضی اللہ عنہ قَالَ: إِنَّ الدُّنْيَا سَهْلُهَا وَجَبُلُهَا بَيْنَ فَخِذَي مَلَكِ الْمَوْتِ وَمَعَهُ مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةُ الْعَذَابِ فَيَقْبِضُ الْأَرْوَاحَ فَيُعْطِي هَوْلًا وَلِهَوْلًا، هَوْلًا لِهَوْلًا يَعْنِي مَلَائِكَةَ الرَّحْمَةِ وَمَلَائِكَةَ الْعَذَابِ قِيلَ: فَإِذَا كَانَتْ مَلْحَمَةً وَكَانَ السَّيْفُ مِثْلَ الْبُرْقِ قَالَ: يَدْعُوهَا فَتَأْتِيهِ الْأَنْفُسُ -

ترجمہ: حضرت ابو ثنی حمصی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دنیا کے تمام پہاڑ ہوں یا آبادیاں ملک الموت کی دورانوں کے درمیان ہیں اور ان کے ساتھ رحمت و عذاب کے فرشتے ہیں پھر وہ سب کی ارواح خود قبض کر کے رحمت والوں کو مؤمنین کی ارواح اور عذاب والوں کو برے لوگوں کی ارواح دے دیتے ہیں، عرض کی گئی جب جنگ زوروں پر ہو اور تلوار بجلی کی طرح چل رہی ہو (تب وہ کیا کرتے ہیں)؟ فرمایا: ملک الموت علیہ السلام ارواح کو بلاتے ہیں تو وہ تمام ارواح ان کے پاس آجاتی ہیں۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 934: رقم الحدیث 470: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 44: رقم الحدیث 135]

عَنْ أَبِي قَيْسٍ الْأَزْدِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ: قِيلَ لِمَلَكِ الْمَوْتِ: كَيْفَ تَقْبِضُ الْأَرْوَاحَ؟ قَالَ: أَدْعُوهَا فَتَجِيئُنِي -

ترجمہ: حضرت ابو قیس ازدی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ملک الموت علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آپ اکیلے کیسے سب کی ارواح قبض کرتے ہیں؟ فرمایا: میں ان کو بلاتا ہوں تو وہ میرے

پاس خود بخود پہنچ جاتی ہیں۔ [الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 44: رقم الحدیث 136]

عَنْ خَيْثَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَتَى مَلِكُ الْمَوْتِ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَكَانَ لَهُ صَدِيقًا فَقَالَ لَهُ سُلَيْمَانُ: مَا لَكَ تَأْتِي أَهْلَ الْبَيْتِ فَتَقْبِضُهُمْ جَمِيعًا وَتَدْعُ أَهْلَ الْبَيْتِ إِلَى جَنْبِهِمْ لَا تَقْبِضُ مِنْهُمْ أَحَدًا؟ قَالَ: لَا أَعْلَمُ بِمَا أَقْبِضُ مِنْهَا إِنَّمَا أَكُونُ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتُلْقِي إِلَيَّ صِغَاكَ فِيهَا أَسْمَاءً۔

ترجمہ: حضرت خثیمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: ملک الموت علیہ السلام حضرت سیدنا سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں آئے، سلیمان علیہ السلام کی ملک الموت علیہ السلام سے دوستی تھی، آپ نے ان سے دریافت کیا: اے ملک الموت علیہ السلام! تم ایک گھر میں رہنے والے تمام انسانوں کی روح قبض کرتے ہو اور اس کے پڑوس والوں کو چھوڑ دیتے ہو؟ حضرت ملک الموت علیہ السلام نے جواب دیا: مجھے تو کچھ پتہ نہیں ہوتا کہ کسے مارنا ہے، میں تو عرش الہی کے نیچے ہوتا ہوں تو مجھے مرنے والوں کے ناموں کی فہرست دی جاتی ہے (اس میں جس کا نام ہوتا ہے اسے موت دیتا ہوں اور جس کا نہیں اسے چھوڑ دیتا ہوں)۔

[مصنف ابن ابی شیبہ: جلد 12: صفحہ 143: رقم الحدیث 35270: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 44: رقم الحدیث

[137]

عَنْ خَيْثَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ لِمَلِكِ الْمَوْتِ: إِذَا أَرَدْتَ أَنْ تَقْبِضَ رُوحِي فَأَعْلِمْنِي بِذَلِكَ، قَالَ: مَا أَنَا أَعْلَمُ بِذَلِكَ مِنْكَ إِنَّمَا هِيَ كُتِبَ إِلَيَّ فِيهَا تَسْمِيَةٌ مَنْ يَمُوتُ۔

ترجمہ: حضرت خثیمہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سلیمان علیہ السلام بن داؤد علیہ السلام نے ملک الموت علیہ السلام سے فرمایا: جب میری موت کا وقت آئے تو مجھے پہلے آگاہ کرنا، عرض کی مجھے اس کا کوئی علم نہیں ہوتا میرے پاس تو ایک لکھی ہوئی فہرست آتی ہے اس میں مرنے والوں کے اسماء ہوتے ہیں۔ [الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 44: رقم الحدیث 138]

عَنْ مَعْمَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَلَّغْنَا أَنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ لَا يَعْلَمُ مَتَى يَحْضُرُ أَجَلَ الْإِنْسَانِ حَتَّى يُؤْمَرَ بِقَبْضِهَا -

ترجمہ: حضرت معمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ملک الموت علیہ السلام کو کسی کی موت کا پہلے علم نہیں ہوتا، ہاں اس وقت انہیں معلوم ہوتا ہے جب انہیں کسی کی روح قبض کرنے کا حکم ہوتا ہے۔
[الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 44: رقم الحدیث 139: کتاب ذکر الموت لابن ابی الدنیا: صفحہ 125: رقم الحدیث 233]

عَنْ عِكْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : " وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُم بِاللَّيْلِ " قَالَ : يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ عِنْدَ مَنَامِهَا مِنْ لَيْلَةٍ إِلَّا وَاللَّهِ يَقْبِضُ الْأَرْوَاحَ كُلَّهَا فَيَسْأَلُ كُلَّ نَفْسٍ عَمَّا عَمِلَ صَاحِبُهَا مِنَ النَّهَارِ ثُمَّ يَدْعُو مَلَكَ الْمَوْتِ فَيَقُولُ : اقْبِضْ هَذَا اقْبِضْ هَذَا -

ترجمہ: حضرت سیدنا عکرمہ رضی اللہ عنہ نے ﴿وَهُوَ الَّذِي يَتَوَفَّاكُم بِاللَّيْلِ﴾ کی تفسیر میں فرمایا: ہر رات اللہ تعالیٰ جل جلالہ نیند میں سب کی روح قبض فرماتا ہے تو اس سے دن کے اعمال کا سوال ہوتا ہے پھر اللہ تعالیٰ جل جلالہ ملک الموت علیہ السلام کو بلا کر فرماتا ہے: فلاں کی روح قبض کرو اور فلاں کی۔

[تفسیر ابن ابی حاتم: جلد 4: صفحہ 1305: رقم الحدیث 7374: الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 45: رقم الحدیث 141]

عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : إِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النُّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ دَفَعَ إِلَى مَلَكَ الْمَوْتِ صَحِيفَةً فَيَقَالُ : اقْبِضْ مَنْ فِي هَذِهِ الصَّحِيفَةِ ، فَإِنَّ الْعَبْدَ لَيَفْرِشُ الْفِرَاشَ وَيُنْكِحُ الْأَزْوَاجَ وَبَيْنِي الْبُنْيَانِ وَإِنَّ اسْمَهُ قَدْ نُسِخَ فِي الْمَوْتَى -

ترجمہ: حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پندرہ شعبان کی رات کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ ملک الموت علیہ السلام کو ایک فہرست عطا کر کے حکم فرماتا ہے: اس فہرست میں جن کے نام ہیں

ان کی روح (لکھے ہوئے وقت کے مطابق اس سال میں) قبض کر لو، لوگ اپنے بستر بچھاتے یا باغ لگاتے، نکاح کرتے اور مکانات تعمیر کرتے ہیں حالانکہ ان کے اسماء مردوں میں لکھے گئے ہوتے ہیں۔

[تفسیر درمنثور: جلد 13: صفحہ 255: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 45: رقم الحدیث 142: کتاب ذکر الموت: امام ابن ابی الدنیا: صفحہ 134: رقم الحدیث 251]

عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَوْلَى غِفْرَةَ قَالَ: يُنْسَخُ لِمَلِكِ الْمَوْتِ مَنْ يَمُوتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِلَى مِثْلِهَا فَتَجِدُ الرَّجُلَ يَنْكِحُ النِّسَاءَ وَيَغْرِسُ الْغُرْسَ وَاسْمُهُ فِي الْأَمْوَاتِ -
ترجمہ: حضرت عمر مولیٰ غفرہ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نے فرمایا: لیلۃ القدر سے دوسری لیلۃ القدر کے درمیان ملک الموت عَلَيْهِ السَّلَامُ ان کے نام لکھ لیتے ہیں جنہیں اسی دوران موت واقع ہوگی لیکن ان کا حال یہ ہے کہ کوئی عورتوں کے نکاح کے چکر میں ہے تو کوئی باغ بورہا ہے حالانکہ ان کا نام مردوں میں لکھا جا چکا ہے۔

[الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 45: رقم الحدیث 143]
عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِي لَيْلَةِ النُّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ يُوحَى اللَّهُ إِلَى مَلِكِ الْمَوْتِ بِقَبْضِ كُلِّ نَفْسٍ يُرِيدُ قَبْضَهَا فِي تِلْكَ السَّنَةِ -
ترجمہ: راشد بن سعید رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے مروی ہے کہ نبی پاک صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: شعبان کی نصف شب کو اللہ تعالیٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ ملک الموت عَلَيْهِ السَّلَامُ کو وحی کرتا ہے کہ جو آئندہ سال مرے گا اس کا نام لکھ لو۔

[تفسیر درمنثور: جلد 13: صفحہ 254: کنز العمال: جلد 12: صفحہ 140: رقم الحدیث 35171: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 45: رقم الحدیث 144]

عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ: كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ حَتَّى يَصِلَهُ بِرَمَضَانَ وَلَمْ يَكُنْ يَصُومُ شَهْرًا تَامًا إِلَّا شَعْبَانَ فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ! إِنْ شَعْبَانَ لَمِنْ أَحَبِّ الشُّهُورِ إِلَيْكَ أَنْ تَصُومَهُ؟ قَالَ نَعَمْ يَا عَائِشَةَ! إِنَّهُ

يُكْتَبُ فِيهِ لِمَلِكِ الْمَوْتِ مَنْ يَقْبِضُ فَأَحِبُّ أَنْ لَا يُنْسَخَ اسْمِي إِلَّا وَأَنَا صَائِمٌ -

ترجمہ: سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: رسول اکرم ﷺ شعبان کا

کامل ماہ روزہ رکھتے یہاں تک کہ رمضان شریف شروع ہو جاتا ہے، آپ سوائے شعبان کے کسی ماہ کا کامل مہینہ نقلی روزہ نہیں رکھتے، میں نے عرض کی: حضور ﷺ! آپ کو تمام مہینوں

میں سے شعبان سے زیادہ محبت ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں! نیز آپ ﷺ نے فرمایا: اے

عائشہ! شعبان میں ملک الموت ﷺ کو ہر اس شخص کا نام لکھ دیا جاتا ہے جو آنے والے سال

میں فوت ہوگا، اسی لئے میں چاہتا ہوں کہ شعبان میں میرا نام ان میں لکھا جائے تو میں روزہ

سے ہوں۔ [تفسیر درمنثور: جلد 13: صفحہ 255: الجبارک فی اخبار الملائک: صفحہ 45: رقم الحدیث 145]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ كَانَ

يَأْتِي النَّاسَ عَيَانًا فَأَتَى مُوسَى فَلَطَمَهُ فَفَقَا عَيْنَهُ فَأَتَى رَبَّهُ فَقَالَ: يَا رَبِّ! عَبْدُكَ

مُوسَى فَقَا عَيْنِي وَلَوْلَا كَرَامَتُهُ عَلَيْكَ لَشَقَقْتُ عَلَيْهِ، قَالَ لَهُ: إِذْهَبْ إِلَى عَبْدِي

فَقُلْ لَهُ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى جِلْدِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ وَارَتْ يَدَهُ سَنَةٌ فَأَتَاهُ فَقَالَ: مَا

بَعْدَ هَذَا؟ قَالَ: الْمَوْتُ، قَالَ: فَالآنَ، فَشَمَّهُ شَمَّةً فَقَبِضَ رُوحَهُ وَرَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ

عَيْنَهُ فَكَانَ بَعْدَ يَأْتِي النَّاسَ فِي خَفِيَّةٍ -

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا:

پہلے زمانہ میں ملک الموت ﷺ لوگوں کے پاس کھلم کھلا آتے تھے جب وہ موسیٰ علیہ السلام کی

روح قبض کرنے آئے تو انہوں نے انہیں تھپڑ مارا جس سے ان کی آنکھ نکل گئی، وہ شکایت

لے کر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے ہاں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رب تعالیٰ جل جلالہ! تیرے بندے

موسیٰ علیہ السلام نے میری آنکھ نکال دی، اگر تیرے نزدیک ان کی بزرگی نہ ہوتی تو میں انہیں

مشقت میں ڈالتا، اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے فرمایا: میرے بندے کے پاس جا کر کہو کہ اپنا ہاتھ نیل

کی پیٹھ پر رکھے تو اس کے لئے ہر بال کے بدلے میں زندگی کے سال عطا ہوں گے، ملک الموت علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا پیغام پہنچایا تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟ ملک الموت علیہ السلام نے فرمایا: پھر بھی موت آئے گی، موسیٰ علیہ السلام نے کہا: تو پھر ابھی میری روح قبض کر لو، ملک الموت علیہ السلام نے آپ علیہ السلام کو خوشبو کا پھول سنگھایا اور ان کی روح قبض کر لی اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے انہیں آنکھ واپس کر دی، اس کے بعد سے ملک الموت علیہ السلام پوشیدہ آتے ہیں۔

[کنز العمال: جلد 11: صفحہ 231: رقم الحدیث 32380: مستدرک للحاکم: جلد 2: صفحہ 680: رقم الحدیث 4166: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 46: رقم الحدیث 146]

عَنِ الْأَعْمَشِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَانَ مَلَكُ الْمَوْتِ يَظْهَرُ لِلنَّاسِ فَيَأْتِي الرَّجُلَ فَيَقُولُ : اقْبِضِ حَاجَتَكَ فَإِنِّي أُرِيدُ أَنْ أَقْبِضَ رُوحَكَ فَشَكَا فَاَنْزَلَ الدَّاءَ وَجَعَلَ الْمَوْتَ خَفِيَّةً .

ترجمہ: حضرت اعمش رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ملک الموت علیہ السلام لوگوں کے پاس کھلم کھلا آتے تھے اور جس کی روح قبض کرنی ہوتی، اُسے فرماتے: تو اپنی حاجت پوری کر لے میں نے تیری روح قبض کرنی ہے، اس کے بعد ملک الموت علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے شکایت کی کہ لوگ موت سے گھبراتے ہیں تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ان پر بیماری نازل فرمائی اور موت خفیہ آنے لگی۔

عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ كَانَ يَقْبِضُ الْأَرْوَاحَ بِغَيْرِ وَجَعٍ فَسَبَّهَ النَّاسُ وَلَعَنُوهُ فَشَكَى إِلَى رَبِّهِ فَوَضَعَ اللَّهُ الْأَوْجَاعَ وَنَسِيَ مَلَكَ الْمَوْتِ يُقَالُ : مَاتَ فُلَانٌ بِكَذَا وَكَذَا .

ترجمہ: حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ملک الموت علیہ السلام بغیر کسی تکلیف و بیماری وغیرہ کے روح قبض کرتے، لوگوں نے ملک الموت علیہ السلام کو برا کہا اور ملامت کرنے

لگے تو انہوں نے اللہ تعالیٰ ﷻ سے شکایت کی، اللہ تعالیٰ ﷻ نے ان پر بیماریاں وغیرہ طاری کر دی اور لوگ ملک الموت علیہ السلام کو بھول گئے، اب کہتے ہیں، فلاں مر گیا اُسے فلاں تکلیف ہوئی وغیرہ۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 897: رقم الحدیث 437: الجہانک فی اخبار الملائک: صفحہ 46: رقم الحدیث 148]

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ مَلَكًا اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ أَنْ يَهْبِطَ إِلَى إِدْرِيسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَتَاهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ إِدْرِيسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: هَلْ بَيْنَكَ وَبَيْنَ مَلِكِ الْمَوْتِ شَيْءٌ؟ قَالَ: ذَاكَ أَحْيَى مِنْ الْمَلَائِكَةِ قَالَ: هَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَنْفَعَنِي عِنْدَهُ بِشَيْءٍ؟ قَالَ: أَمَا يُؤَخَّرُ شَيْئًا أَوْ يُقَدِّمُهُ فَلَا، وَلَكِنْ سَأُكَلِّمُهُ لَكَ فَيَرْفُقُ بِكَ عِنْدَ الْمَوْتِ قَالَ: ارْكَبْ بَيْنَ جَنَاحِي فَرَكِبَ إِدْرِيسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَصَعِدَ إِلَى السَّمَاءِ الْعُلْيَا فَلَقِيَ مَلِكَ الْمَوْتِ وَإِدْرِيسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَيْنَ جَنَاحِيهِ فَقَالَ لَهُ الْمَلِكُ: إِنَّ لِي إِلَيْكَ حَاجَةً؟ قَالَ: قَدْ عَلِمْتُ حَاجَتَكَ، تُكَلِّمُنِي فِي إِدْرِيسَ وَقَدْ مَجِي إِسْمُهُ وَلَمْ يَبْقَ مِنْ أَجَلِهِ إِلَّا نِصْفُ طُرْفَةِ عَيْنٍ فَمَاتَ إِدْرِيسُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَيْنَ جَنَاحِي الْمَلِكِ -

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ایک فرشتہ نے اللہ تعالیٰ ﷻ سے

اجازت چاہی کہ وہ ادریس علیہ السلام سے ملاقات کرے تو اللہ تعالیٰ ﷻ نے اجازت دیدی، وہ ادریس علیہ السلام کے ہاں حاضر ہوا، اسے ادریس علیہ السلام نے کہا: آپ کا ملک الموت علیہ السلام سے کوئی تعلق ہے؟ اس نے کہا ہاں! وہ بھی میرا فرشتہ بھائی ہے، آپ علیہ السلام نے فرمایا: آپ اس سے کوئی بات منوا سکتے ہیں؟ اس نے کہا کہ موت کے متعلق تو وہ کچھ بڑھائیں گے اور نہ گھٹائیں گے۔ ہاں! میں ان سے اتنا منوا سکتا ہوں کہ وہ آپ علیہ السلام پر موت نرمی سے وارد کریں، آپ میرے پروں کے درمیان میں بیٹھ جائیں، ادریس علیہ السلام اس کے پروں میں بیٹھے تو وہ فرشتہ انہیں آسمان پر لے گیا، وہاں ادریس علیہ السلام کی ملک الموت علیہ السلام سے ملاقات ہوگئی، اس فرشتہ نے ملک الموت سے کہا: مجھے آپ سے کچھ کام ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا

مجھے تیرا کام معلوم ہے تم ادریس علیہ السلام کے بارے میں کچھ کہنا چاہتے ہو؟ لیکن زندوں میں سے ان کا نام مٹ چکا ہے اور ان کے اجل میں آنکھ جھپکنے کا آدھا وقت رہ گیا، اس کے بعد ادریس علیہ السلام کی موت فرشتے کے دونوں پروں کے درمیان واقع ہوئی۔

[تفسیر قرطبی: جلد 13: صفحہ 468: تفسیر درمنثور: جلد 10: صفحہ 84: تفسیر ابن کثیر: جلد 5: صفحہ 241: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 46: رقم الحدیث 149]

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ إِنَّ مَلِكَ الْمَوْتِ قَالَ لِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: إِنَّ رَبَّكَ أَمَرَنِي أَنْ أَقْبِضَ نَفْسَكَ بِأَيْسَرِ مَا قَبِضْتُ نَفْسَ مُؤْمِنٍ، قَالَ: فَإِنِّي أَسْأَلُكَ بِحَقِّ الَّذِي أُرْسَلُ أَنْ تُرَاجِعَهُ فِيَّ، فَقَالَ: إِنَّ خَلِيلَكَ سَأَلَ أَنْ أُرَاجِعَكَ فِيهِ، فَقَالَ: إِنَّتِهِ وَقُلْ لَهُ: إِنَّ رَبَّكَ يَقُولُ: إِنَّ الْخَلِيلَ يُحِبُّ لِقَاءَ خَلِيلِهِ، فَآتَاهُ فَقَالَ: امْضِ لِمَا أَمَرْتُ بِهِ قَالَ: يَا إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ هَلْ شَرِبْتَ شَرَابًا؟ قَالَ: لَا، فَاسْتَنْكَهَتْهُ قَبِضَ نَفْسَهُ عَلَى ذَلِكَ۔

ترجمہ: حضرت محمد بن منکدر علیہ الرحمہ سے روایت ہے: ملک الموت علیہ السلام

نے ابراہیم علیہ السلام سے کہا کہ آپ علیہ السلام کے رب تعالیٰ جل جلالہ نے مجھے آپ کی روح قبض کرنے کا حکم فرمایا ہے کہ آپ کی روح باقی مومنوں کی بہ نسبت زیادہ آسانی سے قبض کروں، ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: میں تجھے اسی ذات کا واسطہ دیتا ہوں جس نے تمہیں میرے پاس بھیجا کہ تم واپس لوٹ جاؤ، عزرائیل علیہ السلام نے واپس حاضر ہو کر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی بارگاہ میں عرض کی تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے فرمایا: خلیل سے کہو کہ اس کا رب جل جلالہ فرماتا ہے، دوست تو دوست کی ملاقات چاہتا ہے، یہ سن کر ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا: وہی کرو جس کا تمہیں حکم ہوا ہے (یعنی روح قبض کر لو) ملک الموت علیہ السلام نے کہا: کیا آپ نے کبھی شربت پیا ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا نہیں، اس نے آپ کے منہ میں شربت ڈالا اور فوراً روح قبض کر لی۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 913: رقم الحدیث 448: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 47: رقم الحدیث 150]

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ : كَانَ دَاوُدَ عليه السلام فِيهِ غَيْرَةٌ شَدِيدَةٌ فَكَانَ إِذَا خَرَجَ أُغْلِقَتِ الْأَبْوَابَ فَلَمْ يَدْخُلْ عَلَى أَهْلِهِ أَحَدٌ حَتَّى يَرْجِعَ فَخَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ وَرَجَعَ فَإِذَا فِي الدَّارِ رَجُلٌ قَائِمٌ فَقَالَ لَهُ مَنْ أَنْتَ ؟ قَالَ : أَنَا الَّذِي لَا أَهَابُ الْمُلُوكَ وَلَا يَمْنَعُ مِنِّي الْحِجَابَ قَالَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ : أَنْتَ إِذَا وَاللَّهِ مَلَكَ الْمَوْتِ مَرَحَبًا بِأَمْرِ اللَّهِ فَزَمَلْ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مَكَانَهُ فَقَبِضَتْ نَفْسَهُ -

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: داؤد عليه السلام سخت غیرت والے تھے، جب گھر سے باہر جاتے تو دروازوں پر تالے لگاتے تاکہ ان کی واپسی تک ان کے گھر میں کوئی داخل نہ ہو، ایک دن آپ واپس لوٹے تو دیکھا ان کے گھر کے اندر کوئی آدمی کھڑا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: کون ہے؟ کہا: میں وہ ہوں جسے بادشاہوں سے کوئی خوف نہیں اور نہ اس کے آگے کوئی حجاب ہے، داؤد عليه السلام نے کہا: بخدا تم ملک الموت عليه السلام ہو، اللہ تعالیٰ ﷻ کا حکم ہے مرجبا خوش آمدید، اسی وقت داؤد عليه السلام نے چادر اوڑھی تو ملک الموت عليه السلام نے روح قبض کر لی۔

[کنز العمال: جلد 11: صفحہ 224: رقم الحدیث 32324: مجمع الزوائد: جلد 8: صفحہ 271: رقم الحدیث 13796: الجہانک فی اخبار الملائک: صفحہ 47: رقم الحدیث 151]

عَنْ أَبِي أُمَامَةَ رضي الله عنه قَالَ : سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ : إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَكَلَّ مَلَكَ الْمَوْتِ بِقَبْضِ الْأَرْوَاحِ إِلَّا شُهَدَاءَ الْبَحْرِ فَإِنَّهُ يَتَوَلَّى قَبْضَ أَرْوَاحِهِمْ -

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو امامہ رضي الله عنه سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا: ملک الموت عليه السلام کو اللہ تعالیٰ ﷻ نے ارواح قبض کرنے پر مقرر کیا ہے سوائے شہداء البحر (سمندر میں شہید ہونے والوں) کے، ان کی روح اللہ تعالیٰ ﷻ خود قبض فرماتا ہے۔

[سنن ابن ماجہ: کتاب الجہاد: باب فضل غزوا البحر: صفحہ 472: رقم الحدیث 2778: الجہانک فی اخبار الملائک: صفحہ 47: رقم الحدیث 152]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: وَكُلَّ مَلَكِ الْمَوْتِ بِقَبْضِ أَرْوَاحِ
الْأَدَمِيِّينَ فَهُوَ الَّذِي يَلِي قَبْضَ أَرْوَاحِهِمْ وَمَلَكٌ فِي الْجِنِّ وَمَلَكٌ فِي الشَّيَاطِينِ
وَمَلَكٌ فِي الطَّيْرِ وَالْوُحْشِ وَالسَّبَّاحِ وَالْحَيَّاتِ وَالنَّمْلِ، فَهُمْ أَرْبَعَةُ أَمْلَاكٍ
وَالْمَلَائِكَةُ يَمُوتُونَ فِي الصَّعِقَةِ الْأُولَى وَإِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ يَلِي قَبْضَ أَرْوَاحِهِمْ ثُمَّ
يَمُوتُ فَأَمَّا الشُّهَدَاءُ فِي الْبَحْرِ فَإِنَّ اللَّهَ يَلِي قَبْضَ أَرْوَاحِهِمْ لَا يُوَكَّلُ ذَلِكَ إِلَى
مَلَكِ الْمَوْتِ لِكَرَامَتِهِمْ عَلَيْهِ حَيْثُ رَكِبُوا الْجَحْجَحَ الْبَحْرِيَّ فِي سَبِيلِهِ -

ترجمہ: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ملک الموت علیہ السلام آدمیوں کی
ارواح قبض کرنے پر مقرر ہے، جنات کی ارواح قبض کرنے والا اور فرشتہ ہے، یونہی شیاطین
کی ارواح قبض کرنے اور پرندوں اور وحشیوں اور درندوں اور سانپوں اور چیونٹیوں کی ارواح
قبض کرنے والا اور فرشتہ ہے، اس اعتبار سے ارواح قبض کرنے والے چار فرشتے ہیں اور
تمام فرشتے پہلے نَفخ (پہلی کڑک) کے وقت مرجائیں گے اور ان کی ارواح بھی ملک الموت
علیہ السلام قبض کریں گے پھر ملک الموت علیہ السلام بھی مرجائیں گے، اور شہداء البحر کی ارواح اللہ
تعالیٰ جل جلالہ خود قبض کرتا ہے یہ ان کی کرامت کی وجہ سے ہے کہ وہ اللہ جل جلالہ کی راہ میں دریا کی
موجوں پر سوار ہوئے۔ [الحجرات فی اخبار الملائک: صفحہ 48: رقم الحدیث 153]

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبِ الْقُرْظِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَلَّغْنِي إِنَّ آخِرَ مَنْ
يَمُوتُ مَلَكُ الْمَوْتِ يُقَالُ لَهُ: يَا مَلَكُ الْمَوْتِ! مَتَّ فَيَصْرِيحُ عِنْدَ ذَلِكَ صَرْخَةً لَوْ
سَمِعَهَا أَهْلُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَمَاتُوا فَرَعَاءُ ثُمَّ يَمُوتُ -

ترجمہ: محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: سب سے آخر میں ملک الموت علیہ السلام پر
موت آئے گی، انہیں کہا جائے گا: اے ملک الموت علیہ السلام! مرجا، جب وہ فوت ہوں گے تو
چیخ ماریں گے، اگر اس کے چیخ کی آواز کو آسمان وزمین والے سن لیں تو اس سے خوفزدہ ہو کر
مرجائیں۔ [الحجرات فی اخبار الملائک: صفحہ 48: رقم الحدیث 154]

عَنْ زِيَادِ النَّمِيرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَرَأْتُ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ أَنَّ الْمَوْتَ أَشَدُّ عَلَى مَلِكِ الْمَوْتِ مِنْهُ عَلَى جَمِيعِ الْخَلْقِ -

ترجمہ: حضرت زیاد نمیری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے بعض کتب میں پڑھا ہے کہ مخلوق میں سب سے زیادہ سخت موت ملک الموت علیہ السلام پر طاری ہوگی۔

[الحجباتک فی اخبار الملائک: صفحہ 47: رقم الحدیث 155]

عَنْ أَنَسِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: آجَالُ الْبَهَائِمِ وَخَشَاشُ الْأَرْضِ كُلُّهَا فِي التَّسْبِيحِ فَإِذَا انْقَضَى تَسْبِيحُهَا قَبِضَ اللَّهُ أَرْوَاحَهَا وَلَيْسَ إِلَى مَلِكِ الْمَوْتِ مِنْ ذَلِكَ شَيْءٌ -

ترجمہ: حضرت سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بہائم اور زمین کے کیڑے مکوڑوں تمام کی تسبیح ہی ان کی زندگی ہے کہ جب وہ تسبیح سے رک جائیں تو ان پر موت آجاتی ہے، ان کی ارواح خود اللہ تعالیٰ جل جلالہ قبض کرتا ہے، اس میں ملک الموت علیہ السلام کو کوئی دخل نہیں۔

[کتاب العظمہ: جلد 5: صفحہ 1736: رقم الحدیث 1210: کتاب الضعفاء للعقيلي: جلد 4: صفحہ 1444: رقم الحدیث 1927: الحجباتک فی اخبار الملائک: صفحہ 49: رقم الحدیث 156]

عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مَعْمَرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ: حَضَرْتُ مَالِكَ بْنَ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْبُرَاغِيثِ أَمَلِكُ الْمَوْتِ يَقْبِضُ أَرْوَاحَهَا؟ فَاطْرَقَ طَوِيلًا ثُمَّ قَالَ: أَلَهَا نَفْسٌ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَإِنَّ مَلِكِ الْمَوْتِ يَقْبِضُ أَرْوَاحَهَا اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِينَ مَوْتِهَا -

ترجمہ: حضرت سلیمان بن معمر علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: میں حضرت سیدنا مالک بن انس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا کہ کسی شخص نے سوال کیا: کیا کیڑے مکوڑوں کی ارواح بھی ملک الموت علیہ السلام قبض کرتے ہیں؟ آپ نے کافی دیر جھکا کر سر اٹھایا اور فرمایا:

کیا ان میں نفس ہے؟ اُس نے کہا ہاں، آپ نے فرمایا: پھر ان کی ارواح بھی ملک الموت علیہ السلام قبض کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے فرمایا: "اللَّهُ يَتَوَفَّى الْأَنْفُسَ حِينَ مَوْتِهَا":

[الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 49: رقم الحدیث 157]

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ لِمَلِكِ الْمَوْتِ حَرْبَةً تَبْلُغُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَإِذَا انْقَضَى أَجَلُ عَبْدٍ مِنَ الدُّنْيَا ضَرَبَ رَأْسَهُ بِتِلْكَ الْحَرْبَةِ وَقَالَ: الْآنَ يُزَارُ بِكَ عَسْكَرُ الْمَوْتِ -

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ملک الموت علیہ السلام کے پاس ایک نیزہ ہے جو مشرق سے مغرب تک لمبا ہے جب کسی کی مدت حیات ختم ہوتی ہے تو وہ نیزے کو اس کے سر پر مارتے ہیں اور کہتے ہیں اب تم موت کے لشکر کو دیکھو گے۔

[الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 48: رقم الحدیث 158: کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 936: رقم الحدیث 472]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ لِمَلِكِ الْمَوْتِ حَرْبَةً مَسْمُومَةً، طَرَفٌ لَهَا بِالْمَشْرِقِ وَطَرَفٌ لَهَا بِالْمَغْرِبِ يَقْطَعُ بِهَا عِرْقَ الْحَيَاةِ -

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: ملک الموت علیہ السلام کے پاس ایک نیزہ ہے جس کا ایک کنارہ مشرق میں دوسرا مغرب میں ہے اس سے وہ رگ زندگی کاٹتے ہیں۔

[الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 49: رقم الحدیث 159]

عَنْ زُهَيْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَلِكُ الْمَوْتِ جَالِسٌ عَلَى مِعْرَاجٍ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَلَهُ رَسُولٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ فَإِذَا كَانَتِ النَّفْسُ فِي ثَغْرَةِ النَّحْرِ رَأَى مَلِكُ الْمَوْتِ عَلَى مِعْرَاجِهِ شَخْصَ بَصْرُهُ إِلَيْهِ فَنَظَرَهُ آخِرَ مَا يَمُوتُ -

ترجمہ: زہیر بن محمد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ملک الموت علیہ السلام زمین آسمان کے درمیان ایک سیڑھی پر بیٹھے ہیں جب ان کے کارندے فرشتے مردے کی روح گلے میں لاتے ہیں تو وہ ملک الموت علیہ السلام کی سیڑھی کی طرف دیکھتا ہے اور ملک الموت علیہ السلام اپنی سیڑھی پر سے

اسے دیکھتے ہیں اور یہ مردے کا آخری وقت ہوتا ہے۔

[الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 49: رقم الحدیث 160]

عَنِ الْحَكَمِ بْنِ أَبَانَ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ: سُئِلَ عِكْرَمَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ،
أَيُّصِرُ الْأَعْمَى مَلِكِ الْمَوْتِ إِذَا جَاءَ يَقْبِضُ رُوحَهُ؟ قَالَ: نَعَمْ -

ترجمہ: حضرت حکم بن ابان علیہ الرحمہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا عکرمہ

ؓ سے پوچھا گیا: کیا نابینا موت کے وقت سیدنا ملک الموت عليه السلام کو دیکھتا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

[کتاب ذکر الموت لامام ابن ابی الدنیا: صفحہ 120: رقم الحدیث 220: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 49: رقم الحدیث 161]

عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَا مِنْ مَرَضٍ يُمَرِّضُهُ الْعَبْدُ إِلَّا رَسُولُ
مَلِكِ الْمَوْتِ عِنْدَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ آخِرُ مَرَضٍ يُمَرِّضُهُ الْعَبْدُ آتَاهُ مَلِكُ الْمَوْتِ فَقَالَ:
أَتَاكَ رَسُولٌ بَعْدَ رَسُولٍ فَلَمْ تَعْبَأْ بِهِ وَقَدْ آتَاكَ رَسُولٌ يَقْطَعُ أَثْرَكَ مِنَ الدُّنْيَا -

ترجمہ: حضرت مجاہد رضي الله عنه نے فرمایا: ہر مرض انسان کی طرف ملک الموت عليه السلام کا

قاصد ہے، جب اس کا آخری مرض اسے مریض کرتا ہے تو ملک الموت کہتا عليه السلام ہے کہ میرے قاصد تیرے پاس یکے بعد دیگر آتے رہے تو نے انہیں غیر معتبر سمجھا، اب تیرے پاس وہ قاصد آیا ہے جو دنیا میں تیرا نشان تک نہ چھوڑے گا (یعنی اسی میں موت آئے گی)۔

[الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 50: رقم الحدیث 162]

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا جَاءَ
مَلِكُ الْمَوْتِ إِلَيَّ وَإِلَى وَلِيِّ اللَّهِ تَعَالَى سَلَّمَ عَلَيَّ وَسَلَامُهُ عَلَيَّ أَنْ يَقُولَ: السَّلَامُ
عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللَّهِ قُمْ فَأَخْرُجْ مِنْ دَارِكَ الَّتِي خَرَّبْتَهَا إِلَى دَارِكَ الَّتِي عَمَرْتَهَا وَإِذَا لَمْ
يَكُنْ وَلِيًّا لِلَّهِ قَالَ لَهُ: قُمْ فَأَخْرُجْ مِنْ دَارِكَ الَّتِي عَمَرْتَهَا إِلَى دَارِكَ الَّتِي خَرَّبْتَهَا -

ترجمہ: حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ملک الموت علیہ السلام جب کسی ولی اللہ کے پاس آتا ہے تو اس پر سلام کہتا ہے اور اس کا سلام یوں ہے ”السلام علیک یا ولی اللہ“ اٹھ کھڑا ہو اور اس گھر سے نکل جسے تو نے ویران کیا اس گھر کی طرف جسے تو نے آباد کیا، اور اگر مردہ غیر ولی ہو تو اسے کہتا ہے، اٹھ اس گھر سے جسے تو نے آباد کیا اور چل اس گھر کی طرف چل جسے تو نے ویران کیا۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 898: رقم الحدیث 438: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 50: رقم الحدیث 163]

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا أَرَادَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ قَبْضَ رُوحِ الْمُؤْمِنِ أَوْحَى إِلَى مَلِكِ الْمَوْتِ أَقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ فَإِذَا جَاءَ مَلِكُ الْمَوْتِ يَقْبِضُ رُوحَهُ قَالَ: رَبُّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ جل جلالہ کسی مومن کی روح نکالنے کا ارادہ فرماتا ہے تو ملک الموت علیہ السلام کی طرف وحی بھیجتا ہے کہ جس بندے کی روح نکالنے جا رہے ہو اسے میرا سلام کہنا، جب ملک الموت علیہ السلام اس بندے کی روح نکالتا ہے تو اسے کہتا ہے تیرا رب تعالیٰ جل جلالہ تجھے سلام کہہ رہا ہے۔

[الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 50: رقم الحدیث 164]

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا جَاءَ مَلِكُ الْمَوْتِ يَقْبِضُ رُوحَ الْمُؤْمِنِ قَالَ: رَبُّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب ملک الموت علیہ السلام مومن کی روح نکالتا ہے تو اسے کہتا ہے کہ تجھے تیرا رب جل جلالہ سلام کہتا ہے۔

[کتاب ذکر الموت لامام ابن ابی الدنیا: صفحہ 163: رقم الحدیث 292: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 50: رقم

الحدیث 165]

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ الْقُرْظِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا اسْتَنْقَعَتْ نَفْسُ

الْعَبْدِ الْمُؤْمِنِ جَاءَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهُ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا وَلِيَّ اللَّهِ وَاللَّهِ يُقْرَأُ عَلَيْكَ السَّلَامُ ثُمَّ نَزَعَ بِهَذِهِ الْآيَةِ ﴿الَّذِينَ تَتَوَفَّيهِمُ الْمَلَائِكَةُ طَيِّبِينَ يَقُولُونَ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ﴾ ۝ پارہ ۱۴: سورۃ النحل: آیت ۳۲ ﴿﴾۔

ترجمہ: حضرت محمد بن کعب قرظی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جب انسان کی آخری سانس نکلنے کا وقت ہوتا ہے تو اس کے پاس ملک الموت علیہ السلام آ کر کہتا ہے: اے ولی اللہ! تجھے تیرا رب جل جلالہ سلام کہتا ہے پھر اس کی روح نکال لیتا ہے، اس کی دلیل یہ آیت ہے ﴿وہ جن کی جان نکالتے ہیں فرشتے سترے پن میں، یہ کہتے ہوئے کہ سلامتی ہو تم پر﴾۔

[تفسیر ابن ابی حاتم: جلد 7: صفحہ 2282: رقم الحدیث 12512: تفسیر درمنثور: جلد 9: صفحہ 44: تفسیر طبری: جلد 14: صفحہ 213]

عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَاعِظِ يَقُولُ: سَمِعْتُ أَبِي يَقُولُ: رَأَيْتُ فِي بَعْضِ الْكُتُبِ أَنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَظْهَرُ عَلَى كَفِّ مَلِكِ الْمَوْتِ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بِخَطِّ مِنَ النُّورِ ثُمَّ يَأْمُرُهُ أَنْ يَبْسُطَ كَفَّهُ لِلْعَارِفِ فِي وَقْتِ وَفَاتِهِ وَيُرِيهِ تِلْكَ الْكِتَابَةَ فَإِذَا رَأَتْهَا رُوحُ الْعَارِفِ طَارَتْ إِلَيْهِ فِي أَسْرَعٍ مِنْ طَرْفِ الْعَيْنِ۔

ترجمہ: ابوسعید حسن بن علی الواعظ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے اپنے والد کو فرماتے سنا کہ انہوں نے بعض کتب میں دیکھا ہے: اللہ تعالیٰ جل جلالہ ملک الموت علیہ السلام کی ہتھیلی پر نورانی خط سے یہ لکھا ہوا ظاہر کرتا ہے ”بسم اللہ الرحمن الرحیم“ تو اسے حکم فرماتا ہے کہ یہ ہتھیلی فلاں عارف کی وفات کے وقت کھول کر اسے دکھانا پھر اس عارف کی روح اس لکھے ہوئے کو دیکھتی ہے تو آنکھ جھپکنے سے پہلے جسم سے نکل کر ملک الموت علیہ السلام کے پاس آ جاتی ہے۔

[الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 50: رقم الحدیث 166]

عَنْ دَاوُدَ بْنِ أَبِي هِنْدٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ: بَلَغَنِي أَنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ كَانَ وَكُلَّ بِسُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقِيلَ لَهُ: أُدْخِلْ عَلَيْهِ كُلَّ يَوْمٍ دَخْلَةً فَسَلَّهُ عَنْ حَاجَتِهِ

ثُمَّ لَا تَبْرَحُ حَتَّى تَقْضِيَهَا فَكَانَ يَدْخُلُ عَلَيْهِ فِي صُورَةِ رَجُلٍ فَيَسْأَلُهُ كَيْفَ هُوَ ثُمَّ يَقُولُ يَا رَسُولَ اللَّهِ! أَلَيْكَ حَاجَةٌ؟ فَإِنْ قَالَ: نَعَمْ، لَمْ يَبْرَحْ حَتَّى يَقْضِيَهَا وَإِنْ قَالَ: لَا، انْصَرَفَ عَنْهُ إِلَى الْغَدِّ، فَدَخَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا وَعِنْدَهُ شَيْخٌ فَقَامَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: أَلَيْكَ حَاجَةٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ؟ قَالَ: لَا وَ لَحِظْ الشَّيْخَ لِحِظَةً فَارْتَعَدَ الشَّيْخُ وَانْصَرَفَ مَلِكُ الْمَوْتِ فَقَامَ الشَّيْخُ فَقَالَ لِسُلَيْمَانَ: أَسْأَلُكَ بِحَقِّ اللَّهِ الْآ مَا أَمَرْتُ الرِّيحَ فَتَحْمِلُنِي فَتُلْقِيَنِي بِأَقْصَى مَدْرَةٍ مِنْ أَرْضِ الْهِنْدِ فَأَمْرَهَا فَحَمَلَتْهُ وَدَخَلَ مَلِكُ الْمَوْتِ عَلَى سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ مِنَ الْغَدِ فَسَأَلَهُ عَنِ الشَّيْخِ فَقَالَ: هَبِطْ إِلَيَّ كِتَابُهُ أَمْسَ أَنْ أَقْبِضَ رُوحَهُ غَدًا مَعَ طُلُوعِ الْفَجْرِ بِأَقْصَى مَدْرَةٍ مِنْ أَرْضِ الْهِنْدِ فَهَبِطْتُ وَمَا أَحْسِبُهُ إِلَّا نَمَّ فَوَجَدْتُهُ عِنْدَكَ فَجَعَلْتُ أَتَعَجَّبُ وَأَنْظُرُ إِلَيْهِ مَا لِي هُمْ غَيْرُهُ فَهَبِطْتُ عَلَيْهِ الْيَوْمَ مَعَ طُلُوعِ الْفَجْرِ فَوَجَدْتُهُ بِأَقْصَى مَدْرَةٍ مِنْ أَرْضِ الْهِنْدِ يَنْتَفِضُ فَقَبِضْتُ رُوحَهُ -

ترجمہ: حضرت داؤد بن ابی ہند علیہ الرحمہ سے مروی ہے: ملک الموت علیہ السلام

سلیمان علیہ السلام کے ہاں بھیجے گئے اور انہیں کہا گیا کہ ان کے پاس روزانہ جا کر پوچھیں، کوئی ضرورت ہو تو بتائیں؟ وہ یونہی روزانہ حاضر ہوتے اور جو کچھ سلیمان علیہ السلام چاہتے وہ اسے پورا کر دیتے، یونہی وہ روزانہ ایک مرد کی صورت میں حاضری دیتے رہے اگر سلیمان علیہ السلام کوئی ضرورت بتاتے تو وہ پوری کر دیتے ورنہ واپس چلے جاتے، ایک دن حاضر ہوئے تو دیکھا ایک بوڑھا سلیمان علیہ السلام کے پاس بیٹھا ہے، ملک الموت سلیمان علیہ السلام کے پاس آکھڑے ہوئے اور عرض کی: اے اللہ کے رسول! آپ کو کوئی ضرورت ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں، ملک الموت علیہ السلام نے بوڑھے کو گھور کر دیکھا اور چلے گئے، سلیمان علیہ السلام سے بوڑھے نے کہا: میں آپ کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ ہوا کو حکم فرمائیں کہ وہ مجھے ہندوستان کے انتہائی کنارے کسی جنگل میں چھوڑ آئے۔ آپ نے ہوا کو حکم فرمایا تو اس

نے اس بوڑھے کو ایک آن میں ہندوستان کے آخری کنارے میں ایک جنگل میں پھینک دیا، کل جو ملک الموت عَلَيْهِ السَّلَامُ حاضر ہوئے تو ان سے سلیمان عَلَيْهِ السَّلَامُ نے فرمایا: کل میرے پاس بیٹھے بوڑھے پر آپ نے کیوں غصہ آمیز نگاہ ڈالی؟ عرض کی کہ میرے پاس اس کے لئے حکم ہوا کہ صبح سویرے ہندوستان کے آخری کنارے کے جنگل میں اس کی روح قبض کروں، میں نے دیکھا کہ آج یہ یہاں ہے یہ کل وہاں کیسے پہنچے گا؟ میں نے اسے تعجب کی نگاہ سے دیکھا تو وہ ڈر گیا اور اس نے آپ کو خود ہی کہہ دیا کہ ابھی مجھے ہندوستان کے انتہائی مقام کے جنگل میں پہنچا دیں، جب میں حسب حکم باری تعالیٰ وہاں پہنچا تو وہ صبح کے وقت اس جنگل میں موجود تھا پس میں نے اس کی روح قبض کر لی۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 901: رقم الحدیث 440: الحجامک فی اخبار الملائک: صفحہ 51: رقم الحدیث 167]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: جَاءَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ فَاسْتَأْذَنَ وَرَأْسُهُ فِي حِجْرِ عَلِيٍّ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ، فَقَالَ عَلِيٌّ: ارْجِعْ فَإِنَّا مَشَاغِبٌ عَنْكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَتَدْرِي مَنْ هَذَا يَا أَبَا الْحَسَنِ؟ هَذَا مَلَكُ الْمَوْتِ أُدْخِلُ رَأْسِي فَمَا دَخَلَ قَالَ: إِنَّ رَبَّكَ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ، قَالَ: أَيْنَ جِبْرِيلُ؟ فَقَالَ: لَيْسَ هُوَ قَرِيبٌ مِنِّي الْآنَ يَأْتِي فَخَرَجَ مَلَكُ الْمَوْتِ حَتَّى نَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ فَقَالَ لَهُ جِبْرِيلُ وَهُوَ قَائِمٌ بِالْبَابِ: مَا أَخْرَجَكَ يَا مَلَكُ الْمَوْتِ؟ قَالَ: التَّمَسَكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَنْ جَلَسَا قَالَ جِبْرِيلُ: سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ! هَذَا وَدَاعٌ مِنِّي وَمِنْكَ فَبَلَّغْنِي أَنَّهُ لَمْ يُسَلِّمْ مَلَكُ الْمَوْتِ عَلَى أَهْلِ بَيْتِ قَبْلَهُ وَلَا يُسَلِّمْ عَلَى أَحَدٍ بَعْدَهُ۔

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ملک الموت عَلَيْهِ السَّلَامُ حضور صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے مرض وفات میں حاضر ہوئے جبکہ حضور اکرم صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا سر انور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی گود تھا اور عرض کیا: السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ، تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ لوٹ جائیں ہمیں کچھ امور

درپیش ہیں، تب حضور ﷺ نے حضرت علی سے فرمایا: اے علی! جانتے ہو کہ یہ کون ہے؟ یہ ملک الموت عَلَيْهِ السَّلَامُ ہے پھر فرمایا: سلامتی کے ساتھ اندر آ جاؤ، جب وہ اندر آئے تو عرض کرنے لگے کہ آپ کا رب تعالیٰ جَلَّالاً آپ پر سلام بھیجتا ہے، حضور ﷺ نے پوچھا جبرئیل عَلَيْهِ السَّلَامُ کہاں ہیں؟ عرض کی: وہ تو میرے ساتھ نہیں آئے، میں ابھی انہیں لے آتا ہوں، ملک الموت عَلَيْهِ السَّلَامُ باہر نکلنے لگے تو جبرئیل عَلَيْهِ السَّلَامُ نازل ہو گئے اور دروازے پر کھڑے ہو کر کہنے لگے، آپ کہاں جاتے ہیں؟ انہوں نے کہا کہ حضور ﷺ نے مجھے آپ کے لئے بھیجا تھا، جب وہ دونوں بیٹھ گئے تو جبرئیل عَلَيْهِ السَّلَامُ نے عرض کی، اے ابوالقاسم عَلَيْهِ السَّلَامُ! یہ ہماری الوداعی ملاقات ہے۔ ہمیں خبر ملی ہے کہ آج سے قبل ملک الموت عَلَيْهِ السَّلَامُ نے اہل بیت پر سلام نہیں بھیجا اور نہ ہی آئندہ کسی پر بھیجے گا۔ [الحجرات فی اخبار الملائک: صفحہ 52: رقم 169]

وصال والے دن جبرئیل عَلَيْهِ السَّلَامُ حضور سرور عالم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کیا حال ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: مکروب و محزون ہوں، تھوڑی دیر بعد عزرائیل عَلَيْهِ السَّلَامُ دروازہ پر حاضر ہوئے، جبرئیل عَلَيْهِ السَّلَامُ نے عرض کی، عزرائیل عَلَيْهِ السَّلَامُ اجازت چاہتے ہیں؟ انہوں نے نہ پہلے کسی سے اجازت چاہی ہے اور نہ آپ کے بعد کسی سے اجازت چاہیں گے، آپ نے عزرائیل عَلَيْهِ السَّلَامُ کو اجازت دیدی، انہوں نے آ کر عرض کی: مجھے اللہ تعالیٰ جَلَّالاً نے آپ کے پاس بھیجا ہے اور آپ کو سلام فرمایا ہے اور مجھے حکم فرمایا ہے کہ میں آپ کی اطاعت کروں، آپ ﷺ فرمائیں تو میں آپ کی روح قبض کروں اگر آپ نہ چاہیں تو آپ کو چھوڑ دوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ایسے ہوگا، انہوں نے کہا: ضرور ہوگا کیونکہ میں یونہی مامور ہوں، اس پر جبرئیل عَلَيْهِ السَّلَامُ نے عرض کی بیشک آپ کا رب تعالیٰ جَلَّالاً آپ کے دیدار کا مشتاق ہے، حضور ﷺ نے ملک الموت عَلَيْهِ السَّلَامُ سے فرمایا: اب تم اللہ تعالیٰ جَلَّالاً کا حکم پورا کرو۔

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَشْهَدُ بِاللَّهِ لَقَدْ حَدَّثَنِي مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَقَالَ: أَشْهَدُ بِاللَّهِ لَقَدْ حَدَّثَنِي مِيكَائِيلُ وَقَالَ: أَشْهَدُ بِاللَّهِ لَقَدْ حَدَّثَنِي إِسْرَافِيلُ عَنِ اللُّوحِ الْمَحْفُوظِ إِنَّهُ يَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: شَارِبُ الخَمْرِ كَعَابِدٍ وَثَنٍ -

ترجمہ: حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: میں گواہی دیتا ہوں، اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی قسم! مجھ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں، اللہ جل جلالہ کی قسم! مجھ سے میکائیل علیہ السلام نے بیان کیا اور میکائیل علیہ السلام کہتے ہیں: میں گواہی دیتا ہوں، اللہ جل جلالہ کی قسم! مجھ سے اسرافیل علیہ السلام نے لوح محفوظ سے یہ بات بیان کی، اللہ تعالیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتا ہے: شراب نوش بت پرست کی طرح ہے۔

[کنز العمال: جلد 5: صفحہ 138: رقم الحدیث 13172: مجمع الزوائد: جلد 5: صفحہ 77: رقم الحدیث 8187: کشف الاستار: جلد 3: صفحہ 353: رقم الحدیث 2925: جمع الجوامع: جلد 5: صفحہ 38: رقم الحدیث 13264: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 30: رقم الحدیث 84]

نوٹ: اس حدیث کی سند میں جتنے بھی راوی ہیں، وہ حدیث روایت کرتے ہوئے ”اشہد“ کہہ کر روایت کرتے ہیں ہم نے فقط حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سند لکھی ہے۔
انتباہ: ملک الموت ایک فرشتہ ہے اسے اتنی بڑی قوت و طاقت اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے عطا کی ہے کہ ”کایا ہی پلٹ دے دنیا کی“ تو پھر ان کے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت و طاقت کا عالم کیا ہوگا۔

یاد رہے! یہ وہی ملک الموت ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کے ایک تھپڑ کے سامنے تاب نہ لاسکے بلکہ شارحین بخاری فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی تقدیر آڑے نہ آتی تو موسیٰ علیہ السلام کے زبردست تھپڑ سے آسمان وزمین پھٹ جاتے اور ملک الموت علیہ السلام زمین میں دھنس جاتے۔ اس سے انبیاء علیہم السلام کی قوت و طاقت کا اندازہ لگائیے کہ وہ ملک

الموت عليه السلام جو چودہ طبق اپنے ابرو اشارہ سے ریزہ ریزہ کر سکتا ہے وہ موسیٰ عليه السلام کے سامنے بے بس ہے لیکن حضرت موسیٰ عليه السلام اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے جلوں میں سے صرف سوئی کے سوراخ برابر کی تجلی سے ﴿وَخَرَّ مُوسَىٰ صَعِقًا﴾ غش کھا کر گر پڑے اور وہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال ہے کہ عین ذات کو ٹکٹکی لگا کر جی بھر کر دیکھا تو ﴿مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَىٰ﴾ ارشاد گرامی کے مطابق پلک بھی نہ جھپکائی۔ پھر کیوں نہ کہیں:

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

نوٹ : ملک الموت عليه السلام کے بارے میں مزید تفصیل و تحقیق کے لئے فقیر کا رسالہ ”ملک الموت اور حاضر و ناظر“ پڑھیے۔

روزِ قیامت لوگ ملک الموت عليه السلام سے نہیں ڈریں گے

ائمہ احناف میں سے امام صفار رحمۃ اللہ علیہ سے سوال کیا گیا کہ جس طرح دیگر فرشتوں کو (میدان قیامت میں) جمع کیا جائے گا تو ملک الموت عليه السلام کو بھی جمع کیا جائے گا؟ فرمایا نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ارشاد فرمایا ہے: جنت میں سلامتی اور موت اور زوال سے امن کے ساتھ داخل ہو جاؤ اور یہ اس میں پہلی موت کے بعد دوسری موت نہیں پائیں گے۔

لطیفہ

وہابیوں دیوبندیوں کو جب ہم ملک الموت عليه السلام کے متعلق حاضر و ناظر کی روایات دکھاتے ہیں تو حیران ہو جاتے ہیں، ان کے ایک چلاک ملاں نے تو لکھ دیا کہ ملک الموت عليه السلام کو تو نص قطعی سے یہ قدرت حاصل ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کونسی قطعی نص ہے؟ فلہذا ملک الموت عليه السلام کے لئے ماننا شرک نہیں البتہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ماننا شرک ہے (براہین قاطعہ)۔ معاذ اللہ

ایک دوسرے ملاں نے چالاکی دکھائی کہ ملک الموت علیہ السلام اکیلا نہیں، اُس کے ساتھ اور بہت سے فرشتے ہیں جو اس کی مدد کرتے ہیں گویا اس کا مقصد یہ ہے کہ ہر جگہ ملک الموت علیہ السلام نہیں اس کے معاونین ہوتے ہیں۔

ہم نے اس کے گلے میں یہ پھندا ڈالا کہ وہ مددگار فرشتے ملکوں پر تقسیم شدہ نہیں بلکہ وہ بھی ان کی طرح ہر مردہ کی روح نکالنے میں ملک الموت علیہ السلام کی مدد کرتے ہیں، یہ ملک الموت علیہ السلام کا اعزاز ہے، اس معنی پر وہابیوں دیوبندیوں کے لئے ”یک نشد بیشمار شد“ ہو گیا کہ انکار کرنے لگے ایک ملک الموت علیہ السلام کے حاضر و ناظر ہونے کا لیکن ثابت ہو گیا بیشمار ملائکہ کا حاضر و ناظر ہونا۔

ابلیس لعین

یہ ہی حال ابلیس لعین کا ہے کہ اپنی جگہ سے تمام روئے زمین کے انسانوں کو دیکھتا ہے اور ہر ایک کے حال کے مطابق وسوسہ ڈالتا ہے، یہ بات قرآن مجید سے ثابت ہے:

إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ (پارہ ۸: سورة الاعراف: آیت ۲۷)

ترجمہ: بیشک وہ اور اُس کا کنبہ تمہیں وہاں سے دیکھتے ہیں کہ تم انہیں نہیں دیکھتے۔

نکتہ

کائنات میں ہدایت کا سرچشمہ صرف محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور گمراہی کا ٹھیکیدار ابلیس لعین ہے۔ مصل کو تو یہ قدرت ہے کہ اپنے مقام سے تمام روئے زمین کے انسانوں کو دیکھے اور ہر ایک کے گمراہ کرنے کی کوشش کر سکے لیکن آپ کے نزدیک ہادی کل صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کے مقابلہ میں یہ طاقت نہیں ہے کہ اپنی اُمت کو ملاحظہ فرمائیں اور مصل کے مقابلہ میں اپنے اُمتی کی حفاظت فرمائیں، اس سے تو قدرت کے اعتبار سے ہادی پر مصل کا غلبہ مفہوم ہے (معاذ اللہ) حالانکہ قرآن مجید فرماتا ہے:

فَإِنَّ حِزْبَ اللَّهِ هُمُ الْغَالِبُونَ (پارہ ۶: سورۃ المائدہ: آیت ۵۶)

ترجمہ۔ تو بے شک اللہ جل جلالہ ہی کا گروہ غالب ہے۔

فضلائے دیوبند کا فضول عقیدہ

شیطان کے حاضر و ناظر ہونے پر تو نص قطعی موجود ہے لیکن نبی اکرم ﷺ کے لئے کوئی نص ہے یعنی حضور ﷺ کیلئے تو کوئی نص (قرآن و حدیث) نہیں، فلہذا انہیں حاضر و ناظر ماننا شرک ہے (معاذ اللہ) اور شیطان کیلئے نصوص ہیں، اسی لئے شیطان کو حاضر و ناظر ماننا عین اسلام ہے (معاذ اللہ) یہ تقریر دیوبند کے قطب عالم گنگوہی اور مولوی خلیل احمد انیسٹھوی کی ”براہین قاطعہ“ کی ہے۔ مسلمان اس سے اندازہ لگائیں کہ ان لوگوں کو حضور ﷺ سے اتنا بغض و عداوت کیوں ہے؟

یاد رہے ”براہین قاطعہ“ کی اسی عبارت کی وجہ سے عرب و عجم کے علماء و مشائخ نے ان کے مرتد اور خارج از اسلام ہونے کا فتویٰ صادر فرمایا تھا۔ تفصیل کے لئے دیکھیے: حسام الحرمین اور الصوارم الہندیہ۔

عَنِ الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: وَنَظَرَ إِلَى مَلِكِ الْمَوْتِ عِنْدَ رَأْسِ رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ: يَا مَلِكِ الْمَوْتِ! اِرْفُقْ بِصَاحِبِي فَإِنَّهُ مُؤْمِنٌ فَقَالَ مَلِكُ الْمَوْتِ: طَبَّ نَفْسًا وَقَرَّ عَيْنًا فَإِنِّي بِكُلِّ مُؤْمِنٍ رَفِيقٌ وَأَعْلَمُ يَا مُحَمَّدُ! أَنِّي لَا أَقْبِضُ رُوحَ ابْنِ آدَمَ فَإِذَا صَرَخَ صَارِخٌ مِنْ أَهْلِهِ قُمْتُ فِي الدَّارِ وَمَعِيَ رُوحُهُ فَقُلْتُ: مَا هَذَا الصَّارِخُ وَاللَّهِ مَا ظَلَمْنَاهُ وَلَا سَبَقْنَا أَجَلَهُ وَلَا اسْتَعْجَلْنَا قَدْرَهُ وَمَا لَنَا فِي قَبْضِهِ مِنْ ذَنْبٍ فَإِنْ تَرْضَوْا بِمَا صَنَعَ اللَّهُ تُوجِرُوا وَإِنْ تَسْخِطُوا تَأْتُمُوا وَتُوزَرُوا وَإِنْ لَنَا عِنْدَكُمْ عَوْدَةٌ ثُمَّ عَوْدَةٌ بَعْدَ عَوْدَةٍ فَالْحَذَرُ الْحَذَرُ وَمَا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ شَعْرٍ وَلَا مَدْرِبٍ وَلَا فَاجِرٍ سَهْلٍ وَلَا جَبَلٍ إِلَّا أَنَا أَصَفَّحُهُمْ فِي

كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ حَتَّىٰ وَ أَنَا أَعْرَفُ بِصَغِيرِهِمْ وَ كَبِيرِهِمْ مِنْهُمْ بِأَنْفُسِهِمْ وَ اللَّهُ لَوْ أَرَدْتُ أَنْ أَقْبِضَ رُوحَ بَعُوضَةٍ مَا قَدَرْتُ عَلَىٰ ذَلِكَ حَتَّىٰ يَكُونَ اللَّهُ هُوَ يَأْذُنُ بِقَبْضِهَا قَالَ جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدٍ : بَلَّغْنِي إِنَّمَا يَتَصَفَّحُهُمْ عِنْدَ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَإِذَا حَضَرَ عِنْدَ الْمَوْتِ فَإِنْ كَانَ مِمَّنْ يُحَافِظُ عَلَى الصَّلَاةِ دَنَا مِنْهُ الْمَلَكُ وَ طَرَدَ عَنْهُ الشَّيْطَانُ وَ يُلْقِنُهُ الْمَلَكُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ فِي ذَلِكَ الْحَالِ الْعَظِيمِ .

ترجمہ: حضرت حارث بن خزرج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک میت کے پاس دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ملک الموت علیہ السلام سے خطاب فرما رہے تھے کہ ”اے ملک الموت! میرے ساتھی کے ساتھ نرمی کرو کیونکہ وہ مومن ہے“ تو ملک الموت علیہ السلام نے جواب دیا: ”اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور دل خوش ہو، میں تو ہر مومن پر نرمی کرتا ہوں، میں جب کسی آدمی کی روح قبض کرتا ہوں تو چیخنے والے چیختے ہیں، میں کہتا ہوں کہ بخدا ہم نے اس پر ظلم نہیں کیا، نہ اس کو وقت سے پہلے موت دی اور ہم نے اس کو موت دے کر کوئی گناہ نہیں کیا تو تم اگر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے کئے پر راضی ہو تو مستحق اجر ہو گے ورنہ لائق عذاب، اور ہم کو تو بار بار آنا ہی ہے، اس لئے ڈرتے رہو، خیمے والے ہوں یا کچے مکانوں والے، نیک ہوں یا بد، پہاڑی علاقوں میں رہنے والے ہوں یا ہموار زمینوں پر بسنے والے، میں ہر رات اور ہر دن ان میں سے ایک ایک کے چہرے کو غور سے دیکھتا ہوں اس لئے میں ہر چھوٹے بڑے کو ان سے زائد پہچانتا ہوں، بخدا اگر میں چھبر کی روح بھی قبض کرنا چاہوں تو بے اذن الہی قبض نہیں کر سکتا۔

جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ملک الموت علیہ السلام پنجگانہ نمازوں کے اوقات میں

چہروں کو دیکھتے ہیں تو اگر دیکھتے ہیں کہ کسی نیک اور نمازی انسان کی موت قریب آگئی ہے تو شیطان کو اس سے دور فرماتے ہیں اور اس مشکل گھڑی میں اسے کلمہ طیبہ کی تعلیم دیتے ہیں۔

[کنز العمال: جلد 15: صفحہ 297: رقم الحدیث 42803: مجمع الزوائد: جلد 3: صفحہ 51: رقم الحدیث 3928:
الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 40: رقم الحدیث 119]

فائدہ: حضرت عزرائیل علیہ السلام کا ہر گھر میں ہر وقت ہونا اور ہر ایک چھوٹے بڑے کو پہچاننا ان کا کمال ہے اگر یہی کمال اپنے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے مانا جائے تو اہل ایمان کے ایمان میں تازگی ہو لیکن منافق کا دل نہیں مانے گا، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا فیصلہ ہے ﴿فِی سُبْحٰنِ رَبِّهِمْ مَرَّضٌ ۝ اُنْ كَے دلوں میں (لاعلاج) بیماری ہے: (پارہ 1: سورة البقرة: آیت 10)﴾۔

فائدہ: ملک الموت علیہ السلام کا ہر وقت، ہر آن، ہر ذی روح کے ساتھ ہونے کے علاوہ خصوصیت سے روح نکالتے وقت اور روح نکالنے کے بعد موجود ہونا ایک حقیقت ہے لیکن ہم جیسوں کو اس کا علم نہ ہونا یا انہیں محسوس نہ کرنا ہماری کمی ہے، ورنہ اللہ والوں کو وہ نہ صرف محسوس ہوتے ہیں بلکہ وہ ان سے گفتگو بھی کرتے ہیں۔

حکایت

امام مروزی علیہ الرحمہ ”جنائز“ میں سلیم بن عطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں:
حضرت سلیمان رضی اللہ عنہ اپنے دوست کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے ان کا دوست حالت نزع میں تھا، آپ نے حضرت ملک الموت علیہ السلام سے کہا: اس کے ساتھ نرمی کرو یہ مؤمن ہے، ملک الموت علیہ السلام نے فرمایا: میں ہر مؤمن سے نرمی کرتا ہوں۔
فائدہ: جس طرح ہر ولی کامل ملک الموت علیہ السلام کو دیکھتا اور ان سے گفتگو کرتا ہے لیکن ہم عوام اس سے اوجھل ہیں، ایسے ہی سمجھ لیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت، ہر آن اللہ والوں کو نظر آتے ہیں اور انہیں ہم کلامی کا شرف بھی بخشتے ہیں اسی لئے فقیر اہل اسلام سے گزارش کرتا ہے کہ ملائکہ بالخصوص ملک الموت علیہ السلام کے ماننے والے اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے تو ان کی بد قسمتی ہے تم ان کی صحبت میں آ کر کہیں خراب نہ ہو جاؤ، فلہذا ان سے بچ کر رہو۔

دلائل آمنے سامنے کے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ كَانَ يَأْتِي النَّاسَ عَيَانًا فَأَتَى مُوسَى فَلَطَمَهُ فَفَقَا عَيْنَهُ فَأَتَى رَبَّهُ فَقَالَ: يَا رَبِّ عَبْدُكَ مُوسَى فَقَا عَيْنِي وَ لَوْلَا كَرَامَتُهُ عَلَيْكَ لَشَقَقْتُ عَلَيْهِ قَالَ لَهُ: إِذْهَبْ إِلَى عَبْدِي فَقُلْ لَهُ فَلْيَضَعْ يَدَهُ عَلَى جِلْدِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ وَارَتْ يَدَهُ سَنَةٌ فَأَتَاهُ فَقَالَ: مَا بَعْدَ هَذَا؟ قَالَ: الْمَوْتُ، قَالَ: فَالآنَ، فَشَمَّهُ شَمَّةً فَقَبِضَ رُوحَهُ وَرَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ عَيْنَهُ فَكَانَ بَعْدَ يَأْتِي النَّاسَ فِي خَفِيَّةٍ -

ترجمہ: حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا: پہلے زمانہ میں ملک الموت علیہ السلام لوگوں کے پاس کھلم کھلا آتے تھے جب وہ موسیٰ علیہ السلام کی روح قبض کرنے آئے تو انہوں نے انہیں تھپڑ مارا جس سے ان کی آنکھ نکل گئی، وہ شکایت لے کر اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے ہاں حاضر ہوئے اور عرض کی: رب تعالیٰ جل جلالہ! تیرے بندے موسیٰ علیہ السلام نے میری آنکھ نکال دی، اگر تیرے نزدیک ان کی بزرگی نہ ہوتی تو میں انہیں مشقت میں ڈالتا، اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے فرمایا: میرے بندے کے پاس جا کر کہو کہ اپنا ہاتھ بیل کی پیٹھ پر رکھے تو اس کے لئے ہر بال کے بدلے میں زندگی کے سال عطا ہوں گے، ملک الموت علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا پیغام پہنچایا تو موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟ ملک الموت علیہ السلام نے فرمایا: پھر بھی موت آئے گی، موسیٰ علیہ السلام نے کہا: تو پھر ابھی میری روح قبض کر لو، ملک الموت علیہ السلام نے آپ کو خوشبو کا پھول سنگھایا اور ان کی روح قبض کر لی اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے انہیں آنکھ واپس کر دی، اس کے بعد سے ملک الموت علیہ السلام پوشیدہ آتے ہیں۔ [کنز العمال: جلد 11: صفحہ 231: رقم الحدیث 32380: مستدرک للحاکم: جلد 2: صفحہ 680: رقم الحدیث 4166: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 46: رقم الحدیث 146]

فائدہ : اس حدیث کی تفصیل فقیر اویسی غفرلہ نے اپنی کتاب ”البشریۃ لتعلیم الامۃ“ میں عرض کر دی ہے، یہاں اتنا عرض کرنا ہے کہ ملک الموت علیہ السلام ہر صاحب روح کے پاس آنے سے سامنے آتے ہیں جو ہر ایک کو نظر آتے ہیں اور مرنے والے سے گفتگو فرماتے ہیں، اس سے مسئلہ واضح ہوا کہ وہ ملک الموت علیہ السلام جو سراپا ”نُورٌ عَلٰی نُورٍ“ ہے لیکن اب بشری لباس میں ہے اور وہ بھی صرف ایک کے پاس ہی نہیں بلکہ اسی شکل و صورت (بشری) میں ہر روح نکلنے والے کے پاس، یہی دلیل حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی ہم بیان کرتے ہیں کہ خواب میں خوش قسمت انسان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرتا ہے اور نہ صرف ایک ہر آن ہر گھڑی میں بیٹھا خوش بختوں کو زیارت ہو رہی ہے اور وہی خوش قسمت جو خواب میں دیکھ رہا ہے، اللہ والے اسی کیفیت کو بیداری میں دیکھ رہے ہیں، جیسے حضور غوث اعظم علیہ السلام اور حضرت علی ہتی رحمہ اللہ تعالیٰ کے متعلق واقعہ مشہور ہے۔

(مسئلہ کی تفصیل فقیر کی تصنیف ”تحفة الصلحاء فی رؤیة النبی فی الیقظہ والرؤیاء“ میں دیکھئے)۔
نوٹ : ملک الموت علیہ السلام کے بارے میں بقدر ضرورت عرض کر دیا ہے، تفصیل مطولات میں ملاحظہ ہونیز ”ملک الموت علیہ السلام اور حاضر و ناظر“ فقیر کا رسالہ علیحدہ مطبوعہ ہے، اس کا مطالعہ کیجئے۔

کراما کاتبین فرشتے علیہم الصلوٰۃ والسلام

ان کے وجود کا بھی انکار نہیں کیا جاسکتا، اس لئے کہ ان کا ذکر خیر قرآن مجید میں صراحتاً موجود ہے، اللہ تعالیٰ جل جلالہ ارشاد فرماتا ہے:

وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحَافِظِينَ ۝ كِرَامًا كَاتِبِينَ ۝ يَعْلَمُونَ مَا تَفْعَلُونَ ۝ (الانفطار: آیت ۱۰:۱۲)

ترجمہ: اور بیشک تم پر (تمہارے اعمال کے) کچھ نگہبان ہیں (جو ہمارے نزدیک) معزز (اور تمہارے سب اعمال کے) لکھنے والے (ہیں) کہ جانتے ہیں (اور لکھتے ہیں) جو کچھ تم کرو۔

إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّينَ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشَّمَالِ قَعِيدٌ ۝ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ
إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ ۝ (پارہ: ۲۶: سورۃ ق: آیت: ۱۷، ۱۸)

ترجمہ: جب اس سے لیتے ہیں دو لینے والے (انسان کے اعمال کو جب وہ اس سے ظاہر ہوتے ہیں) ایک داہنے بیٹھا اور ایک بائیں (اور برابر عمل کو لکھتے جاتے ہیں، یہاں تک کہ سب اعمال میں خفیف انسان کی گفتگو اور کلام ہے مگر اسکی کیفیت یہ ہے کہ) کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اسکے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو (اگر وہ نیکی کا کلام ہو تو داہنے والا اس کو ضبط و تحریر میں لاتا ہے اگر بدی کا کلام ہو تو بائیں والا، اور جب زبان سے نکلنے والا ایک ایک کلمہ محفوظ و مکتوب ہے تو دوسرے اعمال کیوں نہ ہوں گے)۔

کرانا کا تین پانچ فرشتے

عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَلَكَانِ أَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ يَكْتُبُ
الْحَسَنَاتِ وَمَلَكَ عَنْ يَسَارِهِ يَكْتُبُ السَّيِّئَاتِ فَالَّذِي عَنْ يَمِينِهِ يَكْتُبُ بِغَيْرِ شَهَادَةٍ
مِنْ صَاحِبِهِ وَالَّذِي عَنْ يَسَارِهِ لَا يَكْتُبُ إِلَّا عَنْ شَهَادَةٍ مِنْ صَاحِبِهِ إِنْ قَعَدَ
فَأَحَدُهُمَا عَنْ يَمِينِهِ وَالْآخَرَ عَنْ يَسَارِهِ وَإِنْ مَشَى فَأَحَدُهُمَا أَمَامَهُ وَالْآخَرَ خَلْفَهُ
وَإِنْ رَقَدَ فَأَحَدُهُمَا عِنْدَ رَأْسِهِ وَالْآخَرَ عِنْدَ رِجْلَيْهِ -

ترجمہ: حضرت ابن جریج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (کرانا کا تین) دو فرشتے ہیں، ان میں سے ایک انسان کے داہنے رہتا ہے جو نیکیاں تحریر کرتا ہے اور ایک اس کے بائیں ہوتا ہے جو برائیاں لکھتا ہے، پس جو اس کے داہنے ہوتا ہے وہ تو اپنے ساتھی (فرشتہ) کی گواہی کے بغیر (نیکی) لکھ دیتا ہے مگر جو اس کے بائیں ہوتا ہے وہ اپنے ساتھی کی گواہی کے بغیر (کوئی برائی) نہیں لکھتا، اگر وہ (آدمی) بیٹھتا ہے، تو ایک اسکے دائیں اور دوسرا اسکے بائیں ہوتا ہے اور اگر وہ چلتا ہے تو ایک ان میں سے اُسکے آگے ہوتا ہے اور دوسرا اُس کے پیچھے اور اگر وہ لیٹتا ہے تو ان میں سے اُس کے سر کے پاس ہوتا ہے اور دوسرا اُس کے پاؤں کی جانب ہوتا ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 1000: رقم الحدیث 519: الجہانک فی اخبار الملائک: صفحہ 89: رقم الحدیث 312]

قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: وَكُلَّ بِهٍ خَمْسَةَ أَمْلَاكٍ مَلَكَانِ بِاللَّيْلِ وَمَلَكَانِ بِالنَّهَارِ يَجِيئَانِ وَيَذْهَبَانِ وَ مَلَكٌ خَامِسٌ لَا يُفَارِقُهُ لَيْلًا وَلَا نَهَارًا -

ترجمہ: حضرت ابن مبارک رحمہ اللہ فرماتے ہیں: دن اور رات کے فرشتے جدا جدا ہیں انسان کے ساتھ پانچ فرشتے مقرر کئے گئے ہیں دو فرشتے رات کے اور دو فرشتے دن کے جو (روزانہ) آتے جاتے رہتے ہیں اور پانچواں فرشتہ اس سے نہ تو رات کو جدا ہوتا ہے اور نہ دن کو جدا ہوتا ہے۔

[الجہانک فی اخبار الملائک: صفحہ 89: رقم الحدیث 312: کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 1000: رقم الحدیث 519]

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى: "وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً" قَالَ: يَحْفَظُونَ عَلَيْكَ رِزْقَكَ وَعَمَلَكَ وَأَجَلَكَ فَإِذَا تَوَفَّيْتَ ذَلِكَ قُبِضَتْ إِلَى رَبِّكَ -

ترجمہ: حضرت قتادہ رحمہ اللہ فرمان باری تعالیٰ ﷻ ﴿وَيُرْسِلُ عَلَيْكُمْ حَفَظَةً﴾: پارہ ۷: سورۃ انعام ۶۱ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: وہ تیرے رزق، عمل اور تیری موت کی حفاظت کرتے ہیں، جب تو ان کو پورا کرے گا تو اپنے رب کی طرف منتقل ہو جائے گا۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 1001: رقم الحدیث 521: تفسیر ابن جریر طبری: جلد 9: صفحہ 289: تفسیر ابن ابی

حاتم: جلد 4: صفحہ 1306: رقم الحدیث 7384: الجہانک فی اخبار الملائک: صفحہ 89: رقم الحدیث 313]

عَنِ الْحَسَنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: الْحَفَظَةُ أَرْبَعَةٌ يُعْتَقِبُونَهُ مَلَكَانِ بِاللَّيْلِ وَمَلَكَانِ بِالنَّهَارِ تَجْتَمِعُ هَذِهِ الْأَمْلَاكُ الْأَرْبَعَةُ عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ وَهُوَ قَوْلُهُ ﴿إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُودًا﴾ پارہ ۱۵ سورۃ الاسراء: آیت ۷۸ -

ترجمہ: حضرت حسن (بصری) رحمہ اللہ فرماتے ہیں: محافظ چار (فرشتے) ہیں، اس کے پاس دو فرشتے تو رات کو آتے ہیں اور دو دن کے وقت آتے ہیں یہ چاروں فرشتے صبح کی نماز کے وقت اکٹھے ہو جاتے ہیں، اسی کے متعلق اللہ تعالیٰ ﷻ کا ارشاد ہے ﴿بیشک صبح کے

قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں ﴿﴾۔

[الحجباتک فی اخبار الملائک: صفحہ 89: رقم الحدیث 314: تفسیر ابی زینب: جلد 3: صفحہ 34]

کراماً کاتبین جلیہم (الصلوۃ والسلام) کے اوصاف

تفسیر روح البیان میں ہے:

ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے رات کو ہوتے ہیں اور دو دن کو، اسی لئے ان کے لئے قرآن مجید میں جمع کا صیغہ لایا گیا۔

”کراماً“ (معزز) کریم کی جمع ہے یعنی وہ ہمارے معزز اس لئے ہیں کہ وہ ہماری اطاعت کے پابند اور ادائے امانت میں بے مثال ہیں، اس لئے کہ کریم خائن نہیں ہوتا۔
 فائدہ: ”فتح الرحمن“ میں ہے: اللہ تعالیٰ ﷻ نے ان کو کرم کی صفت سے موصوف کر کے ان سے مذمت کی نفی فرمائی ہے۔ بعض نے کہا وہ ”کراماً“ اس معنی پر ہیں کہ حسنات کے لکھنے میں جلدی اور برائیوں کے لکھنے میں توقف کرتے ہیں اس امید پر کہ ممکن ہے خطا کا راستغفار اور توبہ کرے تاکہ اس کا گناہ اور توبہ یکجا لکھیں۔

فائدہ: ”زہرة الرياض“ میں ہے: اللہ تعالیٰ ﷻ نے ان کا نام ”کراماً“ اس لیے فرمایا: جب نیکی لکھتے ہیں تو اسے فوراً بارگاہ رب العزت میں لے جاتے ہیں اور حضوری کے بعد گواہی دیتے ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ ﷻ! تیرے فلاں بندے نے نیکی کی ہے لیکن برائی سے خاموش رہ کر عرض کرتے ہیں: الہی! تو ستار العیوب ﷻ ہے، یہ تیرے فلاں فلاں بندے روزانہ تیری کتاب پڑھتے اور مدح کرتے ہیں ہم ان کی پردہ دری نہیں کرنا چاہتے۔
 تو اس میں ”تعطف“ (مہربانی کرنا) کا معنی ہے۔

کراما کاتبین علیہم (الصلوة والسلام) کا علم

”کشف الاسرار“ میں ہے کہ کراما کاتبین کا علم دو قسم کا ہے:

(۱) وہ جو ظاہر ہے قول یا حرکت جو ارح سے۔ انہیں کراما کاتبین جانتے ہیں اس کے ظاہر کی وجہ سے اور لکھتے بھی ہیں اس کی ظاہری حیثیت سے۔

(۲) وہ جو باطن میں ہے۔ بعض علماء کہتے ہیں کہ انہیں باطن کے نیک عمل کی خوشبو اور باطن کے برے عمل کی بدبو محسوس ہوتی ہے اسی کی بنا پر وہ اچھائی و برائی لکھتے ہیں۔

سوال : فعل کو اللہ تعالیٰ ﷻ نے بیان فرمایا لیکن قول کی تصریح نہیں، اسکی کیا وجہ ہے ؟

جواب : (۱) فعل قول سے اکثر واقع ہوتا ہے۔ (۲) کبھی قول سے فعل بھی مراد ہوتا ہے۔

فضیل علیہ (الرحمہ کا ملفوظ

حضرت فضیل رحمہ اللہ تعالیٰ جب یہ آیت قرآنی پڑھتے تو فرمایا کرتے:

یہ آیت غافلین پر کتنی سخت ہے لیکن مطیعین کے لیے مژدہ بہار اور عاصیوں کے

لیے تہویل و تشدید و انذار۔

کراما کاتبین کے وجود کا منکر فرقہ

کراما کاتبین کے وجود کے منکرین کا کہنا ہے کہ اگر وہ ہمارے پاس ہیں اور ان کی

کتابیں (صحیفے) اور قلمیں بھی ہیں تو پھر ہمیں نظر کیوں نہیں آتے؟ اس طرح کا دعویٰ تو ہم بھی

کر سکتے ہیں کہ ہمارے ساتھ اور بہت سی مخلوق موجود ہے لیکن نظر نہیں آتی، یہ تو جہالت میں

داخل ہونا ہے (اسی طرح وہابی دیوبندی فرقہ کا سوال سمجھئے) یہ کہتے ہیں کہ اگر حضور سرور عالم ﷺ

حاضر و ناظر ہیں اور نور بھی، تو پھر نظر کیوں نہیں آتے؟ پھر اہلسنت کو طنزاً کہتے ہیں کہ حضور

ﷺ حاضر ہیں تو پھر تم مصالے پر کیوں چڑھ جاتے ہو؟ وغیرہ وغیرہ۔

میں سمجھتا ہوں، یہ سوال انہوں نے مذکورہ بالا فرقہ سے سرقہ کیا ہے تو جو جواب ”صاحب روح البیان“ قدس سرہ نے اس فرقہ کو دیا ہے وہی جواب ہم دیوبندیوں و ہابیوں کو کہہ دیں تو ہمارا حق ہے، ”صاحب روح البیان“ قدس سرہ کا جواب پڑھیے:

وَجَوَابُهُ أَنَّ الْمَلَائِكَةَ مِنْ قَبِيلِ الْأَجْسَامِ اللَّطِيفَةِ فَحُضُورُهُمْ لَا يَسْتَلْزِمُ
الرُّؤْيَةَ إِلَّا تَرَى أَنَّ اللَّهَ أَمَدَ الْمُؤْمِنِينَ فِي بَدْرِ بِالْمَلَائِكَةِ وَكَانُوا لَا يَرَوْنَهُمْ إِلَّا مَنْ
شَاءَ اللَّهُ رُؤْيَتَهُ وَكَذَا الْجِنُّ مِنْ هَذَا الْقَبِيلِ وَكَذَا قَالَ تَعَالَى ﴿ إِنَّهُ يَرَاكُمْ هُوَ وَقَبِيلُهُ
مِنْ حَيْثُ لَا تَرَوْنَهُمْ ﴾ فَكَمَا أَنَّ الْهَوَاءَ لَا يُرَى لِلطَّافَةِ فَكَذَا غَيْرُهُ مِنْ أَهْلِ
اللَّطَافَةِ -

ترجمہ: اس کا جواب یہ ہے کہ ملائکہ اجسام لطیفہ کے قبیل سے ہیں ان کا حاضر ہونا رویت کو مستلزم نہیں، کیا نہیں دیکھتے ہو بیشک اللہ تعالیٰ ﷻ نے مومنین کی (غزوہ) بدر میں ملائکہ سے مدد کی، اس وقت وہ لوگ ملائکہ کو نہیں دیکھتے تھے مگر جنہیں اللہ تعالیٰ ﷻ نے چاہا دیکھا دیا، ایسے ہی جنات بھی اسی قبیل سے ہیں، اسی لیے اللہ تعالیٰ ﷻ نے فرمایا ﴿ ابلیس اور اس کا قبیلہ تمہیں دیکھتا ہے لیکن تم انہیں نہیں دیکھتے ﴾ ایسے ہی وہ لطافت کی وجہ سے نہیں دیکھے جاتے لیکن اہل لطافت کا علم اور ہے۔

اس جواب کی تین تقریریں ہیں اور تینوں حاضر اور ناظر کے منکر کے لیے جوابات بھی:

(۱) ملائکہ اجسام لطیفہ ہیں اور یہ مسلم ہے کہ رسول اللہ ﷺ جملہ ملکوت و قدس و لاہوت سے لطیف تر ہیں، آپ کی روحانیت سے قطع نظر آپ کی بشریت بھی لطیف سے لطیف تر ہے اسی لیے آپ کا سایہ نہ تھا، جیسا کہ سیدنا مجدد الف ثانی قدس سرہ نے ”مکتوبات مبارکہ“ میں حضور سرور عالم ﷺ کی لطافت پر ایک یہی دلیل قائم فرمائی ہے اگر کوئی خوش نصیب حضور نبی پاک ﷺ کی لطافت کو سمجھ لے تو بھی حاضر و ناظر اور نور و بشر کا مسئلہ کسی الجھن میں نہ رہے گا

لیکن جس بد قسمت کے ذہن سے یہ خناس دور ہی نہ ہو کہ بس وہ ہم جیسے بشر ہیں تو اسے قیامت تک یہ مسئلہ سمجھ نہ آئے گا۔

(۲) دوسری دلیل یہ ہے کہ ملائکہ غزوة بدر میں موجود و حاضر تھے بد قسمت کفار کو کیا نظر آنے تھے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے ملائکہ کرام کو دیکھا لیکن بشری لباس میں بہر حال یہ دلیل بھی ہماری مؤید ہے اس لئے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش بختوں کو بیداری میں اور بیشتر سعادت مندوں کو خواب میں نظر آتے ہیں اور خواب میں آپ کا دیکھنا عین ذات کو دیکھنا ہے اگرچہ یہ مسلم ہے لیکن منکرین کی تسلی کے لیے صرف ایک دلیل معراج کا واقعہ عرض ہے اور وہ یہ کہ تمام منکرین مانتے ہیں کہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات بیداری میں اور عالم شہادت میں انبیاء کرام سے ہوئی ہے اس کا معنی یہ ہے کہ انبیاء کرام کسی عالم میں ہوں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کو بیداری اور عالم جسمانی میں بیت المقدس اور آسمانوں میں ان کا مشاہدہ ہوا ہے۔

چنانچہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریحی حیثیت اور آپ کے اُسوۂ حسنہ کی تابعداری کے پیش نظر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ عالم برزخ اور عالم ارواح کے واقعات اور امور کا مشاہدہ کرامت اور خرق عادت کے طور پر ارباب احوال کو کسی خاص حال اور مقام میں ہونا ممکن اور جائز ہے اور یہ ممکنات میں سے ہے کہ بیداری میں کوئی صاحب حال اپنے مقام سے عالم برزخ اور عالم ارواح میں رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام کا مشاہدہ کرے، افسوس ہے مخالفین کو ایسی پختہ اور مضبوط دلیل ماننے کے باوجود بھی مسئلہ حاضر و ناظر اور مسئلہ نور سمجھ نہیں آیا، اسے کہتے ہیں ضدورنہ مسئلہ اتنا مشکل اور پیچیدہ نہیں کہ سمجھ نہ آسکے، بہر حال خواب میں حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت حق ہے اس کے دلائل اور شواہد فقیر نے اپنی کتاب ”زیارت رسول“ اور ”حاضر و ناظر“ اور ”تفسیر اویسی“ میں تفصیل سے لکھے ہیں، یہاں تبرکاً ایک خواب اور ایک حوالہ عرض ہے:

عبدالواحد ابن آدم علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

میں نے حضور ﷺ کے ہمراہ صحابہ کی ایک جماعت کو خواب میں دیکھا کہ آپ انتظار میں کھڑے ہیں، میں نے اس کا سبب پوچھا تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں محمد بن اسماعیل (بخاری) کو ساتھ لے جانے کے انتظار میں کھڑا ہوں، چند دنوں کے بعد مجھے امام بخاری کی وفات کی خبر مل گئی، میں نے سوچا تو امام بخاری کی وفات کا وہی وقت تھا جس میں حضور ﷺ کے ہمراہ صحابہ کی جماعت کو میں نے انتظار میں کھڑے دیکھا تھا۔

انتباہ: دیدارِ رسول ﷺ عوام کو خواب میں اور خواص کو بیداری میں ہوتا ہے جیسے حضور غوث اعظم ﷺ نے اپنے مرید علی ہتی رحمہ اللہ سے فرمایا: تم خواب میں دیکھ رہے تھے اور میں بیداری میں۔

(۳) تیسری دلیل صاحب روح البیان قدس سرہ نے ابلیس کی دی: وہ ہر جگہ موجود ہوتا ہے لیکن نظر نہیں آتا، یہی دلیل حضرت مولانا عبدالسمیع رامپوری رحمہ اللہ تعالیٰ نے دیوبندیوں کو دی جس کے جواب پر وہ (دیوبندی) خود مرتد و کافر ہوئے، تفصیل ”حسام الحرمین“ شریف میں پڑھئے۔

سوال منکرین و مخالفین

افعال القلوب نظر نہیں آسکتے، نہ ہی انہیں ملائکہ لکھتے ہیں لیکن اس کے باوجود اللہ

تعالیٰ ﷻ مافی الضمائر کا بھی حساب لے گا چنانچہ ارشاد فرمایا:

وَإِنْ تُبْدُوا مَا فِي أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفُوهُ يُحَاسِبُكُمْ بِهِ اللَّهُ (سورة البقرة: آیت: ۲۸۳)

ترجمہ: اور اگر تم ظاہر کرو جو کچھ تمہارے جی میں ہے یا چھپاؤ اللہ تم سے اس کا حساب لے گا۔

[یہ آیت حکماً منسوخ ہے، تفصیل کے لیے کتب تفسیر ملاحظہ فرمائیں۔ اعجاز غفرلہ]

جواب از امام غزالی قدس سرہ

سیدنا امام غزالی قدس سرہ نے فرمایا:

ہر وہ ذکر جسے تیرا قلب سمجھتا ہے اسے ”حَفْظَةٌ“ فرشتے سنتے ہیں کیونکہ ان کا شعور تیرے شعور کے بالکل قریب ہے (اگرچہ پوشیدہ ہے) ہاں جب تیرا شعور تیرے ہاتھ سے نکل جائے اور وہ اس وقت ہوتا ہے جب تو (یعنی ذاکر) مذکور میں بالکل گم ہو جاتا ہے تو پھر تیرے شعور سے حفظہ غائب ہو جاتے ہیں اور یہ صوفیہ کرام رَحْمَةُ اللهِ تَعَالَى کا قاعدہ ہے کہ جب تک قلب ذکر کی طرف التفات رکھتا ہے اس وقت تک وہ اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہ سے رو گرداں ہے۔

جواب : اسے یوں سمجھئے کہ ملائکہ کرام کی اطلاع علی الوقائع کا قیاس عام لوگوں کی اطلاع پر کرنا صحیح نہیں اس لیے کہ ان کی شانیں علماً و عملاً عام لوگوں سے مختلف ہوتی ہیں۔

دیوبندی وہابی کش حوالہ

کرانا کاتبین کے کمالات کے منکرین کو جواب دیتے ہوئے ”صاحب روح

البیان“ قدس سرہ نے لکھا :

عَلَىٰ أَنْ مَنْ أَصْلَحَ مِنَ النَّاسِ سَرِيرَتُهُ قَدْ يُكْشَفُ الضَّمَائِرُ وَيَطَّلِعُ عَلَى الْغُيُوبِ بِاطِّلَاعِ اللَّهِ فَمَا ظَنُّكَ بِالْمَلَائِكَةِ الَّذِينَ هُمْ أَلْفُ جِسْمًا وَأَخْفُ رُوحًا۔

ترجمہ: علاوہ ازیں جو اپنے باطن کی اصلاح کرتا ہے تو اس پر ضمائر کو کھولا جاتا ہے

اور اللہ تعالیٰ جَلَّ جَلَالُہ کے مطلع کرنے سے غیوب پر اطلاع بخشی جاتی ہے، تو تیرا ملائکہ کے متعلق

کیا خیال ہے جو کہ جسم کے اعتبار سے لطیف تر اور روح کے لحاظ سے زیادہ خفیف ہیں۔

فائدہ : یہی جواب دشمنان انبیاء بالخصوص امام الانبیاء والمرسلین ﷺ اور اولیاء کرام کے کمالات کے منکرین کو سمجھنا چاہئے کہ وہ ہر بات میں انہیں اپنے اوپر اور عامیانہ حیثیت پر قیاس کرتے ہیں۔

کافراں دیدند احمد را - بشر
ایں نمی دانند کان شق القمر

کراما کاتبین کی ڈیوٹی

اللہ تعالیٰ ﷻ نے ان ملائکہ کو بھی انسان کے لئے ایک خصوصی ڈیوٹی پر لگایا ہے مفسرین کرام فرماتے ہیں:

(۱) آیت ﴿لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَہُ مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ﴾ کی تفسیر ﴿اِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّينَ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشَّمَالِ قَعِيدًا﴾ کی طرح ہے یعنی نیکیاں اس کے سامنے ہوں گی اور گناہ اس کے پیچھے ہوں گے، جو انسان کے دائیں کندھے پر ہے وہ بائیں کی شہادت کے بغیر (نیکیاں) لکھتا ہے اور جو بائیں کندھے پر ہیں وہ دائیں کندھے والے کی شہادت کے بغیر (گناہ) نہیں لکھتا، پس جب انسان چلتا ہے تو ان میں سے ایک اس کے آگے ہوتا ہے اور ایک اس کے پیچھے اور اگر وہ بیٹھا ہوتا ہے تو ان میں سے ایک اس کے دائیں ہوتا ہے اور ایک اس کے بائیں اور اگر وہ سوتا ہے تو ان میں سے ایک اس کے سر کے پاس ہوتا ہے اور دوسرا اس کے پاؤں کی جانب۔

(۲) فرمان باری تعالیٰ ﴿لَهُ مُعَقِّبَاتٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ يَحْفَظُونَہُ مِنْ أَمْرِ اللّٰهِ﴾ کی تفسیر میں وارد ہے: فرشتے (اللہ ﷻ کے حکم سے) اس کی حفاظت کرتے ہیں۔

فائدہ : حضرت عطا "لَهُ مُعَقِّبَاتٌ" کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد کراما کاتبین ہیں، یہ اللہ تعالیٰ ﷻ کی طرف سے انسان کے محافظ ہیں اور اسی (کام) پر مقرر ہیں۔

عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشَّمَالِ﴾ قَالَ: مَلَكَ عَنِ يَمِينِهِ وَآخَرَ عَنِ شِمَالِهِ فَأَمَّا الَّذِي عَنِ يَمِينِهِ فَيَكْتُبُ الْخَيْرَ وَأَمَّا الَّذِي عَنِ شِمَالِهِ فَيَكْتُبُ الشَّرَّ.

ترجمہ: اس آیت ﴿إِذْ يَتَلَقَّى الْمُتَلَقِّيَانِ عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشَّمَالِ﴾ کی تفسیر میں حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہر انسان کے ساتھ دو فرشتے ہیں ایک فرشتہ اس کے دائیں ہے اور دوسرا اس کے بائیں، پس جو اس کے داہنے ہے اچھائی لکھتا ہے اور جو اس کے بائیں ہے وہ گناہ لکھتا ہے۔

[تفسیر مجاہد: صفحہ 614: تفسیر ابن جریر طبری: جلد 21: صفحہ 425: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 91: رقم الحدیث 321]

فائدہ: کراما کاتبین کو قلم اور سیاہی کی ضرورت نہیں، وہ قلم کا کام انسان کی زبان اور سیاہی کا کام اس کی تھوک سے لیتے ہیں۔

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ لَطِيفٌ الْمَلَائِكِينَ الْحَافِظِينَ حَتَّى اجْلَسَهُمَا عَلَى النَّاجِدَيْنِ وَجَعَلَ لِسَانَهُ قَلَمَهُمَا وَرِيقَهُ مِدَادَهُمَا.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے حفاظت کرنے والے دونوں (کراما کاتبین) فرشتوں کو لطیف بنایا ہے حتیٰ کہ ان کو (انسان کے) دونوں ڈاڑھوں پر بٹھلایا ہے، اس کی زبان کو ان کا قلم اور اس کے لعاب کو ان کی سیاہی بنایا ہے۔

[کنز العمال: جلد 14: صفحہ 161: رقم الحدیث 38976: جمع الجوامع: جلد 2: صفحہ 253: رقم الحدیث 5419: تفسیر درمنثور: جلد 13: صفحہ 620: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 91: رقم الحدیث 322]

فائدہ: عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِسْمُ كَاتِبِ السَّيِّئَاتِ قَعِيدٌ.

ترجمہ: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: گناہ لکھنے والے (فرشتہ) کا نام قعید ہے۔

[حلیۃ الاولیاء: جلد 3: صفحہ 287: تفسیر درمنثور: جلد 13: صفحہ 620: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 91: رقم

الحديث 323]

فائدہ : کراماً کاتبین انسان کی ہر بات اور چھوٹا بڑا عمل لکھتے ہیں چنانچہ:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ قَالَ: كُلُّ مَا يَتَكَلَّمُ بِهِ مِنْ خَيْرٍ أَوْ شَرٍّ حَتَّى لِيَكْتُبُ قَوْلَهُ أَكَلْتُ، شَرِبْتُ، ذَهَبْتُ، جِئْتُ، رَأَيْتُ، حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمَ الْحَمِيمِ يُعْرَضُ قَوْلُهُ وَعَمَلُهُ فَأَقْرَبُ مِنْهُ مَا كَانَ مِنْ خَيْرٍ أَوْ شَرٍّ وَ أَلْقَى سَائِرَهُ -

ترجمہ: فرمان باری تعالیٰ ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ کی تفسیر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نیکی یا بدی کی جو بات بھی کوئی (انسان) کہتا ہے، اُسے لکھا جاتا ہے حتیٰ کہ اس کی یہ بات کہ ”میں نے کھایا، پیا، گیا، آیا، دیکھا“ بھی لکھا جاتا ہے، جب جمعرات کا دن ہوتا ہے تو اس کا قول و عمل سب پیش کیا جاتا ہے تو جو کچھ نیکی اور بدی سے متعلق ہوتا ہے اس کو برقرار رکھا جاتا ہے اور باقی سب کچھ مٹا دیا جاتا ہے۔

[تفسیر درمنثور: جلد 13: صفحہ 621: تفسیر ابن ابی حاتم: جلد 10: صفحہ 3308: رقم الحدیث 18632: الحبانک فی

اخبار الملائک: صفحہ 91: رقم الحدیث 324]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ قَالَ: إِنَّمَا يَكْتُبُ الْخَيْرَ وَالشَّرَّ لَا يَكْتُبُ يَا غُلَامُ! أَسْرِجِ الْفَرَسَ وَ يَا غُلَامُ! أَسْقِنِي الْمَاءَ -

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: نیکی اور گناہ (دونوں) لکھے جاتے ہیں لیکن اے غلام! گھوڑے پر زین کس دے، اے غلام! مجھے پانی پلا دے (وغیرہ گفتگو) نہیں لکھی جاتی۔

[تفسیر ابن ابی حاتم: جلد 10: صفحہ 3308: رقم الحدیث 18633: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 92: رقم 325]

عَنْ عِكْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لَا يُكْتَبُ إِلَّا مَا يُؤَجَّرُ عَلَيْهِ وَ يُؤَزَّرُ عَلَيْهِ -

ترجمہ: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس عمل پر کوئی اجر دیا جائے گا یا سزا دی

جائے گی صرف وہی (نامہ اعمال میں) لکھا جاتا ہے۔

[تفسیر درمنثور: جلد 13: صفحہ 621: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 92: رقم الحدیث 326]

فائدہ: نامہ اعمال میں گناہ کب لکھا جاتا ہے اس کے متعلق حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : كَاتِبُ الْحَسَنَاتِ عَنْ يَمِينِهِ يَكْتُبُ

حَسَنَاتِهِ وَ كَاتِبُ السَّيِّئَاتِ عَنْ يَسَارِهِ فَإِذَا عَمِلَ حَسَنَةً كَتَبَ صَاحِبُ الْيَمِينِ

عَشْرًا وَإِذَا عَمِلَ سَيِّئَةً قَالَ صَاحِبُ الْيَمِينِ لِصَاحِبِ الشَّمَالِ : دَعُهُ حَتَّى يُسَبِّحَ أَوْ

يَسْتَغْفِرَ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ النِّحْمِيسِ كَتَبَ مَا يَجْرِي بِهِ الْخَيْرُ وَالشَّرُّ وَيُلْقَى مَا سِوَى

ذَلِكَ ثُمَّ يُعْرَضُ عَلَى أُمِّ الْكِتَابِ فَيَجِدُهُ بِجُمْلَتِهِ فِيهِ -

ترجمہ: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: نیکیاں لکھنے والا فرشتہ

انسان کے داہنے طرف ہے جو اس کی نیکیاں تحریر کرتا ہے اور گناہ لکھنے والا اس کے بائیں

ہے، جب انسان کوئی نیک عمل کرتا ہے تو اسے داہنی طرف والا دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور

جب انسان برائی کرتا ہے تو داہنی طرف والا بائیں والے سے کہتا ہے، اسے مہلت دو، کہ یہ

تسبیح پڑھ لے یا استغفار کر لے (اور ان کی وجہ سے اس کا گناہ مٹ جائے) لیکن جب جمعرات کا دن

آتا ہے تو اس کے نیک و بد سب اعمال لکھ دیئے جاتے ہیں نیکی اور بدی کے علاوہ کے سب

اعمال مٹا دیئے جاتے ہیں پھر اس اعمال نامہ کو ام الکتاب پر پیش کیا جاتا ہے تو جو کچھ اعمال

نامہ میں ہوتا ہے وہ سب ام الکتاب میں موجود ملتا ہے۔

[تفسیر درمنثور: جلد 13: صفحہ 622: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 92: رقم الحدیث 327]

حکایت

عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةَ رضي الله عنه قَالَ: يَنْمَارُ رَجُلٌ رَاكِبٌ عَلَى حِمَارٍ إِذْ عُثِرَ بِهِ فَقَالَ: تَعَسْتُ فَقَالَ صَاحِبُ الْيَمِينِ: مَا هِيَ بِحَسَنَةٍ فَأَكْتُبَهَا وَقَالَ صَاحِبُ الشَّمَالِ: مَا هِيَ بِسَيِّئَةٍ فَأَكْتُبَهَا، فَنُودِيَ صَاحِبُ الشَّمَالِ إِنَّ مَا تَرَكَ صَاحِبُ الْيَمِينِ فَأَكْتُبَهُ -

ترجمہ: حضرت حسان بن عطیہ رضي الله عنه فرماتے ہیں: ایک آدمی گدھے پر سوار تھا کہ اچانک وہ گدھا اس سوار سمیت گر پڑا تو سوار نے کہا ”تو برباد ہو“ تو دائیں والے فرشتے نے کہا، یہ کوئی نیکی نہیں جسے میں لکھوں تو بائیں والے نے کہا، یہ کوئی گناہ بھی نہیں ہے کہ میں لکھوں، تو بائیں والے کو حکم دیا گیا کہ جو کچھ دائیں والا نہ لکھے اسے تم لکھا کرو۔

[تفسیر درمنثور: جلد 13: صفحہ 622: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 92: رقم الحدیث 328: تفسیر طبری: جلد 21:

صفحہ 426]

بیمار کی آپیں بھی لکھی جاتی ہیں

عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: يُكْتَبُ عَلَى ابْنِ آدَمَ كُلِّ شَيْءٍ يَتَكَلَّمُ بِهِ حَتَّىٰ أَيْنَهُ فِي مَرَضِهِ -

ترجمہ: حضرت مجاہد رضي الله عنه فرماتے ہیں: جو کچھ بھی انسان بولتا ہے وہ سب (اعمال نامہ میں) لکھا جاتا ہے حتیٰ کہ وہ جب اپنی مرض میں کراہتا ہے (تو وہ بھی لکھا جاتا ہے)۔

[الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 92: رقم الحدیث 329]

عَنْ مَالِكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ كُلَّ شَيْءٍ يُكْتَبُ حَتَّىٰ أَيْنَ الْمَرِيضِ -

ترجمہ: حضرت سیدنا مالک رضي الله عنه سے منقول ہے کہ انہیں یہ بات پہنچی ہے: سب کچھ لکھا جاتا ہے حتیٰ کہ مریض کا کراہنا اور آپیں بھرنا بھی لکھا جاتا ہے۔

[الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 92: رقم الحدیث 330]

فائدہ : مرض میں کراہنے کو حضرت فضیل بن عیاض اور امام احمد بن حنبل رحمہما اللہ وغیرہ نے ناپسند فرمایا ہے کیونکہ یہ خدا تعالیٰ جل جلالہ کی شکایت سمجھی جائے گی لیکن اس کی پسندیدگی یا ناپسندیدگی میں کوئی حدیث وارد نہیں ہوئی ہے۔

دن اور رات کے الگ الگ کراماتیں ہیں

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : جَعَلَ اللَّهُ عَلَى ابْنِ آدَمَ حَافِظَيْنِ فِي اللَّيْلِ وَحَافِظَيْنِ فِي النَّهَارِ يَحْفَظَانِ عَمَلَهُ وَيَكْتُبَانِ آثَرَهُ -

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے دو محافظ رات کے لئے مقرر فرمائے ہیں اور دو دن کے لئے، جو اس کے عمل کی حفاظت کرتے ہیں اور جب وہ عمل کر چکتا ہے تو اسے لکھ لیتے ہیں۔

[تفسیر ابن جریر طبری: جلد 21: صفحہ 425: الحجابک فی اخبار الملائک: صفحہ 93: رقم الحدیث 331]

گناہ لکھنے کا دستور العمل

کرامات کاتبین کے لکھنے کا دستور عجیب ہے، ارشاد باری تعالیٰ ﴿عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشَّمَالِ قَعِيدٌ﴾ کی تفسیر میں حضرت احنف بن قیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

قَالَ صَاحِبُ الْيَمِينِ : يُكْتَبُ الْخَيْرُ وَهُوَ أَمِيرٌ عَلَى صَاحِبِ الشَّمَالِ فَإِنْ أَصَابَ الْعَبْدُ خَطِيئَةً قَالَ : أَمْسِكْ فَإِنْ اسْتَغْفَرَ اللَّهُ تَعَالَى نَهَاهُ أَنْ يَكْتُبَهَا وَإِنْ أَبَى إِلَّا أَنْ يُصِرَّ كَتَبَهَا -

ترجمہ: دائیں طرف والا فرشتہ نیکیاں لکھتا ہے اور یہ بائیں طرف والے کا امیر (بھی) ہے، اگر انسان گناہ کرے تو یہ کہتا ہے ٹھہر جاؤ، اگر یہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے اپنے گناہ کی معافی مانگ لے تو اسے یہ گناہ لکھنے سے منع کر دیتا ہے اور اگر انسان گناہ نہ چھوڑے اور اس پر ڈٹا رہے تو وہ اس گناہ کو لکھوا دیتا ہے۔

[تفسیر ابن جریر طبری: جلد 21: صفحہ 424: تفسیر درمنثور: جلد 13: صفحہ 623: کتاب التوبہ لابن ابی الدنیا: صفحہ 129: رقم الحدیث 168: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 93: رقم الحدیث 333]

فائدہ: اس روایت سے معلوم ہوا کہ اگر انسان گناہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ ﷻ سے اس کی معافی طلب کرے تو اس کا وہ گناہ اس کے اعمال نامہ میں نہیں لکھا جاتا، ہاں اگر وہ گناہ کرنے کے بعد اس پر ڈٹا رہے اور اس کی بخشش طلب نہ کرے تو پھر لکھ دیا جاتا ہے لیکن استغفار میں توبہ ضروری ہے۔

ایک صورت گناہ نہ لکھے جانے کی یہ بھی ہے کہ انسان سے اگر کوئی گناہ ہو جائے تو اس کے فوراً بعد کوئی سائیک کام کر لے تو وہ نیک کام اس کے گناہ کو مٹا دیتا ہے، اس کا ثبوت قرآن مجید میں بھی ہے، اللہ تعالیٰ ﷻ فرماتا ہے:

إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ۝ (پارہ ۱۲: سورۃ ہود: آیت ۱۱۴)

ترجمہ: بے شک نیکیاں، برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔

دوسرے مقام پر یوں ارشاد فرمایا:

فَأُولَٰئِكَ يُبَدِّلُ اللَّهُ سَيِّئَاتِهِمْ حَسَنَاتٍ ۝ (پارہ ۱۹: سورۃ الفرقان: آیت ۷۰)

ترجمہ: تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ ﷻ بھلائیوں سے بدل دے گا۔

اس کے علاوہ اور دلائل بھی ہیں جسے فقیر کے ترجمہ ”البدور السافرة“ بنام احوال

آخرت، میں مطالعہ کیجئے۔

کریمانہ مہلت

”باز آہرا نچہ ہستی باز آ“ کے اعلان کے نمونے پڑھئے۔

عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا الْعَبْدُ إِذَا عَمِلَ خَطِيئَةً لَمْ

تُكْتَبُ عَلَيْهِ ثَلَاثُ سَاعَاتٍ إِنْ اسْتَغْفَرَ وَإِلَّا كُتِبَتْ عَلَيْهِ۔

ترجمہ: حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (ایک مجلس میں علمی مذاکرہ ہوا جس میں حضرت کمول اور حضرت ابن ابی زکریا بھی موجود تھے جس میں یہ بیان ہوا) کہ جب انسان کوئی گناہ کرتا ہے تو تین پہر تک اگر استغفار کر لے تو نہیں لکھا جاتا ورنہ لکھ دیا جاتا ہے۔

[الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 93: رقم الحدیث 334]

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ صَاحِبَ الشَّمَالِ لَيَرْفَعُ الْقَلَمَ سِتِّ سَاعَاتٍ عَنِ الْعَبْدِ الْمُسْلِمِ
الْمُخْطِئِ فَإِنْ نَدِمَ وَاسْتَغْفَرَ اللَّهَ تَعَالَى مِنْهَا أَلْقَاهَا عَنْهُ وَ إِلَّا كَتَبَهَا وَاحِدَةً -

ترجمہ: بائیں ہاتھ والا (فرشتہ) خطا کار مسلمان بندہ سے چھ پہر تک اپنا قلم روکے رکھتا ہے اگر تو وہ اپنے گناہ پر شرمندہ ہو اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے اس کا استغفار کر لے تو (وہ فرشتہ) اس کا گناہ اس سے ہٹا دیتا ہے، ورنہ صرف ایک گناہ لکھ دیتا ہے۔

[کنز العمال: جلد 4: صفحہ 88: رقم الحدیث 10188: مجمع الزوائد: جلد 10: صفحہ 250: رقم الحدیث 17576:

معجم الکبیر للطبرانی: جلد 8: صفحہ 186: جمع الجوامع: جلد 2: صفحہ 315: رقم الحدیث 5952]

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

صَاحِبُ الْيَمِينِ أَمِيرٌ عَلَى صَاحِبِ الشَّمَالِ فَإِذَا عَمِلَ الْعَبْدُ حَسَنَةً
كُتِبَتْ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا وَإِذَا عَمِلَ سَيِّئَةً فَأَرَادَ صَاحِبُ الشَّمَالِ أَنْ يُكْتُبَهَا قَالَ
صَاحِبُ الْيَمِينِ: أَمْسِكْ فَيُمْسِكُ سِتِّ سَاعَاتٍ أَوْ سَبْعَ سَاعَاتٍ فَإِنْ اسْتَغْفَرَ اللَّهُ
تَعَالَى مِنْهَا لَمْ تُكْتُبْ عَلَيْهِ شَيْئًا وَإِنْ لَمْ يَسْتَغْفِرِ اللَّهُ كُتِبَ عَلَيْهِ سَيِّئَةٌ وَاحِدَةٌ -

ترجمہ: دائیں طرف والا (فرشتہ) بائیں طرف والے (فرشتہ) کا سردار ہے جب کوئی بندہ نیک عمل کرتا ہے تو اس جیسی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور جب وہ کوئی گناہ کرتا ہے تو بائیں طرف والا (فرشتہ) اسے لکھنے کا ارادہ کرتا ہے تو دائیں والا کہتا ہے رک جاؤ، تو وہ چھ یا سات گھڑیاں رک جاتا ہے پس اگر وہ (اس وقت میں) اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے اس کا استغفار کر لے

تو وہ کچھ بھی نہیں لکھتا اور اگر وہ اللہ ﷻ سے استغفار نہ کرے تو اس کا ایک گناہ لکھ دیتا ہے۔

[کنز العمال: جلد 4: صفحہ 89: رقم الحدیث 10208: تفسیر ابن جریر طبری: جلد 21: صفحہ 424: الجہانک فی

اخبار الملائک: صفحہ 93: رقم الحدیث 336]

فائدہ: امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ایک بات نقل فرمائی ہے کہ جب بھی کوئی بندہ اللہ ﷻ کی نافرمانی کرتا ہے تو زمین کی وہ جگہ رب تعالیٰ ﷻ سے اجازت طلب کرتی ہے کہ وہ اسے دھنسا دے اور آسمان کی وہ چھت بھی اجازت طلب کرتی ہے کہ اس پر اپنا ایک حصہ گرا دے لیکن اللہ تعالیٰ ﷻ ان دونوں سے فرماتا ہے ٹھہر جاؤ، اسے مہلت دو تم نے اسے پیدا نہیں کیا اگر تم نے اسے پیدا کیا ہوتا تو تم اس پر ضرور رحم کھاتے، میں اس کی استغفار کے بعد یا اپنی رحمت کی بنا پر یا اس کی کسی نیکی کی وجہ سے (جو اس نے گناہ کے بعد نیکی کی یا اپنی عمر کے کسی حصہ میں جو مجھے پسند آئی) مغفرت کرتا ہوں اگر یہ کوئی نیک عمل کرے تو میں اس کے گناہ کو نیکیوں سے بدل دیتا ہوں۔

إِنَّ اللَّهَ يُمَسِّكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ أَنْ تَزُولَا ۝

ترجمہ: بے شک اللہ تعالیٰ ﷻ روکے ہوئے ہے آسمانوں اور زمین کو، کہ جنبش نہ

کریں (کا یہی مفہوم ہے)۔ (پارہ ۲۲: سورہ فاطر ۴۱)

سوال: پیچھے ایک روایت میں تین پہر کا ذکر گزرا ہے اور اس روایت میں چھ پہر کا؟

جواب: یہ کوئی اختلاف نہیں ہے، اس کی وجہ یہ ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ﷻ اپنے بندوں کے ساتھ مختلف اعتبارات سے رحمت فرماتا ہے، اس لیے ہر کسی کو اس کے حال کے مطابق مہلت دیتا ہے یا یہ مطلب ہے کہ جسے علامہ مناوی نے ”فیض القدر“ میں بیان کیا ہے کہ یا تو یہ پہر عالم فلکیات کے مراد ہوں گے یا زمانے کے۔

وقت نزع اور کراماتین

عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَيْسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا احْتَضَرَ الرَّجُلُ قِيلَ لِلْمَلَكِ الَّذِي كَانَ يُكْتَبُ عَلَيْهِ: كُفَّ، قَالَ: لَا وَمَا يُدْرِينِي لَعَلَّهُ يَقُولُ: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ فَأَكْتُبُهَا لَهُ -

ترجمہ: حضرت فضل بن عیسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب انسان پر موت کی حالت طاری ہوتی ہے اس کے فرشتے سے کہا جاتا ہے اب ٹھہر جا (اس کا اعمال نامہ لپیٹ دے) تو وہ کہتا ہے نہیں، مجھے کیا معلوم شاید یہ (کلمہ طیبہ) لا الہ الا اللہ پڑھ لے اور میں اس کے لیے اسے لکھ دوں (اور اس کا خاتمہ ایمان پر ہو جائے)۔

[کتاب ذکر الموت لامام ابن ابی الدنیا: صفحہ 125: رقم الحدیث 231: الحجا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 94: رقم الحدیث 237]

فرشتے کو ”مَا فِي الْغَدِّ“ کا علم

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَوَّلُ مَنْ يَعْلَمُ بِمَوْتِ الْعَبْدِ "الْحَافِظُ" لِأَنَّهُ يَعْرِجُ بِعَمَلِهِ وَيُنزِلُ بِرِزْقِهِ فَإِذَا لَمْ يُخْرَجْ لَهُ رِزْقٌ عَلِمَ أَنَّهُ مَيِّتٌ -

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: سب سے پہلے انسان کی موت کا جس کو علم ہوتا ہے وہ حافظ (انسان کی حفاظت کرنے والا فرشتہ) ہے کیونکہ وہی انسان کے اعمال کو اوپر لے جاتا ہے اور وہی اس کا رزق لے کر (زمین پر) اُترتا ہے، جب اس کا رزق اسے نہ ملے تو وہ جان لیتا ہے کہ اُس کی موت آنے والی ہے۔

[کتاب ذکر الموت لامام ابن ابی الدنیا: صفحہ 124: رقم الحدیث 230: شرح الصدور: صفحہ 46: باب 14: رقم الحدیث 7: الحجا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 94: رقم الحدیث 338]

فائدہ: اس سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی عطا سے بندگانِ خدا کو مافی الغد (مستقبل) کا علم ہوتا ہے۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث بیان فرمائی :

إِنَّ الْمَلَكَ يَرْفَعُ الْعَمَلَ لِلْعَبْدِ يَرَىٰ أَلْفَ فِي يَدَيْهِ سُرُورًا حَتَّىٰ يَنْتَهِيَ إِلَى الْمِيقَاتِ الَّذِي وَصَفَ اللَّهُ لَهُ فَيَضَعُ الْعَمَلَ فِيهِ فَيُنَادِيهِ الْجَبَّارُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ فَوْقِهِ :
إِرْمِ بِمَا مَعَكَ فِي سَجِّينٍ فَيَقُولُ الْمَلَكُ : مَا رَفَعْتُ إِلَيْكَ إِلَّا حَقًّا فَيَقُولُ : صَدَقْتَ
إِرْمِ بِمَا مَعَكَ فِي سَجِّينٍ -

ترجمہ: فرشتہ انسان کے عمل کو اٹھالے جاتا ہے اور اپنے ہاتھوں میں کچھ سرور بھی محسوس کرتا ہے یہاں تک کہ جب وہ اس مقام تک جا پہنچتا ہے جہاں پر اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اسے ٹھہرنے کا حکم دیا ہے تو یہ اس عمل کو اس میں رکھ دیتا ہے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ ندا فرماتا ہے جو کچھ تیرے پاس ہے اسے سجن میں (ساتویں زمین سے بھی نیچے) پھینک دے، تو وہ فرشتہ عرض کرتا ہے: میں تو تیرے پاس حق لایا ہوں؟ (اللہ تعالیٰ جل جلالہ) ارشاد فرماتا ہے: جو کچھ تیرے پاس ہے اسے سجن میں پھینک دے (کیونکہ اس عمل کی حقیقت سے میں ہی واقف ہوں تم نہیں)۔

[الحجرات فی اخبار الملائک: صفحہ 94: رقم الحدیث 339]

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ فرشتہ کو عمل کی ظاہری حالت کا علم ہوتا ہے باطنی کا کچھ پتہ نہیں ہوتا کہ اس نیک عمل کے پس منظر میں کونسی صورت کار فرما ہے اور وہ قبولیت کے مقام میں ہے یا نہیں۔

گناہ مٹانے اور نیکیاں بڑھانے کا نسخہ

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا نَامَ ابْنُ آدَمَ قَالَ الْمَلَكُ لِلشَّيْطَانِ: أَعْطِنِي صَحِيفَتِكَ فَيُعْطِيهِ إِيَّاهَا
فَمَا وَجَدَ فِي صَحِيفَتِهِ مِنْ حَسَنَةٍ مَحَابَهَا عَشْرَ سَيِّئَاتٍ مِنْ صَحِيفَةِ الشَّيْطَانِ

وَكَتَبَهُنَّ حَسَنَاتٍ فَإِذَا أَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يَنَامَ فَلْيُكَبِّرْ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَكْبِيرَةً وَيُحَمِّدُ أَرْبَعًا وَثَلَاثِينَ تَحْمِيدَةً وَيُسَبِّحُ ثَلَاثًا وَثَلَاثِينَ تَسْبِيحَةً فِتْلِكَ مِائَةٌ -

ترجمہ: جب کوئی انسان سو جاتا ہے تو فرشتہ (کرانا کاتبین میں سے کوئی) شیطان سے کہتا ہے اپنا صحیفہ مجھے دو، تو وہ اسے دیدیتا ہے، وہ فرشتہ اپنے صحیفہ میں جہاں ایک نیکی پاتا ہے تو اس کی جگہ شیطان کے صحیفہ سے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور انہیں نیکیاں لکھ دیتا ہے، پس جب بھی تم میں سے کوئی سونے کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے کہ وہ ۳۳ مرتبہ ”اللہ اکبر“ اور ۳۴ مرتبہ ”الحمد للہ“ اور ۳۳ مرتبہ ”سبحان اللہ“ کہہ لے۔ تو یہ سو (نیکیاں) ہو جائیں گی۔

[کنز العمال: جلد 15: صفحہ 146: رقم الحدیث 41300: البحارک فی اخبار الملائک: صفحہ 94: رقم الحدیث 340: مجمع الزوائد: جلد 10: صفحہ 123: رقم الحدیث 17036: معجم کبیر: جلد 3: صفحہ 297]

فائدہ: بعض احادیث میں مذکورہ تسبیحات کی تعداد ۹۹ بھی بنتی ہے تو انہیں ۱۰۰ کہنا عدد تقریبی کے طور پر ہے جب کہ مذکورہ حدیث میں تعداد ۱۰۰ ہی بنتی ہے بہر حال ۹۹ کی صورت میں ۱۰۰ کہنے سے مراد تسبیحات کی نیکیاں ہیں۔ (واللہ اعلم)

عمل تھوڑا اجر و ثواب زیادہ

عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا فَأَعْظَمَهَا الْمَلِكُ أَنْ يَكْتُبَهَا حَتَّى رَاجَعَ فِيهَا رَبَّهُ فَقَالَ: اكْتُبَهَا كَمَا قَالَ عَبْدِي كَثِيرًا -

ترجمہ: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ایک آدمی نے ”الْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا“ کہا تو کرانا کاتبین نے اس تعریف کو لکھنے سے زیادہ سمجھا، یہاں تک کہ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے رجوع کیا تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اسے حکم فرمایا: اسے اسی طرح لکھو جس طرح میرے بندے نے ”کَثِيرًا“ کہا (یعنی جب اس نے میری تعریف بے شمار کی ہے، تو تم اس کا ثواب بھی بے شمار لکھو یا پھر تم صرف الفاظ لکھ دو اس کا اجر و ثواب میں خود اپنے شایانِ شان عطا کروں گا۔ ابو محمد غفرلہ)۔

فائدہ : اسی طرح اگر کوئی آدمی ﴿اللَّهُ أَكْبَرُ كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا وَ سُبْحَانَ اللَّهِ بُكْرَةً وَأَصِيلًا﴾ پڑھے تو اس کے لیے بھی ثواب کے انبار لگ جائیں گے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ اسے مداومت سے کرتے آپ سے پوچھا گیا کہ غزوہ صفین میں بھی باوجود مشغولیت کے آپ نے اس عمل کو جاری رکھا؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

[الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 95: رقم الحدیث 341]

کریم کا کرم نرالا

عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ: بَلَّغْنَا أَنَّ الْمَلَائِكَةَ تَصِفُ بِكِتَابِهَا فِي سَمَاءِ الدُّنْيَا كُلَّ عَشِيَّةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَيُنَادِي الْمَلِكُ: أَلَيْ تِلْكَ الصَّحِيفَةُ وَيُنَادِي الْمَلِكُ الْآخَرُ: أَلَيْ تِلْكَ الصَّحِيفَةُ، فَيَقُولُونَ: رَبَّنَا قَالُوا خَيْرًا وَحَفِظْنَا عَلَيْهِمْ فَيَقُولُ: إِنَّهُمْ لَمْ يُرِيدُوا بِهِ وَجْهِي وَإِنِّي لَا أَقْبِلُ إِلَّا مَا أُرِيدُ وَجْهِي وَيُنَادِي الْمَلِكُ الْآخَرُ: أُكْتُبُ لِفُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ كَذَا وَكَذَا، فَيَقُولُ: يَا رَبِّ! إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْهُ يَا رَبِّ! إِنَّهُ لَمْ يَعْمَلْهُ، فَيَقُولُ: لِأَنَّهُ نَوَاهُ۔

ترجمہ: حضرت ابو عمران جونی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے: فرشتے ہر

شام عصر کے بعد پہلے آسمان میں اپنے اپنے لکھے ہوئے اعمال ناموں کے احوال بیان کرتے ہیں تو ایک فرشتہ (کرانا کاتبین سے) کہتا ہے، اس اعمال نامہ کو پھینک دے (اسی طرح) ایک اور فرشتہ بھی ندا کرتا ہے کہ اس اعمال نامہ کو پھینک دے تو یہ (اعمال نامے لکھنے والے فرشتے) عرض کرتے ہیں: اے ہمارے پروردگار جل جلالہ! (ہمارے متعلقہ افراد نے) نیکی کی بات کہی تھی اور ہم ان کے محافظ تھے (انہوں نے کوئی گناہ نہیں کیا) تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرماتا ہے ان لوگوں نے اس عمل میں میری رضا کا ارادہ نہیں کیا تھا جب کہ میں قبول نہیں کرتا مگر اس عمل کو جو میری رضا کے لیے ہو، جبکہ ایک اور فرشتہ (کرانا کاتبین کو) پکار کر کہتا ہے کہ فلاں بن فلاں کے فلاں فلاں

(نیک اعمال) لکھ، تو وہ عرض کرتا ہے، اے پروردگار جَلَّالٌ عَزِيزٌ! اس نے تو یہ عمل نہیں کیا ہے اس نے تو یہ عمل نہیں کیا، تو اللہ تعالیٰ جَلَّالٌ عَزِيزٌ فرماتا ہے: اُس نے اس (عمل) کی نیت کی تھی (جس کا تجھے علم نہیں)۔

[الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 95: رقم الحدیث 342]

فائدہ: اعمال لکھنے والے فرشتوں کو صرف ظاہری اعمال کا علم ہوتا ہے باطنی اعمال کا نہیں وہ صرف اللہ تعالیٰ جَلَّالٌ عَزِيزٌ کے بتلانے سے ہوتا ہے، اس لیے اللہ تعالیٰ جَلَّالٌ عَزِيزٌ باطنی اور ظاہری اعمال نیت کے موافق لکھواتا ہے، اس کی توجیہ یوں ہو سکتی ہے کہ باطنی اعمال کا علم فرشتوں کو انسان سے نکلنے والی خوشبوؤں سے ہوتا ہے جس طرح باطنی عمل ہو خواہ برا ہو یا نیک اس کی خوشبو مقرر ہے یہ دونوں باتیں ایک ساتھ جمع ہو سکتی ہیں کہ کسی عمل میں اللہ تعالیٰ جَلَّالٌ عَزِيزٌ بتلا دیتا ہے اور کسی عمل کا مذکورہ ہواؤں کے ذریعہ سے علم حاصل ہو جاتا ہو۔

حضرت ضمیر بن حبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ الْمَلَائِكَةَ يَصْعَدُونَ بِعَمَلِ الْعَبْدِ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ يُكْتَرُونَ وَيُزَكُّونَهُ حَتَّى يَنْتَهَوْا بِهِ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ مِنْ سُلْطَانِهِ فَيُوحِي اللَّهُ إِلَيْهِمْ أَنْكُمْ حَفَظْتُمْ عَلَيَّ عَمَلِي عَبْدِي وَأَنَا رَقِيبٌ عَلَى مَا فِي نَفْسِهِ أَنْ عَبْدِي هَذَا لَمْ يُخْلِصْ لِي عَمَلَهُ اجْعَلُوهُ فِي "سَجِّينٍ" قَالَ: وَيَصْعَدُونَ بِعَمَلِ عَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللَّهِ فَيَسْتَقِيلُونَهُ وَيُحَقِّرُونَهُ حَتَّى يَنْتَهَوْا بِهِ حَيْثُ شَاءَ اللَّهُ مِنْ سُلْطَانِهِ فَيُوحِي اللَّهُ إِلَيْهِمْ أَنْكُمْ حَفَظْتُمْ وَأَنَا رَقِيبٌ عَلَى مَا فِي نَفْسِهِ فَضَاعَفُوهُ لَهُ وَاجْعَلُوهُ فِي "عِلِّيِّينَ" -

ترجمہ: اللہ جَلَّالٌ عَزِيزٌ کے بندوں میں سے کسی بندہ کے عمل کو لے کر فرشتے آسمان کی

طرف جاتے ہیں اور وہ اسے بڑا اور پاکیزہ سمجھ رہے ہوتے ہیں، یہاں تک کہ وہ اسے لے کر وہاں تک پہنچتے ہیں، جہاں تک اللہ تعالیٰ جَلَّالٌ عَزِيزٌ اپنی سلطنت میں چاہتا ہے، تو اللہ تعالیٰ جَلَّالٌ عَزِيزٌ ان کی طرف وحی فرماتا ہے: تم میرے بندہ کے عمل کے محافظ ہو اور جو کچھ اس کے دل میں ہے، میں اُس کا نگران ہوں، میرے اس بندے نے اپنا عمل میرے لئے نہیں کیا، اس کا یہ

عمل ”سَجِّينَ“ (ساتویں زمین کے نیچے برے اعمال کے مقام) میں ڈال دو، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ (فرشتے) اللہ ﷻ کے بندوں میں سے کسی بندے کا عمل لے کر چڑھتے ہیں، جسے وہ ہلکا اور گھٹیا سمجھ رہے ہوتے ہیں، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ﷻ اپنی سلطنت میں جہاں تک چاہتا ہے یہ (فرشتے) وہاں تک اسے لے جاتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ ﷻ ان کی طرف وحی فرماتا ہے: تم محافظ ہو اور جو کچھ اس کے دل میں ہے میں اس کا نگران ہوں، اس عمل کو کئی گنا کر دو اور اسے ”عَلِّينَ“ (ساتویں آسمانوں سے اوپر نیک اعمال کے مقام) میں رکھ دو۔

[کتاب العظمتہ: جلد 2: صفحہ 1000: رقم الحدیث 520: کتاب الاخلاص والدیۃ لامام ابن ابی الدنیا: صفحہ 46: رقم الحدیث 18: کتاب الزهد لابن مبارک: صفحہ 158: رقم الحدیث 452: الحجابک فی اخبار الملائک: صفحہ 95: رقم الحدیث 343]

غم و اندوہ کے وقت گناہ نہیں لکھے جاتے

انسان اپنی کمزوری کی وجہ سے اندوہ و غم کے وقت جزع و فزع کرتا ہے یہ اس کا نقصان ہے بلکہ اگر اُس وقت میں صبر کرے تو اسے اللہ تعالیٰ ﷻ فضل سے نوازتا ہے، حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يُوحَىٰ إِلَى الْحَفَظَةِ لَا تَكْتُبُوا عَلَى عَبْدِي عِنْدَ ضَجْرِهِ شَيْئًا۔

ترجمہ: (اللہ تعالیٰ ﷻ) کراماً کا تبین کی طرف وحی فرماتا ہے کہ میرے بندے کے اعمال نامہ میں غم و اندوہ کے وقت کے کوئی (برے) اعمال نہ لکھو۔

[الحجابک فی اخبار الملائک: صفحہ 96: رقم الحدیث 344]

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ انسان کے وہ احوال جن میں انسان انتہائی اندوہناک حالات میں گھرا ہوتا ہے، ان میں اُس کے اعمال نہیں لکھے جاتے یعنی اگر کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو اس کا مواخذہ نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ ﷻ کے فضل سے بعید نہیں کہ ایسی حالت کے نیک اعمال کو لکھا اور ان کا اجر دیا جائے۔

بیماری بھی نعمت ہے

عَنْ مُعَاذِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : إِذَا ابْتَلَى اللَّهُ الْعَبْدَ بِالسَّقْمِ قَالَ لِصَاحِبِ الشَّمَالِ : اِرْفَعْ وَقَالَ لِصَاحِبِ الْيَمِينِ : اُكْتُبْ لِعَبْدِي أَحْسَنَ مَا كَانَ يَعْمَلُ -

ترجمہ: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ جل جلالہ جب کسی بندہ کو مرض میں مبتلا فرماتا ہے تو (انسان کے) بائیں طرف والے (فرشتے) سے فرماتا ہے: تو (اس کے گناہ لکھنے سے اپنا قلم) اٹھالے اور دائیں طرف والے سے فرماتا ہے: جو کچھ میرا بندہ (حالت صحت میں) نیک عمل کرتا تھا اب اُس کے لیے اس سے بھی بہتر عمل لکھتا رہ۔

[الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 96: رقم الحدیث 345]

فائدہ: گویا بیمار اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی خصوصی رحمت کا مستحق ہے، اسی لئے اُس کے وہ نیک اعمال بدستور لکھے جاتے ہیں جو وہ بحالت تندرستی کیا کرتا تھا۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا ابْتَلَى الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ بِيَلَاءٍ فِي جَسَدِهِ قَالَ اللَّهُ لِلْمَلَكِ : اُكْتُبْ لَهُ صَالِحَ عَمَلِهِ الَّذِي كَانَ يَعْمَلُ فَإِنْ شَفَاهُ غَسَلَهُ وَطَهَّرَهُ وَإِنْ قَبِضَهُ غَفَرَهُ وَرَحِمَهُ -
ترجمہ: جب کسی مسلمان کے بدن میں کوئی تکلیف ڈالی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرشتے سے فرماتا ہے: اس کے وہ تمام نیک اعمال لکھتے رہو جو یہ (حالت صحت میں) کرتا تھا (اگر چہ اب اس میں کرنے کی ہمت نہیں ہے) پھر اگر (اللہ تعالیٰ جل جلالہ) اسے شفا عطا فرماتا ہے تو اس (کے گناہوں کو) دھو دیتا ہے اور اسے (گناہوں سے) پاک کر دیتا ہے اور اگر اس کی روح کو قبض کر لیتا ہے تو اسے معاف فرما دیتا ہے اور اپنی رحمت عطا فرماتا ہے۔

[مسند امام احمد: جلد 19: صفحہ 483: رقم الحدیث 12503: الادب المفرد للبخاری: صفحہ 111: رقم الباب 228:

رقم الحدیث 509: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 96: رقم الحدیث 347]

کراما کاتبین کو مخفی اعمال کا علم

عَنْ حَجَّاجِ بْنِ دِينَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي مَعْشَرَ: الرَّجُلُ
يَذُكُرُ اللَّهَ فِي نَفْسِهِ كَيْفَ تَكْتُبُهُ الْمَلَائِكَةُ؟ قَالَ: يَجِدُونَ الرِّيحَ -

ترجمہ: حضرت حجاج بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابو معشر رضی اللہ عنہ سے عرض کی: اللہ تعالیٰ کا جو ذکر انسان دل ہی دل میں کرتا ہے اُسے فرشتے کس طرح لکھتے ہیں؟ فرمایا: وہ اس کی خوشبو پا کر لکھتے ہیں۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 1002: رقم الحدیث 522: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 96: رقم الحدیث 348]

جھوٹ کی بدبو

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ كَذِبَةً تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلِكُ مِثْلًا مِنْ نَتْنٍ مَا جَاءَ بِهِ -

ترجمہ: جب کوئی انسان ایک بار جھوٹ بولتا ہے تو اس کی بدبو سے فرشتہ ایک میل

تک دُور چلا جاتا ہے۔

[ترمذی شریف: باب ماجاء فی الصدق والکذب: صفحہ 448: رقم الحدیث 1972: کنز العمال: جلد 3: صفحہ 247:

رقم الحدیث 8199: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 96: رقم الحدیث 349]

مریض کو انعام

حضرت عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ اس حدیث کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ قَالَ اللَّهُ لِلْكَرَامِ الْكَاتِبِينَ: اُكْتُبُوا الْعَبْدِي مِثْلَ الَّذِي

كَانَ يَعْمَلُ حَتَّىٰ أَقْبِضَهُ أَوْ أَعْفِيَهُ -

ترجمہ: جب کوئی بندہ بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تبارک و تعالیٰ ﷻ کراماً کاتبین کو حکم فرماتا ہے کہ میرے بندہ کے لیے ویسے اعمال (صالحہ) لکھتے رہو جو وہ (حالت صحت میں) کیا کرتا تھا، یہاں تک کہ میں اسے موت یا صحت دے دوں۔

[کنز العمال: جلد 3: صفحہ 124: رقم الحدیث 6668: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 97: رقم الحدیث 350]

حضرت مکحول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ يُقَالُ لِصَاحِبِ الشَّمَالِ: اِرْفَعْ عَنْهُ الْقَلَمَ وَيُقَالُ لِصَاحِبِ الْيَمِينِ: اُكْتُبْ لَهُ أَحْسَنَ مَا كَانَ يَعْمَلُ فَإِنِّي أَعْلَمُ بِهِ وَأَنَا قَيِّدُهُ۔

ترجمہ: جب کوئی انسان بیمار ہوتا ہے تو بائیں طرف (کے گناہ لکھنے) والے (فرشتہ) کو حکم دیا جاتا ہے کہ اس سے اپنا قلم اٹھالے اور دائیں طرف والے (فرشتہ) سے کہا جاتا ہے کہ اس کے لیے اس سے بھی بہتر اعمال لکھتارہ جو وہ (حالت صحت میں) کیا کرتا تھا کیونکہ اس (کی آنے والی حالت) کو میں جانتا ہوں میں نے ہی اسے اس حالت میں مبتلا کیا ہے (جس میں وہ میری عبادت سے مجبور ارہ گیا ہے)۔

[کنز العمال: جلد 3: صفحہ 125: رقم الحدیث 6682: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 97: رقم الحدیث 351]

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا مَرِضَ أَوْحَى اللَّهُ إِلَى مَلَائِكَتِهِ أَنَا قَيِّدْتُ عَبْدِي بِقَيْدِ مَنْ قَيِّدِي فَإِنْ أَقْبَضَهُ أَغْفِرْ لَهُ وَإِنْ أَعَافَهُ فَحِينِيذٍ يَقْعُدُ لَا ذَنْبَ لَهُ۔

ترجمہ: جب کوئی بندہ (شدید) مرض میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ﷻ اپنے فرشتوں کو وحی فرماتا ہے: میں نے اپنے بندہ کو اپنی تکالیف میں سے ایک تکلیف میں مبتلا کیا ہے، اگر میں نے اسکی روح قبض کر لی تو اسے معاف کر دوں گا اور اگر عافیت دی تو جب یہ (حالت صحت میں) بیٹھے گا تو اس کے کوئی گناہ نہیں ہوں گے (یعنی اسکا مرض اسکے گناہوں کا کفارہ بن چکا ہوگا)۔

[کنز العمال: جلد 3: صفحہ 124: رقم الحدیث 6664: مستدرک للحاکم: جلد 4: صفحہ 455: رقم الحدیث 7952]

الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 97: رقم الحدیث 352: جمع الجوامع: جلد 2: صفحہ 220: رقم الحدیث 5159]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا اشْتَكَى يَقُولُ اللَّهُ لِمَلَائِكَتِهِ: اُكْتُبُوا لِعَبْدِي مَا كَانَ يَعْمَلُ
طَلْقًا حَتَّى يَبْدُو لِي أَقْبَضُهُ أَمْ أُطْلِقُهُ -

ترجمہ: جب (کوئی نیک) بندہ کسی بیماری میں مبتلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ ﷻ اپنے فرشتوں سے فرماتا ہے: میرے بندہ کے لیے (نیک اعمال) لکھتے رہو جو وہ (حالت صحت میں) کرتا تھا یہاں تک کہ میں فیصلہ (ظاہر) کروں کہ اس کی روح قبض کرنی ہے یا مہلت دینی ہے۔

[کنز العمال: جلد 3: صفحہ 127: رقم الحدیث 6705: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 97: رقم الحدیث 353]

حضرت ابن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

مَا أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يُصَابُ بِبَلَاءٍ فِي جَسَدِهِ إِلَّا أَمَرَ اللَّهُ الْحَفَظَةَ
الَّذِينَ يَحْفَظُونَهُ فَيَقُولُ: اُكْتُبُوا لِعَبْدِي كُلَّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ مِثْلَ مَا كَانَ يَعْمَلُ مِنَ
الْخَيْرِ مَا دَامَ مَحْبُوسًا فِي وَثَاقِي -

ترجمہ: جب مسلمان کے جسم میں کوئی بیماری پہنچی ہے تو اللہ تعالیٰ ﷻ کراماً کاتبین (جو انسان کی حفاظت بھی کرتے ہیں) کو حکم فرماتا ہے: میرے بندہ کے لیے ہر روز اور ہر رات اتنے نیک کام لکھو جو وہ کرتا تھا جب تک کہ یہ میری گرہ میں بندھا ہوا (یعنی بیمار) ہے۔

[شعب الایمان: جلد 12: صفحہ 322: رقم الحدیث 9460: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 98: رقم الحدیث

354: کنز العمال: جلد 3: صفحہ 124: رقم الحدیث 6665]

فرشتوں کے ادب کا سبق

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَلَا يَبْزُقُ أَمَامَهُ فَإِنَّهُ يُنَاجِي اللَّهَ تَعَالَى مَا دَامَ فِي مُصَلَّاهُ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ فَإِنَّ عَنْ يَمِينِهِ مَلَكًا وَلِيَبْصُقَ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ -
ترجمہ: تم میں سے جب کوئی نماز میں کھڑا ہو تو اپنے سامنے نہ تھو کے کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ ﷻ سے مناجات کر رہا ہوتا ہے جب تک کہ وہ اپنی نماز کی جگہ میں رہے اور نہ اپنی دائیں طرف تھو کے کیونکہ اس کے دائیں فرشتے (کرانا کاتبین وغیرہ) ہیں بلکہ اسے چاہیے کہ اپنے بائیں یا قدموں کے نیچے تھو کے۔

[بخاری شریف: کتاب الصلوٰۃ: باب دفن النخامة في المسجد: رقم الحدیث 416: کنز العمال: جلد 7: صفحہ 201: رقم الحدیث 19937: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 98: رقم الحدیث 355]

نکتہ

اپنے سامنے اور دائیں طرف نہ تھوکنے کا حکم صرف نماز کی حالت میں مخصوص ہے بائیں طرف یا قدموں کے نیچے حالت نماز میں خارج مسجد تھوکنے کی اجازت ہے نماز کی حالت میں بائیں طرف والا فرشتہ بھی دائیں طرف آجاتا ہے کیونکہ نماز تمام بدنی عبادات کی اصل ہے، اس میں گناہوں کے کاتب کا کوئی حصہ نہیں ہے، اس لیے آدمی نماز میں بائیں طرف بوقت ضرورت تھوک سکتا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَقْرَبَ نَعْلَيْكَ فِي رِجْلَيْكَ أَوْ اجْعَلْهُمَا بَيْنَ يَدَيْكَ وَلَا تَجْعَلْهُمَا عَنْ يَمِينِكَ فَإِنَّ الْمَلَكَ عَنْ يَمِينِكَ وَلَا تَجْعَلْهُمَا عَنْ يَسَارِكَ فَيَكُونَا عَنْ يَمِينِ أَخِيكَ -

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اپنے جوتے اپنے پاؤں کے درمیان رکھو یا اپنے سامنے رکھو، اپنے داہنے نہ رکھو کیونکہ ایک فرشتہ تیرے داہنے ہے اور انہیں اپنے بائیں (بھی) نہ رکھو کیونکہ وہ جوتے تیرے بھائی (مسلمان) کے دائیں میں ہونگے۔

[الجماعہ فی اخبار الملائک: صفحہ 98: رقم الحدیث 356]

حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا قَامَ أَحَدُكُمْ يُصَلِّي فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ فَإِنَّ عَنْ يَمِينِهِ كَاتِبُ الْحَسَنَاتِ وَلَكِنْ يَبْزُقُ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ خَلْفَ ظَهْرِهِ۔

ترجمہ: تم میں سے جب کوئی نماز میں کھڑا ہو تو اپنے سامنے اور اپنے داہنے نہ تھو کے کیونکہ اس کے داہنے نیکیاں لکھنے والا (فرشتہ) ہوتا ہے بلکہ اپنے بائیں یا پشت کے پیچھے تھو کے۔ [مصنف ابن ابی شیبہ: جلد 3: صفحہ 348: رقم الحدیث 7524: الجماعہ فی اخبار الملائک: صفحہ

98: رقم الحدیث 357]

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: دَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ بِيَدِهِ عُرْجُونَ وَكَانَ يُحِبُّ الْعَرَّاجِينَ فَرَأَى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَحَكَّهَا ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنْ أَحَدُكُمْ إِذَا قَامَ يُصَلِّي اسْتَقْبَلَهُ اللَّهُ وَعَنْ يَمِينِهِ مَلَكٌ أَفِيحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَسْتَقْبِلَهُ الرَّجُلُ فَيَبْزُقُ فِي وَجْهِهِ؟ فَلَا يَبْزُقُ أَحَدُكُمْ فِي الْقِبْلَةِ وَلَا عَنْ يَمِينِهِ وَلَيَبْزُقُ تَحْتَ رِجْلِهِ الْيُسْرَى أَوْ عَنْ يَسَارِهِ فَإِنْ عَجَلَتْ بِهِ بَادِرَةٌ لَيَقِلَّ هَكَذَا يَعْنِي فِي تَوْبِهِ۔

ترجمہ: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لائے جبکہ آپ کے دست مبارک میں کھجور کا خوشہ تھا آپ کھجور کے خوشوں کو پسند فرماتے تھے (یا کھجور کی لکڑی کا عصا تھا) تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی سمت بلغم دیکھی تو اسے کھرچ دیا پھر لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! جب تم میں سے کوئی نماز میں کھڑا ہو تو وہ اللہ تعالیٰ

حَلَاة کے سامنے ہوتا ہے اور اس کے داہنے فرشتہ ہوتا ہے کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ وہ کسی کے سامنے آئے اور وہ اس کے سامنے تھوک دے؟ تم میں سے کوئی بھی قبلہ کی طرف نہ تھوکے اور نہ اپنے داہنے، بلکہ اپنے بائیں پاؤں کے نیچے یا بائیں جانب اور اگر تمہیں جلدی ہو تو اس طرح ہلکا کر یعنی اپنے کپڑے میں (تھوک) دے۔

[سنن ابی داؤد: کتاب الصلوٰۃ: باب فی کراہیۃ المزاق فی المسجد: صفحہ 89: رقم الحدیث 480: مصنف ابن ابی شیبہ: جلد 3: صفحہ 347: رقم الحدیث 7519: الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 99: رقم الحدیث 358]

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مِصْرَفٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: تَقْلِبُ الْحِصَاءَ فِي

الْمَسْجِدِ أَذَى لِلْمَلِكِ -

ترجمہ: حضرت طلحہ بن مصرف (تابعی) فرماتے ہیں: مسجد میں کنکریاں اُلٹانا

فرشتہ (کرانا کاتبین) کو تکلیف دیتا ہے۔ [مصنف ابن ابی شیبہ: جلد 3: صفحہ 428: رقم الحدیث 7925:

الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 99: رقم الحدیث 359]

عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِابْنِهِ عَبْدِ الْمَلِكِ وَبَصَقَ عَنْ يَمِينِهِ

وَهُوَ فِي مَيْسَرَةٍ: إِنَّكَ تُؤْذِي صَاحِبِكَ أَبْصُقُ عَنْ شِمَالِكَ -

ترجمہ: حضرت عبدالعزیز نے اپنے صاحبزادہ عبدالملک سے فرمایا: جب

اس نے اپنے دائیں طرف چلتے ہوئے تھوکا، تو نے اپنے ساتھی (فرشتہ) کو تکلیف میں مبتلا کیا

ہے اپنے بائیں تھوکا کر۔ [الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 99: رقم الحدیث 360]

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَا تُقَلِّبِ الْحِصَاءَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ

ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ -

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا: نماز میں کنکریاں نہ اُلٹانا کیونکہ یہ

شیطان کی طرف سے ہے۔ [مصنف ابن ابی شیبہ: جلد 3: صفحہ 427: رقم الحدیث 7924: الجبائک فی

اخبار الملائک: صفحہ 99: رقم الحدیث 361]

فائدہ : اس ارشاد سے ہر وہ کام بھی شیطان کی طرف سے معلوم ہوتا ہے جو نماز میں دوسری طرف متوجہ کرے جس طرح داڑھی سے کھیلنا، کپڑوں سے کھیلنا ان کو جوڑنا وغیرہ ویسے اس عمل کی رکاوٹ کا موجب بھی فرشتے کا ادب ہے۔

کام چھوٹا انعام بڑا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہیں رسول اللہ ﷺ نے حدیث بیان فرمائی:

إِنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِ اللَّهِ قَالَ ﴿يَا رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَلِعَظِيمِ سُلْطَانِكَ﴾ فَعَضَّتْ بِالْمَلَائِكِينَ فَلَمْ يَدْرِيَا كَيْفَ يَكْتُبَانَهَا فَصَعِدَا إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَا: يَا رَبَّنَا! عَبْدُكَ قَالَ مَقَالَةً لَا نَدْرِي كَيْفَ نَكْتُبُهَا؟ فَقَالَ اللَّهُ وَهُوَ أَعْلَمُ بِمَا قَالَ عَبْدُهُ: مَاذَا قَالَ عَبْدِي؟ قَالَا: يَا رَبِّ! إِنَّهُ قَالَ: يَا رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَلِعَظِيمِ سُلْطَانِكَ، فَقَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: اُكْتُبَاهَا كَمَا قَالَ عَبْدِي حَتَّى يَلْقَانِي عَبْدِي فَأَجْزِيَهُ بِهَا۔

ترجمہ: اللہ ﷻ کے بندوں میں سے ایک بندہ نے اس طرح اللہ تعالیٰ ﷻ کی تعریف کی ﴿اے پروردگار ﷻ! تیری تعریف اسی طرح ہو جس طرح تیرے چہرہ کے جلال اور تیری سلطنت کی عظمت کے مناسب ہے﴾ تو فرشتے مشکل میں پڑ گئے اور نہ سمجھ سکے کہ وہ کس طرح سے لکھیں تو وہ آسمان کی طرف چڑھے اور عرض کی: اے ہمارے پروردگار ﷻ! تیرے بندہ نے ایک ایسا جملہ کہا ہے کہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ ہم (اس کا ثواب) کس طرح سے لکھیں؟ تو اللہ تعالیٰ ﷻ نے فرمایا جب کہ وہ اس کو بہتر طریقہ پر جانتا ہے: میرے بندہ نے کیا کہا؟ انہوں نے عرض کی، اے پروردگار ﷻ! اس نے کہا ہے ﴿يَا رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِي لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَلِعَظِيمِ سُلْطَانِكَ﴾ تو اللہ تعالیٰ ﷻ نے فرمایا: اس کلمہ کو اسی طرح لکھو جس طرح سے میرے بندہ نے کہا ہے یہاں تک کہ میرا بندہ جب مجھ سے ملے گا تو

میں اُسے اس کا انعام دوں گا۔

[سنن ابن ماجہ شریف: کتاب الادب: باب فضل الحمدین: صفحہ 627: رقم الحدیث 3801: کنز العمال: جلد 2: صفحہ 297: رقم الحدیث 5124: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 99: رقم الحدیث 362]

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ مذکورہ کلمہ پڑھنے کا عظیم ثواب ہے، ہمیں اس کلمہ کو پڑھتے رہنا چاہیے، اللہ تعالیٰ ﷻ ہمیں بھی اس کا بہت بڑا ثواب عطا فرمائے گا، اس جملہ کے ثواب لکھنے میں فرشتوں کا اللہ تعالیٰ ﷻ کی طرف رجوع کرنا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ بعض اوقات کرانا کاتبین عمل کے ساتھ اس کا ثواب بھی لکھ دیتے ہیں چنانچہ یہاں پر بھی ایسا ہی ہوا لیکن اللہ تعالیٰ ﷻ نے انہیں صرف اس کے لکھنے کا حکم فرمایا کیونکہ اس کا ثواب بڑی عظمت رکھتا ہے جس کا لکھنا بہت دشوار ہے لیکن روز قیامت اس کا اور اس جیسے دوسرے نیک عمل کا ثواب میزان میں تول کر عامل کو عطا کیا جائے گا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَا مِنْ حَافِظٍ يَرْفَعَانِ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى مَا حَفِظَا فِي يَوْمِ فَبِرَى فِي أَوَّلِ الصَّحِيفَةِ وَآخِرِهَا اسْتِغْفَارًا إِلَّا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: "قَدْ غَفَرْتُ لِعَبْدِي مَا بَيْنَ طَرْفِي الصَّحِيفَةِ"۔

ترجمہ: کرانا کاتبین اپنے روزانہ کے (بندے کے) اعمال محفوظ کر کے اللہ تعالیٰ ﷻ کی طرف نہیں جاتے مگر جب اعمال نامہ کے شروع اور اخیر میں استغفار کو دیکھتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ﷻ فرماتا ہے: جو کچھ اس اعمال نامہ کے درمیان (گناہ) ہیں میں نے وہ سب اپنے بندے کو معاف کیے۔ [الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 99: رقم الحدیث 363]

فائدہ: جب کوئی آدمی نیند سے جاگنے کے بعد استغفار کر لے اور جب رات کو سونے لگے اس وقت بھی استغفار کر لے تو اللہ تعالیٰ ﷻ اس استغفار کے دوران کے چھوٹے گناہ معاف کر دیتا ہے، بڑے گناہ بغیر توبہ کیے معاف نہیں ہوتے ان سے بھی توبہ کر لی جائے۔

تبصرہ اویسی غفرلہ

انسان غفلت میں زندگی گزارتا ہے جب قیامت میں حاضر ہوگا، اس وقت پچھتائے گا مگر اُس وقت کا پچھتاوا کام نہ آئے گا، اسے چاہئے کہ توبہ واستغفار کو اپنا شیوہ بنائے، بالخصوص سوتے وقت خصوصی خیال رکھے اگرچہ توبہ واستغفار زبانی کلامی عمل ہے، لیکن توبہ کے شرائط کا لحاظ ضروری ہے وہ مندرج ذیل ہیں:

توبہ کی شرائط

انسان کا جو گناہ اللہ ﷻ کے حق کے ساتھ وابستہ ہیں اُس کے معاف ہونے کی تین شرائط ہیں:

(۱) جس گناہ سے توبہ کر رہا ہے اسے توبہ کرنے کے وقت سے چھوڑ دے۔

(۲) اس گناہ پر ندامت ظاہر کرے۔

(۳) اس بات کا پختہ عہد کرے کہ دوبارہ یہ گناہ کبھی نہیں کرے گا۔

ان تین شرطوں میں سے کوئی ایک بھی نہ پائی گئی تو توبہ ”توبہ“ نہیں بنتی اور جو گناہ حقوق العباد سے متعلق ہے تو اس کی توبہ کی چار شرائط ہیں: تین تو مذکورہ بالا اور چوتھی یہ کہ اپنے اہل حق کے حقوق سے سبکدوش ہو مال ہو، تو وہ لوٹائے، اگر تہمت وغیرہ ہے تو اس کی معافی مانگے اور اگر الزام گناہ لگایا ہے تو وہ معاف کرائے۔

توبہ کی برکت

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا تَابَ الْعَبْدُ أَنْسَى اللَّهُ الْحَفِظَةَ ذُنُوبَهُ -

ترجمہ: جب کوئی مسلمان (اپنے گناہوں سے) توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ﷻ اس کے

گناہ کراماً کاتبین کو بھلا دیتا ہے۔

[کنز العمال: جلد 4: صفحہ 87: رقم الحدیث 10175: جمع الجوامع: جلد 1: صفحہ 171: رقم الحدیث 1152: تاریخ دمشق کبیر: جلد 14: صفحہ 17: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 105: رقم الحدیث 382]

فائدہ: علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب ”جامع صغیر“ میں اس حدیث کو ابن عساکر ہی کے حوالہ سے کچھ طویل ذکر کیا ہے جس کا ترجمہ یہ ہے:

توبہ کرنے والے انسان کے گناہ اللہ تعالیٰ ﷻ محافلین کرام کو بھلا دیتا ہے اور اس کے اعضا کو بھی بھلا دیتا ہے اور زمین کے ان مقامات کو گناہ بھلا دیتا ہے، جہاں پر اس نے گناہ کیا تھا تا کہ روز قیامت اس سچی توبہ کرنے والے انسان کے خلاف کوئی فرشتہ یا انسان اپنے اعضا یا زمین کا وہ مقام جہاں گناہ کئے تھے گواہی نہ دے سکیں اور یہ انسان اللہ تعالیٰ ﷻ کے پاس اس حالت میں حاضر ہوگا کہ اس کے خلاف کوئی چیز گناہ کی گواہی دینے والی نہ ہوگی۔

کراما کاتبین سے حیا و شرم کا سبق

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا آتَى أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ فَلْيَسْتَرْ فَإِنَّهُ إِذَا لَمْ يَسْتَرْ اسْتَحْيَتِ الْمَلَائِكَةُ
وَخَرَجَتْ وَحَضَرَ الشَّيْطَانُ فَإِذَا كَانَ بَيْنَهُمَا وَلَدٌ كَانَ لِلشَّيْطَانِ فِيهِ نَصِيبٌ -

ترجمہ: تم میں سے جب کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے تو اسے چاہیے کہ پردہ کر لے اگر وہ پردہ نہیں رکھے گا تو فرشتے حیا کرتے ہیں اور (اس گھر سے) نکل جاتے ہیں پھر شیطان آمو جو ہوتا ہے پس اگر ان دونوں کے لیے (اس جماع کی وجہ سے) کوئی اولاد لکھی ہے تو شیطان کا اس میں بھی ایک حصہ (اثراتِ شیطانی کا) شامل ہوتا ہے۔

[کنز العمال: جلد 16: صفحہ 146: رقم الحدیث 44827: مجمع البحرین فی زوائد العجمین: جلد 4: صفحہ 181: رقم الحدیث 2295: مجمع الزوائد: جلد 4: صفحہ 385: رقم الحدیث 7557: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 100: رقم

الحدیث 364]

فائدہ : مطلب یہ ہے کہ شیطان کی شرارت و نحوست بچے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔
 مسئلہ : میاں بیوی کا حالت خاص میں پردہ رکھنا مستحب اور مسنون ہے اور بچے کا شیطانی اثرات سے محفوظ رہنے کا ذریعہ ہے، اسی لئے مستحب ہے کہ جماع کے شروع میں یہ دعا پڑھے ”بِسْمِ اللّٰهِ جَنَّبْنَا الشَّيْطَانَ وَجَنَّبِ الشَّيْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا“ [کتاب الاذکار: امام نووی: جلد 2: صفحہ 328: رقم الحدیث 723] ورنہ تجربہ شاہد ہے کہ بچہ ام الصبیان اور پھر مرگی جیسی مہلک بیماریوں میں مبتلا رہے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يَسْتَحِي أَحَدُكُمْ مِنْ مَلَائِكَةِ الَّذِينَ مَعَهُ كَمَا يَسْتَحِي مِنْ رَجُلَيْنِ صَالِحَيْنِ مِنْ جِيرَانِهِ وَهُمَا مَعَهُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ -

ترجمہ: تم میں سے ہر ایک اپنے ان دونوں فرشتوں سے حیا کرے جو ان کے ساتھ ہوتے ہیں جس طرح سے وہ اپنے پڑوسیوں میں سے دو نیک انسانوں سے حیا کرتا ہے (اور ان کے سامنے کوئی غلط کام نہیں کرتا اور یہ دونوں فرشتے تو حیا کے زیادہ مستحق ہیں) کیونکہ یہ رات اور دن (ہر وقت) آدمی کے ساتھ ہوتے ہیں۔ [الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 100: رقم الحدیث 365: شعب الایمان: جلد 10: صفحہ 178: رقم الحدیث 7344]

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَلَمْ أَنهَكُم عَنِ التَّعَرِّي؟ أَلَمْ أَنهَكُم عَنِ التَّعَرِّي؟ إِنْ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ فِي نَوْمٍ وَيَقْظَةٍ إِلَّا جِئِن يَأْتِي أَحَدُكُمْ أَهْلُهُ أَوْ جِئِن يَأْتِي خَلَاتُهُ إِلَّا فَاسْتَحِيُوهُمَا إِلَّا فَاسْتَحِيُوهُمَا -

ترجمہ: کیا میں نے تم لوگوں کو بے پردگی سے منع نہیں کیا؟ کیا میں نے تم لوگوں کو بے پردگی سے منع نہیں کیا؟ تمہارے ساتھ وہ (فرشتے) ہیں جو تم سے الگ نہیں ہوتے، نہ نیند میں نہ بیداری میں، یاد رکھو جب بھی تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جائے یا قضائے

حاجت کو جائے تو ان دونوں (فرشتوں) سے حیا کرے، خبردار! ان دونوں کی عزت کرو۔
[شعب الایمان: جلد 10: صفحہ 179: رقم الحدیث 7345: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 100: رقم الحدیث

[366]

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ انسان کو قضائے حاجت اور بیوی کے ساتھ جماع کرنے کی حالت میں کراماً کاتبین کا احترام کرنا چاہیے اگر ایسا نہ کرے تو ان فرشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔
عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: يَجْتَنِبُ الْمَلَكُ الْإِنْسَانَ فِي مَوْطِنَيْنِ
عِنْدَ غَائِطِهِ وَعِنْدَ جَمَاعِهِ -

ترجمہ: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انسان فرشتے سے ننگ (ستر) کھولنے میں دو جگہوں پر اجتناب کرے، قضائے حاجت کے وقت اور جماع کے وقت۔

[الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 100: رقم الحدیث 367]

[یا ترجمہ یوں ہو سکتا ہے: فرشتے انسان سے دو جگہوں پر اجتناب کرتے ہیں، انسان کی قضائے

حاجت اور جماع کے وقت۔ عربی عبارت کا اسلوب اسی ترجمہ کا تقاضہ کر رہا ہے، واللہ اعلم ابو محمد غفرلہ]

فائدہ: اکثر یہی دو مقام ہیں جہاں ننگ (ستر) کھولنے کی ضرورت ہوتی ہے نیز علاج میں اتنا کپڑا ہٹایا جائے جتنے کی ضرورت ہے جبکہ علاج کی صرف یہی شکل ہو ورنہ بلا ضرورت شدید اس کی بھی اجازت نہیں اور تیسرا مقام غسل ہے۔

انتباہ: عوام بلکہ بعض خواص بھی اس کی احتیاط نہیں کرتے، حالانکہ انسان اشرف المخلوقات ہے اور نہ سہی کم از کم انسان اپنی شرافت کی لاج ہی رکھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ عَنِ التَّعَرِّيِّ فَاسْتَحْيُوا مِنْ مَلَائِكَةِ اللَّهِ الَّذِينَ مَعَكُمْ

الْكِرَامِ الْكَاتِبِينَ الَّذِينَ لَا يُفَارِقُونَكُمْ إِلَّا عِنْدَ أَحَدَى ثَلَاثِ حَاجَاتٍ، الْغَائِطُ
وَالْجَنَابَةُ وَالْغُسْلُ -

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ﷻ تمہیں بے پردگی سے منع فرماتا ہے، اللہ ﷻ کے ان فرشتوں کراماً کاتبین سے حیا کرو جو تمہارے ساتھ رہتے ہیں، جو تم سے علیحدہ نہیں ہوتے مگر تین ضرورتوں کے وقت، قضائے حاجت کے وقت، جنابت (جماع) کے وقت اور غسل کرتے وقت (کیونکہ ان تینوں اوقات میں انسان بطور ضرورت اپنا ننگ کھولتا ہے)۔

[مسند بزار: جلد 11: صفحہ 89: رقم الحدیث 4799: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 101: رقم الحدیث 368: مجمع الزوائد: جلد 1: صفحہ 375: رقم الحدیث 1454]

فائدہ: مذکورہ تینوں حالتوں میں انسان جتنا کوشش کر سکے اپنا ننگ ڈھانپے، ڈھانپنے کی ایک شکل یہ بھی ہے کہ جماع کے وقت میاں بیوی اپنے اوپر چادر یا الحاف اوڑھ لیا کریں اور غسل کے وقت کوئی کپڑا باندھ لیا کریں، عام بندوں میں یا میدان میں یا ندی دریا میں کپڑے اتار کر نہ نہائیں، نہ اس طرح سے جماع کریں اور قضائے حاجت کے وقت بقدر ضرورت کپڑا ہٹا لیا کریں۔

حکایت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ ایک مرتبہ ظہر کے وقت باہر نکلے تو ایک آدمی کو دیکھا جو وسیع میدان میں (کپڑے اتار کر) نہا رہا تھا تو آپ ﷺ نے اللہ ﷻ کی حمد و ثناء بیان کی پھر فرمایا:

أَمَا بَعْدُ! فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَكْرِمُوا الْكَاتِبِينَ الَّذِينَ مَعَكُمْ لَيْسَ يُفَارِقُونَكُمْ إِلَّا عِنْدَ إِحْدَىٰ مَنْزِلَتَيْنِ حَيْثُ يَكُونُ الرَّجُلُ عَلَىٰ خَلَائِهِ أَوْ يَكُونُ مَعَ أَهْلِهِ إِنَّهُمْ كِرَامٌ كَمَا سَمَّاهُمُ اللَّهُ تَعَالَىٰ فَلَيْسَتْ أَحَدُكُمْ عِنْدَ ذَلِكَ بِحَرَمٍ حَائِطٍ أَوْ بَيْعِيرَةٍ فَإِنَّهُمْ بِحَرَمٍ لَا يَنْظُرُونَ إِلَيْهِ -

ترجمہ: اللہ ﷻ کی تعریف کے بعد (میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ) اللہ تعالیٰ ﷻ سے ڈرو، کراماً کاتبین کی عزت کرو جو تمہارے ساتھ رہتے ہیں تم سے کبھی جدا نہیں ہوتے مگر دو

مقام پر (۱) جب آدمی قضائے حاجت میں ہوتا ہے (۲) یا اپنی بیوی کے ساتھ ہوتا ہے، یہ (فرشتے) عزت والے ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ ﷻ نے ان کا نام (بھی) ”کراما کاتبین“ ”عزت دار“ (اعمال لکھنے والے) رکھا ہے، ایسی ضرورت کے وقت تم میں کا ہر ایک دیوار کے پاس یا اپنے اونٹ (سواری) کے پاس پردہ کر لے کیونکہ یہ پردہ ہے اور یہ فرشتے اس کی طرف نہیں دیکھتے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 101: رقم الحدیث 369]

وہ اعمال جن سے کراما کاتبین کو اذیت پہنچتی ہے

حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

حَبَّذَا الْمُتَخَلِّلُونَ بِالْوُضُوءِ وَالْمُتَخَلِّلُونَ مِنَ الطَّعَامِ أَمَّا تَخْلِيلُ الْوُضُوءِ
فَالْمَضْمَضَةُ وَالِاسْتِنْشَاقُ وَبَيْنَ الْأَصَابِعِ وَأَمَّا تَخْلِيلُ الطَّعَامِ فَمِنَ الطَّعَامِ لِأَنَّهُ
لَيْسَ أَشَدَّ عَلَى الْمَلَائِكِينَ مِنْ أَنْ يَرِيَا بَيْنَ أَسْنَانِ صَاحِبِهِمَا طَعَامًا وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي -

ترجمہ: مبارک ہو وضو میں خلال کرنے والوں کو، مبارک ہو طعام میں خلال کرنے والوں کو، وضو میں خلال (کرنے کا معنی) کلی کرنا، ناک میں پانی چڑھانا اور (ہاتھوں اور پاؤں کی) انگلیوں کے درمیان خلال کرنا اور طعام میں خلال یہ ہے کہ کوئی چیز کھانے کی دانتوں میں رہ جائے (اس کو صاف کرنا) کیونکہ یہ ان دونوں فرشتوں کو زیادہ تکلیف دہ ہے کہ وہ اپنے ساتھی کے دانتوں میں کوئی چیز کھانے کی دیکھیں جب کہ وہ نماز بھی پڑھ رہا ہو۔

[مجمع الزوائد: جلد 1: صفحہ 324: رقم الحدیث 1199: مجمع البحرین: جلد 1: صفحہ 338: رقم الحدیث 419:

کنز العمال: جلد 9: صفحہ 133: رقم الحدیث 26088: الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 105: رقم الحدیث 383]

فائدہ: کوئی چیز کھانے کی انسان کے دانتوں میں رہ جائے یا رہ کر بدبو پیدا کر دے تو اس سے کراما کاتبین کو اذیت ہوتی ہے اور یہ بات عام ہے، چاہے نماز کی حالت ہو یا نماز سے باہر، یہی حال حقہ نوشی اور تمباکو کے استعمال اور سگریٹ اور پان جس میں تمباکو کی آمیزش ہو یونہی کچا پیاز، غرض یہ کہ منہ میں ہر طرح بدبو اور مکروہ و نفرت والی شے سے کراماً

کاتبین کو اذیت پہنچتی ہے، اسی لئے منہ کو ہر وقت صاف ستھرا بلکہ خوشبودار رکھنا چاہیے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

نَقُّوْا أَفْوَاهَكُمْ بِالْخِلَالِ فَإِنَّهَا مَجْلِسُ الْمَلَائِكِ الْكَرِيْمِيْنَ الْحَافِظِيْنَ
وَإِنَّ مِدَادَهُمَا الرِّيقُ وَقَلَمُهُمَا اللِّسَانُ وَلَيْسَ عَلَيْهِمَا شَيْءٌ أَضَرَّ مِنْ بَقَايَا الطَّعَامِ بَيْنَ
الْإِسْنَانِ -

ترجمہ: اپنے مونہوں کو انگلیوں کے ذریعہ (یا مسواک کے ذریعہ) صاف رکھو کیونکہ یہ
(مونہ) دونوں کراماً کاتبین حافظین فرشتوں کی نشست گاہ ہے ان کی سیاہی (انسان کی) تھوک
ہے اور ان کا قلم (انسان کی) زبان ہے اور فرشتوں پر دانتوں میں باقی رہنے والے طعام سے
زیادہ کوئی چیز تکلیف دہ نہیں ہے۔ [الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 105: رقم الحدیث 385]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ دَخَلَ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ مِئْزَرٍ لَعَنَهُ الْمَلَائِكَةُ -

ترجمہ: جو آدمی حمام میں بغیر تہبند کے داخل ہو اس پر کراماً کاتبین لعنت کرتے ہیں۔
فائدہ: مطلب یہ ہے کہ کسی بھی ایسی جگہ بغیر پردہ کے غسل کرنا جہاں سے لوگ اس کا
نگ (ستر) دیکھتے ہوں یا دیکھ سکیں جن کو اس کا نگ دیکھنا حرام ہو ایسے شخص پر کراماً کاتبین
لعنت فرماتے ہیں۔

انتباہ: اگر ایسی محفوظ جگہ پر بغیر تہبند کے بھی غسل کرے جہاں سے کوئی بھی اسے نہ دیکھ
سکے تب بھی کراماً کاتبین کو اس ننگے آدمی سے حیا آتی ہے اور تکلیف ہوتی ہے، اس لئے حمام
میں بھی کوئی ایسا کپڑا ضرور باندھ لینا چاہیے جس سے کم از کم ناف سے لے کر گھٹنوں تک کا
حصہ ڈھک جائے۔

[کنز العمال: جلد 9: صفحہ 170: رقم الحدیث 26619: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 105: رقم الحدیث 386]

بے باک مسلمان

اکثر اسلامی بھائی اور دینی برادری اسلامی مسائل پر عمل کرنے میں بے اعتنائی کرتے ہیں اور غسل کے معاملہ میں تو خصوصیت سے بے باک واقع ہوئے ہیں عوام تو ہیں ہی عوام، خواص کے اکثر کا یہی حال ہے کہ کمروں کو بند سمجھ کر ننگے نہاتے ہیں، انہیں یہ تصور تک بھی نہیں ہوتا کہ ان کے رفقاء زندگی (کرانا کاتبین) آپ کے متعلق کیا تصور فرمائیں گے۔

کرانا کاتبین علیہم السلام کا اجتماع

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يَتَعَاقِبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَمَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَيَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَصَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ رَبُّهُمْ وَهُوَ أَعْلَمُ: كَيْفَ تَرَكَتُمْ عِبَادِي؟ فَيَقُولُونَ: تَرَكَنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ وَآتَيْنَاهُمْ وَهُمْ يُصَلُّونَ -

ترجمہ: تمہارے پاس رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے آتے رہتے ہیں یہ فجر اور عصر کی نماز کے وقت جمع ہوتے ہیں پھر جنہوں نے تمہارے ساتھ رات گزاری وہ اوپر کو چلے جاتے ہیں تو ان سے اللہ تعالیٰ ﷻ پوچھتا ہے جب کہ وہ ان سے زیادہ باخبر ہے، تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا؟ تو وہ عرض کرتے ہیں ہم نے جب انہیں چھوڑا تو بھی وہ (صبح کی) نماز پڑھ رہے تھے اور جب ہم ان کے پاس گئے تو بھی وہ (عصر کی) نماز پڑھ رہے تھے۔

[بخاری شریف: کتاب التوحید: باب قول اللہ تعالیٰ تعرج الملائكة والروح الیہ: صفحہ 1498: رقم الحدیث 7429: مسلم شریف: کتاب المساجد ومواضع الصلوة: باب فضل صلاتی الصبح والعصر: صفحہ 284: رقم الحدیث 632: نسائی شریف: باب فضل صلاة الجماعة: صفحہ 83: رقم الحدیث 485: صحیح ابن حبان: جلد 5: صفحہ 28: رقم الحدیث 1736] قال أبو حاتم: فی هذا الخبر بیان واضح بأن ملائكة اللیل انما تنزل

وَالنَّاسُ فِي صَلَوةِ الْعَصْرِ وَحِينَئِذٍ تَصْعَدُ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ ضِدُّ قَوْلٍ مَنْ زَعَمَ أَنَّ
مَلَائِكَةَ اللَّيْلِ تَنْزِلُ بَعْدَ غُرُوبِ الشَّمْسِ -

ترجمہ: (حضرت امام ابن حبان اس جگہ) حضرت امام ابو حاتم کا قول نقل فرماتے ہیں
اس حدیث میں واضح بیان (موجود) ہے کہ رات کے فرشتے اس وقت نازل ہوتے ہیں
جب لوگ عصر کی نماز میں ہوتے ہیں اور اسی وقت دن کے فرشتے اوپر جاتے ہیں اور یہ
حدیث ان لوگوں کی بات کی مخالفت کر رہی ہے جو یہ کہتے ہیں کہ رات کے فرشتے سورج
غروب ہونے کے بعد اترتے ہیں۔ [صحیح ابن حبان: جلد 5: صفحہ 30: رقم الحدیث 1737]

”لَهُ مُعَقَّبَاتٌ“ کی تفسیر

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: ”لَهُ مُعَقَّبَاتٌ“ قَالَ: هُمُ
الْمَلَائِكَةُ تَعْقِبُ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ تَكْتُبُ عَلَى ابْنِ آدَمَ -

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضي الله عنه فرمان باری تعالیٰ جل جلاله ”لَهُ مُعَقَّبَاتٌ“ کی تفسیر
میں فرماتے ہیں: یہ وہ فرشتے ہیں جو رات اور دن کو آتے (جاتے) رہتے ہیں اور انسان کے
اعمال لکھتے ہیں۔

[تفسیر ابن ابی حاتم: جلد 7: صفحہ 2230: رقم الحدیث 12186: تفسیر ابن جریر طبری: جلد 13: صفحہ 458:

الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 90: رقم الحدیث 316]

سوال: علامہ قونوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

بعض بے دینوں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ ملائکہ اعمال کیسے لکھتے اور روحیں کیسے
قبض کرتے ہیں جبکہ تم نے روایت کیا ہے کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں
کتایا تصویر ہو اور نہ ہی اس جماعت کے ساتھ ہوتے ہیں جس میں کتایا گھنٹی ہو اور تم یہ بھی
پڑھتے ہو:

قُلْ يَتَوَفَّاكُم مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ ۝ (سورہ سجدہ: آیت ۱۱)

ترجمہ: تم فرماؤ تمہیں وفات دیتا ہے موت کا فرشتہ جو تم پر (اللہ کی طرف سے) مقرر ہے۔
تو ہونا تو یہ چاہئے کہ وہ آدمی نہ مرے جس کے پاس کتاب یا تصویر یا گھنٹی ہو اور نہ ہی اس کے اعمال لکھے جائیں۔

اور جب کوئی بیت الخلاء میں داخل ہوتا ہے تو کیا کراماً کا تبین اس کے ساتھ ہوتے ہیں یا نہیں اور وہ کہاں بیٹھتے ہیں اور کس شے پر بیٹھتے ہیں اور کس چیز سے لکھتے ہیں؟
جواب: یہ حدیث اس پر محمول ہے کہ یہ فرشتے اس گھر میں صاحب گھر کے اکرام، دعا اور برکت کے طور پر داخل نہیں ہوتے جس میں ان مذکورہ اشیاء میں سے کوئی شے ہو، یہ اس کی ممانعت نہیں کرتی کہ فرشتے کتابت اعمال اور قبض ارواح کے لیے داخل نہیں ہو سکتے اور یہ ہمیں قابل تسلیم ہے کیونکہ صاحب گھر کا بگاڑ نیک لوگوں کے دخول سے تو مانع ہو سکتا ہے جو اس کے دوست ہوں اور اس میں آکر پریشان ہوں لیکن وہ لوگ جو اس کے مخالف بگاڑ پیدا کرنے والے اور کوئی حق واجب وصول کرنے والے ہوں ان کو یہ صورتیں نہیں روک سکتیں۔

کتے میں دو دو جہیں ہیں جو حضرات اختیار کو ان کے اختیار سے مانع ہیں ایک تو یہ ظالم درندہ ہوتا ہے، دوسرا نجس ہوتا ہے، اس سے بے خوفی نہیں ہوتی کہ وہ برتن کو پلید کر دے یا بستر کو یا کھانے کو کہ اس کے مالک کو اس کا علم نہ ہو یا ہو جائے اور مصور اپنی تصویر سے اللہ تعالیٰ ﷻ کی تخلیق کا مقابلہ کرتا ہے جو بہت بڑا جرم ہے، اسی وجہ سے مصور لوگ روز قیامت سخت ترین عذاب میں مبتلا ہونگے جیسا کہ حدیث شریف میں ہے اور حضرات ملائکہ کرام ایسی اشیاء (کی صحبت) پر صبر کرنے سے اللہ تعالیٰ ﷻ سے بہت زیادہ خائف ہوتے ہیں، اسی لئے وہ ایسے گھر سے واپس ہو جاتے ہیں جس میں تصویر ہو۔

اور گھنٹی کے متعلق کہا گیا ہے کہ جنات اس کا میلان رکھتے اور اس کے پاس جمع ہوتے ہیں اور اونٹ میں جنات کی مشابہت ہے اور حدیث شریف میں بھی ہے کہ ”یہ (اونٹ) جنات سے پیدا کئے گئے ہیں“ اسی وجہ سے یہ بہت سے اوقات میں بلا سبب ظاہری بھاگنے لگتے ہیں ان کے اس بھاگنے کو اس پر محمول کیا جاتا ہے کہ شیاطین ان سے چھیڑ چھاڑ کرتے ہیں جس کے سبب یہ بھاگنے لگتے ہیں پس ان پر گھنٹیوں کا لٹکانا شیاطین کو دعوت دینے کی طرح اور ان کے سبب حاضری کی تاکید ہے تو جس نے اپنے لئے خدا تعالیٰ ﷻ کے دشمنوں کو بلانے کی ترجیح دی یا جن یا کتے کو سفر میں اپنی حفاظت کرنے کا اعتقاد رکھا تو وہ اس لائق ہے کہ اس کی حفاظت کے لئے اللہ تعالیٰ ﷻ اپنے فرشتوں اور دوستوں کو متعین نہ کرے لیکن یہ کتابت اعمال سے متعلق فرشتوں کو منع نہیں کرتے بلکہ یہ حالت اطاعت کے بجائے حالت معصیت میں زیادہ اولیٰ ہے۔

رہا حضرات کراماً کا تبین کا بیت الخلاء میں داخل ہونے کا سوال تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہمیں علم نہیں اور ہمارا عدم علم ہمارے دین میں عیب نہیں لگاتا، مجمل جواب یہ ہے کہ یہ دخول کے پابند ہیں ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ﷻ نے اس صورت میں ان پر اکرام فرمایا اور ان کو داخلی حالات کی اطلاع فرمائی ہو اور وہ اس کو ایسی ہی حالت میں کتابت کریں۔ (واللہ اعلم)

فائدہ : کراماً کا تبین کے بیٹھنے کے مقام کے متعلق اللہ تعالیٰ ﷻ فرماتا ہے ”عن الیمین وعن الشمال قعید“ یہ بھی محتمل ہے کہ حقیقی طور پر بیٹھنا مراد ہو یا بیٹھنے کو استعارۃ استعمال کیا گیا ہو، اس بارے میں ان کے حال کو اللہ ﷻ ہی خوب جانتا ہے۔

سوال : یہ کیا لکھتے ہیں اور کس شے پر لکھتے ہیں؟

جواب : ہمیں اس کا بھی علم نہیں، اتنا ضرور ہے کہ وہ ایسی شے پر لکھتے ہیں جو لپٹنے اور پھیلانے کا احتمال رکھتی ہو، چنانچہ اللہ تعالیٰ ﷻ کا ارشاد گرامی ہے:

وَنُخْرِجَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتَابًا يَلْقَاهُ مَنْشُورًا: (الاسراء: آیت ۱۳)

ترجمہ: اور اس کے لئے قیامت کے دن ایک نوشتہ نکالیں گے جسے کھلا ہوا پائے گا۔ وہ ذات جس نے ان کو پیدا کیا اور دوسروں کو بھی وہ اس سے عاجز نہیں کہ ان کے لکھنے کے لیے اوراق چمڑے اور ان چیزوں کے علاوہ کوئی شے پیدا فرمادے جس پر لوگ لکھا کرتے ہیں یا تو وہ ایسے قلم سے لکھتے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ ﷻ نے ان (دنیاوی) قلموں کے علاوہ پیدا کیا ہے اور وہ یا تو سیاہی سے لکھتے ہیں یا بغیر سیاہی کے لکھتے ہیں، اس کی حقیقت سے اللہ تعالیٰ ﷻ بخوبی آگاہ ہے۔

فائدہ : لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ۔

ترجمہ: جس گھر میں کتاب یا تصویر موجود ہو فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے۔

[بخاری شریف: کتاب بدء الخلق: باب اذا وقع الذباب في شراب احدكم: صفحه 672: رقم الحدیث 3322: مسلم شریف: کتاب اللباس: باب لا تدخل الملائكة بيتا فيه كلب: صفحه 1011: رقم الحدیث 2106: ابوداؤد شریف: باب في الصور: صفحه 741: رقم الحدیث 4152: ترمذی شریف: باب ما جاء ان الملائكة لا تدخل بيتا فيه صورة: صفحه 628: رقم الحدیث 2804: ابن ماجہ شریف: باب الصور في البيت: صفحه 606: رقم الحدیث 3649]

اس حدیث کے متعلق امام خطابی ”معالم السنن“ میں فرماتے ہیں:

اس سے مراد وہ فرشتے ہیں جو رحمت اور برکت لے کر نازل ہوتے ہیں، محافظین مراد نہیں ہیں کیونکہ وہ (انسان سے) علیحدہ نہیں ہوتے۔

فائدہ : کراما کاتبین کے بیت الخلاء میں جانے کے متعلق حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت میں ہے:

إِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ فِي نَوْمٍ وَيَقُظَةٍ إِلَّا حِينَ يَأْتِي أَحَدُكُمْ أَهْلَهُ
أَوْ حِينَ يَأْتِي خَلَاءَهُ۔

ترجمہ: تمہارے ساتھ کچھ فرشتے ایسے ہیں جو تم سے نیند اور بیداری کی حالتوں

میں بھی علیحدہ نہیں ہوتے مگر جس وقت تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے یا قضائے حاجت کے لئے جاتا ہے (تو الگ ہو جاتے ہیں)۔

[شعب الایمان: جلد 10: صفحہ 179: رقم الحدیث 7345: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 100: رقم الحدیث

[366

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی مرفوع حدیث ہے:

إِنَّ اللَّهَ يَنْهَاكُمْ عَنِ التَّعَرُّي فَاَسْتَحْيُوا مِنْ مَلَائِكَةِ اللَّهِ الَّذِينَ مَعَكُمْ
الْكِرَامِ الْكَاتِبِينَ الَّذِينَ لَا يُفَارِقُونَكُمْ إِلَّا عِنْدَ أَحَدَى ثَلَاثِ حَاجَاتٍ ، الْغَائِطُ
وَالْجَنَابَةُ وَالْغُسْلُ -

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جل جلالہ تمہیں بے پردگی سے منع فرماتا ہے، اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے ان فرشتوں کو راماً کاتبین سے حیا کرو جو تمہارے ساتھ رہتے ہیں، جو تم سے علیحدہ نہیں ہوتے مگر تین ضرورتوں کے وقت قضائے حاجت کے وقت جنابت (جماع) کے وقت اور غسل کرتے وقت (کیونکہ ان تینوں اوقات میں انسان بطور ضرورت اپنا ننگ کھولتا ہے)۔

[مسند بزار: جلد 11: صفحہ 89: رقم الحدیث 4799: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 101: رقم الحدیث 368: مجمع الزوائد: جلد 1: صفحہ 375: رقم الحدیث 1454]

عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : يَجْتَنِبُ الْمَلَكُ الْإِنْسَانَ فِي مَوْطِنَيْنِ
عِنْدَ غَائِطِهِ وَعِنْدَ جَمَاعِهِ -

ترجمہ: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انسان فرشتے سے ننگ (بستر) کھولنے میں دو جگہوں پر اجتناب کرے، قضائے حاجت کے وقت اور جماع کے وقت۔

[الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 100: رقم الحدیث 367]

[یا ترجمہ یوں ہو سکتا ہے: فرشتے انسان سے دو جگہوں پر اجتناب کرتے ہیں، انسان کے قضائے حاجت کے اور

جماع کے وقت۔ عربی عبارت کا اسلوب اسی ترجمہ کا تقاضہ کر رہا ہے، واللہ اعلم ابو محمد غفرلہ]

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ: لَا تَشْهَدُ الْمَلَائِكَةُ وَأَنْتَ عَلَى خَلَائِكَ -

ترجمہ: حضرت عطا رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: جب تو قضائے حاجت میں ہو تو فرشتے

پاس نہیں ہوتے۔ (ان دونوں آثار کا حکم مرفوع کا ہے)۔

[الحجباتک فی اخبار الملائک: صفحہ 100: رقم 367: مصنف ابی ابن شیبہ: جلد 1: صفحہ 209: رقم الحدیث 1228]

حکایت

کتب حنفیہ میں سے ”مقدمہ ابو اللیث“ میں ہے:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب بیت الخلاء میں داخل ہونے کا ارادہ کرتے تو

اپنی چادر بچھا دیتے اور فرماتے اے محافظ فرشتو! یہاں اس پر تشریف رکھو کیونکہ میں نے اللہ

تعالیٰ جل جلالہ سے معاہدہ کیا ہے کہ میں بیت الخلاء میں کوئی بات نہیں کروں گا۔

فائدہ: کرانا کاتبین فرشتوں کے بیٹھنے کا مقام اور کس شے سے لکھتے ہیں؟ تو حدیث

شریف میں ہے:

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِنَّ اللَّهَ لَطَفَ الْمَلَائِكَةَ

الْحَافِظِينَ حَتَّىٰ أَجْلَسَهُمَا عَلَى النَّاجِذِينَ وَجَعَلَ لِسَانَهُ قَلَمَهُمَا وَرِيقَهُ مِدَادَهُمَا -

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے حفاظت کرنے والے دونوں (کرانا کاتبین) فرشتوں کو

لطیف بنایا ہے حتیٰ کہ ان کو (انسان کے) دونوں ڈاڑھوں پر بٹھلایا ہے اس کی زبان کو ان کا قلم

اور اس کے لعاب کو ان کے لیے سیاہی بنایا ہے۔

[کنز العمال: جلد 14: صفحہ 161: رقم الحدیث 38976: جمع الجوامع: جلد 2: صفحہ 253: رقم الحدیث 5419:

تفسیر درمنثور: جلد 13: صفحہ 620: الحجباتک فی اخبار الملائک: صفحہ 91: رقم الحدیث 322]

یہاں ”ناجدین“ کا جو لفظ آیا ہے اس سے مراد آخری ڈاڑھیں ہیں اور حدیث میں ہے:

نَقُّوا أَفْوَاهَكُمْ بِالْخِلَالِ فَإِنَّهَا مَجْلِسُ الْمَلَائِكَةِ الْكَرِيمِينَ الْحَافِظِينَ وَإِنَّ

مِدَادَهُمَا الرِّيقُ وَقَلَمَهُمَا اللِّسَانُ وَكَيْسَ عَلَيْهِمَا شَيْءٌ أَضْرَّ مِنْ بَقَايَا الطَّعَامِ بَيْنَ الْأَسْنَانِ -

ترجمہ: اپنے مونہوں کو انگلیوں کے ذریعہ (یا سواک کے ذریعہ) صاف رکھو کیونکہ یہ (مونہ) دونوں کراماً کا تبین حافظین فرشتوں کی نشست گاہ ہے ان کی سیاہی (انسان کی) تھوک ہے اور ان کا قلم (انسان کی) زبان ہے اور فرشتوں پر دانتوں میں باقی رہنے والے طعام سے زیادہ کوئی چیز تکلیف دہ نہیں ہے۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 105: رقم الحدیث 385]

حضرت سفیان (بن عیینہ) رضی اللہ عنہ کا فرمان ہے:

دو فرشتے انسان کی ڈاڑھوں کے درمیان رہتے ہیں۔

حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

انسان کی زبان فرشتے کا قلم ہے اور اس کا لعاب ان کی سیاہی ہے۔ اس کا حکم بھی مرفوع کا ہے۔

سوال : زبان کا اُن کے قلم ہونے سے مراد زبان کا سبب کتابت ہونا ہے، اس لئے یہ ان کا آلہ ہوئی کیونکہ یہ وہی کچھ لکھتے ہیں جو وہ بولتی ہے۔

جواب :

(۱) کتابت صرف اقوال سے مخصوص نہیں کیونکہ یہ افعال، اعتقادات اور نیتیں بھی لکھتے ہیں۔

(۲) یہ تاویل زبان کے متعلق بہت بعید طور پر آسکتی ہے لیکن لعاب کے ان کی سیاہی بننے پر لاگو نہیں ہو سکتی جیسا کہ ظاہر ہے۔

اعمال نامہ کس پر لکھتے ہیں؟

رہا یہ مسئلہ! کہ فرشتے کس شے پر لکھتے ہیں؟

تو اس کے متعلق کوئی حدیث یا اثر وارد نہیں ہوا لیکن امام غزالی کی طرف منسوب

کتاب ”الدرة الفاخرة فی کشف علوم الاخرة“ میں ہے کہ مومن کا اعمال نامہ زعفران

کے پتے کا ہوگا اور کافر کا اعمال نامہ بیری کے پتے کا ہوگا۔ واللہ اعلم
 عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَلَّغْنِي أَنَّ مَا أَحَدٌ مِنْ بَنِي آدَمَ إِلَّا
 وَمَعَهُ خَمْسَةٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ ، وَاحِدٌ عَنْ يَمِينِهِ وَوَاحِدٌ عَنْ شِمَالِهِ وَوَاحِدٌ خَلْفَهُ
 وَوَاحِدٌ أَمَامَهُ وَوَاحِدٌ فَوْقَهُ يَدْفَعُ عَنْهُ مَا يَنْزِلُ مِنْ فَوْقٍ أَوْ مِنَ الْهَوَاءِ -

ترجمہ: حضرت ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے: کوئی
 انسان بھی ایسا نہیں مگر اس کے ساتھ پانچ فرشتے ہوتے ہیں ایک انسان کے دائیں، ایک
 بائیں، ایک پیچھے، ایک آگے اور ایک اوپر ہوتا ہے جو اوپر سے یا فضا سے نازل ہونے والی
 بلا سے دفاع کرتا ہے۔ [الحجباتک فی اخبار الملائک: صفحہ 106: رقم الحدیث 388]

عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى : "إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ
 عَتِيدٌ" قَالَ : مَلَكَانِ بَيْنَ نَابِي الْإِنْسَانِ ، قَالَ أَحْمَدُ : لَوْ لَمْ يَسْمَعْ الرَّجُلُ مِنَ الْعِلْمِ
 إِلَّا هَذَا لَكَانَ كَثِيرًا -

ترجمہ: حضرت سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ فرمان باری تعالیٰ ﴿إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ
 عَتِيدٌ﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ دو فرشتے ہیں جو انسان کی دو داڑھیوں کے
 درمیان ہوتے ہیں۔ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگر انسان نے علم کی کوئی بات نہ سنی ہو تو
 اس کے لیے یہی بات بھی بہت ہے (کہ ہر انسان کے ساتھ نگہبان فرشتے مقرر ہیں)۔

[الحجباتک فی اخبار الملائک: صفحہ 106: رقم الحدیث 389]

مغرب کی دو رکعت میں تعجیل کا فائدہ

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حَبَسُ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ مَشَقَّةٌ عَلَى الْمَلَائِكِينَ -

ترجمہ: مغرب کے بعد کی دو رکعت میں تاخیر کرنا کرنا کاتبین پر گراں گذرتا ہے۔

[کنز العمال: جلد 7: صفحہ 160: رقم الحدیث 19442: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 106: رقم الحدیث 390] فائدہ: کیونکہ دن کے کراماً کاتبین اور ہوتے ہیں اور رات کے اور، چونکہ دن کے فرشتے مغرب کی نماز کو انسان کے کامل طور پر ادا کرنے کے بعد آسمان پر چڑھتے ہیں، اس لئے اگر مغرب کی دو سنتوں میں تاخیر کی گئی تو یہ ان فرشتوں پر بھاری ہو جاتی ہیں، لہذا مغرب کے فرض ادا کرنے کے بعد ان سنتوں کی ادائیگی میں دیر نہیں کرنا چاہئے۔

حضرت ابو اویس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہم حضرت سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کے پاس ان کی آخری عمر میں مکہ میں بیٹھے تھے تو انہوں نے ہمیں حضرت یحییٰ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى لِلْمَلَائِكَةِ: إِذَا هَمَّ عَبْدِي بِحَسَنَةٍ فَاكْتُبُوهَا وَاحِدَةً فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا عَشْرًا وَإِذَا هَمَّ عَبْدِي بِسَيِّئَةٍ فَلَا تَكْتُبُوهَا فَإِنْ عَمِلَهَا فَاكْتُبُوهَا وَاحِدَةً۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جل جلالہ (کراماً کاتبین) فرشتوں سے فرماتا ہے: جب میرا بندہ کسی نیکی کا ارادہ کرے تو اس پر نیکی لکھ دیا کرو اور اگر وہ اس پر عمل بھی کر لے تو اس کے بدلے میں دس نیکیاں لکھ دیا کرو اور جب میرا کوئی بندہ کسی برائی کا ارادہ کرے تو اس کا گناہ نہ لکھا کرو اور اگر اس کا ارتکاب کر لے تو بس ایک گناہ لکھا کرو۔

[الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 106: رقم الحدیث 387]

ایک آدمی نے سوال کیا: اے ابو محمد! (یہ امام سفیان بن عیینہ رحمۃ اللہ علیہ کی کنیت ہے) کیا

یہ غیب جانتے ہیں (کہ ان کو نیکی بدی کی نیت کا بھی علم ہو جاتا ہے)؟

فرمایا: کراماً کاتبین غیب نہیں جانتے لیکن جب کوئی انسان کسی نیکی کا ارادہ کرتا

ہے تو اس کے منہ سے کستوری کی خوشبو آتی ہے جس سے یہ جان لیتے ہیں کہ اس نے نیکی کا

ارادہ کیا ہے اور جب کسی گناہ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے منہ سے بدبودار ہوا پھوٹی ہے جس سے وہ جان لیتے ہیں کہ اس نے گناہ کا ارادہ کیا ہے۔

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 106: رقم الحدیث 387]

مسئلہ : اگر انسان نیکی یا گناہ کرنے کا پختہ ارادہ کر لے تو اس کی نیکی بھی لکھی جاتی ہے اور گناہ بھی لکھا جاتا ہے اور جس نیکی یا گناہ کا پختہ ارادہ نہ کیا جائے بلکہ صرف وہم اور خیال کی حد تک ہو تو نہ گناہ لکھا جاتا ہے اور نہ نیکی۔

کرانا کا تبین علیہم (السلام) با ادب

کرانا کا تبین انسان کا ادب و احترام کرتے ہیں:

عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا خَتَمَ الرَّجُلُ الْقُرْآنَ قَبْلَ

الْمَلِكِ بَيْنَ عَيْنَيْهِ -

ترجمہ: حضرت سفیان ثوری رضی اللہ عنہ (مشہور محدث و فقیہ) فرماتے ہیں: جب کوئی آدمی

قرآن پاک کا ختم کرتا ہے تو (کرانا کا تبین) فرشتے اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ

[الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 101: رقم الحدیث 370]

دیتے ہیں۔

نگ (ستر) کھولنے والے سے فرشتہ الگ ہو جاتا ہے

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: مَنْ كَشَفَ عَوْرَتَهُ أَعْرَضَ عَنْهُ الْمَلِكُ -

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جس نے اپنا نگ کھولا اس سے فرشتہ

الگ ہو جاتا ہے۔ [مصنف ابی شیبہ: جلد 1: صفحہ 201: رقم الحدیث 1180: الحبائک فی اخبار الملائک:

صفحہ 101: رقم الحدیث 371]

قضائے حاجت کے وقت فرشتے ساتھ نہیں ہوتے

عَنْ عَطَاءٍ قَالَ : لَا تَشْهَدُ الْمَلَائِكَةُ وَأَنْتَ عَلَى خَلَائِكَ -

ترجمہ: حضرت عطاء رضی اللہ عنہ (مشہور تابعی مفسر رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں: جب تو قضائے

حاجت کی حالت میں ہو اس وقت تیرے پاس فرشتے (کراماتین) نہیں آتے۔

[الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 100: رقم الحدیث 367: مصنف ابی ابن شیبہ: جلد 1: صفحہ 209: رقم الحدیث

[1228

حالت طہارت میں بستر پر آنے والے

کے ساتھ فرشتے پیار کا اظہار کرتا ہے

عَنْ أَبِي صَالِحٍ الْحَنْفِيِّ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ قَالَ : إِذَا أَوَى الرَّجُلُ إِلَى فِرَاشِهِ

طَاهِرًا مَسَحَهُ الْمَلَكُ -

ترجمہ: حضرت ابو صالح الحنفی رضی اللہ عنہ (تابعی) فرماتے ہیں: جب کوئی انسان حالت

طہارت میں اپنے بستر پر لیٹتا ہے فرشتہ اس (کے جسم) پر (اپنا رحمت بھرا ہاتھ) پھیرتا ہے۔

[مصنف ابی شیبہ: جلد 1: صفحہ 216: رقم الحدیث 1272: الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 101: رقم الحدیث

[373

مریض کو اجر و ثواب کے مزید انعامات

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:

إِنَّ الْعَبْدَ إِذَا مَرِضَ يَقُولُ الرَّبُّ: عَبْدِي فِي وَتَأْقِي فَإِنْ كَانَ نَزَلَ بِهِ

الْمَرَضُ وَهُوَ فِي اجْتِهَادِهِ قَالَ: أُكْتُبُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ قَدْرَ مَا كَانَ يَعْمَلُ فِي اجْتِهَادِهِ

وَإِنْ كَانَ نَزَلَ بِهِ الْمَرَضُ فِي فِتْرَةٍ مِنْهُ قَالَ: أُكْتُبُ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مَا كَانَ فِي فِتْرَتِهِ -

ترجمہ: جب کوئی بندہ بیمار ہوتا ہے تو رب تبارک و تعالیٰ ﷻ فرماتا ہے: میرا بندہ میری قید (بیماری) میں ہے، جب اسے مرض لاحق ہو اور وہ (نیک اعمال میں) محنت کر رہا تھا، تو فرماتا ہے: اس کے لیے اتنا ثواب لکھتے رہو جتنا وہ اپنی محنت سے عمل کیا کرتا تھا اور اگر اس کو اس حالت میں مرض لاحق ہوا کہ وہ کوئی بھی نیک عمل نہیں کر رہا تھا تو اللہ تعالیٰ ﷻ فرماتا ہے: اس کے لیے اس کا اجر لکھو جو وہ اپنی فرصت میں کر رہا تھا (یعنی اگر وہ گناہ سے رُکا ہوا تھا تو اس کے لیے گناہ سے باز رہنے کا ثواب لکھتے رہو)۔ [شعب الایمان: جلد 12: صفحہ 372: رقم الحدیث 9466: الحباک فی اخبار الملائک: صفحہ 102: رقم الحدیث 374]

بیمار کی آرزو

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ہم رسول اکرم ﷺ کے پاس موجود تھے کہ آپ ﷺ نے تبسم فرمایا تو ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے کیوں تبسم فرمایا ہے؟ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

عَجِبْتُ لِلْمُؤْمِنِ وَجَزَعِهِ مِنَ السَّقْمِ وَلَوْ يَعْلَمُ مَا فِي السَّقْمِ أَحَبَّ أَنْ يَكُونَ سَقِيمًا حَتَّى يَلْقَى اللَّهَ -

ترجمہ: میں مومن سے اور اس کی بیماری میں گھبراہٹ سے حیران ہو رہا ہوں، اگر یہ بیماری کا اجر و ثواب جان لے تو پسند کرے کہ وہ بیمار پڑ جائے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ﷻ سے جا ملے (یعنی اسے موت آجائے)۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (پھر) رسول اللہ ﷺ نے اپنی نظر مبارک آسمان کی طرف بلند فرمائی پھر جھکالی ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے ایسا کیوں کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

عَجِبْتُ مِنْ مُلْكَيْنِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ نَزَلَا إِلَى الْأَرْضِ يَلْتَمِسَانِ عَبْدًا فِي

مُصَلَّاهُ فَلَمْ يَجِدَاهُ فَعَرَجَا إِلَى السَّمَاءِ إِلَى رَبِّهِمَا فَقَالَا : يَا رَبِّ ! كُنَّا نَكْتُبُ لِعَبْدِكَ
 الْمُؤْمِنِ فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ مِنَ الْعَمَلِ كَذَا وَكَذَا فَوَجَدْنَاهُ قَدْ حَبَسْتَهُ فِي حَبَالَتِكَ
 فَلَمْ نَكْتُبْ لَهُ شَيْئًا فَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى : اُكْتُبَا لِعَبْدِي عَمَلَهُ فِي يَوْمِهِ وَلَيْلَتِهِ وَلَا
 تَنْقِصُوهُ شَيْئًا عَلَى أَجْرِ مَا حَبَسْتَهُ وَلَهُ أَجْرُ مَا كَانَ يُعْمَلُ -

ترجمہ: میں فرشتوں میں سے ان دو فرشتوں پر حیران ہوں جو زمین پر نازل
 ہوئے اور ایک نیک آدمی کو اس کی جائے نماز پر تلاش کرتے رہے، جب اُسے نہ پایا تو اپنے
 رب تعالیٰ ﷻ کے پاس آسمان پر چلے گئے اور عرض کی: اے ہمارے پروردگار ﷻ! ہم
 تیرے (فلاں) مومن بندے کے رات دن کے ایسے ایسے اعمال لکھتے تھے اب ہم نے
 اُسے اس حالت میں پایا ہے کہ تو نے اُسے اپنی رسی (بیماری) میں جکڑ رکھا ہے، اس لیے ہم
 نے اس کا کوئی عمل نہیں لکھا تو اللہ تبارک و تعالیٰ ﷻ نے فرمایا: میرے بندے کے لیے اس
 کے دن رات کے عمل لکھتے رہو (جو وہ اپنی حالت صحت میں کیا کرتا تھا) اور میرے اُسے لاچار کر
 دینے سے اس کے اعمال صالحہ (کے لکھنے) میں اجر و ثواب کی کمی نہ کرو، اس کے لیے (نیک اعمال
 کا) وہی اجر ہے جو یہ (حالت صحت میں) کیا کرتا تھا۔

[کنز العمال: جلد 3: صفحہ 125: رقم الحدیث 6662/6684: مجمع الزوائد: جلد 3: صفحہ 23: رقم الحدیث 3814
 المطالب العالیہ لامام ابن حجر: جلد 11: صفحہ 54: رقم الحدیث 2451: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 102: رقم
 الحدیث 375]

فائدہ : اگر کوئی آدمی کسی بیماری اور عذر کی بنا پر کسی نیک عمل کے کرنے سے رہ جائے تو
 اللہ تعالیٰ ﷻ کے فضل سے امید ہے کہ وہ اب بھی اپنے بندوں پر ایسی کرم نوازی کرتا ہے کہ
 اسے اسی بیماری کی مشقت و کلفت کے اجر و ثواب کے علاوہ وہ نیکیاں بھی بدستور عطا فرماتا
 ہے جو بحالت صحت میں کرتا تھا مثلاً تہجد پڑھتا تھا، تلاوت قرآن کرتا تھا، دُرود و سلام پڑھتا
 تھا وغیرہ ان سب اعمال کا اجر و ثواب اسے عطا ہوتا رہے گا۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لَيْسَ مِنْ عَمَلِ يَوْمٍ إِلَّا وَهُوَ يُحْتَمُّ عَلَيْهِ وَإِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: يَا رَبَّنَا! عَبْدُكَ فُلَانٌ قَدْ حَبَسْتَهُ، فَيَقُولُ الرَّبُّ: اِحْتَمُوا لَهُ عَلَى مِثْلِ عَمَلِهِ حَتَّى يَبْرَأَ أَوْ يَمُوتَ -

ترجمہ: روزانہ کا کوئی (نیک) عمل ایسا نہیں جس کو تمام کر کے (اگر کوئی) مومن (سخت) بیمار ہو جائے (جس سے نیک اعمال کرنے کی ہمت نہ ہو) تو فرشتے عرض کرتے ہیں، اے ہمارے پروردگار صلی اللہ علیہ وسلم! تو نے اسے (نیک اعمال کرنے سے) بے بس کر دیا ہے؟ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتا ہے جس طرح کا اس نے (نیک) عمل کیا تھا تم اس کے (اس روز کا) عمل بھی اسی طرح کا تحریر کر دو یہاں تک کہ یہ (اپنے اس مرض سے) نجات پالے یا اسے موت آجائے۔

[مجمع الزوائد: جلد 3: صفحہ 21: رقم الحدیث 3708: کنز العمال: جلد 3: صفحہ 124: رقم الحدیث 6663: مسند امام احمد بن حنبل: جلد 28: صفحہ 553: رقم الحدیث 17316: مستدرک للحاکم: جلد 4: صفحہ 450: رقم الحدیث 7936: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 102: رقم الحدیث 376]

قبور پر مجاور فرشتے علیہم السلام

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ وَكُلَّ بَعْبُدِهِ الْمُؤْمِنِ مَلَائِكِينَ يَكْتُبَانِ عَمَلَهُ فَإِذَا مَاتَ قَالَ الْمَلَائِكَةُ اللَّذَانِ وَكُلَّابِهِ: قَدْ مَاتَ فَأَذَّنَ لَنَا أَنْ نَصْعَدَ إِلَى السَّمَاءِ؟ فَيَقُولُ اللَّهُ: سَمَائِي مَمْلُوءَةٌ مِنْ مَلَائِكَتِي يُسَبِّحُونِي، فَيَقُولَانِ: أَفَنَقِيمُ فِي الْأَرْضِ؟ فَيَقُولُ اللَّهُ: أَرْضِي مَمْلُوءَةٌ مِنْ خَلْقِي يُسَبِّحُونِي، فَيَقُولَانِ: فَايْنِ؟ فَيَقُولُ: قَوْمًا عَلَى قَبْرِ عَبْدِي فَسَبِّحَانِي وَاحْمَدَانِي وَكَبِّرَانِي وَهَلِّلَانِي وَاكْتُبَا ذَلِكَ لِعَبْدِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ -

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ﷻ نے دو فرشتوں کو اپنے مومن بندے کے سپرد کر رکھا ہے جو اس کے اعمال (خیر و شر) لکھتے رہتے ہیں، جب یہ انسان فوت ہو جاتا ہے تو یہ دونوں فرشتے جو مومن کے سپرد کئے گئے تھے کہتے ہیں: (اے ہمارے پروردگار ﷻ!) یہ شخص تو اب وفات پا چکا ہے تو ہمیں اجازت مرحمت فرما کہ ہم آسمان کی طرف عروج کریں؟ اللہ تعالیٰ ﷻ فرماتا ہے: میرا آسمان میرے فرشتوں سے پُر ہے جو میری تسبیح بیان کرتے ہیں، تو وہ عرض کرتے ہیں کیا: ہم زمین پر ٹھہرے رہیں؟ اللہ تعالیٰ ﷻ فرماتا ہے: زمین بھی میری مخلوق سے بھری ہوئی ہے جو میری تسبیح پڑھتی ہے، تو وہ عرض کرتے ہیں: ہم کہاں رہیں؟ اللہ تعالیٰ ﷻ فرماتا ہے: تم میرے اس بندے کی قبر پر رُکے رہو اور میری تسبیح، تعریف، کبریائی اور کلمہ طیبہ کہتے رہو اور یہ سب کچھ میرے اسی بندے کے لیے قیامت تک کے لئے لکھتے رہو (جس طرح کہ اس کی زندگی میں تم اس کے اعمال لکھا کرتے تھے)۔

[کنز العمال: جلد 15: صفحہ 316: رقم الحدیث 42960: المطالب العالیہ لامام ابن حجر عسقلانی: جلد 12: صفحہ 305: رقم الحدیث 2879: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 103: رقم الحدیث 377: کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 979: رقم الحدیث 503]

فائدہ: امام دارقطنی نے اپنی کتاب ”الافراد“ میں روایت کی ہے جس میں یہ اضافہ بھی ہے: جب کافر مرتا ہے تو یہ فرشتے آسمان کی طرف عروج کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ﷻ ان سے فرماتا ہے: تم (یہاں) کیوں آئے ہو؟ تو وہ عرض کرتے ہیں: اے پروردگار! ﷻ تو نے اپنے بندے کی روح قبض کر لی ہے، اس لئے ہم تیرے ہاں لوٹ آئے، اللہ تعالیٰ ﷻ ان سے فرماتا ہے: تم اس (کافر) کی قبر کی طرف لوٹ جاؤ اور قیامت تک اس پر لعنت بھیجو کیونکہ اس نے مجھے جھٹلایا تھا اور میرا منکر ہوا تھا، میں تمہاری اس لعنت کو عذاب بنا کر روز قیامت اس پر مسلط کروں گا۔

مزارات کی حاضری و مجاوری

اہلسنت کی انبیاء عظام و اولیاء کرام سے محبت و عقیدت کی بنا پر مزارات اور عام قبور پر آنے جانے بلکہ چند راتیں گزارنے کی عادت ہے، انہیں مخالفین شرک و بدعت کے فتویٰ سے داغتے ہیں ان کے جواب میں ہمارے اکابر کی تصانیف بکثرت ہیں، مخالفین کو جواب کے لئے کراما کاتبین کا تا قیامت قبور پر اوقات گزارنا بحکم الہی ہے، اس سے ثابت ہوا کہ مزارات و قبور کی حاضری و مجاوری نہ شرک ہے نہ بدعت بلکہ بحکم الہی اس میں اجر و ثواب ہے۔

کراما کاتبین علیہم السلام کا الوداعی خطاب

عَنْ وَهَيْبِ بْنِ الْوَرْدِ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ : بَلَّغْنَا أَنَّهُ مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ حَتَّى يَتَرَأَى لَهُ الْمَلَكَانِ اللَّذَانِ كَانَا يَحْفَظَانِ عَلَيْهِ عَمَلَهُ فِي الدُّنْيَا فَإِنْ كَانَ صَحِبَهُمَا بِطَاعَةِ اللَّهِ قَالَا لَهُ : جَزَاكَ اللَّهُ عَنَّا مِنْ جَلِيسٍ خَيْرًا فَرُبَّ مَجْلِسٍ صِدْقٍ قَدْ أَجْلَسْتَنَاهُ وَعَمَلٍ صَالِحٍ قَدْ أَحْضَرْتَنَاهُ وَكَلَامٍ حَسَنِ قَدْ أَسْمَعْتَنَاهُ فَجَزَاكَ اللَّهُ تَعَالَى عَنَّا مِنْ جَلِيسٍ خَيْرًا وَإِنْ كَانَ صَحِبَهُمَا بِغَيْرِ ذَلِكَ مِمَّا لَيْسَ لِلَّهِ تَعَالَى فِيهِ رِضًا قَلْبًا عَلَيْهِ الثَّنَاءُ فَقَالَا : لَا جَزَاكَ اللَّهُ عَنَّا مِنْ جَلِيسٍ خَيْرًا فَرُبَّ مَجْلِسٍ سُوءٍ قَدْ أَجْلَسْتَنَاهُ وَعَمَلٍ غَيْرِ صَالِحٍ قَدْ أَحْضَرْتَنَاهُ وَكَلَامٍ قَبِيحٍ قَدْ أَسْمَعْتَنَاهُ فَلَا جَزَاكَ اللَّهُ عَنَّا مِنْ جَلِيسٍ خَيْرًا قَالَ : فَذَاكَ شُحُوصٌ بَصَرَ الْمَيِّتِ إِلَيْهَا -

ترجمہ: حضرت وہیب بن الورد (تابعی) نے فرمایا کہ مجھے حدیث پہنچی ہے کہ کوئی میت بھی جب فوت ہونے لگتی ہے تو اسے اس کے کراما کاتبین نظر آتے ہیں اگر تو اس آدمی نے ان کی ہم نشینی اللہ تعالیٰ ﷻ کی اطاعت میں گزاری تھی تو یہ فرشتے اس کو مخاطب کر کے کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ ﷻ تجھے ہماری طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے تو (ہمارا) بہترین

ہم نشین تھا، بہت سی نیک مجلسوں میں تو نے ہمیں ہم نشین بنایا اور نیک اعمال ہمارے سامنے لایا اور نیک باتیں سنوائیں، اللہ تعالیٰ ﷻ بہترین ہم نشین کو ہماری طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے اور اگر اس نے اچھی صحبت اختیار نہ کی اور اس میں اللہ تعالیٰ ﷻ کی خوشنودی بھی نہیں تھی تو اس کی تعریف کی بجائے یہ کہتے ہیں: تجھے اللہ تعالیٰ ﷻ ہماری طرف سے بہترین ہم نشینی کی جزائے خیر نہ دے، تو نے ہمیں اکثر بری مجالس میں بٹھایا اور برے اعمال ہمارے سامنے پیش کئے اور گندی باتیں سنائیں، اللہ تعالیٰ ﷻ تجھے ہماری طرف سے بہترین ہم نشینی کی جزائے خیر نہ دے، بس اسی وقت جب یہ گناہگار یہ باتیں سنتا ہے تو اس کی آنکھیں ان کی طرف کھلی کی کھلی رہ جاتی ہیں۔ [شرح الصدور: الباب الخامس عشر: صفحہ 63: رقم الحدیث 71: الحجابک فی اخبار الملائک: صفحہ 104: رقم الحدیث 380]

فائدہ: مردے کی مرتے وقت عموماً آنکھیں کھلی ہوئی نظر آتی ہیں، اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ وہ اپنے ہمیشہ کے ساتھیوں کراماً کاتبین کی تقریر سننے میں مشغول ہوتا ہے پھر انہیں بند کرنے کا حکم ہے کہ وہ ہمیشہ کھلی کی کھلی نہ رہ جائیں اور ایسا ہونا عیب ہے۔

حضرت سفیان (بن عیینہ) رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جب کسی مومن انسان پر موت طاری ہوتی ہے تو وہ فرشتے جو اس کے ساتھ ایام زندگانی میں محافظ (اور کراماً کاتبین) کے طور پر رہتے تھے، اس کے اہل خانہ کے آہ و فغاں کے وقت کہتے ہیں: ہمیں بھی موقعہ دو تا کہ ہم بھی اپنے رفیق کی اپنے علم کے مطابق تعریف بیان کریں، اس کے بعد وہ کہتے ہیں: اللہ تعالیٰ ﷻ تجھ پر رحم فرمائے اور جزائے خیر عطا کرے تو اطاعت خداوندی میں چست تھا، اب تیری وفات کے بعد تیرا ذکر فرشتوں میں کرتے رہیں گے اور جب کسی بدکار پر موت طاری ہوتی ہے اور اس کے اہل خانہ روتے چلاتے ہیں تو کراماً کاتبین (محافظین) فرشتے کہتے ہیں: ہمیں بھی موقعہ دو کہ ہم اپنے رفیق کی اپنے علم کے مطابق تعریف کریں، اس کے بعد وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ﷻ

تجھ پر غضب فرمائے کہ تو اطاعت خداوندی میں سست تھا۔ [شرح الصدور: الباب الخامس عشر: صفحہ 64: رقم الحدیث 72: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 104: رقم الحدیث 381]

تکیرین یعنی منکر تکیر ملائکہ علیہم السلام

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے ”شرح الصدور“ میں لکھا ہے: اس سلسلہ میں احادیث متواترہ موجود ہیں، مندرجہ ذیل اصحاب رضی اللہ عنہم کی روایات سے ان احادیث کی تائید ہوتی ہے: حضرت انس، براء، تمیم داری، بشیر بن کمال، ثوبان، جابر بن عبد اللہ، عبد اللہ بن رواحہ، عبادہ بن صامت، حذیفہ، ضمیرہ بن حبیب، ابن عباس، ابن عمر، ابن مسعود، عثمان بن عفان، عمرو بن عاص، معاذ بن جبل، ابو امامہ، ابو الدرداء، ابو رافع، ابو سعید خدری، ابو قتادہ، ابو ہریرہ، ابو موسیٰ، اسماء و عائشہ (رضی اللہ عنہم)۔

[شرح الصدور: باب 24: صفحہ 87]

سماع موتی

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: إِنْ الْعَبْدَ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَتَوَلَّى عَنْهُ أَصْحَابُهُ إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قُرْعَ نِعَالِهِمْ قَالَ: يَأْتِيهِ مَلَكَانِ فَيُقْعِدَانِهِ فَيَقُولَانِ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللَّهِ وَرَسُولُهُ فَيُقَالُ لَهُ أَنْظِرْ أَلِي مَقْعَدِكَ مِنَ النَّارِ قَدْ أَبَدَلَكِ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا قَالَ قَتَادَةُ: وَذَكَرْنَا أَنَّهُ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ ذِرَاعًا وَيَمْلَأُ عَلَيْهِ خِضْرًا وَأَمَّا الْمُنَافِقُ وَالْكَافِرُ فَيُقَالُ لَهُ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ: لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيُقَالُ: لَا دَرِيْتَ وَلَا تَلَيْتَ وَيُضْرَبُ بِمَطَارِقٍ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ -

ترجمہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: جب لوگ مردے کو قبر میں رکھ کر چلتے ہیں تو وہ مردہ اُن کے جوتوں کی آواز سنتا ہے پھر دو فرشتے آ کر اس کو بٹھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تیرا اس مقدس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو تم ہی لوگوں میں رہتا تھا جس کا نام (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تھا؟ تو اگر وہ مومن ہوگا تو کہے گا، میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے بندے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پھر اس سے کہا جائے گا تو اپنا جہنم کا ٹھکانہ دیکھ، اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اس کے عوض تجھے بہشت عطا کیا ہے تو وہ دونوں کو دیکھتا ہے اور اس کی قبر سترگز وسیع کر دی جاتی ہے اور اس میں سبزہ زار بنا دیا جاتا ہے پھر منافق اور کافر سے بھی یہی سوال ہوتا ہے تو وہ جواب دیتے ہیں کہ مجھے تو کوئی علم نہیں، جو لوگ کہتے تھے میں وہی کہتا تھا، یہ سن کر فرشتے اسے جواب دیتے ہیں کہ تو تو کچھ نہیں جانتا پھر اسے لوہے کے گرزوں سے پیٹا جاتا ہے جس کو انسان و جنات کے علاوہ سب ہی سنتے ہیں۔

[بخاری شریف: کتاب الجنائز: باب ماجاء فی عذاب القبر: صفحہ 277: رقم الحدیث 1374: مسلم شریف: کتاب الجنائز: باب عرض مقعد المیت: صفحہ 1313: رقم الحدیث 2870: ابوداؤد شریف: کتاب الجنائز: باب المشی بین القبور: صفحہ 581: رقم الحدیث 3231: نسائی شریف: کتاب الجنائز: باب التسهیل فی غیر السبئیہ: صفحہ 327: رقم الحدیث 2049: شرح الصدور: باب 24: صفحہ 88: رقم الحدیث 1]

عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ رَفَعَهُ قَالَ : يَدْخُلُ مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ عَلَى الْمَيِّتِ فِي قَبْرِهِ فَيَقْعَدَانِهِ فَإِنْ كَانَ مُؤْمِنًا قَالَا : مَنْ رَبُّكَ ؟ قَالَ : اللَّهُ : قَالَا : مَنْ نَبِيِّكَ ؟ قَالَ : مُحَمَّدٌ : قَالَا : وَمَنْ إِمَامُكَ ؟ قَالَ : الْقُرْآنُ ، فَيُوسَّعَانِ عَلَيْهِ قَبْرَهُ وَإِنْ كَانَ كَافِرًا يَقُولَانِ لَهُ : مَنْ رَبُّكَ ؟ قَالَ : لَا أَدْرِي ، قَالَ : مَنْ نَبِيِّكَ ؟ قَالَ : لَا أَدْرِي ، وَمَنْ إِمَامُكَ ؟ قَالَ : لَا أَدْرِي ، فَيَضْرِبَانِهِ بِالْعُمُودِ ضَرْبَةً حَتَّى يَلْتَهَبَ الْقَبْرُ نَارًا وَيَضِيقُ عَلَيْهِ حَتَّى تَخْتَلِفَ أَضْلَاعُهُ ۔

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ منکر و نکیر میت کی قبر میں داخل

ہو کر اس کو بٹھلاتے ہیں تو اگر وہ مومن ہوتا ہے تو اس سے دریافت کرتے ہیں من ربك؟ (تیرا رب کون ہے) تو وہ کہتا ہے ”اللہ تعالیٰ جل جلالہ“ پھر وہ پوچھتے ہیں من نبیک؟ (تیرا نبی کون ہے) وہ کہتا ہے ”محمد ﷺ“ پھر پوچھتے ہیں من امامک؟ (تیرا امام کون ہے؟) وہ کہتا ہے ”قرآن“ پھر وہ اس کی قبر کو کشادہ کر دیتے ہیں پھر یہی سوالات کافر سے کئے جاتے ہیں لیکن وہ ہر سوال کے جواب میں لا ادری (میں نہیں جانتا؟) کہتا ہے تو اس کو خوب زد و کوب کیا جاتا ہے، جس سے آگ کے شعلے نکلتے ہیں اور تمام قبر کو آگ سے بھر دیتے ہیں پھر اس کی قبر کو اتنا تنگ کیا جاتا ہے کہ اس کی پسلیاں ٹوٹ جاتی ہیں۔

[الفردوس بما ثور الخطاب: جلد 5: صفحہ 509: رقم الحدیث 8916: شرح الصدور: باب 24: صفحہ 88: رقم الحدیث 3] حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

إِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ أَتَاهُ مَلَكَانِ أَرْقَانِ يُقَالُ لِأَحَدِهِمَا: مُنْكَرٌ وَ لِلْآخِرِ نَكِيرٌ،
فَيَقُولَانِ: مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هَذَا الرَّجُلِ؟ فَيَقُولُ: مَا كَانَ يَقُولُ هُوَ عَبْدُ اللَّهِ
وَرَسُولُهُ، فَيَقُولَانِ: قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُولُ هَذَا، ثُمَّ يُفْسَحُ لَهُ فِي قَبْرِهِ سَبْعُونَ
ذِرَاعًا فِي سَبْعِينَ ثُمَّ يُنَوِّرُ لَهُ فِيهِ فَيُقَالُ لَهُ: نَمَّ، فَيَقُولُ: أَرْجِعْ إِلَى أَهْلِي فَأَخْبِرْهُمْ؟
فَيَقُولُ: نَمَّ كَنُومَةَ الْعُرُوسِ الَّذِي لَا يُوقِظُهُ إِلَّا أَحَبُّ أَهْلِهِ إِلَيْهِ حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ مِنْ
مَضْجَعِهِ ذَلِكَ فَإِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ: سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ: فَقُلْتُ مِثْلَهُ لَا أُدْرِي
فَيَقُولُونَ: قَدْ عَلِمْنَا أَنَّكَ تَقُولُ ذَلِكَ فَيُقَالُ لِلْأَرْضِ: التَّمِيمِي عَلَيْهِ فَتَلْتِمُّ عَلَيْهِ
فَتَخْتَلِفُ أَضْلَاعُهُ فَلَا يَزَالُ فِيهَا مُعَذَّبًا حَتَّى يَبْعَثَهُ اللَّهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذَلِكَ۔

ترجمہ: جب میت قبر میں رکھی جاتی ہے تو اس کے پاس دو نیلگوں فرشتے آتے ہیں، ایک کا نام منکر ہے دوسرے کا نکیر، تو وہ میت کو کہتے ہیں ”تو اس آدمی (حضور ﷺ) کے متعلق کیا کہتا ہے؟ تو وہ (وہی) کہتا ہے جو (دنیا میں) کہا کرتا تھا کہ یہ اللہ جل جلالہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، تو وہ کہتے ہیں ہم (تمہارے نیک آثار یا اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی اطلاع سے) جانتے

تھے کہ تم یہی جواب دے گا، اس کے بعد اس کی قبر ستر ہاتھ وسیع کر دی جاتی ہے اور اسے اس کے لئے (نور سے) منور کر دیا جاتا ہے اور اسے کہا جاتا ہے: سو جاؤ جیسے دو لہن سوتی ہے، جسے کوئی نہیں جگاتا سوائے اُس کے جو اس کے متعلقین میں سے زیادہ پسندیدہ ہو، یہاں تک کہ اسے اُس کے اس ٹھکانے سے اللہ تعالیٰ ﷻ ہی اٹھائے، تو وہ کہتا ہے میں اپنے متعلقین کے پاس لوٹنا چاہتا ہوں تاکہ انہیں (اپنے انجام خیر کی) اطلاع کروں تو (ان میں سے ایک فرشتہ) کہتا ہے (نہیں اب دنیا میں واپس نہیں جاسکتے، یہیں رہو اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے لطف اٹھاؤ)۔

اور اگر وہ (میت) منافق (ہوتی) ہے تو جواب دیتی ہے میں نے لوگوں سے سنا تھا جو وہ کہا کرتے تھے میں بھی اسی طرح کہہ دیا کرتا تھا میں (آپ کے سوال کا جواب) نہیں جانتا۔ تو وہ کہتے ہیں ہم بھی جانتے تھے کہ تو یہی جواب دے گا پھر زمین کو کہا جاتا ہے کہ اس پر مل جا، تو وہ اس پر مل جاتی ہے اور اس کی پسلیاں توڑ دیتی ہے بس وہ اسی (قبر میں یا اسی حالت) میں عذاب میں رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ﷻ اسے اس کے اس ٹھکانے سے (روز قیامت میں) اٹھائے گا۔

[ترمذی شریف: کتاب الجنائز: باب ماجاء فی القبر: صفحہ 253: رقم الحدیث 1071: موارد النظم: جلد 3: صفحہ 55: رقم الحدیث 780: اثبات عذاب القبر للبیہقی: صفحہ 61: رقم الحدیث 67: کتاب الشریعہ آجری: جلد 3: صفحہ 1288: رقم الحدیث 858: شرح الصدور: باب 24: صفحہ 97: رقم الحدیث 36: الجہانک فی اخبار الملائک: صفحہ 86: رقم الحدیث 302]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ میں شریک ہوئے جب آپ ﷺ اس کے دُفن سے فارغ ہوئے اور لوگ واپس جا رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

إِنَّهُ الْآنَ يَسْمَعُ خَفَقَ نِعَالِكُمْ أَتَاهُ مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ أَعْيُنُهُمَا مِثْلُ قُدُورِ
النُّحَاسِ وَأَنْبَابُهُمَا مِثْلُ صِيَاصِيِ الْبَقْرِ وَأَصْوَاتُهُمَا مِثْلُ الرَّعْدِ فَيَجْلِسَانِهِ فَيَسْأَلَانِهِ
مَا كَانَ يَعْبُدُ؟ وَمَنْ كَانَ نَبِيُّهُ؟ فَإِنْ كَانَ مِمَّنْ يَعْبُدُ اللَّهَ قَالَ: كُنْتُ أَعْبُدُ اللَّهَ
وَنَبِيَّ مُحَمَّدٍ ﷺ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ فَأَمَنَّا بِهِ وَاتَّبَعْنَاهُ فَيُقَالُ لَهُ: عَلَى الْيَقِينِ حَيْثُ

وَعَلَيْهِ مِتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ وَيُوسَعُ لَهُ فِي حُفْرَتِهِ وَإِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّكِّ قَالَ : لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ فَيُقَالُ لَهُ : عَلَى الشَّكِّ حَيِّتَ وَعَلَيْهِ مِتَّ وَعَلَيْهِ تُبْعَثُ ثُمَّ يُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى النَّارِ -

ترجمہ: یہ اس وقت تمہارے جوتوں کی آہٹ سن رہا ہے اس کے پاس منکر اور نکیر آئے ہیں، جن کی آنکھیں تانے کی دیگوں جیسی (بڑی اور خوفناک) ہیں، ان کی ڈاڑھیں نیل کے سینگوں جیسی (بڑی اور خوفناک) ہیں اور ان کی آوازیں بادل کی گرج جیسی (خطرناک) ہیں، یہ اسے بٹھا لیتے اور سوال کرتے ہیں کہ وہ کس کی عبادت کرتا تھا تو کہے گا ”میں اللہ جل جلالہ کی عبادت کرتا ہوں اور میرے نبی محمد ﷺ ہیں، جو ہمارے پاس معجزات لے آ کر آئے، پس ہم آپ ﷺ پر ایمان لائے اور ان کی پیروی کی“ تو اسے یقین کے لہجے میں کہا جائے گا: تجھے خوش آمدید ہو، اسی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے اور اس کی قبر فراخ کر دی جاتی ہے اور اگر اہل شک منافقین اور کافرین میں سے تھا تو کہے گا مجھے کچھ علم نہیں، میں نے لوگوں سے سنا، جو وہ کہتے تھے میں نے بھی (وہی) کہہ دیا تھا تو اسے شک (کے لہجے) میں کہا جائے گا تو نے اچھا کیا؟ تو اسی پر مرا (اب تو) اسی حالت پر (روز قیامت میں) اٹھے گا پھر اس کے لئے (قبر سے) دوزخ کی طرف ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔

[مجمع البحرین: جلد 2: صفحہ 439: رقم الحدیث 1319: مجمع الزوائد: جلد 3: صفحہ 136: رقم الحدیث 4276:

الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 86: رقم الحدیث 303]

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ

ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ ابْنَ آدَمَ لَفِي غَفْلَةٍ عَمَّا خَلَقَ اللَّهُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِذَا أَرَادَ خَلْقَهُ قَالَ

لِمَلِكٍ : أَكْتُبُ رِزْقَهُ أَكْتُبُ أَثَرَهُ أَكْتُبُ أَجَلَهُ أَكْتُبُ شَقِيئًا أَمْ سَعِيدًا، ثُمَّ يَرْتَفِعُ ذَلِكَ

الْمَلِكُ وَيَبْعَثُ اللَّهُ مَلَكًا فَيَحْفَظُهُ حَتَّى يُدْرِكَ ثُمَّ يَرْتَفِعُ ذَلِكَ الْمَلِكُ ثُمَّ يُوَكَّلُ اللَّهُ بِهِ

مَلَکَیْنِ یَکْتُبَانِ حَسَنَاتِهِ وَسَیِّئَاتِهِ فَاِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ اِرْتَفَعَ ذَلِکَ الْمَلَکَانِ وَجَاءَهُ
 مَلْکُ الْمَوْتِ لِيَقْبِضَ رُوْحَهُ فَاِذَا دَخَلَ قَبْرَهُ رُدَّ الرُّوْحُ فِیْ جَسَدِهِ وَجَاءَهُ مَلْکَا
 الْقَبْرِ فَاَمْتَحَنَاهُ ثُمَّ يَرْتَفِعَانِ فَاِذَا قَامَتِ السَّاعَةُ اِنْحَطَّ عَلَيْهِ مَلْکُ الْحَسَنَاتِ وَمَلْکُ
 السَّیِّئَاتِ فَانْتَشَطَا کِتَابًا مَعْقُودًا فِیْ عُنُقِهِ ثُمَّ حَضَرَا مَعَهُ وَاحِدٌ سَائِقٌ وَآخِرٌ شَهِيْدٌ ثُمَّ
 قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ قُدَامَکُمْ لَامْرًا عَظِيْمًا مَا تَقْدِرُوْنَهُ فَاسْتَعِيْنُوْا بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ -

ترجمہ: جو کچھ اللہ تعالیٰ ﷻ نے تخلیق کیا ہے انسان اس سے غفلت میں ہے جب

اللہ تعالیٰ ﷻ نے اس کی تخلیق کا ارادہ فرمایا تو ایک فرشتہ سے فرمایا: اس کا رزق لکھ، اس کی
 اجل لکھ، اس کا بد بخت یا نیک بخت ہونا لکھ، اس کے (لکھنے کے) بعد یہ فرشتہ چلا جاتا ہے تو
 اللہ تعالیٰ ﷻ ایک فرشتہ بھیجتا ہے جو اس کی حفاظت کرتا ہے، یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائے
 پھر یہ فرشتہ بھی چلا جاتا ہے، اس کے بعد اللہ تعالیٰ ﷻ اس پر دو فرشتے مقرر کر دیتا ہے جو اس
 کی نیکیاں اور برائی لکھتے ہیں پھر جب اسے موت پیش آتی ہے تو یہ دونوں فرشتے بھی چلے
 جاتے ہیں اور موت کا فرشتہ آجاتا ہے تاکہ اس کی روح قبض کرے (موت واقع ہونے کے بعد)
 جب وہ قبر میں پہنچتا ہے تو اس کے جسم میں روح لوٹا دی جاتی ہے اور اس کے پاس قبر کے دو
 فرشتے آجاتے ہیں جو اس کا امتحان لیتے ہیں (یعنی منکر نکیر سوال و جواب کرتے ہیں) جب قیامت
 قائم ہوگی تو اس پر نیکیوں اور برائی کے (دونوں) فرشتے اتریں گے اور اس کا نامہ اعمال کھول
 کر اس کی گردن میں باندھ دیں گے پھر اس کے ساتھ (خدا کے روبرو) پیش ہوں گے (ایک اس
 کا چلانے والا ہوگا) اور ایک نگران ہوگا پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ تمہیں ایک بہت بڑا
 مرحلہ (پیش) آنے والا ہے جو تمہارے بس کا نہیں، لہذا اللہ عظیم ﷻ سے مدد مانگو (اسی کی مدد
 سے یہ مرحلہ طے ہو سکتا ہے)۔ [تفسیر قرطبی: جلد 19: صفحہ 444: تفسیر ابن کثیر: جلد 8: صفحہ 361: کتاب ذکر

الموت لابن ابی الدنیا: صفحہ 44: رقم الحدیث 68: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 87: رقم الحدیث 304]

منکر نکیر علیہما (السلام) کی شکل و صورت اور قبر کی وحشت

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

كَيْفَ أَنْتَ يَا عُمَرُ! إِذَا انْتَهَى بِكَ إِلَى الْأَرْضِ فَحُفِرَ لَكَ ثَلَاثَةٌ أَذْرَعٍ
وَشِبْرٍ فِي ذِرَاعَيْنِ وَ شِبْرٍ ثُمَّ أَتَاكَ مُنْكَرٌ وَ نَكِيرٌ أَسْوَدَانِ يَجْرَانِ أَشْعَارُهُمَا كَأَنَّ
أَصْوَاتَهُمَا الرَّعْدُ الْقَاصِيفُ وَ كَأَنَّ أَعْيُنَهُمَا الْبُرْقُ الْخَاطِطُ يَحْفِرَانِ الْأَرْضَ
بِأَنْيَابِهِمَا فَاجْلَسَاكَ فَرَعًا فَتَلْتَلَاكَ وَ تَوْهَلَاكَ قَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَ أَنَا يَوْمَئِذٍ عَلَى
مَا أَنَا عَلَيْهِ؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ: أَكْفِيكُهُمَا بِإِذْنِ اللَّهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

ترجمہ: اے عمر! تیری کیا حالت ہوگی جب تجھے زمین میں دفن کیا جائے گا اور تیرے لئے تین ہاتھ کا گڑھا کھودا جائے اور دو ہاتھ ایک بالشت ناپی جائے گی پھر (دفن کے بعد) تیرے پاس کالے سیاہ منکر اور نکیر آئیں گے جو اپنے بالوں کو گھسیٹتے ہوں گے ان کی آوازیں گویا کہ سخت کڑکڑانے والی گرج ہیں اور ان کی آنکھیں گویا کہ اندھا کر دینے والی بجلی ہیں، زمین (قبر) کو اپنے دانتوں سے کھودیں گے اور تجھے گھبراہٹ کی حالت میں بٹھادیں گے اور تیرے ساتھ سختی سے پیش آئیں گے اور تجھے خوفزدہ کر دیں گے؟ انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس دن اسی (ایمان اور صحیح عقل کی) حالت میں ہوں گا جس پر اب ہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں (اسی حالت پر ہو گے) تو عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اللہ کے حکم سے ان دونوں کو کافی ہو جاؤں گا۔

[اثبات عذاب القبر للیہیتمی: صفحہ 81: رقم الحدیث 104: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 87: رقم الحدیث 305
:مجمع الزوائد: جلد 3: صفحہ 128: رقم الحدیث 4262: موارد النظمین: جلد 3: صفحہ 52: رقم الحدیث 778]

منکر نکیر علیہما (السلام) کا گرز

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے

ارشاد فرمایا:

كَيْفَ أَنْتَ إِذَا رَأَيْتَ مُنْكَرًا وَنَكِيرًا؟ قَالَ: وَمَا مُنْكَرٌ وَنَكِيرٌ؟ قَالَ:
فَتَانَا الْقَبْرِ أَصْوَاتُهُمَا كَالرَّعْدِ الْقَاصِفِ وَأَبْصَارُهُمَا كَالْبُرْقِ الْخَاطِفِ يَطَّانُ فِي
أَشْعَارِهِمَا وَيَحْفِرَانِ بَأَنْيَابِهِمَا مَعَهُمَا عَصَا مِنْ حَدِيدٍ لَوْ اجْتَمَعَ عَلَيْهَا أَهْلُ مَنِي
لَمْ يَقْلُوهَا۔

ترجمہ: کیا حالت ہوگی جب تم منکر اور نکیر کو دیکھو گے؟ انہوں نے عرض کی: یہ منکر اور نکیر کون ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ قبر میں امتحان لینے والے (فرشتے) ہیں، ان کی آوازیں کڑکتی گرج کی طرح ہیں، ان کی آنکھیں چندھیادینے والی بجلی کی طرح (چمکدار) ہیں، یہ اپنے بالوں کو روندتے (آئیں) گے اور اپنے دانتوں سے (قبر کو) کھودیں گے (اور اس میں داخل ہو جائیں گے) ان کے پاس لوہے کا ایک گرز ہوتا ہے اگر اس کے گرد سب اہل منی (جو لاکھوں کی تعداد میں دوران حج موجود ہوتے ہیں) جمع ہو جائیں تو اسے نہ اٹھا سکیں۔

[کتاب اثبات عذاب القبر للبیہقی: صفحہ 82: رقم الحدیث 105: کنز العمال: جلد 15: صفحہ 313: رقم الحدیث 42939: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 88: رقم الحدیث 307]

منکر نکیر علیہما (السلام) کے سوال و جواب

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میت کے متعلق

ارشاد فرمایا:

إِنَّهُ لَيَسْمَعُ خَفَقَ نِعَالِكُمْ إِذَا وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِينَ فَتَأْتِيهِ أُمَلَاكُ ثَلَاثَةَ مَلَكَانٍ مِنْ

مَلَائِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَكَ مِنْ مَلَائِكَةِ الْعَذَابِ ثُمَّ يَصْعَدُ مَلَكَ الْعَذَابِ فَيَقُولُ
أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: ارْفُقْ بَوَلِيِّ اللَّهِ فَيَقُولُ: مَنْ رَبُّكَ؟ فَيَقُولُ: اللَّهُ: فَيَقُولُ: مَا
دِينُكَ؟ قَالَ: دِينِي الْإِسْلَامُ: فَيَقُولُ: مَنْ نَبِيِّكَ؟ قَالَ: مُحَمَّدٌ: فَيَقُولَانِ: وَمَا
يُذَرِيكَ؟ قَالَ: قَرَأْتُ كِتَابَ اللَّهِ فَأَمَنْتُ بِهِ وَصَدَّقْتُ -

ترجمہ: یہ تمہارے جوتوں کی آواز بھی سنتا ہے جب تم پشت کر کے لوٹتے ہو پس
اس وقت اس کے پاس تین فرشتے آجاتے ہیں دو تو رحمت کے فرشتے ہوتے ہیں اور ایک
عذاب کا فرشتہ ہوتا ہے پھر عذاب کا فرشتہ اوپر چلا جاتا ہے اس کے بعد ان دونوں میں سے
ایک دوسرے سے کہتا ہے: اللہ کے ولی کے ساتھ نرمی اختیار کر تو وہ (اس سے نرم لہجہ میں) پوچھتا
ہے: آپ کا رب کون ہے؟ وہ جواب دیتا ہے (میرا رب کریم و جلیل) ”اللہ“ ہے، پھر وہ کہتا ہے
آپ کا دین کیا ہے؟ تو وہ جواب دیتا ہے (کہ میرے نبی دو عالم کے سردار) ”محمد“ ہیں، تو وہ کہتے
ہیں، یہ تجھے کس نے بتلایا؟ تو جواب دیتا ہے: میں نے اللہ ﷻ کی کتاب پڑھی تھی پس میں
اس پر ایمان لایا تھا اور اس کی تصدیق کی تھی۔ [الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 88: رقم الحدیث 308]

قبر کے دیگر فرشتوں علیہم السلام کے نام

عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: فَتَانُ الْقَبْرِ ثَلَاثَةٌ أَنْكَرٌ وَنَاكُورٌ وَرُومَانٌ -
ترجمہ: حضرت ضمیرہ بن حبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قبر میں امتحان کرنے والے (فرشتے) تین
ہیں (۱) انکر الطینی (۲) ناکور الطینی (۳) رومان الطینی۔

[شرح الصدور: باب 24: صفحہ 90: رقم الحدیث 10: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 88: رقم الحدیث 309]

عَنْ ضَمْرَةَ بْنِ حَبِيبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: فَتَانُ الْقَبْرِ أَرْبَعَةٌ: مُنْكَرٌ وَ
نَكِيرٌ وَنَاكُورٌ وَسَيِّدُهُمْ رُومَانٌ -

ترجمہ: حضرت ضمیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: قبر میں امتحان لینے والے (فرشتے) چار

ہیں، (۱) منکر علیہ السلام (۲) نکیر علیہ السلام (۳) ناکور علیہ السلام (۴) اور ان (تینوں) کا سردار ”رومان“ علیہ السلام ہے۔

[شرح الصدور: باب 24: صفحہ 90: رقم الحدیث 11: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 88: رقم الحدیث 310]

دن کے فرشتے رات والوں سے زیادہ نرم ہیں

محمد بن عبداللہ اسدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

میں عبدالصمد بن علی کے خاندان کے آدمی کے جنازے میں شریک ہوا تو وہ ان کو تنبیہ کرتے ہوئے جلدی کرنے کا کہہ رہے تھے اور فرماتے تھے: ہمیں شام ہونے سے پہلے راحت پہنچاؤ، تو ہم نے ان سے کہا: اللہ جل جلالہ آپ کا بھلا فرمائے اس (شام سے پہلے دن کرنے کے متعلق) آپ کوئی حدیث روایت کرتے ہیں؟ انہوں نے فرمایا: ہاں! مجھے میرے باپ نے میرے دادا سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ مَلَائِكَةَ النَّهَارِ أَرْفَقُ مِنْ مَلَائِكَةِ اللَّيْلِ -

ترجمہ: بلاشبہ (قبر میں) دن کے فرشتے رات کے فرشتوں سے زیادہ نرم ہیں۔

[کنز العمال: جلد 4: صفحہ 101: رقم الحدیث 10336: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 88: رقم الحدیث 311]

منکر نکیر تمام اموات کو کیسے خطاب کرتے ہیں؟

قَالَ الْقُرْطَبِيُّ فِي التَّذَكِرَةِ: قِيلَ: كَيْفَ يُخَاطَبُ مُنْكَرٌ نَكِيرٌ جَمِيعَ

الْمَوْتَى فِي الْأَمَاكِنِ الْمُتَبَاعِدَةِ فِي الْوَقْتِ الْوَاحِدِ؟

فَالْجَوَابُ: إِنَّ عِظَمَ جُثَّتَيْهِمَا تَقْتَضِي ذَلِكَ، فَيُخَاطَبَانِ الْخَلْقَ الْكَثِيرَ فِي الْجِهَةِ

الْوَاحِدَةِ فِي الْمَرَّةِ الْوَاحِدَةِ مُخَاطَبَةً وَاحِدَةً بِحَيْثُ يُخَيَّلُ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِنَ

الْمُخَاطَبِينَ أَنَّهُ الْمَخَاطَبُ دُونَ مَنْ سِوَاهُ وَيَمْنَعُهُ اللَّهُ مِنْ سِمَاعِ جَوَابِ بَقِيَّةِ

الْمَوْتَى ، وَقَالَ الْحَلِيمِيُّ فِي الْمِنْهَاجِ : وَالَّذِي يَشْبَهُ أَنْ يَكُونَ مَلَائِكَةَ السُّؤَالِ
جَمَاعَةً كَثِيرَةً يُسَمَّى بَعْضُهُمْ مُنْكَرًا وَبَعْضُهُمْ نَكِيرًا فَيُبْعَثُ إِلَى كُلِّ مَيِّتٍ اثْنَانِ
مِنْهُمْ كَمَا كَانَ الْمَوْكَلُ عَلَيْهِ لِكِتَابَةِ أَعْمَالِهِ مَلَكَيْنِ -

ترجمہ۔ علامہ قرطبی ”تذکرہ“ میں فرماتے ہیں: سوال کیا گیا ہے کہ منکر اور نکیر

تمام اموات کو دو دراز مقامات پر بیک وقت کس طرح سے خطاب کرتے ہیں؟

جواب : ان کا جثہ عظیم اسی کا تقاضا کرتا ہے پس یہ ایک ہی خطاب سے ایک ہی مرتبہ ایک
جہت میں بہت سی مخلوق کو مخاطب ہو جاتے ہیں جس سے ہر مخاطب یہ خیال کرتا ہے کہ صرف
اسے خطاب کیا جا رہا ہے اور اللہ تعالیٰ ﷻ اس کو باقی اموات کے جواب سننے کی قوت نہیں
دیتا اور علامہ حلیمی ”المنہاج“ میں فرماتے ہیں: وہ بات جو قرین قیاس ہے وہ یہ کہ سوال
کرنے والے فرشتوں کی جماعت بہت زیادہ ہے ان میں سے بعض کا نام منکر اور بعض کا
نکیر ہے ان میں سے ہر میت کی طرف دو فرشتوں کو بھیجا جاتا ہے جس طرح کہ اعمال کی
کتابت کے ذمہ دار دو فرشتے ہوتے ہیں۔

[التذکرہ للقرطبی: جلد 1: صفحہ 385: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 271: رقم الحدیث 795]

لیکن یہ قول جمہور کے قول کے خلاف ہے ایک علامہ حلیمی کا تنہا قول جمہور کے

خلاف غیر معتبر ہے (اویسی غفرلہ)۔

تبصرہ اویسی غفرلہ

نکیرین صرف یہی دو ہیں اور بس، انہیں اللہ ﷻ سے اتنا تصرف عطا ہوا ہے کہ ہر

قبر میں مردہ کے پاس پہنچتے ہیں اور فوراً پہنچتے ہیں، اس سے منصف مزاج سمجھے کہ ایک

لمحہ میں کہاں کہاں، کون کون مرتا ہے منکر نکیر ہر مرنے والے اور اس کی موت کو جانتے ہیں پھر

بیک وقت ہر قبر میں موجود بھی ہوتے ہیں، اس کی تفصیل آنے والے صفحات میں ملاحظہ ہو۔

انتباہ اویسی غفرلہ

دنیا کے چپہ چپہ پر روزانہ کئی مردے دفن ہوتے ہیں، یہاں تک فضاؤں میں کوئی مرے اُسے پرندے کھائیں، دریاؤں میں مرے اُسے جانور کھائیں، ان کے لئے بھی قبر میں سوالات کی ڈیوٹی انہی دو فرشتوں کی ہے گویا وہ بیک وقت زمین کے چپہ چپہ میں ہر قبر میں بذاتِ خود موجود ہوتے ہیں اور یہ فرشتے عامیانه حیثیت رکھتے ہیں جن کے کمالات اولیائے کرام سے کم ہیں، افسوس ہے کہ کمالاتِ انبیاء و اولیاء کے مخالف نکیرین کے لیے تو یہ کمال مانتے ہیں لیکن سید الکونین ﷺ کے لیے یہ کمال نہیں مانتے حالانکہ قبر میں حضور ﷺ کے متعلق سوال ہوتا ہے تو اس وقت آپ ﷺ قبر والے کے سامنے ہوتے ہیں۔

حدیث میں ہے: قبیلہ بنو معاویہ میں کچھ اختلاف ہو گیا تو حضور ﷺ صلح کرانے تشریف لے گئے تو آپ نے ایک قبر کی طرف متوجہ ہو کر ”لا دریت“ (تم مجھے نہیں جانتے؟) کہا تو صحابہ ﷺ نے پوچھا کہ یہ معاملہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس قبر والے سے میرے بارے میں پوچھا جا رہا تھا تو اس نے کہا کہ ”لا أدری“ (میں نہیں جانتا)۔

تبصرہ اویسی غفرلہ

ہر قبر میں نکیرین کا آنا سب کو مسلم ہے اور رسول اللہ ﷺ کا ہر صاحبِ قبر کو زیارت سے مشرف فرمانے کا منکرین کمالاتِ مصطفیٰ ﷺ کو انکار ہے، حالانکہ نکیرین نبی پاک ﷺ کے ادنیٰ غلام ہیں، جس طرح نکیرین کیلئے احادیث صحیحہ مذکور ہوئیں یونہی حضور ﷺ کے لئے بخاری شریف میں ”ما تقول هذا الرجل محمد“ موجود ہے لیکن افسوس کہ اس روایت میں تصریح کے باوجود اس کی تاویلات کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے جب کہ قبیلہ بنو معاویہ کے فیصلہ والی مذکورہ حدیث میں صاف ہے کہ آپ اہل قبر کے سامنے موجود ہوتے ہیں، اس مسئلہ کی تحقیق فقیر کی تصنیف ”القول المؤید فی ما تقول لهذا الرجل محمد“ عرف ”ہر قبر میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت“ کا مطالعہ کیجئے۔

قبروں سے متعلق فرشتہ علیہ السلام

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

لِلَّهِ تَعَالَى مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِالْمَقَابِرِ فَإِذَا دُفِنَ الْمَيِّتُ وَسُوِيَ عَلَيْهِ وَتَحَوَّلُوا
لِيَنْصَرِفُوا قَبْضَ قَبْضَةٍ مِنْ تُرَابِ الْقَبْرِ فَرَمَى بِهَا أَقْفِيَّتَهُمْ وَقَالَ : انْصَرِفُوا إِلَى
دُنْيَاكُمْ وَأَنْسُوا مَوْتَكُمْ -

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ایک فرشتہ ہے جو قبروں سے متعلق ہے، جب میت کو دفن کیا جاتا ہے اور اس پر مٹی برابر کر دی جاتی ہے اور واپس جانے کے لئے لوگ مڑتے ہیں تو یہ فرشتے اس قبر کی مٹی سے ایک مشت اٹھا کر ان جانے والوں کی گدیوں پر پھینکتا ہے اور کہتا ہے ”اپنی دنیا کی طرف لوٹ جاؤ اور اپنے مردوں کو بھول جاؤ“۔

[شرح الصدور: باب 20: صفحہ 79: رقم الحدیث 24: الجہانک فی اخبار الملائک: صفحہ 271: رقم الحدیث 795]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ مُشِيْعِي الْجَنَازَةِ قَدْ وَكَّلَ اللَّهُ بِهِمْ مَلَكًا فَهُمْ مُهْتَمُونَ مَحْزُونُونَ
حَتَّى إِذَا أَسْلَمُوهُ فِي ذَلِكَ الْقَبْرِ وَرَجَعُوا رَاجِعِينَ أَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابٍ فَرَمَى بِهِ
وَهُوَ يَقُولُ : ارْجِعُوا إِلَى دُنْيَاكُمْ أَنْسَاكُمْ اللَّهُ مَوْتَكُمْ فَيَنْسُونَ مَيِّتَهُمْ وَيَأْخُذُونَ
فِي شِرَائِهِمْ وَيَبِيعُهُمْ -

ترجمہ: جنازہ لے جانے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ایک فرشتہ سپرد فرمایا ہے اہل میت غمگین ہوتے ہیں لیکن جب اسے قبر میں دفناتے ہیں اور گھروں کو لوٹتے ہیں تو وہ فرشتہ مٹھی مٹھی کی بھر کر ان پر پھینکتا اور کہتا ہے: اپنی دنیا کی طرف لوٹ جاؤ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے تمہیں تمہارے مردے بھلوا دئے اب تم ان کو بھول جاؤ پس لوگ مردے کو بھول جاتے ہیں، اس کے بعد بیع شراء (یعنی حسب دستور کاروبار) میں لگ جاتے ہیں۔

[الفردوس بما نُور الخطاب: جلد 1: صفحہ 236: رقم الحدیث 908: التذکرہ للقرطبی: جلد 1: صفحہ 343: شرح الصدور:

باب 20: صفحہ 78: رقم الحدیث 23: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 112: رقم الحدیث 414]

تجربہ شاہد ہے کہ مردہ جب تک دفنایا نہیں جاتا اس وقت تک اعزہ و اقارب دوست احباب چیتے چلاتے رہتے ہیں لیکن دفنانے کے بعد وہ جوش یا بالکل ختم ہو جاتا ہے یا کم از کم کمی ضرور ہو جاتی ہے، اسی لئے مردے کو جلد دفنانے کی ایک وجہ یہ بھی ہے۔

ہاروت و ماروت

ان کے متعلق تفصیل و تحقیق فقیر کے رسالہ ”سلب الطاغوت فی ما قالوا فی

ہاروت و ماروت“ میں ہے، یہاں چند ضروری امور عرض کرتا ہوں، ہاروت و ماروت کا قصہ قرآن مجید میں ہے لیکن مجمل ہے اور تفصیل مفسرین کی تفاسیر میں ہے، تفاسیر کی عبارات ہم عرض کرتے ہیں۔

ہاروت و ماروت کے متعلق عقیدہ

”شرح عقائد“ کی ”شرح نبراس“ میں ہے:

وَأَمَّا هَارُوتَ وَ مَارُوتَ فَقَدْ اِخْتَلَفَ فِيهِ فَذَكَرَ بَعْضُ الْاِفَاضِلِ اَنَّهُمَا
مَلِكَانِ بِكَسْرِ اللّامِ وَ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِيِّ اَنَّهُمَا رَجُلَانِ مِنْ اَهْلِ بَابِلَ وَالْمَرْوِيِّ
عَنِ ابْنِ عَبّاسٍ اَنَّهُمَا شَيْطَانَانِ بِبَابِلَ وَ اَمَّا الْاَثَارُ الْمَرْوِيَّةُ فِي قِصَّةِ زُهْرَةَ فَقَالَ الْاِمَامُ
الرّازِيُّ وَالْقَاضِي الْبَيْضَاوِيُّ وَ الْقَاضِي عِيَّاضُ: مَوْضُوعَةٌ اَوْ مَنْقُولَةٌ عَنْ مُفْتَرِيَّاتِ
الْيَهُودِ -

ترجمہ: ہاروت و ماروت تو ان کے بارے میں اختلاف ہے، یہی وجہ ہے کہ بعض

علماء کرام نے ہاروت و ماروت کو ”مَلِكَانِ“ لام کے کسرہ کے ساتھ ذکر کیا ہے (یعنی ہاروت و

ماروت دو بادشاہ تھے) حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہاروت و ماروت دونوں اہل بابل کے

افراد میں سے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ہاروت و ماروت شہر بابل میں دو شیطان تھے اور رہے وہ اخبار و آثار جو زہرہ نامی عورت کے قصہ کے بارے میں کئے گئے ہیں، ان کے بارے میں حضرت امام فخر الدین رازی، حضرت قاضی بیضاوی، حضرت قاضی عیاض بن موسیٰ علیہم الرحمۃ نے فرمایا: وہ روایات و اخبار من گھڑت اور محض کہاوتیں ہیں جو یہود کی بنائی ہوئی ہیں۔ [نبراس شرح عربی علی شرح عقائد للامام پرہاروی: صفحہ 289: ملخصاً] اور آیت مبارکہ کی تفسیر کے بارے میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے اس طرح مروی ہے:

وَمَا أَنْزَلَ نَفْيَ وَالْمَلَائِكِينَ جِبْرِيلَ وَمِيكَائِيلَ أَيْ لَمْ يَنْزِلْ عَلَيْهِمَا السَّحَرُ
كَمَا زَعَمَ الْيَهُودَ وَ هَارُوتَ وَ مَارُوتَ عَطْفُ بَيَانٍ لِلشَّيَاطِينِ -
ترجمہ: آیت مبارکہ ”وَمَا أَنْزَلَ“ میں نفی ہے اس بات کی کہ دو فرشتے حضرت
جبرائیل علیہ السلام و حضرت میکائیل علیہ السلام اترے تھے، ان پر جادو نہ اُترا تھا جیسا کہ یہود کا خیال
ہے اور ہاروت و ماروت میں عطف بیان شیطانوں کے لئے ہے۔

[نبراس شرح عربی علی شرح عقائد للامام پرہاروی: صفحہ 289: ملخصاً]

تفسیر روح المعانی میں ہے:

وَنَصَّ الشَّهَابُ الْعِرَاقِيَّ أَنَّ عَلَى مَنِ اعْتَقَدَ فِي هَارُوتَ وَ مَارُوتَ إِنَّهُمَا
مَلَكَانِ يُعَذَّبَانِ عَلَى خَطِيئَتَيْهِمَا مَعَ الزُّهْرَةَ فَهُوَ كَافِرٌ بِاللَّهِ تَعَالَى الْعَظِيمِ -
ترجمہ: حضرت شیخ شہاب العراقی علیہ الرحمۃ نے صریح حکم لگایا ہے کہ جو
یقین رکھتا ہے ہاروت اور ماروت کے بارے میں، کہ وہ دونوں فرشتے ہیں زہرہ نامی عورت
کے ساتھ خطا کرنے پر عذاب دیئے جا رہے ہیں تو وہ شخص کافر ہے۔

[فتاویٰ عالمگیری: جلد 2: صفحہ 287: کتاب السیر: باب احکام المرتدین]

فائدہ : واضح ہو گیا کہ یقیناً فرشتے کے عبث کام کرنے والے ایسے من گھڑت قصہ پر اعتقاد ہرگز نہ رکھنا چاہیے کہ اس واقعہ کا تعلق مفتریاتِ یہود سے ہے، اُمید واثق ہے کہ اس تحقیق انیق کے بعد کوئی مسلمان بھائی ہاروت و ماروت کے من گھڑت قصہ کی بنا پر ملائکہ کرام کے کاموں کو عبث خیال نہ کرے گا۔

اصل صورت

ہاروت و ماروت دونوں فرشتے ہیں، ان کا حکم قرآن مجید فرقان حمید میں ہے:

لَا يَسْبِقُونَهُ بِالْقَوْلِ وَهُمْ بِأَمْرِهِ يَعْمَلُونَ O (پارہ ۱۷: سورة الانبياء: آیت ۲۷)

ترجمہ: بات میں اس سے سبقت نہیں کرتے اور وہ اسی کے حکم پر کار بند ہوتے ہیں۔

اقوال العلماء والمشائخ

حضرت مخدوم محمد ہاشم ٹھٹھوی سندھی علیہ الرحمۃ ”فرائض الاسلام“ میں لکھتے ہیں:

وَوَرَدَ فِي الْاِحَادِيثِ : اِنَّهُمْ كَامِلُونَ فِي الْعَقْلِ وَاِنَّهُمْ مَعْصُومُونَ مِنْ

الدُّنُوبِ الصَّغَائِرِ وَالْكَبَائِرِ -

ترجمہ: اور احادیث مبارکہ میں آیا ہے کہ تمام فرشتے عقل میں کامل ہیں اور بلاشبہ

تمام فرشتے صغیرہ و کبیرہ گناہ کرنے سے پاک و منزہ ہیں۔

فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

رَجُلٌ عَابَ مَلَكًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ كَفَرَ -

ترجمہ: کسی شخص کا ملائکہ کرام میں سے کسی فرشتہ کو عیب دار ٹھہرانا کفر ہے۔

[فتاویٰ عالمگیری: جلد 2: صفحہ 287: کتاب السیر: باب احکام المرتدین]

اسی فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

قَالَ أَبُو ذَرِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : اِلسْتِخْفَافُ بِالْمَلِكِ كُفْرٌ -

ترجمہ: حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کسی فرشتہ کو ذلیل و ہلکا سمجھنا کفر ہے۔

[فتاویٰ تاتارخانیہ: جلد 5: صفحہ 323: کتاب احکام المرتدین: فصل فیما یعود الی الملائکۃ: فتاویٰ عالمگیری: جلد 2: صفحہ 287: کتاب السیر: باب احکام المرتدین]

فائدہ: قرآن مجید کی آیت مبارکہ و عبارات سابقہ سے بخوبی واضح ہو گیا کہ اسلامی عقیدہ ملائکہ کرام کے بارے میں یہی ہے کہ تمام ملائکہ معصوم ہیں فرشتوں کو معصوم نہ سمجھنا اور ان کی طرف گناہ صغیرہ و کبیرہ کی نسبت کرنا کفر ہے، یونہی فرشتوں کو معمولی یا حقیر و ذلیل سمجھنا بھی کفر ہے، مسلمان وہ ہے جو ملائکہ کرام کے بارے میں قرآن و سنت کے موافق عقیدہ و ایمان رکھتا ہے۔

قاعدہ: اسلامی قاعدہ ہے کہ جو اخبار و روایات کتاب اللہ کے موافق ہوں انہی پر عمل کرنا مسلمان کی شان ہے، کتاب اللہ کے مخالف روایات پر عمل کرنا مسلمان کی شان سے بعید از قیاس ہے اور یہ اصول احادیث کو پرکھنے کے لئے بے مثل ہے اور بے مثال قانون و قاعدہ کیوں نہ ہو کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے بے مثل و بے مثال محبوب حضور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ ہے حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب میرے بعد میری نسبت احادیث کی بہتات ہو جائیگی تو جو شخص تم کو میری حدیث پیش کرے تو اسے کتاب اللہ پر پیش کرنا:

فَمَا وَافَقَ كِتَابَ اللَّهِ فَأَنَا قُلْتُهُ وَمَا لَمْ يُوَافِقْ كِتَابَ اللَّهِ فَلَمْ أَقُلْهُ۔

ترجمہ: جو حدیث کتاب اللہ کے موافق ہو وہ میرا ہی فرمان ہوگا اور جو حدیث کتاب اللہ کے موافق نہ ہو تو وہ حدیث میرا فرمان نہ ہوگی۔ [مفتاح البیہ للسیوطی: ص ۱۴، ادارة الطباعة المنيرية، مصر]

قرآن و سنت میں فرشتوں کو نورانی مخلوق، مذکر و مؤنث کے وصف سے پاک، شہوت لطن و شہوت فرج سے پاک، نکاح کرنے اور باہم نسل بڑھانے سے پاک فرمایا گیا ہے۔

ملائکہ علیہم السلام کی عبادت گزاری

ان کی عبادت کا حال یہ ہے کہ بعض ملائکہ کرام کی جماعت ہمیشہ قیام میں ہے بعض ملائکہ کی جماعت دائمی رکوع میں ہے اور بعض ملائکہ کرام دائمی سجود میں تو بعض فرشتگان قعود کی صورت میں اللہ تعالیٰ ﷻ کی عبادت میں ہمیشہ سے مصروف ہیں، تا قیامت ہر ایک جماعت مصروف عبادت رہے گی۔

روایت ملائکہ علیہم السلام

یہ مسلمہ عقیدہ ہے کہ ملائکہ کرام کو بجز انبیاء کرام علیہم السلام اور بعض صحابہ کرام و اولیاء اللہ ﷺ کے کسی نے نہیں دیکھا اور ان حضرات قدسیہ نے فرشتوں کو طاقت قدسیہ سے دیکھا جیسا کہ ”فرائض الاسلام“ وغیرہ کتب عقائد میں مرقوم ہے:

يَجُوزُ أَنْ يَرَاهُمُ الْخَوَاصُّ مِنَ النَّاسِ كَمَا لَأَنْبِيَاءٍ وَالصَّحَابَةِ وَالْأَوْلِيَاءِ -

☆ امام جلال الدین سیوطی نے الحاوی للفتاویٰ جلد 2 صفحہ 242 تا 255 پر اس موضوع پر اپنے رسالہ ”تنویر الحلك في امكان رؤية النبي والملك“ میں نہایت شاندار گفتگو کی ہے، تفصیل کے لئے وہاں رجوع کریں۔

فائدہ : اگر کوئی عام انسان کسی فرشتہ کو اس کی اصلی صورت میں دیکھے تو فوراً مر جائے، نبی پاک ﷺ کی نگاہ پاک کی وہ اعلیٰ شان ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت ملکیہ میں دیکھا اور کئی بار دیکھا، ہاں! ملائکہ کرام کو انسانی صورت میں دیکھنا ممکن ہے کیوں کہ انبیاء کرام علیہم السلام صحابہ کرام ﷺ، اولیاء اللہ اور صلحاء کرام علیہم السلام جو خواص انسان میں سے ہیں انہوں نے ملائکہ کرام کو دیکھا ہے۔

”تفسیر جلالین“ میں زیر آیت ﴿وَلَوْ جَعَلْنَاهُ مَلَكًا لَجَعَلْنَاهُ رَجُلًا﴾ اور اگر ہم

نبی کو فرشتہ کرتے جب بھی اسے مرد ہی بناتے (پارہ ۷: سورة الانعام: آیت ۹) لکھا ہے:

إِذْ لَا قُوَّةَ لِلْبَشَرِ عَلَى رُؤْيَةِ الْمَلَكِ -

ترجمہ: کسی بشر کو یہ طاقت نہیں کہ وہ کسی فرشتہ مکرم کو دیکھ سکے۔

[تفسیر جلالین: صفحہ 112: تفسیر صاوی: جلد 2: صفحہ 563: تفسیر جمل: جلد 2: صفحہ 319]

فائدہ: اسلامی عقیدہ سے واضح ہو گیا کہ جب کوئی انسان فرشتوں کو دیکھنے کی تاب ہی نہیں رکھتا تو پھر اگر ہاروت و ماروت بھی فرشتے تھے تو انہیں تو کوئی انسان دیکھ ہی نہ سکا ہوگا ان کی نسبت شراب نوشی و زنا کاری تو دور کی بات ہے، اگر جواب ہو کہ ہاروت و ماروت فرشتے تھے اور انسانی لباس میں آئے تھے پھر بھی شراب نوشی کی نسبت ان کی طرف کرنا درست نہ ہوگا۔

ملائکہ علیہم السلام لباس بشری میں اور ان کا حکم

فرشتے اگرچہ لباس انسانی میں انبیاء کرام علیہم السلام کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے جیسا کہ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی خدمت میں فرشتے خوشخبری لے کر حاضر ہوئے سلام عرض کرنے لگے جواب سلام دیکر حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام بلا تاخیر ایک پچھڑا ذبح کے بعد بھون کر فرشتوں کے سامنے لائے مگر انہوں نے وہ بھنا ہوا گوشت نہ کھایا چنانچہ قرآن کریم میں ہے:

فَلَمَّا رَأَى أَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ إِلَيْهِ نَكِرَهُمْ وَأَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً ۝

ترجمہ: پھر جب دیکھا کہ ان کے ہاتھ کھانے کی طرف نہیں پہنچتے ان کو اوپری سمجھا اور جی ہی

(پارہ ۱۲: سورة صود: آیت ۷۰)

جی میں ان سے ڈرنے لگا۔

اس طرح قرآن کریم میں ہے:

فَرَاغَ إِلَىٰ أَهْلِهِ فَجَاءَ بِعِجْلٍ سَمِينٍ ۝ فَقَرَّبَهُ إِلَيْهِمْ قَالَ أَلَا تَأْكُلُونَ ۝

ترجمہ: پھر اپنے گھر گیا تو ایک فر بہ بچھڑا لے آیا پھر اسے ان کے پاس رکھا کہا کیا تم کھاتے نہیں؟

(پارہ ۲۶: سورۃ الذاریات، آیت ۲۶، ۲۷)

ان آیات مبارکہ سے واضح ہو گیا کہ اگرچہ فرشتے انسانی شکل میں انبیاء کرام علیہم السلام کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے مگر وصف ان کا فرشتوں والا ہی رہا۔ اگر فرشتے مہمان بن کر حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی مہمان نوازی کا جائزہ لینے حاضر ہوئے اور حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام نے بھی مہمانوں کی خاطر فر بہ بچھڑا ذبح کر کے بھون کر ان کے سامنے رکھا مگر فرشتوں نے بچھڑے کا گوشت نہ کھایا تو جب فرشتے انسانی لباس میں مہمان بن کر بھی کھانا نہ کھائیں تو پھر اگر ہاروت و ماروت فرشتے تسلیم کر لئے جائیں اور یہ بھی تسلیم کر لیا جائے کہ وہ انسانی لباس میں آئے تھے لیکن یہ کیونکر تسلیم کر لیا جائے کہ انہوں نے انسانی لباس میں آ کر شراب نوشی اور زنا کاری کا ارتکاب کیا، جب مہمان بن کر انسانی لباس میں آنے والے فرشتے نے بھنا ہوا گوشت نہ کھایا تو ہاروت و ماروت انسانی لباس میں آ کر زنا کیسے کر سکتے تھے؟؟۔

فائدہ : عوام الناس کو کیسے علم ہو گیا کہ ہاروت و ماروت انسانی لباس میں دو فرشتے ہیں؟ کیا ہاروت و ماروت کے بارے میں کسی نبی علیہ السلام نے بتایا کہ وہ انسانی لباس میں فرشتے ہیں، نہ وہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں نہ ہی وہ کوئی اور انسانی وصف اپنے اندر رکھتے ہیں یعنی جماع وغیرہ اس صورت کے علاوہ کوئی صورت ایسی نہیں کہ جس کی بنا پر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ ہاروت و ماروت انسانی لباس میں دو فرشتے تھے تو پھر کیسے عقیدہ رکھا جائے کہ ہاروت و ماروت دو فرشتے تھے، احادیث مبارکہ میں وارد ہے کہ حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام انسانی لباس میں بارگاہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوتے تھے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم انہیں دیکھتے بھی تھے مگر سرکارِ دو عالم حضور نبی پاک محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد فرمانے سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو معلوم ہوتا تھا

کہ یہ حضرت جبرائیل علیہ السلام فرشتہ ہے جیسا کہ ”مشکوٰۃ شریف“ ”بخاری شریف“ میں حدیث پاک سے واضح ہے۔

حضرت سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: ایک صاحب ہمارے سامنے نمودار ہوئے جن کے کپڑے خوب سفید تھے اور بال بہت سیاہ تھے اس صاحب پر سفر کے کوئی آثار ظاہر نہ تھے اور ہم میں سے کوئی انہیں پہچانتا بھی نہ تھا حتیٰ کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے اور اپنے گھٹنے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک گھٹنوں سے ملا دیئے اور اپنے ہاتھ آپ کے زانوؤں پر رکھے اور چند مسائل پوچھے۔ جب وہ صاحب چلے گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں کچھ دیر ٹھہرا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا: اے عمر! جانتے ہو یہ سائل کون ہے؟

قُلْتُ : اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ ، قَالَ : فَإِنَّهُ جِبْرِيْلُ اَنَاكُمْ يُعَلِّمُكُمْ دِينَكُمْ ۔

ترجمہ: میں نے عرض کیا اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں: ارشاد فرمایا: یہ جبرائیل علیہ السلام تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے۔

[بخاری شریف: کتاب الایمان: باب سؤال جبریل: صفحہ 24: رقم الحدیث 50: مسلم شریف: کتاب الایمان: باب معرفۃ الایمان: صفحہ 23: رقم الحدیث 8: ترمذی شریف: کتاب الایمان: باب ماجاء فی وصف جبریل: صفحہ 588: رقم الحدیث 2610: ابوداؤد شریف: کتاب السنۃ: باب فی القدر: صفحہ 848: رقم الحدیث 4695: نسائی شریف: کتاب الایمان: باب نعت الاسلام: صفحہ 757: رقم الحدیث 4990: ابن ماجہ شریف: مقدمہ: باب فی الایمان: صفحہ 25: رقم الحدیث 63]

واضح ہو گیا کہ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے بغیر جبرائیل علیہ السلام کے لباس انسانی میں آنے کے باوجود علم نہ ہو سکا تو ہاروت و ماروت کے لباس انسانی میں آنے کا کسی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے بغیر اس دور کے شہر بابل کے لوگوں کو کیسے علم ہو گیا کہ وہ دو فرشتے ہیں؟ یقیناً ماننا پڑے گا کہ واقعی وہ فرشتے نہ تھے بلکہ وہ شہر بابل کے دو شیطان تھے جیسا کہ اس بارے میں تحقیق ہو چکی ہے (واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب)۔

حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے زہرہ نامی عورت پر لعنت فرمائی کہ اس عورت نے ہاروت و ماروت دو فرشتوں کو فتنہ میں ڈال دیا جیسا کہ ”تفسیر مظہری“ میں ہے :

عَنْ عَلِيٍّ قَوْلُهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَعَنَ اللَّهُ الزُّهْرَةَ فَإِنَّمَا هِيَ الَّتِي فَتَنَتِ الْمَلَائِكِينَ هَارُوتَ وَ مَارُوتَ -

فائدہ : اس حدیث سے پہلے یہ عبارت ”فہما بابل یعدبان معلقان بشعورہما“ اس سے واضح ہے کہ شہر بابل میں دونوں فرشتے عذاب دیئے جا رہے ہیں اور لٹکے ہوئے ہیں، اسی طرح دیگر کتب تفاسیر میں بھی ثبوت ملتا ہے کہ وہ دونوں فرشتے ہاروت و ماروت زہرہ عورت کے ساتھ زنا کاری و شراب نوشی کے ارتکاب میں شہر بابل کے کنویں میں عذاب دیئے جا رہے ہیں اور آپ اس کی نفی کئے جا رہے ہیں کیا یہ سب روایات غلط ہیں اگر غلط ہیں تو ثابت کریں؟۔

جواب : اس اعتراض کا جواب گذشتہ صفحات پر آچکا ہے نیز اسی ”تفسیر مظہری“ ہی سے جو کچھ سوالاً و اعتراضاً پیش کیا ہے، اس کے ساتھ ہی اس قصہ اور قصہ کی تائیدی روایات کی تردید بھی موجود ہے، حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ متوفی ۱۲۲۵ھ نے اس قصہ مختصر کی خوب تردید فرمائی ہے، ارقام فرماتے ہیں:

وَهَذِهِ الْقِصَّةُ مِنْ أَخْبَارِ الْأَحَادِ بَلْ مِنْ الرِّوَايَاتِ الضَّعِيفَةِ الشَّاذَّةِ وَلَا دَلَالَةَ عَلَيْهَا فِي الْقُرْآنِ بِشَيْءٍ -

ترجمہ: یہ قصہ احاد خبروں سے بلکہ روایات ضعیفہ شاذہ سے تعلق رکھتا ہے اور قرآن مجید میں اس قصہ کا کسی طرح کوئی ثبوت نہیں ہے۔

نیز حضرت شیخ قاضی صاحب علیہ الرحمۃ نے ارقام فرمایا ہے: یہ قصہ صحیح نہیں ہے اور نہ ہی حضرت سیدنا علی مرتضیٰ اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کوئی روایت اس قصہ کے بارے میں ثابت ہے، فرماتے ہیں کہ نہ کوئی صحیح اور نہ غیر صحیح روایت ان سے مروی دیکھی گئی اور اس قصہ کی جملہ خبریں یہود کے کعب (یہ مشہور صحابی رسول اور جلیل القدر تابعی کے علاوہ کوئی یہودی شخص تھا جو ان حضرات کا ہم نام تھا یا اس نے یہ نام ان حضرات کی طرف من گھڑت روایات کو منسوب کرنے کے لیے استعمال کیا تھا، لہذا قارئین التباس سے بچیں، ابو محمد غفرلہ) شخص کی جھوٹی گھڑی ہوئی ہیں، چنانچہ عربی عبارت ملاحظہ ہو:

وَأَيْمَةُ النَّقْلِ لَمْ يُصَحِّحُوا لِهَذِهِ الْقِصَّةِ وَلَا اثْبَتُوا رِوَايَتَهَا عَنْ عَلِيٍّ وَلَا
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ الْقَاضِي: إِنَّ هَذِهِ الْأَخْبَارَ لَمْ يَرَوْ مِنْهَا شَيْئًا
صَحِيحًا وَلَا سَقِيمًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

قاعدہ: ایک قاعدہ ہم ذکر کر آئے ہیں کہ وہ اخبار اور روایات جو کتاب اللہ کے خلاف ہوں قابل اعتماد نہیں۔

قاعدہ: دوسرا یہ ہے کہ جو روایت عقل، اصول مسلمہ، محسوسات و مشاہدہ، قرآن مجید و احادیث متواتر یا اجماع قطعی کے خلاف ہوں اور روایت رکیک المعنی یا ایسی روایت جو صرف ایک راوی سے مروی ہو جبکہ اس روایت سے واقفیت عام لوگوں کے لئے ضروری ہو قابل اعتبار نہیں ہے۔ اور اس قصہ کی تمام خبریں اور چند ایک روایات ہوں بھی تو قرآن مجید، احادیث متواتر، اجماع قطعی، اصول مسلمہ، عقل محسوسات اور مشاہدہ کے خلاف ہو کر کسی طرح قابل اعتماد نہیں ہو سکتیں۔

مسلم شریف کی حدیث ہے اُم المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا:

خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُورٍ -

ترجمہ: تمام فرشتے نور سے پیدا کئے گئے۔

[مسلم شریف: کتاب الزهد: باب فی احادیث متفرقة: صفحہ 1364: رقم الحدیث 2996: صحیح ابن حبان: کتاب التاريخ: باب بدء الخلق: جلد 14: صفحہ 25: رقم الحدیث 6155: الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 10: رقم الحدیث 2: مجمع الزوائد: جلد 8: صفحہ 172: رقم الحدیث 13376]

فائدہ: معلوم ہو کہ نوری مخلوق ملائکہ کرام کے بارے میں جماع اور شراب نوشی کی نسبت کرنا قرآن و سنت اجماع قطعی اور نقل و عقل کے خلاف ہے۔ ”تفسیر مظہری“ میں ہے:

لَا يَأْكُلُونَ وَلَا يَشْرَبُونَ وَلَا يَنْكِحُونَ قُوْتُهُمُ التَّسْبِيحُ وَالتَّهْلِيلُ -

ترجمہ: فرشتے کھاتے پیتے نہیں، ان کی غذا بس تسبیح و تہلیل ہے۔

ہاروت و ماروت کے متعلق روایات

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رسول اکرم ﷺ سے فرماتے سنا:

إِنَّ آدَمَ لَمَّا أَهْبَطَهُ اللَّهُ إِلَى الْأَرْضِ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: أَيُّ رَبِّ ﴿١﴾ أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاءَ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ إِنِّي أَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُونَ ﴿٢﴾ قَالُوا: رَبَّنَا نَحْنُ أَطْوَعُ لَكَ مِنْ بَنِي آدَمَ، قَالَ اللَّهُ تَعَالَى: هَلُمُّوا مَلَائِكِينَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ حَتَّى نُهْبِطَهُمَا إِلَى الْأَرْضِ فَنَنْظُرُ كَيْفَ يَعْمَلَانِ فَقَالُوا: رَبَّنَا هَارُوتُ وَمَارُوتُ فَأَهْبِطَا إِلَى الْأَرْضِ فَتَمَثَّلْتَ لَهُمَا الزُّهْرَةُ امْرَأَةٌ مِنْ أَحْسَنِ الْبَشَرِ فَجَاءَتْهُمَا فَسَأَلَاَهَا نَفْسَهَا فَقَالَتْ: لَا وَاللَّهِ حَتَّى تَكَلِّمَا بِهِذِهِ الْكَلِمَةَ مِنَ الْإِشْرَاقِ قَالَ: لَا وَاللَّهِ لَا نُشْرِكُ بِاللَّهِ أَبَدًا فَذَهَبَتْ عَنْهُمَا ثُمَّ رَجَعَتْ بِصَبِيٍّ تَحْمِلُهُ فَسَأَلَاَهَا نَفْسَهَا فَقَالَتْ: لَا وَاللَّهِ حَتَّى تَقْتُلَا هَذِهِ الصَّبِيَّ قَالَا:

وَاللَّهُ لَا يَنْفَعُهُ أَبَدًا فَذَهَبَتْ ثُمَّ رَجَعَتْ بِقَدْحٍ مِنْ خَمْرٍ تَحْمِلُهُ فَمَسَّهَا نَفْسِنَا
فَقَالَتْ: لَا وَاللَّهِ حَتَّى تَشْرَبْنَا هَذَا الْخَمْرَ فَشْرَبْنَا فَسَكِرْنَا فَرَقَعَا عَلَيْنَا وَقَتَلَا الصَّبِيَّ
فَلَمَّا أَتَقَا قَالَتِ الْحَرَاءُ: وَاللَّهِ مَا تَرَكْتُمَا شَيْئًا أَيُّتَمَادُ عَلَيَّ إِلَّا قَدْ فَعَلْتُمَا هُوَ حِينَ
سَكِرْتُمَا، فَخَيْرًا عِنْدَ ذَلِكَ بَيْنَ عَذَابِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَاخْتَارَا عَذَابَ الدُّنْيَا۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ﷻ نے جب حضرت آدم علیہ السلام کو زمین پر اتارا تو فرشتوں نے
عرض کیا اے پروردگار ﷻ! تو زمین میں ایسے لوگوں کو پیدا کرے گا جو اس میں فساد کریں
گے، خوں ریزیاں کریں گے اور ہم برابر تیری تسبیح کرتے رہتے ہیں اور تیری پاکی بیان
کرتے رہتے ہیں، اللہ ﷻ نے فرمایا: میں جانتا ہوں اس بات کو جس کو تم نہیں جانتے کچھ
انہوں نے عرض کیا: اے ہمارے پروردگار ﷻ! ہم تو انسانوں سے زیادہ تیرے تابع فرمان
ہیں، اللہ تعالیٰ ﷻ نے فرمایا (تو پھر) تم فرشتوں میں سے دو فرشتوں کو پیش کرو ہم ان کو زمین
پر اتارتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ وہ کیسے عمل کرتے ہیں، تو انہوں نے عرض کیا: اے ہمارے
پروردگار ﷻ! (اس آزمائش کے لئے) ہاروت اور ماروت (موزوں ہیں کیونکہ یہ بہت شان والے ہیں)
تو انہیں زمین پر اتارا گیا تو ان کے لئے زہرہ (ستارہ) کو انسانوں سے زیادہ حسین بنا (کر بھیج)
دیا گیا، جب یہ ان دونوں کے پاس آئی تو انہوں نے اس سے اُس کا جسم طلب کیا تو اس نے
کہا قسم بخدا بالکل نہیں، جب تک کہ تم شرک کا یہ کلمہ نہیں کہتے۔

انہوں نے کہا! نہیں خدا کی قسم! ہم خدا کے ساتھ کبھی شرک نہیں کریں گے، تو وہ
ان کے ہاں سے چلی گئی پھر ایک بچے کو اٹھا کر ساتھ لائی تب بھی انہوں نے اس سے اُس کا
جسم طلب کیا تو اس نے کہا: بالکل نہیں، قسم بخدا یہاں تک کہ تم اس بچے کو قتل کر دو، انہوں
نے کہا، خدا کی قسم! ہم اس بچے کو کبھی قتل نہیں کریں گے، تب بھی وہ چلی گئی پھر ایک پیالہ
شراب کا اٹھا کر لائی تو بھی انہوں نے اس سے اُس کا جسم طلب کیا، جب بھی اس نے کہا:
بالکل نہیں، خدا کی قسم! یہاں تک کہ تم اس شراب کو پیو، تو انہوں نے شراب پی، تو نشہ میں

آگے اور اس پر واقع ہو گئے اور بچے کو بھی قتل کر ڈالا پھر جب ہوش میں آئے تو اس عورت نے کہا: خدا کی قسم! تم نے کچھ نہیں چھوڑا جس کا تم نے میرے سامنے انکار کیا وہ سب تم نے نشہ میں کر ڈالا ہے، پھر ان دونوں کو (سزا کے لئے) دنیا اور آخرت کے عذاب میں اختیار دیا گیا تو انہوں نے عذابِ دنیا کو اختیار کر لیا۔

[مسند امام احمد: جلد 10: صفحہ 317: رقم الحدیث 6178: صحیح ابن حبان: کتاب التاریخ: باب بدء الخلق جلد 14: صفحہ 63: رقم الحدیث 6186: تفسیر ابن جریر طبری: جلد 2: صفحہ 341: سورة البقرہ آیت 102: تفسیر ابن کثیر: جلد 1: صفحہ 353]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَشْرَفَتِ الْمَلَائِكَةُ عَلَى الدُّنْيَا فَرَأَتْ بَنِي آدَمَ يَعْصُونَ فَقَالَتْ: يَا رَبِّ مَا أَجْهَلُ هَؤُلَاءِ؟ مَا أَقَلَّ مَعْرِفَةَ هَؤُلَاءِ بِعَظَمَتِكَ؟ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ: لَوْ كُنْتُمْ فِي مَسَاحِيهِمْ لَعَصَيْتُمُونِي قَالُوا: كَيْفَ يَكُونُ هَذَا وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ قَالَ: فَاخْتَارُوا مِنْكُمْ مَلَائِكِينَ فَاخْتَارُوا هَارُوتَ وَمَارُوتَ، ثُمَّ أَهْبَطَا إِلَى الْأَرْضِ وَرُكِبَتْ فِيهِمَا شَهْوَاتُ بَنِي آدَمَ وَمُثِّلَتْ لَهُمَا امْرَأَةٌ فَمَا عَصِمَا حَتَّى وَقَعَا الْمَعْصِيَةَ فَقَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُمَا: اخْتَارَا عَذَابَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَنظَرَ أَحَدُهُمَا إِلَى صَاحِبِهِ قَالَ: مَا تَقُولُ فَاخْتَرُ قَالَ: أَقُولُ: إِنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا يَنْقَطِعُ وَإِنَّ عَذَابَ الْآخِرَةِ لَا يَنْقَطِعُ فَاخْتَارَا عَذَابَ الدُّنْيَا فَهُمَا اللَّذَانِ ذَكَرَ اللَّهُ فِي كِتَابِهِ ﴿وَمَا أَنْزَلَ عَلَى الْمَلَائِكِينَ﴾ -

ترجمہ: فرشتوں نے دنیا میں جہان کا تو انسانوں کو دیکھا اور عرض کیا اے پروردگار

جلالہ! یہ کتنے بڑے جاہل ہیں ان کو تیری عظمت سے کتنی کم واقفیت ہے؟ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے

فرمایا: اگر تم ان کے روپ میں ہوتے تو تم بھی میری نافرمانی کرتے، انہوں نے عرض کیا: یہ

کیسے ہو سکتا ہے ہم تو تیری حمد کے ساتھ تسبیح پڑھتے اور تیری تقدیس بیان کرتے ہیں، اللہ

تعالیٰ ﷻ نے فرمایا: تو پھر تم اپنے میں سے دو فرشتوں کو منتخب کر لو تو انہوں نے ہاروت اور ماروت کو منتخب کیا تو انہیں زمین پر اتارا گیا اور ان میں اولاد آدم کی خواہشات سوار کر دیں اور ان کے لئے ایک عورت کی صورت بنا دی گئی تو وہ اپنی حفاظت نہ کر سکے یہاں تک کہ وہ گناہ میں مبتلا ہو گئے (اس کی سزا میں) اللہ تعالیٰ ﷻ نے حکم دیا: دنیا یا آخرت کا عذاب پسند کر لو، تو ان میں سے ایک نے اپنے ساتھی کی طرف دیکھا اور کہا: تو کیا کہتا ہے (جو کہو) اسے پسند کر لیں، تو اس نے کہا: میں کہتا ہوں کہ دنیا کا عذاب منقطع ہونے والا ہے اور آخرت کا عذاب ختم ہونے والا نہیں تو انہوں نے دنیا کے عذاب کو منتخب کر لیا یہ وہی دو (فرشتے) ہیں جن کا ذکر اللہ تعالیٰ ﷻ نے اپنی کتاب میں ﴿وَمَا أَنْزَلَ عَلَى الْمَلَائِكَةِ﴾ میں فرمایا ہے۔

[کنز العمال: جلد 2: صفحہ 159: رقم الحدیث 4266: شعب الایمان: جلد 1: صفحہ 321: رقم الحدیث 161: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 70: رقم الحدیث 249]

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: أَطَلَعَتِ الْحَمْرَاءُ يُعَدُّ؟ فَإِذَا رَأَاهَا قَالَتْ: لَا مَرْحَبًا ثُمَّ قَالَتْ: إِنَّ مَلَائِكَةَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ سَأَلَا اللَّهَ أَنْ يُهْبَطَا إِلَى الْأَرْضِ فَكَانَ يَقْضِيَانِ بَيْنَ النَّاسِ فَإِذَا أَمْسِيَا تَكَلَّمَا بِكَلِمَاتٍ فَعَرَجَا بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَقَبِضَ اللَّهُ لهُمَا امْرَأَةً مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ وَالْقَيْتُ عَلَيْهِمَا الشَّهْوَةُ وَالْقَيْتُ فِي أَنْفُسِهِمَا فَلَمْ يَزَالَا حَتَّى وَعَدْتُهُمَا مِيعَادًا فَاتْتُهُمَا لِلْمِيعَادِ فَقَالَتْ: عَلَّمَانِي الْكَلِمَةَ الَّتِي تَعْرُجَانِ بِهَا فَعَلَّمَاهَا فَتَكَلَّمْتُ بِهَا فَعَرَجْتُ إِلَى السَّمَاءِ فَمُسَّخَتْ فَجُعِلَتْ كَمَا تَرَوْنَ فَلَمَّا أَمْسِيَا تَكَلَّمَا بِالْكَلِمَةِ فَلَمْ يَعْرَجَا فَبَعَثَ إِلَيْهِمَا إِنْ شِئْتُمَا فَعَذَابُ الْآخِرَةِ وَإِنْ شِئْتُمَا فَعَذَابُ الدُّنْيَا فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: بَلْ نَخْتَارُ عَذَابَ الدُّنْيَا۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے پوچھا: کیا زہرہ ستارہ طلوع ہو گیا؟ آپ جب بھی اسے دیکھتے تو کہتے (تمہیں) مرحبانہ ہو، پھر بتلایا کہ فرشتوں میں سے دو فرشتے ہاروت و

ماروت تھے انہوں نے اللہ تعالیٰ ﷻ سے عرض کی کہ انہیں زمین پر اتارا جائے (جب یہ زمین پر اتر گئے) تو لوگوں کے درمیان فیصلے کیا کرتے تھے، جب شام آتی تو یہ کچھ ایسے کلمات پڑھتے جن سے آسمان کی طرف عروج کر جاتے، پھر اللہ تعالیٰ ﷻ نے ایک انتہائی حسین عورت کو ان کے قابو میں کر دیا اور ان میں شہوت بھڑکادی اور ان کے دلوں میں اس عورت کو سوار کر دیا بس وہ اس کی محبت میں گرفتار رہے، یہاں تک کہ اس عورت نے ان کے ساتھ ایک وقت طے کر دیا جب وہ ان کے پاس وقت پر پہنچی تو کہا مجھے وہ کلمہ سکھلا دو جس کی وجہ سے تم (آسمان پر) عروج کرتے ہو، تو انہوں نے وہ کلمہ سکھلا دیا تو جب اس نے وہ کلمہ پڑھا تو آسمان کی طرف چڑھ گئی اور (اس کی شکل) مسخ کر دی گئی اور اسے اس شکل میں کر دیا گیا جسے تم (ستارہ کی صورت میں) دیکھتے ہو، جب انہوں (ہاروت اور ماروت) نے شام کی اور یہ کلمہ پڑھا تو اوپر کو نہ چڑھ سکے (اس گناہ کی وجہ سے تو) ان کی طرف (اللہ تعالیٰ ﷻ نے یہ پیغام) بھیجا کہ اگر تم چاہو تو آخرت کا عذاب (دیدوں) اور اگر چاہو تو دنیا کا عذاب (دیدوں) تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ ہم دنیا کا عذاب قبول کرتے ہیں۔

[مستدرک للحاکم: جلد 5: صفحہ 73: رقم الحدیث 8857: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 70: رقم الحدیث 250:
تفسیر ابن کثیر: جلد 2: صفحہ 356]

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ هَذِهِ الزُّهْرَةَ تُسَمِّيَهَا الْعَرَبُ "الزُّهْرَةَ" وَالْعَجَمُ "أَنَاهِيدُ" وَكَانَ الْمَلَكَانِ يَحْكُمَانِ بَيْنَ النَّاسِ فَاتَّهَمَا فَرَأَاهَا فَقَالَتْ لهُمَا الزُّهْرَةُ: أَلَا تُخْبِرَانِي بِمَا تَصْعُدَانِ بِهِ إِلَى السَّمَاءِ وَبِمَا تُهْبِطَانِ بِهِ إِلَى الْأَرْضِ فَقَالَا: بِاسْمِ اللَّهِ الْأَعْظَمِ قَالَتْ: مَا أَنَا بِمَوَاتِيكََا حَتَّى تُعَلِّمَانِيهِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ: عَلَّمَهَا إِيَّاهُ فَقَالَ: كَيْفَ بِنَا بِشِدَّةِ عَذَابِ اللَّهِ؟ قَالَ الْآخَرُ: إِنَّا نَرْجُوا سِعَةَ اللَّهِ فَعَلَّمَهَا إِيَّاهُ فَتَكَلَّمَتْ بِهِ فَطَارَتْ إِلَى السَّمَاءِ فَفَزِعَ مَلَكٌ فِي السَّمَاءِ لِصُعُودِهَا فَطَاطَا رَأْسَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ بَعْدُ وَمَسَّخَهَا اللَّهُ فَكَانَتْ كَوْكَبًا -

ترجمہ: حضرت علیؑ فرماتے ہیں یہ زہرہ (ستارہ) جسے عربی ”الزہرہ“ اور عجمی ”اناہید“ کہتے ہیں، دو فرشتے تھے جو لوگوں کے درمیان فیصلے کیا کرتے تھے، یہ (زہرہ) ان کے پاس آئی اور انہوں نے اسے دیکھا تو ان سے زہرہ نے کہا: تم مجھے نہیں بتلاتے جس کے ساتھ تم آسمان کی طرف چڑھتے ہو اور جس کے ساتھ زمین کی طرف اترتے ہو؟ تو انہوں نے بتلایا کہ (ہم) اللہ ﷻ کے اسم اعظم کے ساتھ چڑھتے اور اترتے ہیں تو اس نے کہا کہ تم مجھے اپنے پاس نہیں بلا سکتے یہاں تک تم یہ (کلمات) مجھے سکھا دو، تو ایک نے اپنے دوسرے ساتھی کو کہا: اسے یہ (کلمات) سکھا دے، تو اس نے کہا: خدا تعالیٰ ﷻ کے عذاب کی سختی کو ہم کس طرح برداشت کریں گے؟ تو دوسرے نے کہا کہ (اس وقت) ہم اللہ ﷻ کی وسعت رحمت کی امید کریں گے، تو اس نے اسے وہ کلمات سکھا دیئے تو اس عورت نے وہ کلمات پڑھے اور آسمان کی طرف اڑ گئی جس سے آسمان میں ایک فرشتہ گھبرا گیا اور اپنے سر کو جھکا دیا اور بعد میں کبھی نہ بیٹھا اور اللہ تعالیٰ ﷻ نے اس عورت کو مسخ کر دیا تو وہ ستارہ بن گئی۔

[کتاب العقوبات: امام ابن ابی الدنیا: صفحہ 148: رقم الحدیث 223: کتاب العظمہ: جلد 4: صفحہ 1223: رقم الحدیث 698: تفسیر ابن کثیر: جلد 1: صفحہ 355]

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الدُّنْيَا أَشْرَفُوا عَلَى الْأَرْضِ فَرَأَوْهُمْ يَعْمَلُونَ بِالْمَعَاصِي فَقَالُوا: يَا رَبُّ أَهْلَ الْأَرْضِ يَعْمَلُونَ بِالْمَعَاصِي فَقَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ: أَنْتُمْ مَعِيَ وَهُمْ غَيْبٌ عَنِّي فَقِيلَ لَهُمْ: اخْتَارُوا مِنْكُمْ ثَلَاثَةً فَاخْتَارُوا مِنْهُمْ ثَلَاثَةً عَلَى أَنْ يَهْبِطُوا إِلَى الْأَرْضِ فَيَحْكُمُوا مَا بَيْنَ أَهْلِ الْأَرْضِ وَجَعَلَ فِيهِمْ شَهْوَةَ الْأَدْمِيِّينَ فَأَمَرُوا أَنْ لَا يَشْرَبُوا خَمْرًا وَلَا يَقْتُلُوا نَفْسًا وَلَا يَزْنُوا وَلَا يَسْجُدُوا لِوَتْنٍ فَاسْتَقَالَ مِنْهُمْ وَاحِدٌ فَأُقِيلَ وَأُهْبِطَ إِنَّانِ إِلَى الْأَرْضِ فَاتَتْهُمَا امْرَأَةٌ مِنْ أَحْسَنِ النَّاسِ يُقَالُ لَهَا ”أَنَاهِيدُ“ فَهَوِيَاَهَا جَمِيعًا ثُمَّ أَتِيَا مِنْزِلَهَا فَاجْتَمَعَا عِنْدَهَا فَأَرَادَاهَا فَقَالَتْ لَهُمَا: لَا حَتَّى تَشْرَبَا خَمْرِي وَتَقْتُلَا ابْنَ جَارِي وَتَسْجُدَا لِوَتْنِي

فَقَالَا: لَا نَسْجُدَا لَكَ شَرِبَا مِنْ الْخَمْرِ ثُمَّ قَتَلَا ثُمَّ سَجَدَا فَأَشْرَفَ أَهْلُ السَّمَاءِ عَلَيْهِمَا وَقَالَتْ لَهُمَا: أَخْبِرَانِي بِالْكَلِمَةِ الَّتِي إِذَا قُلْتُمَاهَا طَرُتُمَا فَأَخْبِرَاهَا فَطَارَتْ فَمُسَّخَتْ وَهِيَ هَذِهِ الزُّهْرَةُ وَأَمَّا هُمَا فَارْسَلِ إِلَيْهِمَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ فَخَيَّرَهُمَا بَيْنَ عَذَابِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ فَاخْتَارَ عَذَابَ الدُّنْيَا فَهُمَا مَنَاطَانِ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ -

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آسمان دنیا کے فرشتوں نے زمین کی طرف جھانکا تو انسانوں کو گناہوں میں مبتلا پایا تو عرض کی: اے پروردگار ﷻ! اہل زمین تو گناہوں میں مبتلا ہیں، اللہ تعالیٰ ﷻ نے فرمایا: تم تو میرے ساتھ ہو (اس لئے گناہ نہیں کر سکتے) اور وہ مجھ سے پردہ میں ہیں (اس لئے گناہوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں) پھر ان سے فرمایا گیا: تم اپنوں سے تین (فرشتوں) کو منتخب کر لو تو انہوں نے اپنے اندر سے تین فرشتوں کو منتخب کیا تاکہ وہ زمین پر اتر جائیں اور اہل زمین کے مابین فیصلے کریں اور ان میں انسانوں کی شہوت رکھ دی گئی لیکن انہیں حکم دیا گیا کہ نہ تو وہ شراب پیئیں نہ کسی کو قتل کریں، نہ زنا کریں اور نہ بت کو سجدہ کریں، تو ان میں سے ایک نے تو معذرت کر لی اور دونے قبول کیا تو انہیں زمین پر اتار دیا گیا، ان کے پاس لوگوں میں سے حسین ترین عورت آئی جس کا نام ”اناسید“ تھا تو ان دونوں نے اس کی خواہش کی اور اس کے گھر چلے گئے۔

یہ دونوں اس کے پاس پہنچے اور اس کا ارادہ کیا تو اس نے ان کو کہا: اُس وقت تک نہیں جب تک کہ تم میری یہ شراب نہیں پی لیتے اور میرے پڑوسی کے بچے کو قتل نہیں کر دیتے اور میرے اس بت کو سجدہ نہیں کر دیتے، انہوں نے جواب دیا: ہم سجدہ نہیں کریں گے، پھر انہوں نے شراب پی پھر (اس کے نشہ میں آ کر) بچے کو قتل کیا پھر (بت کو) سجدہ کیا تو آسمان والوں نے ان کو (گناہ میں مبتلا ہوتے) دیکھ لیا اس عورت نے ان دونوں کو کہا: مجھے وہ کلمہ بتلاؤ جس کو تم پڑھ کر اڑتے (ہوئے آسمان پر جاتے) ہو، تو انہوں نے اسے وہ کلمہ بتلا دیا تو وہ (زمین سے) اڑ گئی اور انکارے کی شکل میں مسخ کر دی گئی، یہی وہ زہرہ ہے۔ اور ان دونوں کے پاس حضرت

سليمان عليه السلام بن داود عليه السلام کو مبعوث فرمایا گیا تو انہوں نے ان دونوں کو دنیا یا آخرت کے عذاب سہنے میں اختیار دے دیا تو انہوں نے دنیا کے عذاب کو پسند کر لیا تو یہ دونوں (سزا کے طور پر) آسمان اور زمین کے درمیان لٹکے ہوئے ہیں۔

[تفسیر ابن کثیر: جلد 1: صفحہ 358: تفسیر ابن ابی حاتم: جلد 1: صفحہ 191: رقم الحدیث 1008: الحجامک فی اخبار الملائک: صفحہ 71: رقم الحدیث 253]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا وَقَعَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِ آدَمَ فِيمَا وَقَعُوا فِيهِ مِنَ الْمَعَاصِي وَالْكَفْرِ بِاللَّهِ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ فِي السَّمَاءِ: رَبُّ هَذَا الْعَالَمِ الَّذِي إِنَّمَا خَلَقْتَهُمْ لِعِبَادَتِكَ وَطَاعَتِكَ قَدْ وَقَعُوا فِيهَا وَقَعُوا فِيهِ وَرَكِبَ الْكُفْرَ وَقَتَلَ النَّفْسَ وَأَكَلَ مَالَ الْحَرَامِ وَالزَّانَا وَالسَّرَقَةَ وَشَرِبَ الْخَمْرَ فَجَعَلُوا يَدْعُونَ عَلَيْهِمْ وَلَا يَعْذِرُونَ لَهُمْ فَقِيلَ: إِنَّهُمْ فِي غَيْبٍ فَلَمْ يَعْذِرُوا لَهُمْ فَقِيلَ لَهُمْ: اخْتَارُوا مِنْكُمْ مَنْ أَفْضَلِكُمْ مَلَائِكِينَ أَمْرُهُمَا وَأَنْهَاهُمَا فَاخْتَارُوا هَارُوتَ وَمَارُوتَ فَأُهْبِطَا إِلَى الْأَرْضِ وَجَعَلَ لَهُمَا شَهَوَاتَ بَنِي آدَمَ وَأَمْرُهُمَا أَنْ يَعْبُدَاهُ وَلَا يُشْرِكَا بِهِ شَيْئًا وَنَهَاهُمَا عَنْ قَتْلِ النَّفْسِ الْحَرَامِ وَأَكْلِ مَالِ الْحَرَامِ وَعَنِ الزَّانَا وَالسَّرَقَةِ وَشُرْبِ الْخَمْرِ فَلَبِثَا فِي الْأَرْضِ زَمَانًا يَحْكُمَانِ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَذَلِكَ فِي زَمَانِ إِدْرِيسَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَفِي ذَلِكَ الزَّمَانِ امْرَأَةٌ حُسْنُهَا فِي النِّسَاءِ كَحُسْنِ الزُّهْرَةِ فِي سَائِرِ الْكَوَاكِبِ وَإِنَّهُمَا آتِيَا عَلَيْهَا فَخَضَعَا لَهَا فِي الْقَوْلِ وَأَرَادَاهَا عَلَى نَفْسِهَا فَأَبَتْ إِلَّا أَنْ يَكُونَا عَلَى أَمْرِهَا وَدِينِهَا فَسَأَلَاهَا عَنْ دِينِهَا فَأَخْرَجَتْ لَهُمَا صَنَمًا فَقَالَتْ هَذَا أَعْبُدُهُ فَقَالَا: لَا حَاجَةَ لَنَا فِي عِبَادَةِ هَذَا فَذَهَبَا فَغَابَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ آتِيَا عَلَيْهَا فَأَرَادَاهَا عَلَى نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ مِثْلَ ذَلِكَ فَذَهَبَا ثُمَّ آتِيَا عَلَيْهَا فَأَرَادَاهَا عَلَى نَفْسِهَا فَلَمَّا رَأَتْ أَنَّهَا آتِيَا أَنْ يَعْبُدَا الصَّنَمَ فَقَالَتْ لَهُمَا: اخْتَارَا أَحَدِي الْخِلَالَ الثَّلَاثِ إِمَّا أَنْ تَعْبُدَا هَذَا الصَّنَمَ وَإِمَّا أَنْ تَقْتُلَا هَذَا النَّفْسَ وَإِمَّا أَنْ تَشْرَبَا الْخَمْرَ فَقَالَا: هَذَا

لَا يَنْبَغِي وَأَهْوَى الثَّلَاثَةِ شُرْبُ الْخَمْرِ فَشَرِبَا الْخَمْرَ فَأَخَذَتْ مِنْهُمَا فَوَاقِعَا الْمَرَاةَ
فَحَشِيَا أَنْ يُخْبِرَ الْإِنْسَانَ عَنْهُمَا فَقَتَلَاهُ فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْهُمَا السُّكْرُ وَعَلِمَا مَا وَقَعَا
فِيهِ مِنَ الْخَطِيئَةِ أَرَادَ أَنْ يَصْعُدَا إِلَى السَّمَاءِ فَلَمْ يَسْتَطِيعَا وَحِيلَ بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ ذَلِكَ
وَكَشِفَ الْغِطَاءَ فِيمَا بَيْنَهُمَا وَبَيْنَ أَهْلِ السَّمَاءِ فَنَظَرَتِ الْمَلَائِكَةُ إِلَى مَا وَقَعَا فِيهِ
فَعَجَبُوا كُلُّ الْعَجَبِ وَعَرَفُوا أَنَّهُ مَنْ كَانَ فِي غَيْبٍ فَهُوَ أَقْلٌ حَشِيَّةٌ فَجَعَلُوا بَعْدَ
ذَلِكَ يَسْتَغْفِرُونَ لِمَنْ فِي الْأَرْضِ فَقِيلَ لَهُمَا اخْتَارَا عَذَابَ الدُّنْيَا أَوْ عَذَابَ
الْآخِرَةِ فَقَالَا : أَمَّا عَذَابُ الدُّنْيَا فَإِنَّهُ يَنْقَطِعُ وَيَذْهَبُ وَأَمَّا عَذَابُ الْآخِرَةِ فَلَا
إِنْقِطَاعَ لَهُ فَاخْتَارَا عَذَابَ الدُّنْيَا فَجُعِلَا بِبَابِلَ فَهُمَا يُعَذَّبَانِ -

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب حضرت آدم علیہ السلام کے بعد

لوگ گناہوں اور انکارِ خدا میں مبتلا ہو گئے تو فرشتوں نے آسمان میں (رہتے ہوئے) کہا: اے
اس جہاں کے پروردگار جل جلالہ! تو نے انہیں عبادت و اطاعت کے لئے تخلیق کیا تھا یہ تو
گناہوں میں پڑ گئے اور کفر کرنے، زندوں کو قتل کرنے، مال حرام کھانے، زنا اور چوری
کرنے اور شراب نوشی میں مبتلا ہو گئے پھر ان کے لئے بددعا کرنے لگ گئے اور ان کا کوئی
عذر قبول نہیں کرتے تھے تو انہیں تنبیہ کی گئی کہ وہ پردہ میں ہیں ان کا یہ عذر قابل قبول ہے پھر
انہیں کہا گیا (اگر تم ان لوگوں کا یہ عذر قبول نہیں کرتے تو) اپنے سے افضل ترین فرشتے منتخب کر لو میں
انہیں (کچھ باتوں کا) حکم دیتا ہوں اور (کچھ باتوں سے) منع کرتا ہوں تو انہوں نے ہاروت اور
ماروت کو منتخب کیا تو انہیں زمین پر اتار دیا گیا ان کی اولادِ آدم جیسی خواہشات بنا دی گئیں اور
انہیں حکم دیا کہ وہ صرف اسی (خدا) کی عبادت کریں گے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں
کریں گے اور انہیں نفس حرام کے قتل سے، مال حرام کھانے سے زنا، چوری اور شراب نوشی
سے منع کیا تو یہ زمین میں ایک زمانہ تک لوگوں میں حق کے فیصلے کرتے رہے اور یہ حضرت

اور یسٰیؑ کا زمانہ تھا اسی زمانہ میں ایک عورت تھی اس کا حسن عورتوں میں اس طرح تھا جس طرح زہرہ (ستارے) کا سب ستاروں میں ہے، تو یہ دونوں اس کے پاس پہنچے اور اس کے ساتھ بات میں نرمی کی اور اس کے بدن کا ارادہ کیا تو اس نے انکار کر دیا مگر یہ کہ وہ اس کی بات مانیں اور اس کے دین پر چلیں۔

جب انہوں نے اس کے دین کے بارے میں پوچھا تو اس نے اپنا ایک بت نکالا اور کہنے لگی یہ ہے میں اس کی عبادت کرتی ہوں، تو انہوں نے جواب دیا ہمیں اس کی عبادت کرنے کی کوئی حاجت نہیں، یہ چلے گئے جب تک اللہ ﷻ نے چاہا غائب رہے، اس کے بعد پھر اس کے پاس آئے اور اس کا ارادہ کیا تو بھی اس نے ویسا ہی کیا وہ پھر چلے گئے، اس کے بعد جب آئے تو اس کے بدن کا ارادہ کیا تو اس نے جب یہ دیکھا کہ انہوں نے بت پرستی سے انکار کر دیا تو کہنے لگی (اچھا تو پھر ان) تین باتوں میں سے کوئی سی پسند کر لو یا تو اس بت کی عبادت کرو یا اس آدمی کو قتل کرو یا شراب پی لو، تو انہوں نے کہا یہ سب شیطیں کرنے کی نہیں لیکن ان تینوں میں شراب نوشی کم گناہ ہے، تو انہوں نے شراب پی لی، جس عقل جاتی رہی پھر یہ عورت پر واقع ہوئے۔

پھر انہیں خطرہ لگا کہ یہ انسانوں کو ان کے گناہ کی اطلاع نہ کر دے تو انہوں نے اسے قتل کر ڈالا پھر جب ان کا نشہ ہرن ہوا اور پتہ چلا کہ وہ کس گناہ میں ملوث ہوئے تو انہوں نے آسمان پر عروج کا ارادہ کیا تو توفیق نہ ہوئی ان کے اور آسمان کے درمیان رکاوٹ آگئی اور فرشتوں اور ان کے درمیان سے پردہ ہٹا دیا گیا تو فرشتوں نے اس کو دیکھ لیا جس میں وہ مبتلا ہوئے تھے تو وہ ششدر رہ گئے اور پہچان ہو گئی کہ جو پردہ میں ہو (خدا کے سامنے نہ ہو) اس میں (خدا کا) خوف بہت کم ہوتا ہے اس کے بعد سے زمین کے سب (مومنین) کے لئے استغفار کرنے لگ گئے انہیں (ہاروت و ماروت کو) کہا گیا، دنیا کا عذاب یا آخرت کا

عذاب چن لو (تو انہوں نے سوچا کہ) عذاب دنیا تو ختم ہونے اور مٹ جانے والا ہے لیکن عذاب آخرت کبھی ختم نہیں ہوگا تو انہوں نے عذاب دنیا کا چن لیا تو انہیں بابل میں (قید) کر دیا گیا اور وہ اب تک عذاب میں مبتلا ہیں۔

[تفسیر ابن کثیر: جلد 1: صفحہ 357: تفسیر ابن ابی حاتم: جلد 1: صفحہ 189: رقم الحدیث 1005: تفسیر ابن جریر طبری: جلد 2: صفحہ 345: تفسیر درمنثور: جلد 1: صفحہ 515: الجہانک فی اخبار الملائک: صفحہ 72: رقم الحدیث 254]

عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كُنْتُ نَازِلًا عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي سَفَرٍ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ قَالَ لِغُلَامِهِ: انْظُرْ طَلَعَتِ الْحَمْرَاءُ لَا مَرْحَبًا بِهَا وَلَا أَهْلًا وَلَا أَحْيَاهَا اللَّهُ هِيَ صَاحِبَةُ الْمَلَائِكَةِ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: رَبِّ كَيْفَ تَدْعُ عَصَاةَ بَنِي آدَمَ وَهُمْ يَسْفِكُونَ الدَّمَ الْحَرَامَ وَيَنْتَهِكُونَ مَحَارِمَكَ وَيُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ، قَالَ: إِنِّي قَدْ ابْتَلَيْتُهُمْ فَلَعَلَّ إِنْ ابْتَلَيْتُكُمْ مِثْلَ الَّذِي ابْتَلَيْتُهُمْ بِهِ فَعَلْتُمْ كَالَّذِي يَفْعَلُونَ، قَالُوا: لَا، قَالَ: فَاخْتَارُوا مِنْ خِيَارِكُمْ اثْنَيْنِ فَاخْتَارُوا هَارُوتَ وَمَارُوتَ فَقَالَ لَهُمَا: إِنِّي مُهْبِطُكُمَا إِلَى الْأَرْضِ وَعَاهِدَا إِلَيْكُمَا أَنْ لَا تُشْرِكَا وَلَا تَزْنِيَا وَلَا تَخُونَا فَاهْبِطَا إِلَى الْأَرْضِ وَالْقِيَّ عَلَيْهِمَا الشَّبَقُ وَأُهْبِطْتُ لَهُمَا الزُّهْرَةَ فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ امْرَأَةٍ فَتَعَرَّضْتُ لَهُمَا فَأَرَادَاهَا عَلَى نَفْسِهَا فَقَالَتْ: إِنِّي عَلَى دِينٍ لَا يَصْلُحُ لِأَحَدٍ أَنْ يَأْتِيَنِي إِلَّا مَنْ كَانَ عَلَى مِثْلِهِ قَالَا: وَمَا دِينُكَ؟ قَالَتْ: الْمَجُوسِيَّةُ: قَالَا: الشَّرْكَ: هَذَا شَيْءٌ لَا نَقْرُبُهُ فَمَكَثَتْ عَنْهُمَا مَا شَاءَ اللَّهُ ثُمَّ تَعَرَّضْتُ لَهُمَا فَأَرَادَاهَا عَلَى نَفْسِهَا فَقَالَتْ: مَا شِئْتُمَا غَيْرَ أَنْ لِي زَوْجًا أَكْرَهُ أَنْ يَطَّلِعَ عَلَى هَذَا مِنِّي فَافْتَضَحَ فَإِنْ أَقْرَرْتُمَا لِي بِدِينِي وَشَرَطْتُمَا أَنْ تَصْعَدَا بِي إِلَى السَّمَاءِ فَعَلْتُ: فَأَقْرَأَ لَهَا بِدِينِهَا وَأَتَيَاهَا فِيمَا يَرِيَانِ ثُمَّ صَعَدَا بِهَا إِلَى السَّمَاءِ فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَى السَّمَاءِ اخْتِطَفَتْ مِنْهُمَا وَقَطَعَتْ أَجْنِحَتَهُمَا فَوَقَعَا خَائِفَيْنِ نَادِمِينَ يَبْكِيَانِ وَفِي الْأَرْضِ نَبِيٌّ يَدْعُو بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ فَإِذَا كَانَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أُجِيبَ فَقَالَا:

لَوْ أَتَيْنَا فُلَانًا فَسَأَلْنَاهُ يَطْلُبُ لَنَا التَّوْبَةَ فَأْتِيَاهُ فَقَالَ : رَحِمَكُمَا اللَّهُ كَيْفَ يَطْلُبُ
 أَهْلُ الْأَرْضِ لِأَهْلِ السَّمَاءِ ؟ قَالَا : إِنَّا قَدْ ابْتُلِينَا قَالَ : ابْتِيَانِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَأْتِيَاهُ
 فَقَالَ : مَا أُجِبْتُ فِيكُمْ بِشَيْءٍ ابْتِيَانِي فِي الْجُمُعَةِ الثَّانِيَةِ فَأْتِيَاهُ فَقَالَ : اخْتَارَا فَقَدْ
 خَيْرْتُمَا فَإِنْ أَحْبَبْتُمَا مُعَافَاةَ الدُّنْيَا وَعَذَابَ الْآخِرَةِ وَإِنْ أَحْبَبْتُمَا فَعَذَابَ الدُّنْيَا
 وَأَنْتُمَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى حُكْمِ اللَّهِ قَالَ أَحَدُهُمَا : الدُّنْيَا لَمْ يَمُضِ مِنْهَا إِلَّا الْقَلِيلُ
 وَقَالَ الْآخَرُ : وَيُحَكُّ إِنِّي قَدْ أَطَعْتُكَ فِي الْأَوَّلِ فَاطْعُنِي الْآنَ فَاخْتَارَ عَذَابَ الدُّنْيَا -

ترجمہ: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حالت
 سفر میں ملا جب رات کا وقت آیا تو انہوں نے اپنے غلام سے فرمایا! دیکھو حمر اطلوع ہو گئی؟
 اسے مر حبانہ ہو اور نہ خوش آمدید ہو اور نہ ہی اسے اللہ جل جلالہ تروتازگی بخشنے، یہ دو فرشتوں کی ہم
 نشین تھی فرشتوں نے کہا تھا: اے پروردگار جل جلالہ! تو بدکار انسانوں کو کیسے چھوڑ دیتا ہے جبکہ وہ
 ناجائز خون بہاتے، تیری محرمات کی خلاف ورزی کرتے اور زمین میں فساد پھیلاتے ہیں؟
 (اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے) فرمایا: میں نے تو امتحان لیا ہے پس اگر میں تمہارا بھی انہیں کی طرح کا
 امتحان لے لوں تو تم بھی وہی کرو جو یہ کرتے ہیں انہوں نے عرض کیا: نہیں (ایسا تو نہ ہوگا) اللہ
 تعالیٰ جل جلالہ نے فرمایا: تو پھر تم اپنے نیک ترین میں سے دو کو منتخب کر لو تو انہوں نے ہاروت اور
 ماروت کو منتخب کیا۔

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ان دونوں سے فرمایا: میں تمہیں زمین پر اتار رہا ہوں اور تاکید
 کرتا ہوں کہ نہ تو تم شرک کرو گے، نہ زنا کرو گے اور نہ خیانت کرو گے پھر انہیں زمین پر اتار
 دیا گیا اور ان پر جماع کی شہوت مسلط کر دی گئی اور ان کے لئے زہرہ کو حسین ترین عورت کی
 صورت میں اتارا گیا پس جب وہ ان کے سامنے آئی تو انہوں نے اس کے جسم کا ارادہ کیا تو
 اس نے کہا: میں تو ایک ایسے دین پر ہوں کہ کسی کو زیب نہیں دیتا کہ وہ میرے پاس آئے
 سوائے اس کے کہ وہ بھی وہی دین اپنالے انہوں نے پوچھا کہ تیرا کیا دین ہے؟ اس نے کہا

(میرادین) مجوسیت ہے، انہوں نے کہا: یہ تو شرک ہے اور یہ ایسی شے ہے کہ ہم اس کا اقرار نہیں کر سکتے تو جب تک اللہ تعالیٰ ﷻ نے چاہا وہ عورت (اتنے عرصہ تک) دور رہی پھر ان کے سامنے آئی تو بھی انہوں نے اس سے اس کا نفس طلب کیا۔

تو اس نے کہا تم جو چاہتے ہو میں ناپسند کرتی ہوں کہ اس کی اطلاع میرے خاوند کو ہو جائے اور میں شرمندہ ہو جاؤں پس اگر تم میرے لیے میرے دین کا اقرار کر لو اور یہ شرط بھی تسلیم کرو کہ تم مجھے ساتھ لیکر آسمان کی طرف پرواز کرو گے تو میں تیار ہوں تو انہوں نے اس کے دین کا اقرار کیا اور جو چاہتے تھے وہ کیا پھر وہ اس سمیت آسمان کی طرف پرواز کرنے لگے پس جب وہ آسمان تک جا پہنچے تو وہ (زہرہ) ان سے اچک لی گئی اور ان کے پر کاٹ دیئے گئے تو یہ خوفزدہ اور شرمندہ ہو کر روتے ہوئے (زمین پر) گر گئے (اس زمانہ میں) زمین پر ایک نبی تھے جو دو جمعوں کے درمیان دعا کیا کرتے تھے جب جمعہ کا دن ہوتا تو ان کی دعا پوری ہو جاتی تھی انہوں نے کہا کہ اگر ہم فلاں (نبی ﷺ) کے پاس حاضر ہوں اور ان سے سوال کریں تاکہ وہ ہمارے لئے (اللہ تعالیٰ ﷻ سے) توبہ (کرنے کی اجازت) طلب کرے تو اس (نبی ﷺ) نے فرمایا:

بھلا اہل زمین آسمان والوں کے لیے دعا کریں؟ انہوں نے عرض کی: ہم آزمائش میں مبتلا ہیں، پس اس (نبی ﷺ) نے فرمایا: تم میرے پاس جمعہ کے روز آنا تو وہ ان کے پاس (جمعہ کے روز) آئے تو انہوں نے فرمایا: تمہارے متعلق میری کوئی دعا قبول نہیں ہوئی تم میرے پاس دوسرے جمعہ کو آنا تو وہ (دوسرے جمعہ کو) آئے تو اس (نبی ﷺ) نے فرمایا: تم منتخب کر لو تمہیں اختیار دیا گیا ہے اگر تمہیں پسند ہو دنیا میں معافی ہو جائے اور آخرت میں عذاب ملے یا پھر دنیا میں عذاب ملے اور آخرت میں اللہ ﷻ کے حکم پر رہو، تو ان میں سے ایک نے کہا: دنیا تو تھوڑی سی بچی ہے (یعنی دنیاوی عذاب کو اختیار مت کرو کہ دنیا ختم ہونے ہی والی ہے، ہم آخرت میں اللہ تعالیٰ سے امید رحمت رکھتے ہیں) تو دوسرے نے کہا: تم پر افسوس ہے، میں نے

پہلے تمہاری مانی ہے اب تم میری مانو پھر انہوں نے دنیاوی عذاب کو منتخب کر لیا۔
 [تفسیر ابن ابی حاتم: جلد 1: صفحہ 190: رقم الحدیث 1007: تفسیر ابن کثیر: جلد 1: صفحہ 356: تفسیر درمنثور: جلد 1
 صفحہ 513: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 73: رقم الحدیث 255]

قصہ ہاروت و ماروت صحیح ہے ؟

اس قصہ کے اور بھی بہت طرق ہیں جن کو حافظ ابن حجر عسقلانی نے ایک مستقل
 جز کی شکل میں جمع فرمایا ہے اور اپنی کتاب ”القول المسدد فی الذب عن مسند
 احمد“ میں فرماتے ہیں: اس قصہ کا واقف کار کثرت طرق اور اکثر (روایات) کے قوت
 مخارج کی وجہ سے اس کے وقوع پر یقین کر ہی لے گا۔

اور میں (سیدی فیض ملت علیہ الرحمہ) علامہ سیوطی کے اس جز کا واقف بھی ہوں (جس
 کا نام ”جزنی ہاروت و ماروت“ ہے) جسے انہوں نے جمع کیا ہے جس میں انہوں نے تقریباً انیس
 طریق (سندیں) ذکر کئے ہیں اور میں نے بھی تفسیر اویسی میں اس کے طرق جمع کئے ہیں جو
 بیس سے زائد ہیں۔

معروض اویسی غفرلہ

ہاروت و ماروت کو من حیث الملائکہ معصوم ماننا فرض ہے اور وہ واقعی اپنے فریضہ
 کی ادائیگی کے لئے زمین پر اترے لیکن ان کی داستانیں اسرائیلیات میں سے ہیں، ان
 کے متعلق تین قاعدے ہیں:

(۱) اگر قرآن مجید و احادیث مبارکہ کے مطابق ہیں تو انہیں تسلیم کرنا جائز ہے۔

(۲) اگر مخالف ہوں، تو رد کرنا واجب ہے۔

(۳) اگر نہ موافق ہوں نہ مخالف، تو عمل کرنا مباح ہے۔

اس مسئلہ میں عوام کو توقف کرنا چاہیے علمائے کرام کے لئے تحقیق لکھ دی گئی ہے۔

(والله تعالى ورسوله الاعلى اعلم)

ہاروت و ماروت کے گناہ سے سزا کا عقیدہ رکھنے والے کا حکم

قَالَ الْإِمَامُ الْقِرَافِيُّ رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ : وَمَنْ اعْتَقَدَ فِي هَارُوتَ وَمَارُوتَ أَنَّهُمَا بَارِضِ الْهِنْدِ يُعَذَّبَانِ عَلَى خَطِيئَتَيْهِمَا مَعَ الزُّهْرَةِ فَهُوَ كَافِرٌ بَلْ هُمْ رُسُلُ اللَّهِ وَخَاصَّتُهُ يَجِبُ تَعْظِيمُهُمْ وَتَوْقِيرُهُمْ وَتَنْزِيهِهِمْ عَنْ كُلِّ مَا يُخِلُّ بِعَظِيمِ قَدْرِهِمْ وَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ ذَلِكَ وَجَبَ إِرَاقَةُ دَمِهِ -

ترجمہ: امام قرافی فرماتے ہیں: جس نے ہاروت و ماروت کے متعلق یہ عقیدہ رکھا کہ وہ ہندوستان میں ہیں ان کو زہرہ کے ساتھ گناہ کرنے پر سزا دی جا رہی ہے تو وہ کافر ہے فرشتے تو اللہ تعالیٰ ﷻ کے رسول اور خواص ہیں ان کی تعظیم تو قیر اور تنزیہ ہر اس بات سے واجب ہے جو ان کی عظمت مقام میں خلل انداز ہو جو ایسا نہ کرے گا اس کی گردن مارنا (حکومت اسلام کے ذمہ) واجب ہے۔

[القول المسدود في الذب عن المسند لا امام احمد: صفحہ 39: رقم الحدیث 8]

انتباہ : بہت سے امور عام رائج ہوتے ہیں انہیں بلا سمجھے ہم عقیدہ بنا لیتے ہیں یا کم از کم انہیں صحیح اور سچ سمجھتے ہیں ان کے بعض امور کفر تک پہنچا دیتے ہیں جن پر لاشعوری میں زندگی توبہ کئے بغیر ختم ہو جاتی ہے لیکن قیامت کی سزا کا استحقاق باقی رہتا ہے، اسی لئے امت کے شفیق نبی ﷺ نے امت کو بکثرت استغفار و توبہ کا حکم فرمایا ہے کیونکہ توبہ سے انسان تمام گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے گویا ابھی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا۔

اویسی غفرلہ کا مشورہ

عزیزان گرامی! ویسے تو ہر وقت توبہ و استغفار ضروری ہے لیکن سوتے وقت عادت بنائیں کہ یا اللہ تعالیٰ ﷻ! میں گناہ کبیرہ و صغیرہ عمداً، خطاً، سہواً سے توبہ کرتا ہوں۔ آپ کو یہ عادت جنت میں لے جائے گی۔ (ان شاء اللہ)

عجیب و غریب فرشتے علیہم السلام

ویسے تو ہر فرشتہ عجیب و غریب ہے، ان کو انسان اپنے اوپر قیاس کرے تو گمراہ بھی ہو سکتا ہے اور دماغ بھی چکرائے گا، اسی لئے مسلمان کو چاہئے کہ وہ یہ عقیدہ رکھے کہ اللہ تعالیٰ ﷻ بڑی قدرت کا مالک ہے وہ جیسے چاہے کرے، ملائکہ کرام کے عجائب و غرائب سے بڑھ کر اور بہت بڑے امور ہیں جن کو تسلیم کرنا ہوگا ﴿إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ﴾ اس باب میں چند عجیب الخلق ملائکہ کا ذکر کیا جائے گا۔ (ان شاء اللہ)

سیدنا رُوحِ الْعَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اس فرشتہ کا ذکر خیر قرآن مجید میں متعدد مقامات پر آیا ہے، اس کی تفسیر میں مختلف اقوال ہیں ہم انہیں ایک تفسیر کے مطابق متعارف کراتے ہیں: قرآن مجید میں ہے:

تَنْزَلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ ۝ (پارہ: ۳۰: سورة القدر: آیت: ۴)

ترجمہ: اس (شب قدر) میں فرشتے اور رُوح اُترتے ہیں اپنے رب کے حکم سے ہر کام کے لئے۔

يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا ۝ (پارہ: ۳۰: سورة النبأ: آیت: ۲۸)

ترجمہ: جس دن (مراد قیامت ہے) رُوح کھڑا ہوگا اور سب فرشتے پر اباندھے (صف بست)۔

فائدہ: ان دونوں آیات میں رُوح کا جو ذکر آیا ہے ایک تفسیر میں اس سے مراد یہی فرشتہ ہے اور اسی تفسیر کی بنا پر ہم نے ان دونوں آیات کو اس فرشتہ کے حالات کی ابتدا میں ذکر کیا ہے۔

روحِ الْعَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ سب فرشتوں سے بڑا ہے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: الرُّوحُ مِنْ أَعْظَمِ الْمَلَائِكَةِ خَلْقًا۔

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روح تخلیق کے اعتبار سے سب

فرشتوں سے بڑا ہے۔ [کتاب العظم: جلد 3: صفحہ 871: رقم 411: تفسیر ابن جریر طبری: جلد 24: صفحہ 47:

تفسیر ابن ابی حاتم: جلد 10: صفحہ 3396: رقم 19109: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 62: رقم 210]

خدا کا دربان

جبریل دربان مصطفیٰ ﷺ ہے تو روح فرشتہ العزیز دربان خدا تعالیٰ ﷻ ہے :

عَنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: الرُّوحُ حَاجِبُ اللَّهِ يَقُومُ بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ أَعْظَمُ الْمَلَائِكَةِ لَوْ فَتَحَ فَاهُ لَوَسِعَ جَمِيعَ الْمَلَائِكَةِ فَالْخَلْقُ إِلَيْهِ يَنْظُرُونَ فَمِنْ مَخَافَتِهِ لَا يَرْفَعُونَ طَرْفَهُمْ إِلَى مَنْ فَوْقَهُ -

ترجمہ: حضرت ضحاک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روح العزیز اللہ تعالیٰ ﷻ کا دربان ہے، یہ روز قیامت اللہ تعالیٰ ﷻ کے سامنے کھڑا ہوگا، یہ سب فرشتوں سے بڑا ہے اگر اپنا منہ کھولے تو سب فرشتوں سے بھی وسیع ہو جائے ساری (فرشتوں کی) مخلوق اس کی طرف دیکھتی ہے اور اس کے خوف سے اپنی نظر اس سے بلند نہیں کرتی۔

[کتاب العظم: جلد 3: صفحہ 867: رقم الحدیث 285: تفسیر درمنثور: جلد 15: صفحہ 212: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 62: رقم الحدیث 211]

یہ اللہ تعالیٰ ﷻ کا دربان ہے تو جبریل العزیز حضور ﷺ کے دربان ہیں ”قسمت اپنی اپنی، نصیب اپنا اپنا“ (یعنی دونوں فرشتے دیگر کی نسبت کتنے خوش نصیب ہیں)۔

۳۴ پدم ۳۰ کھرب بولیاں

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: الرُّوحُ مَلَكٌ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ وَجْهٍ لِكُلِّ وَجْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ لِسَانٍ لِكُلِّ لِسَانٍ سَبْعُونَ أَلْفَ لُغَةٍ يُسَبِّحُ اللَّهُ بِتِلْكَ اللُّغَاتِ كُلِّهَا يَخْلُقُ اللَّهُ مِنْ كُلِّ تَسْبِيحَةٍ مَلَكًا يَطِيرُ مَعَ الْمَلَائِكَةِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ -

ترجمہ: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روح ایک فرشتہ ہے جس کے ستر ہزار منہ ہیں، ہر منہ میں ستر ہزار زبانیں ہیں، ہر زبان کی ستر ہزار لغات ہیں، یہ ان سب لغات کے ساتھ اللہ ﷻ کی تسبیح بیان کرتا ہے، اللہ تعالیٰ ﷻ اس کی ہر تسبیح سے ایک فرشتہ

پیدا فرماتا ہے جو روز قیامت تک فرشتوں کے ساتھ اڑتا رہے گا۔

[تفسیر ابن جریر طبری: جلد 15: صفحہ 71: کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 868: رقم الحدیث 408: تفسیر ابن کثیر: جلد

4: صفحہ 151: الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 62: رقم الحدیث 212]

فائدہ: جب ستر ہزار مونہوں کو ستر ہزار زبانوں سے ضرب دیں تو ۴,۹۰,۰۰۰,۰۰۰,۰۰۰

(چار ارب نوے کروڑ) بنتے ہیں، جب ان کو ستر ہزار لغتوں کے ساتھ ضرب دیں تو

۳۴,۳۰,۰۰۰,۰۰۰,۰۰۰,۰۰۰ (چونتیس پدم میں کھرب) لغات بنتی ہیں، جن میں روح فرشتہ اللہ

تعالیٰ ﷻ کی تسبیح پڑھتا ہے۔

دس ہزار پروں والا فرشتہ ﷻ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: الرُّوحُ مَلَكٌ وَاحِدٌ لَهُ عَشْرَةُ الْآفِ

جَنَاحٍ، جَنَاحَانِ مِنْهُمَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، لَهُ أَلْفٌ وَجْهٍ فِي كُلِّ وَجْهٍ

أَلْفٌ لِسَانٍ وَعَيْنَانِ شَفَتَانِ يُسَبِّحَانِ اللَّهَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ -

ترجمہ: حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: روح ایک فرشتہ ہے اس

کے دس ہزار پروں ہیں ان پروں میں سے ہر دو کا فاصلہ مشرق و مغرب جتنا ہے، اس کے ایک

ہزار منہ ہیں اور ہر منہ میں ایک ہزار زبانیں، آنکھیں اور ہونٹ ہیں جن سے قیامت تک اللہ

تعالیٰ ﷻ کی تسبیح بیان کرتا رہے گا۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 869: رقم الحدیث 409: الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 62: رقم الحدیث 213]

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اس کے پڑ پانچ ہزار زمینوں کی مسافت کے برابر

فاصلہ رکھتے ہیں (اور پڑ خود کتنے بڑے ہیں یہ اللہ تعالیٰ ﷻ کے علم میں ہے) اور یہ بھی معلوم ہوا کہ

ہزار منہ، دس لاکھ زبانیں، بیس لاکھ آنکھیں اور بیس لاکھ ہونٹ ہیں جو قیامت تک اللہ تعالیٰ

ﷻ کی تسبیح پڑھتے رہیں گے۔

عَنْ وَهْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: الرُّوحُ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَهُ عَشْرَةُ
الْأَفِ جَنَاحٍ، جَنَاحَانِ مَائِينَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَهُ الْفُ وَجْهٌ لِكُلِّ وَجْهِ الْفُ
لِسَانٌ وَشَفَتَانِ يُسَبِّحَانِ اللَّهَ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ -

ترجمہ: حضرت وہب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روح فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے
جس کے دس ہزار پر ہیں اس کے پروں کے درمیان مشرق و مغرب کا فاصلہ ہے اس کے
ہزار منہ ہیں اور ہر منہ میں ہزار زبانیں اور (بہت سے) ہونٹ ہیں، یہ قیامت تک اللہ تعالیٰ
جل جلالہ کی پاکیزگی بیان کرتے رہیں گے۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 866: رقم الحدیث 405: تفسیر درمنثور: جلد 15: صفحہ 213: الحبا تک فی اخبار
الملائک: صفحہ 63: رقم الحدیث 214]

مقرب ترین فرشتہ علیہ السلام

عَنْ مَقَاتِلِ بْنِ حَيَّانٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: الرُّوحُ أَشْرَفُ الْمَلَائِكَةِ
وَاقْرَبُهُمْ مِنَ الرَّبِّ وَهُوَ صَاحِبُ الْوَحْيِ -

ترجمہ: حضرت مقاتل بن حیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روح سب فرشتوں سے
اشرف اور رب تعالیٰ جل جلالہ کا مقرب ترین ہے اور یہی صاحب الوحي ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 875: رقم الحدیث 416: تفسیر قرطبی: جلد 2: صفحہ 31: تفسیر درمنثور: جلد 15:
صفحہ 213: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 63: رقم الحدیث 215]

فائدہ: اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ روح سے مراد حضرت جبرائیل علیہ السلام ہیں
کیونکہ عام طور پر یہی وحی لاتے رہے ہیں، یہ اسی تفسیر کے مطابق ہے جس میں روح سے
مراد جبرائیل علیہ السلام ہیں کیونکہ آپ صاحب وحی بھی ہیں اور مقرب بھی۔

روحانی جماعت

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: الرُّوحُ فِي السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ وَهُوَ
أَعْظَمُ مِنَ السَّمَوَاتِ وَالْجِبَالِ وَالْمَلَائِكَةِ يُسَبِّحُ كُلَّ يَوْمٍ اِثْنَيْ عَشَرَ أَلْفَ تَسْبِيحَةٍ
يَخْلُقُ اللَّهُ تَعَالَى مِنْ كُلِّ تَسْبِيحَةٍ مَلَكًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَجِيئُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَفًّا
وَخَدَّهُ -

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روح چوتھے آسمان میں ہے اور یہ
آسمانوں، پہاڑوں اور سب فرشتوں سے بڑا ہے، ہر روز بارہ ہزار تسبیحات پڑھتا ہے اس کی
ہر تسبیح سے اللہ تعالیٰ جل جلالہ ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔ یہ (فرشتہ) روز قیامت مکمل ایک صف کی
شکل میں حاضر ہوگا۔

[تفسیر ابن جریر طبری: جلد 24: صفحہ 46: الجہانک فی اخبار الملائک: صفحہ 63: رقم الحدیث 216]

لسانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر روح کا تذکرہ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم كَانَ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَسُجُودِهِ: سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ
رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ -

ترجمہ: حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رکوع اور سجدہ میں یہ پڑھا کرتے تھے: فرشتوں
اور روح کا رب جل جلالہ پاکیزہ اور مقدس ہے۔

[البوداؤد شریف: کتاب الصلوٰۃ: باب ما یقول الرجل فی رکوعہ: صفحہ 153: رقم الحدیث 872: نسائی شریف
: کتاب الصلوٰۃ: باب الدعاء فی السجود: صفحہ 184: رقم الحدیث 1134: کنز العمال: جلد 8: صفحہ 107: رقم
الحدیث 22668: الجہانک فی اخبار الملائک: صفحہ 63: رقم الحدیث 217]

رُوح فرشتہ کی صورت

عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: الرُّوحُ خُلِقَ عَلَى صُورَةِ بَنِي آدَمَ -

ترجمہ: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت روح علیہ السلام انسان کی شکل پر پیدا کئے گئے ہیں۔

[تفسیر ابن جریر طبری: جلد 24: صفحہ 48: الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 63: رقم الحدیث 218: تفسیر درمنثور:

جلد 15: صفحہ 211]

عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: الرُّوحُ يَأْكُلُونَ وَلَهُمْ أَيْدٍ وَأَرْجُلٌ

وَرُؤُوسٌ وَلَيْسُوا بِمَلَائِكَةٍ -

ترجمہ: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روح (مخلوق خدا کی ایک قسم ہے جو) کھاتے

پیتے ہیں ان کے ہاتھ اور پاؤں اور سر ہیں، (البتہ) یہ فرشتے نہیں ہیں۔

[تفسیر ابن جریر طبری: جلد 24: صفحہ 48: کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 880: رقم الحدیث 422: الجبائک فی اخبار

الملائک: صفحہ 63: رقم الحدیث 219]

فائدہ: مخالفین کا کہنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نور ہیں تو پھر کھاتے پیتے کیوں تھے؟ ثابت ہوا

کہ کھانا پینا نور کے منافی نہیں، اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روح فرشتوں کے علاوہ کسی اور

مخلوق خدا کا نام ہے کیونکہ فرشتے کھاتے پیتے نہیں لیکن ہیں وہ نور۔

ہر فرشتہ کے ساتھ روح علیہ السلام کا نزول

عَنْ عِكْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: الرُّوحُ أَعْظَمُ خَلْقًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ

وَلَا يَنْزِلُ مَلَكٌ إِلَّا وَمَعَهُ رُوحٌ -

ترجمہ: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روح علیہ السلام فرشتوں سے خلقت میں بڑا

ہے اور کوئی فرشتہ (آسمان سے) نازل نہیں ہوتا مگر روح علیہ السلام اس کے ساتھ ہوتا ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 881: رقم الحدیث 424: تفسیر درمنثور: جلد 9: صفحہ 8]

فائدہ : اس روایت سے بھی معلوم ہوا کہ روح فرشتوں سے علاوہ ایک مخلوق ہے اور یہ بھی کہ یہ فرشتوں کی طرح تعداد میں بہت ہیں اور ہر اترنے والے فرشتے کے ساتھ ایک روح الطیلة ہوتا ہے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : الرُّوحُ خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللَّهِ عَلَى صُورَةِ بَنِي آدَمَ وَمَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ مَلَكٌ إِلَّا وَمَعَهُ وَاحِدٌ مِنَ الرُّوحِ -

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روح الطیلة اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی مخلوقات میں سے ایک مخلوق ہے جو انسان کی صورت میں ہے اور کوئی فرشتہ نہیں اترتا مگر ایک روح الطیلة اس کے ساتھ ہوتا ہے۔

[تفسیر درمنثور: جلد 9: صفحہ 8: تفسیر ابن ابی حاتم: جلد 7: صفحہ 2276: رقم الحدیث 12462: تفسیر قرطبی: جلد 12: صفحہ 269: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 64: رقم الحدیث 221]

فائدہ : ثابت ہوا کہ روح الطیلة اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا لشکر ہیں، جیسا کہ حدیث ذیل اس کی مؤید ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الرُّوحُ جُنْدٌ مِنْ جُنُودِ اللَّهِ لَيْسُوا بِمَلَائِكَةٍ لَهُمْ رُؤُوسٌ وَ أَيْدٍ وَأَرْجُلٌ ثُمَّ قَرَأَ ﴿يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا﴾ قَالَ : هُوَ لَاءِ جُنْدٌ وَهُوَ لَاءِ جُنْدٍ -

ترجمہ: روح الطیلة اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے، یہ فرشتے نہیں ہیں ان کے سر بھی ہیں اور ہاتھ بھی اور پاؤں بھی، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑھی ﴿جس دن (مراد قیامت ہے) روح الطیلة کھڑا ہوگا اور سب فرشتے پر اباندھے (صف بستے)۔ (پارہ ۳۰: سورۃ النباء: آیت ۲۸)﴾۔

نیز ارشاد فرمایا: (روح الطیلة) بھی لشکر ہے اور یہ فرشتے بھی لشکر ہیں۔

[کتاب العظم: جلد 3: صفحہ 870: رقم الحدیث 410: تفسیر درمنثور: جلد 15: صفحہ 210: تفسیر ابن ابی حاتم: جلد 10: صفحہ 3396: رقم الحدیث 19106: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 64: رقم الحدیث 222]

ملائکہ روحانی جماعت کی کثرت

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بَرِيْدَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : مَا يَبْلُغُ الْجِنُّ وَالْإِنْسُ وَالْمَلَائِكَةُ وَالشَّيَاطِينُ عَشْرَ الرُّوحِ -

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جن، انسان، فرشتے اور شیطان (سب مل کر) روح (فرشتوں) کے دسویں حصہ تک بھی نہیں پہنچ سکتے۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 867: رقم الحدیث: 407: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 64: رقم الحدیث 224]

عَنِ الشَّعْبِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى : ﴿يَوْمَ يَقُومُ الرُّوحُ وَالْمَلَائِكَةُ صَفًّا﴾ هُمَا سِمَاطُ رَبِّ الْعَالَمِينَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سِمَاطٌ مِنَ الرُّوحِ سِمَاطٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ -

ترجمہ: امام شعبی علیہ الرحمہ رضی اللہ عنہ جس دن (مراد قیامت ہے) روح کھڑا ہوگا اور سب فرشتے پر اباندھے (صف بستہ) کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یہ دونوں (روح اور فرشتے) روز قیامت رب العالمین جل جلالہ کے دائیں بائیں ہوں گے، ایک طرف روح صف بستہ ہوں گے دوسری طرف فرشتے صف بستہ ہوں گے۔

[تفسیر زاد المسیر لابن جوزی: صفحہ 1509: تفسیر ابن جریر طبری: جلد 24: صفحہ 50: کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ

874: رقم الحدیث 415: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 64: رقم الحدیث 225]

اس روایت سے بھی فرشتوں کے ساتھ ساتھ روح فرشتوں کی کثرت معلوم ہوتی ہے تب ہی تو یہ فرشتوں کے مقابلے میں دوسری جانب موجود ہوں گے نیز یہ بھی احادیث سے ثابت ہے کہ سوائے کروبیوں (فرشتوں) کے روح فرشتے سب مخلوقات سے زیادہ ہیں۔

عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَشْرَةُ أَجْزَاءٍ فَالْإِنْسُ جُزْءٌ وَالْجِنُّ تِسْعَةُ أَجْزَاءٍ وَالْمَلَائِكَةُ وَالْجِنُّ عَشْرَةُ أَجْزَاءٍ فَالْجِنُّ جُزْءٌ وَالْمَلَائِكَةُ

تِسْعَةٌ وَالْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ عَشْرَةٌ أَجْزَاءٍ فَالْمَلَائِكَةُ جُزْءٌ وَالرُّوحُ تِسْعَةٌ وَالرُّوحُ
وَالْكُرُوبِيُّونَ عَشْرَةٌ أَجْزَاءٍ فَالرُّوحُ جُزْءٌ وَالْكُرُوبِيُّونَ تِسْعَةٌ أَجْزَاءٍ -

ترجمہ: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: انسان اور جنات دس جز ہیں، انسان
جنات کا ایک جز ہیں اور جنات (انسان کے) نو جز ہیں، ملائکہ اور جنات دس جز ہیں، پھر
جنات (فرشتوں کے مقابلہ میں) ایک جز ہیں اور فرشتے (جنات کے مقابلہ میں) نو جز ہیں، فرشتے
اور روح دس جز ہیں، پھر فرشتے (روح کے مقابلہ میں) ایک جز ہیں اور روح (فرشتوں کے مقابلہ
میں) نو جز ہیں اور روح اور کروبیوں دس جز ہیں، پھر روح کروبیوں کے مقابلہ میں ایک جز
ہیں اور کروبیوں (روح کے مقابلہ میں) نو جز ہیں۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 877: رقم الحدیث 420: تفسیر درمنثور: جلد 9: صفحہ 435: الحبانک فی اخبار الملائک:
صفحہ 64: رقم الحدیث 226: تفسیر ابن ابی حاتم: جلد 7: صفحہ 2387: رقم الحدیث 12968]

رُوحِ فرشتے دوسرے فرشتوں کے محافظ ہیں

عَنْ ابْنِ أَبِي نَجِيحٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ قَالَ: الرُّوحُ حَفِظَةٌ عَلَى الْمَلَائِكَةِ -

ترجمہ: حضرت ابن ابی نجیح رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روح فرشتے دوسرے فرشتوں
کے محافظ ہیں۔ [الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 65: رقم الحدیث 227]

روح فرشتے کو دوسرے فرشتے نہیں دیکھ سکتے

عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: الرُّوحُ خَلْقٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَا تَرَاهُمْ
الْمَلَائِكَةُ كَمَا لَا تَرَوْنَ أَنْتُمْ الْمَلَائِكَةَ -

ترجمہ: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: روح ملائکہ میں سے ایک مخلوق ہے، ملائکہ
ان کو نہیں دیکھتے جس طرح تم (انسان) فرشتوں کو نہیں دیکھتے۔

[الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 65: رقم الحدیث 228]

کمالِ مصطفیٰ ﷺ

عام بشر کسی بھی فرشتے کو نہیں دیکھ سکتے اور عام فرشتے روحانی جماعت (فرشتے) کو نہیں دیکھ سکتے اور روحانی فرشتے ذات باری تعالیٰ ﷻ کو نہیں دیکھ سکتے، لیکن ہمارے آقا کریم ﷺ سب کو دیکھتے ہیں اور انہی پشیمانِ سر مبارک سے دیکھتے ہیں، کیا خوب فرمایا امام اہلسنت مولانا احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ نے :

اور کوئی غیب کیا تم سے نہاں ہو بھلا
جب نہ خدا ہی چھپا تم پہ کروڑوں درود

صَدُّ لَقْنُ الْعَلِيِّ

ملائکہ کرام میں ایک صد لقن العلیؑ بھی ہیں جن کی عظمت جسمانی کا یہ حال ہے :

عَنْ شَهْرِ بْنِ حَوْشَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : إِنَّ لِلَّهِ مَلَكَ يُقَالُ لَهُ صَدُّ لَقْنُ
إِنَّ بُحُورَ الدُّنْيَا لَتَسَعُ نَقْرَةَ إِبْهَامِهِ -

ترجمہ: حضرت شہر بن حوشب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ ﷻ کا ایک فرشتہ ہے جس کا نام صد لقن العلیؑ ہے، ساری دنیا کے سمندر (اگر جمع کر دیے جائیں) تو بھی اس کے انگوٹھے کا گڑھا وسیع ہو جائے (اور وہ سمندر اس میں سما جائیں)۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 747: رقم الحدیث 330: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 78: رقم الحدیث 274]
فائدہ: ”کتاب العظمہ“ لابی الشیخ کے ایک نسخہ میں ”صداق“ ہے جبکہ دو نسخوں میں ”صدلقن“ ہے اور ”حلیہ الاولیاء“ میں ”صدیقا“ ہے۔

ملاءِ اعلیٰ کے فرشتے علیہم السلام

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَتَانِي اللَّيْلَةَ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى فِي أَحْسَنِ صُورَةٍ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ ! هَلْ

تَدْرِى فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى ؟ قُلْتُ : لَا ، فَوَضَعَ يَدَهُ بَيْنَ كَتِفَيْ حَتَّى وَجَدْتُ
 بَرْدَهَا فِى نَدْيِي فَعَلِمْتُ مَا فِى السَّمَوَاتِ وَمَا فِى الْأَرْضِ فَقَالَ : يَا مُحَمَّدُ : هَلْ
 تَدْرِى فِيمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْأَعْلَى ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ، فِى الْكُفَّارَاتِ وَالذَّرَجَاتِ
 وَالْكَفَّارَاتِ الْمُكْتُ فِي الْمَسَاجِدِ بَعْدَ الصَّلَوَاتِ وَالْمَشْيِ عَلَى الْأَقْدَامِ إِلَى
 الْجَمَاعَاتِ وَإِسْبَاحِ الْوُضُوءِ فِي الْمَكَارِهِ وَالذَّرَجَاتِ إِفْشَاءِ السَّلَامِ وَإِطْعَامِ
 الطَّعَامِ وَالصَّلَاةِ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسِ نِيَامًا -

ترجمہ: آج رات (میرے خواب میں) میرا رب تعالیٰ ﷺ خوبصورت ترین صورت
 میں نظر آیا اور پوچھا: اے محمد! کیا تم جانتے ہو مقرب فرشتے کس بات میں بحث کر رہے ہیں؟
 میں نے عرض کی: نہیں، تو اللہ تعالیٰ ﷺ نے اپنا دست مبارک میرے کندھوں کے درمیان رکھا
 جس کی ٹھنڈک میں نے اپنے سینے میں محسوس کی اور جو کچھ آسمانوں اور زمین میں تھا اس کا علم ہو
 گیا، پھر پوچھا: اے محمد! کیا تم جانتے ہو مقرب فرشتے کس بارے میں بحث کر رہے ہیں؟ میں
 نے عرض کی، جی ہاں! کفارات اور درجات کے بارے میں، کفارات یہ ہیں کہ نمازوں کے
 بعد مساجد میں ٹھہرے رہنا، جماعت کی طرف قدموں سے چلنا، ناپسندیدگی کی حالت میں
 (مثلاً سردی میں وضو کرتے ہوئے اعضاء وضو کو) کامل طور پر (مبالغہ کے ساتھ) دھونا اور درجات یہ ہیں،
 سلام کو پھیلانا، کھانا کھلانا، رات کو (تہجد کی) نماز ادا کرنا جب کہ لوگ نیند میں ہوں۔

[ترمذی شریف: کتاب التفسیر: باب سورة: "ص": صفحہ 730: رقم الحدیث 3233: کنز العمال: جلد 15: صفحہ
 378: رقم الحدیث 43537: مجمع الزوائد: جلد 7: صفحہ 265: رقم الحدیث 11744: الحبا تک فی اخبار الملائک:
 صفحہ 191: رقم الحدیث 709]

فائدہ: حضرات انبیاء کرام کے خواب بھی وحی ہوتے ہیں، چنانچہ جو کچھ آنحضرت ﷺ
 نے اس خواب میں دیکھا وہ بھی حق ہے اور باری تعالیٰ ﷺ کا خواب میں دیدار بھی حق ہے۔

دیوبندی وہابی

بعض حضرات اس روایت سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو اس خواب کے بعد تمام کائنات کا علم عطا فرما دیا گیا ہے۔

اولاً تو یہ بات اس لئے درست نہیں کیونکہ اس میں صرف آسمان اور زمین کے علم کا ذکر ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ ﷻ کی اور بھی بہت سی کائنات پیدا کر رہے ہیں جو اس روایت میں مذکور نہیں ہے، دوسرے یہ کہ آسمان اور زمین کی بھی وہ بات رسول اکرم ﷺ کے علم میں آئی جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ ﷻ نے آپ ﷺ سے سوال فرمایا تھا، ورنہ قرآن پاک میں جو یہ ارشاد ہے:

مَا كَانَ لِيَ مِنْ عِلْمٍ بِالْمَلَأِ الْأَعْلَىٰ إِذْ يَخْتَصِمُونَ ۝ (پارہ ۲۳: سورۃ ص: آیت ۶۹)

ترجمہ: مجھے عالم بالا کی کیا خبر تھی جب وہ جھگڑے تھے۔

تبصرہ اویسی غفرلہ

اس استدلال میں تین دھوکے دیئے گئے ہیں:

(۱) حدیث میں صرف آسمانوں اور زمینوں کا ذکر ہے تو گویا حضور ﷺ کو صرف زمین و

آسمان کا علم ہے باقی علوم سے آپ بے خبر ہیں (معاذ اللہ) پھر اسے بھی رد کر دیا۔

(۲) آسمان اور زمین کا علم بھی اتنا محدود کہ جتنا اللہ تعالیٰ ﷻ نے سوال کیا یعنی صرف

ملاء اعلیٰ کے تین سوالات اور بس، پھر آپ ﷺ کے علم کی نفی میں آخر میں فیصلہ کر دیا۔

(۳) حضور ﷺ بالکلیہ ملاء اعلیٰ کے متعلق لاعلم ہیں (معاذ اللہ) کیونکہ اگر یہ مان لیں کہ

حضور ﷺ کو ملاء اعلیٰ کا علم ہے تو قرآن کی آیت کے خلاف لازم ہوتا ہے۔ (معاذ اللہ)

انتباہ: دیوبندی وہابی نے اپنے ہر تین دعاوی میں کوئی حوالہ کسی شارح حدیث کا نہیں دیا

جو کچھ بیان کیا اپنی رائے ہے اور رائے بھی اتنی گھٹیا کہ سن کر شرمائیں یہود۔

جوابات

- (۱) اگر حضور ﷺ کو علم نہ تھا تو اللہ تعالیٰ ﷻ نے آپ سے ملاء اعلیٰ کے متعلق سوال کیوں کیا؟ سوال علم والے سے کیا تھا لا علم سے نہیں۔
- (۲) آپ ﷺ کا پہلے نفی میں جواب دینا لاعلمی سے نہ تھا بلکہ اللہ تعالیٰ ﷻ کی بارگاہ میں اس سے محبت کا اظہار تھا کہ میں تجھے دیکھتا ہوں مجھے ملاء اعلیٰ سے کیا غرض۔
- (۳) زمین و آسمان کے علم کا اظہار تحدید کے لئے نہیں بلکہ محاورۃً جملہ علوم مراد ہیں، اللہ تعالیٰ ﷻ نے بھی اپنے علم کے لئے آسمانوں اور زمینوں کا اظہار فرمایا ہے۔
- (۴) ملاء اعلیٰ اتنا عرصہ مسائل میں جھگڑتے رہے، ان کے مسائل کا اللہ تعالیٰ ﷻ نے حل خود کیوں نہ فرمایا بلکہ حضور ﷺ کی طرف سپرد فرمایا تا کہ آپ کی عزت و عظمت کا اظہار ہو، مزید جوابات اور تحقیق فقیر کی کتاب ”غایۃ المامول فی علم الرسول“ اور ”الفیض الجاری شرح صحیح البخاری“ میں پڑھئے۔

عجیب و غریب فرشتے علیہم السلام

تمام آسمانوں و زمینوں کو ایک لقمہ کر سکنے والا فرشتہ ﷺ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ مَلَكًا لَوْ قِيلَ لَهُ: اتَّقِمِ السَّمَوَاتِ السَّبْعَ وَالْأَرْضَيْنِ

بِلُقْمَةٍ وَاحِدَةٍ لَفَعَلَ، تَسْبِيحُهُ ﴿سُبْحَانَكَ حَيْثُ كُنْتُ﴾ -

ترجمہ: اللہ ﷻ کا ایک فرشتہ ایسا ہے کہ اگر اُسے کہا جائے تو ساتوں آسمانوں اور

سب زمینوں کو ایک لقمہ کر لے تو وہ ایسا کر سکتا ہے، اُس کی تسبیح یہ ہے ﴿تو پاک ہے جہاں

بھی ہے﴾ -

[کنز العمال: جلد 10: صفحہ 164: رقم الحدیث 29818: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 133: رقم الحدیث 493
 جمع الجوامع: جلد 2: صفحہ 334: رقم الحدیث 6117: معجم کبیر للطبرانی: جلد 11: صفحہ 195: رقم الحدیث 11476:
 مجمع البحرین: جلد 1: صفحہ 105: رقم الحدیث 66]

کندھے سے اخیر سر تک طویل فاصلے والا فرشتہ ﷺ

حضور نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَمِرْتُ أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ مَلَكٍ فِي السَّمَاءِ مَا بَيْنَ عَاتِقِهِ إِلَى مُنْتَهَى رَأْسِهِ
 كَطَيْرٍ إِنْ مَلَكَ سَبْعَ مِائَةِ عَامٍ وَمَا يَدْرِي أَيْنَ رَبُّهُ؟ فَسَبَّحَانَهُ -

ترجمہ: مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں آسمان کے ایک فرشتہ کے متعلق بتلاؤں، اس
 کے کندھے سے سر کے آخری حصہ تک کا فاصلہ ایک فرشتہ کے سات سو سال تک چلنے کے
 برابر ہے وہ یہ نہیں جانتا کہ اس کا رب کہاں ہے بس وہ اس کی تسبیح بیان کرتا رہتا ہے۔

[کتاب العظم: جلد 3: صفحہ 998: رقم الحدیث 518: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 134: رقم الحدیث 494:
 تاریخ دمشق الکبیر لابن عساکر: جلد 43: صفحہ 60: تحت رقم الاسم 4958]

شانِ مصطفیٰ ﷺ

اتنی بڑی قدر و منزلت والے فرشتے تا حال دیدار خدا تعالیٰ ﷻ سے محروم ہیں اور
 وصل وصال تو دور کی بات ہے، یہ تو ہمارے حضور پاک ﷺ کی شان ہے کہ خود اللہ تعالیٰ ﷻ
 نے فرمایا: ”دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین“ اور فرمایا ”ما زاغ البصر و ما طغی“
 ایسے بلند قدر نبی کریم ﷺ کو صرف اپنے جیسا سمجھنے والوں کو یہی کہا جاسکتا ہے:

”دیدہ کور کو کیا آئے نظر کیا دیکھے“

سیدنا میٹا طروش علیہ السلام

اس فرشتہ کی ڈیوٹی ہے کہ وہ پردوں پر نگران رہے، اس طرح سے گویا وہ ساتوں آسمان کے پردوں کا سربراہ ہے، معلوم باد کہ ساتوں آسمان کس کس چیز کے بنے ہوئے ہیں۔

عَنِ الرَّبِيعِ بْنِ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: السَّمَاءُ الدُّنْيَا مَوْجٌ مَكْفُوفٌ وَالثَّانِيَةُ مَرْمَرَةٌ بِيضَاءُ وَالثَّلَاثَةُ حَدِيدٌ وَالرَّابِعَةُ نُحَاسٌ وَالْخَامِسَةُ فِضَّةٌ وَالسَّادِسَةُ ذَهَبٌ وَالسَّابِعَةُ يَاقُوتَةٌ حَمْرَاءُ وَمَا فَوْقَ ذَلِكَ صَحَارِيٌّ مِنْ نُورٍ وَلَا يَعْلَمُ مَا فَوْقَ ذَلِكَ إِلَّا اللَّهُ وَمَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِالْحُجُبِ يُقَالُ لَهُ مِيطَا طَرُوشٌ -

ترجمہ: حضرت ربیع بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: پہلا آسمان جمع شدہ لہر ہے، دوسرا سفید مرمر کا ہے، تیسرا لوہے کا ہے، چوتھا تانبے کا ہے، پانچواں چاندی کا ہے، چھٹا سونے کا ہے ساتواں سرخ یا قوت کا ہے، ان کے اوپر نور کے صحرا ہیں، ان کے اوپر کا علم اللہ تعالیٰ جل جلالہ اور موکل (پردوں کے فرشتہ) کے سوا کوئی نہیں جانتا، اس فرشتہ کا نام میٹا طروش علیہ السلام ہے۔ [تفسیر درمنثور: جلد 1: صفحہ 238: کتاب العظم: جلد 3: صفحہ 1044: رقم الحدیث 562: الحبانک

فی اخبار الملائک: صفحہ 55: رقم الحدیث 178]

فائدہ: اس روایت میں خدا تعالیٰ جل جلالہ کے ایک مقرب فرشتہ کا ذکر ہے جو ایسے رازوں کا علم رکھتا ہے جو دوسرے فرشتوں کے علم میں نہیں، اس فرشتہ کا نام میٹا طروش علیہ السلام (سیٹا طروش نام بھی آیا ہے)۔

کمال مصطفیٰ ﷺ

اس بیان سے اپنے رسول پاک ﷺ کے کمالات سے غافل نہ رہیے کہ اتنے بڑے علوم کے اظہار کے ساتھ آپ ﷺ ان اسرار و رموز سے آگاہ ہیں، جن سے فرشتے بھی بے خبر ہیں، دیکھئے میطاطروش فرشتے کو دوسرے فرشتے نہیں جانتے لیکن ہمارے نبی پاک ﷺ نہ صرف اُس کے نام سے باخبر ہیں بلکہ اس کی ڈیوٹی بھی جانتے ہیں۔

حضرت سیدنا ریافیل علیہ السلام

بعض فرشتے ایسے ہیں جن کی بعض انسانوں سے دوستی ہوتی ہے، ان میں ایک یہی ریافیل علیہ السلام بھی ہیں اس کی ذوالقرنین بادشاہ سے دوستی تھی۔

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ : كَانَ لِذِي الْقَرْنَيْنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ خَلِيلٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُقَالُ لَهُ : رِيَافِيلُ وَكَانَ يَأْتِيهِ فَيُزَوِّرُهُ فَقَالَ لَهُ : حَدِّثْنِي كَيْفَ عِبَادَتِكُمْ فِي السَّمَاءِ ؟ قَالَ : فِي السَّمَاءِ مَلَائِكَةٌ قِيَامٌ لَا يَجْلِسُونَ أَبَدًا وَمِنْهُمْ سَاجِدٌ لَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ أَبَدًا وَرَاكِعٌ لَا يَسْتَوِي أَبَدًا وَرَافِعٌ وَجْهَهُ لَا يَطْرُقُ شَاخِصٌ أَبَدًا يَقُولُ : سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ رَبِّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ رَبِّ مَا عَبَدْنَاكَ حَقَّ عِبَادَتِكَ -

ترجمہ: حضرت امام ابو جعفر اپنے باپ (علی بن حسین بن علی بن ابی طالب) سے نقل

کرتے ہیں: ذوالقرنین علیہ السلام کا ایک دوست فرشتوں میں سے تھا جس کا نام ریافیل علیہ السلام ہے، یہ ان کے پاس آتا اور ان کی زیارت کرتا تھا تو انہوں نے (ایک بار) فرمائش کی کہ مجھے بتاؤ آسمان میں تم کس طرح عبادت کرتے ہو؟ تو انہوں نے بتلایا: آسمان میں کچھ فرشتے قیام میں ہیں جو کبھی نہیں بیٹھیں گے اور کچھ سجدہ میں ہیں جو کبھی سر نہیں اٹھائیں گے اور بعض

رکوع میں ہیں جو کبھی سیدھے (کھڑے) نہیں ہوں گے اور بعض اپنا چہرہ اٹھائے ہوئے ہیں جو کبھی اپنا سر نہیں جھکائیں گے، ہمیشہ ٹکٹکی باندھے رہیں گے ان کی عبادت یہ کلمہ ہے:

اے بادشاہ و قدوس ﷺ! تو پاک ہے تو ہی فرشتوں اور روح کا پروردگار ﷺ ہے، اے ہمارے پروردگار ﷺ! جس طرح تیری عبادت کا حق ہے ہم نے اس طرح سے تیری عبادت نہ کی۔

[کتاب العظمہ: جلد 4: صفحہ 1461: رقم الحدیث 966: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 78: رقم الحدیث 275]

فائدہ: اس کے نام میں اختلاف ہے، چنانچہ ابوالشیخ کے مطبوعہ نسخہ میں ”زیافیل“ ہے اور ”درمنثور“ میں ”زرافیل“ ہے اور ”منثور“ کے ایک نسخہ میں ”زراقیل“ ہے۔

آبِ حیات کی اطلاع

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ :
كَانَ لِيذِي الْقَرْنَيْنِ صَدِيقٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُقَالُ لَهُ : رِيَافِيلُ وَكَانَ لَا يَزَالُ يَتَعَاهَدُهُ
بِالسَّلَامِ فَقَالَ لَهُ ذُو الْقَرْنَيْنِ : يَا رِيَافِيلُ ! هَلْ تَعْلَمُ شَيْئًا يَزِيدُ فِي طُولِ الْعُمْرِ لِيَزْدَادَ
شُكْرًا وَعِبَادَةً ؟ قَالَ : مَا لِي بِذَلِكَ مِنْ عِلْمٍ وَلَكِنْ سَأَسْأَلُ لَكَ عَنْ ذَلِكَ فِي السَّمَاءِ
فَعَرَجَ رِيَافِيلُ إِلَى السَّمَاءِ فَلَبِثَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَلْبَثَ ثُمَّ هَبَطَ فَقَالَ : إِنِّي سَأَلْتُ عَمَّا
سَأَلْتَنِي عَنْهُ فَأُخْبِرُكَ أَنَّ لِلَّهِ عَيْنًا فِي ظُلْمَةٍ هِيَ أَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَأَحْلَى مِنَ
الشَّهْدِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا شَرْبَةً لَمْ يَمُتْ حَتَّى يَكُونَ هُوَ الَّذِي يَسْأَلُ اللَّهَ الْمَوْتَ -

ترجمہ: امام ابو جعفر محمد بن علی بن حسین بن علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

حضرت ذوالقرنین کا فرشتوں میں سے ایک دوست تھا جسے ”ریافیل“ کہا جاتا ہے، وہ ہمیشہ آکر ان کو سلام کہتا تو اس کو حضرت ذوالقرنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ریافیل رضی اللہ عنہ! آپ کوئی ایسی چیز جانتے ہیں جو عمر میں اضافہ کرے تاکہ شکر اور عبادت میں اضافہ ہو سکے؟ انہوں

نے فرمایا: مجھے تو اس کا پتہ نہیں لیکن آپ کی خاطر اس کے متعلق آسمان میں عنقریب سوال کروں گا پس حضرت ریاضیہ علیہ السلام آسمان کی طرف چڑھ گئے پس جتنی مدت اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے چاہا وہ رہے پھر جب اترے تو بتایا کہ جس کے متعلق آپ نے سوال کیا تھا اس کے متعلق میں نے پوچھا ہے تو مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ اندھیرے میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ایک چشمہ ہے جو دودھ سے زیادہ سفید ہے اور شہد سے زیادہ میٹھا ہے جس نے بھی اس سے ایک گھونٹ پی لیا وہ کبھی نہیں مرے گا، یہاں تک کہ وہ خود ہی اللہ تعالیٰ جل جلالہ سے موت کا سوال کرے۔

[تفسیر درمنثور: جلد 9: صفحہ 650: سورۃ الکہف: آیت 83: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 79: رقم الحدیث

[276]

حضرت سیدنا ذوالقرنین علیہ السلام

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ رَحِمَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ أَنَّ ذَا الْقُرْنَيْنِ مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ أَهْبَطَ اللَّهُ الْأَرْضَ وَأَتَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبِيًّا -

ترجمہ: حضرت جبیر بن نفیر علیہ السلام فرماتے ہیں: ذوالقرنین (بادشاہ) علیہ السلام فرشتوں میں سے ایک فرشتہ تھے، جن کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے زمین پر اتارا تھا اور انہیں ہر قسم کا ساز و سامان عطا فرمایا تھا۔ [تفسیر درمنثور: جلد 9: صفحہ 632: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 79: رقم الحدیث 277]

فائدہ: بعض علماء کرام کہتے ہیں: حضرت ذوالقرنین بادشاہ کو فرشتہ بتانا بہت ہی کمزور رائے ہے لیکن اس میں حکمت بھی ہے۔

حضرت سیدنا ذوالنورین علیہ السلام

إِنَّ رَجُلًا ذَكَرَ ذَا النُّورَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: لَقَدْ ذَكَرَ مَلَكًا عَظِيمًا -

ترجمہ: ایک آدمی نے ذوالنورین کا ذکر کیا تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے ایک عظیم فرشتہ کو یاد کیا ہے۔ [الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 79: رقم الحدیث 279]

اہل جنت کے زیور تیار کرنے والا فرشتہ علیہ السلام

عَنْ كَعْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : إِنَّ لِلَّهِ مَلَكًا يَصُوغُ حُلِيَّ أَهْلِ الْجَنَّةِ مِنْ يَوْمِ خَلْقِ إِلَى أَنْ يَقُومَ السَّاعَةُ -

ترجمہ: حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ایک فرشتہ وہ بھی ہے جو کائنات کی تخلیق کے وقت سے قیامت قائم ہونے تک جنتیوں کیلئے زیور تیار کر رہا ہے۔
[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 752: رقم الحدیث 335: الحجامک فی اخبار الملائک: صفحہ 122: رقم الحدیث 448]

حضرت سیدنا رمیائیل علیہ السلام

یہ فرشتہ ارواحِ مؤمنین کا خزانچی ہے۔

عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنْبِهٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : إِنَّ أَرْوَاحَ الْمُؤْمِنِينَ إِذَا قُبِضَتْ تُرْفَعُ إِلَى مَلِكٍ يُقَالُ لَهُ : رَمِيَائِيلُ وَهُوَ خَازِنُ أَرْوَاحِ الْمُؤْمِنِينَ -

ترجمہ: حضرت وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب مؤمنین کی ارواح قبض کی جاتی ہیں تو ان کو ایک فرشتہ کے سپرد کر دیا جاتا ہے جس کا نام رمیائیل علیہ السلام ہے اور یہ ارواح مؤمنین کا خازن ہے۔

[کتاب ذکر الموت: صفحہ 271: رقم الحدیث 540: شرح الصدور: باب 39: صفحہ 168: رقم الحدیث 51: الحجامک فی اخبار الملائک: صفحہ 85: رقم الحدیث 300]

نوٹ: امام سیوطی نے الحجامک میں امام ابن ابی الدنیا کی کتاب ”ذکر الموت“ کے حوالے سے ”رمیائیل“ نقل کیا ہے جبکہ موجودہ کتاب ذکر الموت میں ”رفائیل“ درج ہے نیز امام زبیدی کی ”الاتحاف“ میں ”رمائیل“ کے لفظ سے روایت موجود ہے۔

حضرت سیدنا دَوْمَه العَلِیُّ

یہ فرشتہ ارواح کفار پر مقرر ہے۔

عَنْ أَبَانَ بْنِ تَغْلِبٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ قَالَ: الْمَلَكُ الَّذِي عَلَى أَرْوَاحِ الْكُفَّارِ يُقَالُ لَهُ: دَوْمَةٌ۔

ترجمہ: ابان بن تغلب رضی اللہ عنہ ایک اہل کتاب (یہودی) سے نقل کرتے ہیں: وہ

فرشتہ جو ارواح کفار پر مقرر ہے اس کا نام ”دَوْمَةٌ“ ہے۔

[کتاب ذکر الموت: صفحہ 271: رقم الحدیث 539: شرح الصدور: باب 39: صفحہ 168: رقم الحدیث 52:
الحجباتک فی اخبار الملائک: صفحہ 85: رقم الحدیث 301]

محیط الکائنات فرشتے علیہم السلام

شیخ تاج الدین بن عطاء اللہ علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

روایت کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ایک فرشتہ ایسا ہے جس نے کائنات کی تہائی کو پُر کر رکھا ہے اور ایک فرشتہ ایسا ہے جس نے کائنات کی دو تہائیوں کو پُر کر رکھا ہے اور ایک فرشتہ ایسا ہے جس نے ساری کائنات کو پُر کر رکھا ہے خود فرمایا: جب اس فرشتہ نے ساری کائنات کو پُر کر رکھا ہے تو باقی دو فرشتے کہاں ہیں؟ پھر فرمایا: اس کا جواب یہ ہے کہ لطائف آپس میں نہیں ٹکراتے، اس کی نظیر یہ ہے کہ ایک کمرہ میں ایک دیا روشن کیا جاتا ہے تو اسکی روشنی اس کمرے کو پُر کر دیتی ہے، جب اس میں اور دیئے روشن کئے جاتے ہیں تو ان کی روشنی آپس میں نہیں ٹکراتی۔

وحی لانے والے ایک فرشتے کے قدم کی لمبائی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آتَانِي مَلَكٌ لَمْ يَنْزِلْ إِلَى الْأَرْضِ قَبْلَهَا قَطُّ بِرِسَالَةٍ مِنَ اللَّهِ ثُمَّ رَفَعَ رِجْلَهُ فَوَضَعَهَا فَوْقَ السَّمَاءِ وَرِجْلُهُ الْأُخْرَى ثَابِتَةٌ فِي الْأَرْضِ لَمْ يَرْفَعُهَا -

ترجمہ: میرے پاس اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا پیغام لے کر ایک فرشتہ آیا ہے جو اس سے پہلے زمین پر کبھی نہیں اُترا (وحی پہنچانے کے بعد) اس نے اپنا ایک پاؤں آسمان پر رکھا جب کہ اس کا دوسرا پاؤں زمین پر موجود تھا اس کو اُس نے نہیں اٹھایا تھا۔

[مجمع الزوائد: جلد 1: صفحہ 106: رقم الحدیث 258: مجمع البحرین: جلد 1: صفحہ 107: رقم الحدیث 69: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 146: رقم الحدیث 544]

فائدہ: یہ حدیث اس فرشتے کے جسم کی عظمت پر دلالت کرتی ہے اور اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس فرشتے کے قدم کا درمیانی فاصلہ آسمان و زمین کی مسافت جتنا ہے۔

کان کی نو سے ہنسی کی ہڈی تک فاصلے والا فرشتہ علیہ السلام

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً مَا بَيْنَ شَحْمَةِ أُذُنِ أَحَدِهِمْ إِلَى تَرْقُوتِهِ مَسِيرَةٌ سَبْعُ مِائَةٍ عَامٍ لِلطَّيْرِ السَّرِيعِ الطَّيْرَانِ -

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جن کے کان کی نو سے اسکی ہنسی کی

ہڈی تک کا فاصلہ تیز ترین پرواز کرنے والے پرندے کے سو سال کے سفر کے برابر ہے۔

[کنز العمال: جلد 6: صفحہ 55: رقم الحدیث 15156: کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 731: رقم الحدیث 313: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 146: رقم الحدیث 545]

عظمت مصطفیٰ ﷺ

ان تمام قد آور ملائکہ کرام کے قد ذہن میں رکھ کر حضور سرور عالم ﷺ کا وہ معجزہ اقدس یاد کیجئے کہ نبی پاک ﷺ بڑے قد والوں کے ساتھ چلتے یا بیٹھتے تو آپ کا قدم مبارک ان تمام سے اونچا نظر آتا اور یہ آپ ﷺ کا دائمی معجزہ تھا، اب ان ملائکہ کو عالم تصور میں نبی پاک ﷺ کے سامنے لائیے تو لازماً ماننا پڑے گا۔۔۔

سب اونچوں سے اونچا ہے ہمارا نبی ﷺ

حاضر و ناظر

اس قاعدہ کو تسلیم کرنے کے بعد یقین کر لینا چاہئے کہ جو جتنا اونچا ہوتا ہے، وہ اپنے سے نیچے والی اشیاء کیلئے حاضر بھی ہے ناظر بھی ہے، اس سے یقین کرنا ہوگا کہ حضور سرور عالم ﷺ کائنات پر حاضر بھی ہیں ناظر بھی ہیں، اس مسئلہ کی تفصیل و تحقیق کے لئے دیکھئے فقیر کی تصنیف ”دلوں کا چین“۔

آدھی آگ آدھی برف والا فرشتہ ﷺ

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول کائنات علیہ افضل

الصلوات والتحيات نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لِلَّهِ مَلَكًا نِصْفُهُ مِنْ نُورٍ وَنِصْفُهُ مِنْ ثَلْجٍ يَقُولُ: سُبْحَانَكَ يَا مُؤَلَّفَ الثَّلْجِ إِلَى النُّورِ وَلَا يُطْفِئُ النُّورَ بَرْدُ الثَّلْجِ وَلَا بَرْدُ الثَّلْجِ حَرَّ النُّورِ أَلْفَ بَيْنَ قُلُوبِ عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ -

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ایک فرشتہ ہے جس کا نصف (جسم) آگ کا ہے اور نصف

برف کا ہے وہ یہ دعا کرتا ہے (اے اللہ جل جلالہ) تیری ذات پاک ہے، اے برف کی آگ سے

الفت قائم کرنے والے (جس سے) آگ برف کی ٹھنڈک کو اور برف کی ٹھنڈک آگ کی گرمی کو نہیں بچھاتی، اپنے مؤمن بندوں کے دلوں میں الفت اور محبت قائم فرما۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 749: رقم الحدیث 333: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 134: رقم الحدیث 495:

کنز العمال: جلد 6: صفحہ 56: رقم الحدیث 15170: جمع الجوامع: جلد 3: صفحہ 130: رقم الحدیث 7783]

فائدہ: نور کو آگ اس لئے کہا گیا ہے کہ ابوالشیخ کی دوسری روایات میں نور کی بجائے نار کے الفاظ آئے ہیں، اسی طرح کنز العمال اور جمع الجوامع میں بھی ”نار“ ہی کا لفظ مروی ہے۔

۶۰۰۰، ۶۵، ۴۶ بولیوں والا فرشتہ علیہ السلام

عَنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ مَلَكًا إِذَا جَهَرَ بِصَوْتِهِ صَمَّتِ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهَا تَعْظِيمًا لِذَلِكَ الْمَلِكِ لَا يَذْكُرُونَ إِلَّا فِي أَنْفُسِهِمْ لِأَنَّهُمْ لَا يَفْتَرُونَ عَنِ التَّسْبِيحِ قِيلَ وَمَا ذَلِكَ الْمَلِكُ؟ قَالَ: مَلِكٌ لَهُ سِتُونَ وَثَلَاثُ مِائَةِ رَأْسٍ فِي كُلِّ رَأْسٍ سِتُونَ وَثَلَاثُ مِائَةِ لِسَانٍ لِكُلِّ لِسَانٍ سِتُونَ وَثَلَاثُ مِائَةِ لُغَةٍ -

ترجمہ: حضرت ضحاک (جلیل القدر تابعی مفسر رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا

ایک فرشتہ ہے جب وہ اپنی آواز بلند کرتا ہے تو سب فرشتے اس کی تعظیم کی وجہ سے خاموش ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ذکر اپنے دلوں میں کرنے لگتے ہیں کیونکہ فرشتے تسبیح (خداوندی) میں وقفہ نہیں کرتے، عرض کیا گیا وہ فرشتہ کیسا ہے؟ فرمایا: اس کے ۳۶۰ سر ہیں، ہر سر میں ۳۶۰ زبانیں ہیں اور ہر زبان میں ۳۶۰ لغات ہیں۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 740: رقم الحدیث 322: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 134: رقم الحدیث 498]

زمین کے ذرات سے زیادہ آنکھوں اور زبانوں والا فرشتہ علیہ السلام

عَنْ مَالِكِ بْنِ دِينَارٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: بَلَّغْنَا أَنَّ فِي بَعْضِ السَّمَوَاتِ مَلَائِكَةً كُلُّهَا تُسَبِّحُ فَمِنْهُمْ مَلِكٌ وَقَعَ مِنْ تَسْبِيحِهِ مَلِكٌ قَائِمٌ يُسَبِّحُ وَفِي بَعْضِ السَّمَوَاتِ مَلِكٌ لَهُ مِنَ الْعُيُونِ عَدَدُ الْحِصَى وَالْثَرَى وَعَدَدُ نُجُومِ السَّمَاءِ مَا فِيهَا

عَيْنٌ إِلَّا وَتَحْتَهَا لِسَانٌ وَشَفَتَانِ يُحَمِّدُ اللَّهَ بِلُغَةٍ لَا تَفْقَهُهَا صَاحِبَتُهَا وَإِنَّ حَمَلَةَ
الْعَرْشِ لَهُمْ قُرُونٌ بَيْنَ أَطْرَافِ قُرُونِهِمْ وَرُؤُوسِهِمْ مِقْدَارَ خَمْسِ مِائَةِ سَنَةٍ وَالْعَرْشُ
فَوْقَ الْقُرُونِ -

ترجمہ: حضرت مالک بن دینار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہمیں یہ بات پہنچی ہے: بعض
آسمانوں میں کچھ فرشتے ایسے بھی ہیں جو سب کے سب تسبیح کرتے ہیں اور کوئی تو تسبیح کرتے
ہوئے سجدہ میں ہے اور کوئی قیام میں ہے اور ایک آسمان میں ایسا فرشتہ ہے جس کی
کنکریوں، زمین کے ذرات اور آسمان کے ستاروں کی تعداد میں آنکھیں ہیں اور ہر آنکھ
کے نیچے ایک زبان اور دو ہونٹ ہیں جو ایسی زبان میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی تعریف کہتی ہے جس
کو دوسری زبان نہیں سمجھ سکتی اور عرش بردار فرشتوں کے سینگ ہیں، ان کے سینگوں اور سروں
کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ ہے اور عرش ان کے سینگوں پر ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 747: رقم الحدیث 331: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 135: رقم الحدیث 499]

چار ارب اسی کروڑ پروں کی قوت والا فرشتہ علیہ السلام

امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الْعَرْشُ يَأْقُوْتَةُ حَمْرَاءُ وَإِنَّ مَلَكًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ نَظَرَ إِلَيْهِ رَأَى عَظْمَتَهُ
فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ إِنِّي قَدْ جَعَلْتُ فِيكَ قُوَّةَ سَبْعِينَ أَلْفَ مَلِكٍ لِكُلِّ مَلِكٍ سَبْعُونَ
أَلْفَ جَنَاحٍ فَطَارَ الْمَلِكُ بِمَا فِيهِ مِنَ الْقُوَّةِ وَالْأَجْنِحَةِ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَطِيرَ فَوْقَ
فَنَظَرَ مَكَانَهُ لَمْ يَرَمْ -

ترجمہ: عرش (خداوندی) سرخ یا قوت کا ہے (اللہ جل جلالہ کے) فرشتوں میں سے ایک
فرشتہ نے (جب) اسے دیکھا تو اس کی نظر میں اس کی بڑی عظمت ہوئی تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے
اس کی طرف وحی فرمائی کہ میں نے تیرے اندر ستر ہزار فرشتوں کی طاقت رکھی ہے، جن
میں ہر ایک کے ستر ہزار پر ہوں (اب تو اس عظیم قوت کے ساتھ میرے عرش کی طرف پرواز کر) تو یہ

فرشتہ اپنی پوری قوت اور پروں کے ساتھ اڑتا رہا، جتنا اللہ ﷻ نے چاہا اڑا، جب وہ رکا تو اس نے دیکھا کہ وہ اپنے مقام پر ہے (اور اس مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکا)۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 631: رقم الحدیث 247: کنز العمال: جلد 6: صفحہ 59: رقم الحدیث 15191: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 139: رقم الحدیث 511]

فائدہ: اپنی پوری قوت سے اڑنے کے باوجود عرش تک نہ پہنچ سکا بلکہ اسے ایسے معلوم ہوا جیسے وہ اپنے مقام سے اڑا ہی نہیں ہے، اسی طرح کی ایک روایت ”تفسیر قرطبی“ میں بھی ہے کہ اس فرشتے کے عاجز آنے پر اللہ تعالیٰ ﷻ نے اس کو مزید ستر ہزار فرشتوں والے پر لگائے اور اتنی قوت اور عطا فرمائی اور حکم دیا کہ اب پرواز کر تو پھر اس نے پرواز کی تب بھی وہ تھک کر رہ گیا اور اللہ تعالیٰ ﷻ کی عظمت کا اقرار کیا۔

عظمت مصطفیٰ ﷺ

یہاں سے حضور سرور عالم ﷺ کی عظمت کا اندازہ لگائیے کہ اتنی بڑی قوت والا فرشتہ جہاں عاجز ہو کر رہ گیا، وہاں سے آگے ہمارے نبی پاک شہ لولاک ﷺ کی پرواز جاری رہی، یہاں تک کہ عرش کو شرف بخشتے ہوئے لامکان تک پہنچے، امام احمد رضا فاضل بریلوی قدس سرہ نے کیا خوب فرمایا:

وہی لامکان کے مکین ہوئے سر عرش تخت نشین ہوئے

یہ نبی ہیں جس کے ہیں یہ مکان وہ خدا ہے جس کا مکان نہیں

(1,000,000,000,000,000) ایک پدم زبانوں میں تسبیح کہنے والا فرشتہ

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ آسمان میں اللہ تعالیٰ ﷻ کا ایک فرشتہ ہے جس کے ایک

لاکھ سر ہیں اور ہر سر میں ایک لاکھ منہ ہیں اور ہر منہ میں ایک لاکھ زبانیں ہیں اور ہر زبان

سے ایک الگ لغت میں اللہ ﷻ کی تسبیح کہتا ہے، حضرت حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اس فرشتہ نے (اللہ تعالیٰ ﷻ سے) پوچھا: کیا تو نے کوئی ایسی مخلوق بھی پیدا فرمائی جو مجھ سے زیادہ تیری تسبیح کہتی ہو؟ تو رب تبارک و تعالیٰ ﷻ نے ارشاد فرمایا: ہاں زمین میں میرا ایک بندہ ہے جو تسبیح کہنے کے لحاظ سے تم سے آگے ہے، تو فرشتہ نے درخواست کی کہ اے پروردگار ﷻ! کیا تو مجھے اجازت عنایت فرمائے گا کہ اس کے پاس حاضری دوں؟ فرمایا: اجازت ہے تو وہ فرشتہ اس بندہ کے پاس پہنچا اور اس کی تسبیح کو دیکھنے لگا تو وہ بندہ کہہ رہا تھا:

سُبْحَانَ اللَّهِ عَدَدَ مَا سَبَّحَهُ الْمُسَبِّحُونَ مُنْذُ قَطُّ إِلَى الْأَبَدِ أضعافًا
مضاعفةً أَبَدًا سَرْمَدًا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ عَدَدَ مَا حَمَدَهُ الْحَامِدُونَ مُنْذُ
قَطُّ إِلَى الْأَبَدِ أضعافًا كَذَلِكَ وَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ عَدَدَ مَا هَلَّلَهُ الْمُهَلِّلُونَ مُنْذُ قَطُّ إِلَى
الْأَبَدِ كَذَلِكَ وَاللَّهُ أَكْبَرُ عَدَدَ مَا كَبَّرَهُ الْمُكَبِّرُونَ مُنْذُ قَطُّ إِلَى الْأَبَدِ كَذَلِكَ
وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ عَدَدَ مَا مَجَّدَهُ الْمُمَجِّدُونَ مُنْذُ قَطُّ إِلَى الْأَبَدِ كَذَلِكَ -

ترجمہ: اتنی تعداد میں ”سبحان اللہ“ پڑھتا ہوں جتنی مقدار میں اللہ عزوجل کی تسبیح کہنے والوں نے کہا ہے ازل سے ابد تک دگنا در دگنا ہمیشہ ہمیشہ کیلئے قیامت تک اور الحمد للہ پڑھتا ہوں جتنی مقدار میں اللہ ﷻ کی حمد اور تعریف کرنے والوں نے پڑھا ہے، شروع سے اسی طرح ہمیشہ تک دگنا در دگنا لا الہ الا اللہ پڑھتا ہوں، اتنی تعداد میں جتنا اس کی تہلیل کہنے والوں نے شروع سے ہمیشہ تک کہا ہے اسی طرح (یعنی قیامت تک) اور اللہ اکبر بھی اتنی تعداد میں ادا کرتا ہوں جتنی مقدار میں اس کی بڑائی بیان کرنے والوں نے بڑائی بیان فرمائی ہے شروع سے ہمیشہ تک اسی طرح (دگنا در دگنا قیامت تک) اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہتا ہوں اتنی مقدار میں جتنی اس کی بزرگی بیان کرنے والوں نے اس کی بزرگی بیان فرمائی ہے، شروع سے ہمیشہ تک اسی طرح (دگنا در دگنا قیامت تک)۔

[الحجابک فی اخبار الملائک: صفحہ 154: رقم الحدیث 581]

نکتہ : اسے کہتے ہیں کم خرچ بالانشین، اعمالِ صالحہ کے عشاق کو چاہیے کہ اس مذکورہ بالا تسبیح کا کثرت سے ورد کر کے ڈھیروں ڈھیروں نیکیاں کمائیں۔

ازالہ وہم دیوبند

”براہن قاطعہ“ میں ایک واقعہ لکھ کر یہ تاثر دیا گیا ہے کہ اردو زبان نبی آخر الزمان ﷺ کو دیوبند میں آنے جانے سے آگئی گویا آپ نے اردو زبان دیوبندیوں سے سیکھی (معاذ اللہ) یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا فرشتہ مذکورہ کو اردو آتی تھی تو پھر ہم کیوں نہ اعتراف کریں کہ (یہ فرشتہ ہمارے نبی پاک ﷺ کا ایک ادنیٰ غلام ہے بلکہ اسے اتنی بولیاں آپ کے صدقے نصیب ہوئیں) تو نبی پاک ﷺ کے لئے مذکورہ بالا تصور گستاخی ہے۔

مشرق و مغرب کے آٹھ فرشتے اور ان کا وظیفہ

عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : إِنَّ لِلَّهِ ثَمَانِيَةَ أَمْلَاقٍ أَرْبَعَةٌ بِالْمَشْرِقِ وَأَرْبَعَةٌ بِالْمَغْرِبِ فَإِذَا أَمْسَى الَّذِي بِالْمَشْرِقِ قَالَ : يَا بَاغِيَّ الْخَيْرِ أَقْبِلْ فَيَقُولُ الَّذِي بِالْمَغْرِبِ : يَا بَاغِيَّ الشَّرِّ أَقْصِرْ فَإِذَا مَضَى ثُلُثُ اللَّيْلِ قَالَ الَّذِي بِالْمَشْرِقِ : اللَّهُمَّ أَعْطِ لِكُلِّ مَنْفِقٍ خَلْفًا وَيَقُولُ الَّذِي بِالْمَغْرِبِ : اللَّهُمَّ أَعْطِ لِكُلِّ مُمْسِكٍ تَلْفًا فَإِذَا مَضَى ثُلُثَا اللَّيْلِ قَالَ الثَّالِثُ الَّذِي بِالْمَشْرِقِ : سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ وَيَقُولُ الَّذِي بِالْمَغْرِبِ : سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ وَالرَّابِعُ وَاضِعُ الصُّورِ عَلَى فِيهِ يَنْتَظِرُ مَتَى يُؤْمَرُ بِالنَّفْحَةِ وَالْآخِرُ مُقَابِلُهُ ۔

ترجمہ: حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے آٹھ فرشتے ایسے ہیں جن میں سے چار مشرق میں اور چار مغرب میں ہیں، جب مشرق والے کی شام آتی ہے تو وہ یہ کہتا ہے: اے نیکی سے دور بھاگنے والے! نیکی کی طرف متوجہ ہو اور جو مغرب میں ہوتا ہے وہ کہتا ہے: اے گناہ میں رغبت کرنے والے! رُک جا، جب تہائی رات گزر جاتی ہے تو

مشرق و لا فرشتہ کہتا ہے اے اللہ ﷻ! ہر ایک (انسان) کو ایسا نصیب عطا فرما جو (اس کے مرنے کے بعد بھی) اس کو فائدہ پہنچائے (مثلاً صدقہ وغیرہ سے) اور جو مغرب میں ہوتا ہے وہ کہتا ہے ہر ایک کو ایسا مال دے جو اس کے پاس ہی رہے مگر بے کار اور جب رات کی دو تہائی گزر جاتی ہے تو تیسرا فرشتہ جو مشرق میں ہوتا ہے کہتا ہے ”سبحان الملک القدوس“ اور جو مغرب میں ہوتا ہے وہ بھی کہتا ہے ”سبحان الملک القدوس“ اور چوتھے نے صور اپنے منہ میں رکھا ہوا ہے اور اس انتظار میں ہے کہ اسے صور پھونکنے کا حکم کب ملتا ہے اور باقی (فرشتے) اس کے بالمقابل ہیں۔ [کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 963: رقم الحدیث 487: کتاب الزہد لامام وکیع بن جراح: صفحہ 669: رقم الحدیث 381: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 136: رقم الحدیث 501]

روحانیوں علیہم السلام

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ فِي السَّمَاءِ السَّابِعَةِ حَظِيرَةً يُقَالُ لَهَا: حَظِيرَةُ الْقُدْسِ، فِيهَا مَلَائِكَةٌ يُقَالُ لَهُمْ: الرُّوحَانِيُّونَ، فَإِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْقَدْرِ اسْتَأْذَنُوا رَبَّهُمْ فِي النُّزُولِ إِلَى الدُّنْيَا فَيَأْذَنُ لَهُمْ فَلَا يَمُرُّونَ عَلَى مَسْجِدٍ يُصَلِّي فِيهِ وَلَا يَتَقَبَّلُونَ أَحَدًا فِي طَرِيقِي إِلَّا دَعَا لَهُ فَاصَابَهُ مِنْهُمْ بَرَكَةٌ۔

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب فرماتے ہیں: ساتویں آسمان پر ایک مقام ہے جس کا نام حظیرة القدس ہے اس میں (بہت سے) فرشتے ہیں جن کو ”روحانیوں“ کہا جاتا ہے جب لیلۃ القدر آتی ہے تو یہ رب تعالیٰ ﷻ سے دنیا کی طرف اترنے کی اجازت مانگتے ہیں، جب ان کو اجازت دی جاتی ہے تو یہ کسی مسجد سے نہیں گزرتے جس میں نماز پڑھی جا رہی ہو یا یہ راستہ میں کسی کا استقبال نہیں کرتے مگر ان دونوں کے لئے دعائے خیر فرماتے ہیں، تو ان (مسجد والوں اور راستے میں ملنے والوں) کو ان فرشتوں کی طرف سے برکت عطا کی جاتی ہے۔

[شعب الایمان: جلد 5: صفحہ 279: رقم الحدیث 3422: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 133: رقم 492]

روحانیوں کی حقیقت اور وجہ تسمیہ

ملائکہ کرام کا ایک نام ”رُوحَانِیُّونَ“ راء کی زبر اور ”رُوحَانِیُّونَ“ پیش کے ساتھ، ضمہ (پیش) کے ساتھ تو اس لئے کہ یہ روہیں ہیں نہ تو ان کے ساتھ پانی ہے نہ آگ نہ مٹی، جو لوگ کہتے ہیں کہ روح جو ہر ہے (جو اعراض کی محتاج نہیں) یہ بھی جائز ہے کہ اللہ تعالیٰ ﷻ ان ارواح کو جمع کر کے جسم عطا فرمائے اور ان سے ایسی مخلوق تیار کرے جو بولنے والی عاقل ہو تو ان کی روح تو اختراعی ہوگی لیکن اس کے بعد اس کا جسم اس کے ساتھ نطق اور عقل کا لزوم حادث ہوگا اور یہ بھی جائز ہے کہ فرشتوں کے اجسام جیسا کہ آج تک ہیں سب اختراعی ہوں جیسا کہ حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی اختراعی تھی۔

اور (اگر روح کی ”را“ پر) زبر پڑھی جائے تو پھر معنی یہ ہوگا کہ وہ عمارات اور سائبانوں میں محصور نہیں ہیں بلکہ وہ کشادہ جگہوں اور وسیع و عریض زمینوں میں رہتے ہیں، یہ بھی کہا گیا ہے کہ رحمت کے فرشتوں کو روحانیوں کہتے ہیں اور عذاب کے فرشتوں کو ”کروبیون“ کہتے ہیں ”کروبیون“ کَرُب سے (مشتق) ہے۔

کروبیون علیہم السلام

کَرُوبٌ ”کَرُب“ سے مشتق ہے، ان (فرشتوں) کے جسم کی عظمت کا یہ حال ہے کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً وَهُمْ الْكُرُوبِيُّونَ مِنْ شَحْمَةِ أُذُنِ أَحَدِهِمْ إِلَى تَرْقُوتِهِ
مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ لِلطَّائِرِ السَّرِيعِ فِي انْحِطَاطِهِ -

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ﷻ کے کچھ فرشتے وہ ہیں جن کو ”کروبیون“ کہا جاتا ہے، ان میں سے ہر ایک کے کان کی لو سے اس کی ہنسی کی ہڈی تک اترنے میں تیز پرندے کی رفتار

کے حساب سے پانچ سو سال کا فاصلہ ہے۔

[تاریخ دمشق الکبیر لابن عساکر: جلد 43: صفحہ 60: تحت رقم الاسم 4958: جمع الجوامع: جلد 3: صفحہ 130: رقم الحدیث 7784: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 133: رقم الحدیث 490]

ہواؤں کے خزانے اُن کے پروں کے نیچے ہیں

عَنْ عَثْمَانَ الْأَعْرَجِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ مَسَاكِينَ الرِّيَّاحِ تَحْتَ
أَجْنِحَةِ الْكُرُوبِيِّينَ حَمَلَةَ الْعَرْشِ -

ترجمہ: حضرت عثمان الاعرج (تابعی) فرماتے ہیں: ہواؤں کے خزانے عرش کو اٹھانے والے کروبی فرشتوں کے پروں کے نیچے ہیں۔ [کتاب العظمت: جلد 4: صفحہ 1335: رقم الحدیث 841: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 133: رقم الحدیث 491]

کروبیوں فرشتوں کے سردار ہیں

کروبیوں سردار فرشتوں کو کہتے ہیں جن میں حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام حضرت سیدنا میکائیل علیہ السلام حضرت سیدنا اسرافیل علیہ السلام شامل ہیں، یہ مقرب فرشتے ہیں اور کروبیوں "کَرُبَّ" سے مشتق ہے جبکہ وہ "کَرُبَّ" کے معنی میں ہو۔

حضرت ابوالخطاب ابن دحیہ سے کروبیوں کے بارہ میں سوال کیا گیا: کروبیوں کا لفظ لغت میں آیا ہے یا نہیں؟

فرمایا: "کَرُوبِيُونٌ" راء کی تخفیف کے ساتھ ہے یہ فرشتوں کے سردار ہیں اور مقربان (بارگاہ خداوندی) بھی ہیں، کروبیوں "کَرُبَّ" سے مشتق ہے جبکہ وہ قرب کے معنی میں ہو، ابو علی بغدادی نے یہ مصرعہ کہا ہے۔

كروبية منهم ركوع وسجد

ترجمہ: کوئی کروبی رکوع میں ہے تو کوئی سجدہ میں ہے۔

[نسيم الرياض: 6/5: لسان العرب: 43/3846: تاج العروس: 4/139: تهذيب اللغة: 10/207]

نوٹ: یہ شعر امیة بن ابی الصلت کا ہے جو اس کے دیوان میں صفحہ 28 پر موجود ہے۔
فائدہ: نیز اس لفظ میں تین مبالغے ہیں:

- (۱) جب ”کَرُبٌ“ کو ”كَادٌ“ کی جگہ استعمال کیا جائے تو یہ قرب سے ابلغ ہوتا ہے جیسے کوئی کہے ”كَرَبَتِ الشَّمْسُ أَنْ تَغْرُبَ“ یہاں ”كَادَتْ“ سے زیادہ ابلغ ہے۔
- (۲) یہ ”فَعُولٌ“ کے وزن پر ہے جو کہ مبالغہ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔
- (۳) اس میں یاء کا اضافہ ہے جو مبالغہ کو اور بڑھا دیتی ہے جیسے ”أَحْمَرِي“ (بہت ہی زیادہ سرخ) ”كَرُوِيُونٌ“ راء کی تخفیف کے ساتھ ہے، اس سے مراد بڑے درجے کے فرشتے ہیں۔

حضرت سیدنا سَجَلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ

اللہ تعالیٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ نے ارشاد فرمایا:

يَوْمَ نَطْوِي السَّمَاءَ كَطَيِّ السَّجِلِّ لِلْكَتُبِ: (پارہ ۱۷: سورة الانبياء: آیت ۱۰۴)

ترجمہ: جس دن ہم آسمان کو لپیٹیں گے جیسے سَجَل (فرشتہ) نامہ اعمال کو لپیٹتا ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى: كَطَيِّ السَّجِلِ، قَالَ: ”مَالِكٌ“۔

ترجمہ: فرمان باری تعالیٰ ﴿كَطَيِّ السَّجِلِ﴾ کی تفسیر میں حضرت علی عَلَيْهِ السَّلَامُ فرماتے ہیں: اس

سے مراد حضرت مالک عَلَيْهِ السَّلَامُ ہیں۔ [الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 68: رقم الحدیث 243]

سَجَلُ فرشتہ عَلَيْهِ السَّلَامُ کی ڈیوٹی نمبر ۱

عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَلَسَّجِلُّ مَلَكٌ فَإِذَا صَعَدَ بِالإِسْتِغْفَارِ

قَالَ: أَلُكْتُبُهَا نُورًا۔

ترجمہ: حضرت ابن عمر عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فرماتے ہیں: ”سَجَل“ ایک فرشتہ ہے جب یہ آسمان کی

طرف بندوں کے استغفار لے کر چڑھتا ہے تو (اللہ تعالیٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ فرشتوں سے) فرماتا ہے، اسے نور

(کی شکل میں) تحریر کرو۔ [الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 68: رقم 245: تفسیر ابن جریر طبری: جلد 16/423]

فائدہ : ”کنز العمال“ باب الاستغفار میں ہے کہ روز قیامت مؤمن کے اعمال نامے میں کلماتِ استغفار کے مقامات روشن نظر آئیں گے۔

سجل العتبات کیلئے موت کے بعد ڈیوٹی نمبر ۲

عَنِ السُّدِّيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : السَّجِلُّ مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِالصُّحُفِ فَإِذَا مَاتَ الْإِنْسَانُ دُفِعَ كِتَابُهُ إِلَى السَّجِلِّ فَطَوَّاهُ وَرَفَعَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ -

ترجمہ: حضرت سدی (جلیل القدر مفسر) فرماتے ہیں: سجل وہ فرشتہ ہے جو اعمال ناموں پر مقرر ہے، جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کا نامہ اعمال سجل العتبات کے سپرد کر دیا جاتا ہے جو اسے لپیٹتا اور قیامت تک کے لئے داخل دفتر کر دیتا ہے۔

[الحباک فی اخبار الملائک: صفحہ 69: رقم الحدیث 462: تفسیر ابن کثیر: جلد 5: صفحہ 382]

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ مُحَمَّدِ الْبَاقِرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : السَّجِلُّ مَلَكٌ وَكَانَ هَارُوتَ وَ مَارُوتَ مِمَّنْ أَعْوَانِهِ وَكَانَ لَهُ كُلُّ يَوْمٍ ثَلَاثُ لَمَحَاتٍ يَنْظُرُهُنَّ فِي أُمَّ الْكِتَابِ فَنظَرَ نَظْرَةً لَمْ تَكُنْ لَهُ فَابْصَرَ فِيهَا خَلْقَ آدَمَ وَمَا فِيهِ مِنَ الْأُمُورِ فَاسْرَّ ذَلِكَ إِلَى هَارُوتَ وَ مَارُوتَ فَلَمَّا قَالَ تَعَالَى : ﴿ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً قَالُوا أَتَجْعَلُ فِيهَا مَنْ يُفْسِدُ فِيهَا ﴾ قَالَا : ذَلِكَ اسْتِطَالَةٌ عَلَى الْمَلَائِكَةِ -

ترجمہ: حضرت ابو جعفر محمد الباقر فرماتے ہیں: ”سجل“ ایک فرشتہ ہے ہاروت و ماروت اس کے معاون تھے، یہ روزانہ لوح محفوظ میں تین بار دیکھا کرتا تھا تو ایک بار اس نے ایسی چیز دیکھی جو اس نے کبھی نہ دیکھی تھی اس نے لوح محفوظ میں آدم العتبات کی تخلیق اور ان کے متعلق امور دیکھ لئے تھے اور ان کو ہاروت و ماروت کے پاس مخفی طریقہ سے پہنچا دیا پھر جب اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے فرمایا ﴿ میں زمین میں ایک خلیفہ بنانا چاہتا ہوں تو (ہاروت اور ماروت نے) کہا، کیا تو اسے زمین میں پیدا کرنا چاہتا ہے جو اس میں فساد برپا کرے گا ﴾ یہ

جواب انہوں نے باقی فرشتوں پر (اپنا علمی) فضل جتلانے کے لئے کہا تھا۔

[الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 69: رقم الحدیث 247: تفسیر درمنثور: جلد 10: صفحہ 396]

فائدہ: قَالَ الْإِمَامُ السَّهْلِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: ذَكَرَ مُحَمَّدُ بْنُ حَسَنِ الْمُقْرِي عَنْ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُفَسِّرِينَ أَنَّ السَّجَلَ مَلَكٌ فِي السَّمَاءِ الثَّلَاثَةِ تَرْفَعُ إِلَيْهِ أَعْمَالُ الْعِبَادِ تَرْفَعُهَا إِلَيْهِ الْحَفَظَةُ الْمُوَكَّلُونَ بِالْخَلْقِ فِي كُلِّ خَمِيسٍ وَأَثْنَيْنِ وَكَانَ مِنْ أَعْوَانِهِ فِيمَا ذَكَرُوا هَارُوتَ وَمَارُوتَ -

ترجمہ: امام سہلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: محمد بن حسن مقری سے مذکور

ہے: مفسرین کی ایک جماعت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: سجل ایک فرشتے کا نام ہے جو تیسرے آسمان پر ہے اور تمام بندوں کے اعمال انہیں کے ہاں جمع ہوتے ہیں یعنی تمام ملائکہ حفظہ (کرانا کاتبین) بندوں کے اعمال لکھ کر اسی فرشتے کی خدمت میں پیش کرتے ہیں اور کرانا کاتبین کی حاضری اس فرشتے کے ہاں خمیس (جمعرات) اور پیر کے دن ہوتی ہے اور ہاروت و ماروت اس سجل فرشتے کے اعوان سے ہیں۔ [تفسیر روح البیان: جلد 5: صفحہ 526]

العجوبہ

”سنن ابی داؤد“ میں ہے:

سجل حضور سرور عالم ﷺ کے کاتب تھے۔

لیکن حضور سرور عالم ﷺ کے کاتبین اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں اس نام کا کوئی آدمی نہیں ہے سوائے اسی حدیث کی کتاب کے کسی اور حدیث کی کتاب میں یہ روایت نہیں ملتی۔

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: السَّجَلُ كَاتِبٌ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ -

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: سجل حضور ﷺ کا کاتب تھا۔

[سنن ابی داؤد شریف: کتاب الخراج: باب اتخاذ الكاتب: صفحہ 523: رقم الحدیث 2935]

قبروں کا مجاور فرشتہ علیہ السلام

یہاں مجاور کا لغوی معنی مراد ہے نہ کہ عرفی، اگرچہ وہ بھی شرعاً ممنوع نہیں، اس فرشتے کا کام ہے کہ مردے کو دفنانے کے بعد لوگوں کو فوراً گھروں کیلئے جانے پر مجبور کرے۔ حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

لِلَّهِ تَعَالَى مَلَكٌ مُوَكَّلٌ بِالْمَقَابِرِ فَإِذَا دُفِنَ الْمَيِّتُ وَسُوِيَ عَلَيْهِ وَتَحَوَّلُوا لِيُنْصَرِفُوا قَبْضَ قَبْضَةٍ مِنْ تُرَابِ الْقَبْرِ فَرَمَى بِهَا أَقْفِيَّتَهُمْ وَقَالَ انْصَرِفُوا إِلَى دُنْيَاكُمْ وَأَنْسُوا مَوْتَكُمْ -

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ایک فرشتہ ہے جو قبروں سے متعلق ہے جب میت کو دفن کیا جاتا ہے اور اس پر مٹی برابر کر دی جاتی ہے اور واپس جانے کے لئے لوگ مڑتے ہیں تو یہ فرشتہ اس قبر کی مٹی سے ایک مشت اٹھا کر ان جانے والوں کی گدیوں پر پھینکتا ہے اور کہتا ہے ”اپنی دنیا کی طرف لوٹ جاؤ اور اپنے مردوں کو بھول جاؤ۔“

[شرح الصدور: باب 20: صفحہ 78: رقم الحدیث 24: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 112: رقم الحدیث 413]

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ مُشِيْعِي الْجَنَازَةِ قَدْ وَكَّلَ اللَّهُ بِهِمْ مَلَكًا فَهُمْ مُهْتَمُونَ مَحْزُونُونَ حَتَّى إِذَا أَسْلَمُوهُ فِي ذَلِكَ الْقَبْرِ وَرَجَعُوا رَاجِعِينَ أَخَذَ كَفًّا مِنْ تُرَابِ فَرَمَى بِهِ وَهُوَ يَقُولُ: أَرْجِعُوا إِلَى دُنْيَاكُمْ أَنْسَاكُمْ اللَّهُ مَوْتَكُمْ فَيَنْسُونَ مَيِّتَهُمْ وَيَأْخُذُونَ فِي شِرَائِهِمْ وَيَبِيعُهُمْ -

ترجمہ: جنازہ لے جانے والوں کے متعلق اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ایک فرشتہ سپرد فرمایا ہے اہل میت غمگین اور رنجور ہوتے ہیں لیکن جب اسے قبر میں دفن کر دیتے ہیں اور لوٹتے

ہیں تو یہ (فرشتہ) ایک مشت (میت کی قبر کی) مٹی سے اٹھا کر ان پر پھینکتا اور کہتا ہے ”تم اپنی دنیا کی طرف لوٹ جاؤ (اس کا غم نہ کھاؤ) اللہ تعالیٰ ﷻ تمہیں تمہارے مردے بھلا دے“ تو یہ اپنی میت کو بھول جاتے ہیں اور اپنی خرید و فروخت میں لگ جاتے ہیں۔

[الفردوس بما ثور الخطاب: جلد 1: صفحہ 236: رقم الحدیث 908: التذکرۃ اللقرطبی: جلد 1: صفحہ 343: شرح الصدور: باب 20: صفحہ 78: رقم الحدیث 23: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 112: رقم الحدیث 414]

مرغ نما مؤذن فرشتہ علیہ السلام

حضرت أم سعد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو ارشاد فرماتے سنا:

الْعَرْشُ عَلَى مَلِكٍ مِنْ لَوْلُؤَةٍ عَلَى صُورَةِ دِيكٍ رِجْلَاهُ فِي تَحْوِمِ الْأَرْضِ
وَجَنَاحَاهُ فِي الْمَشْرِقِ وَعُنُقُهُ تَحْتَ الْعَرْشِ -

ترجمہ: عرش موتی کے بنے ہوئے مرغ کی شکل کے فرشتہ پر ہے جس کے پاؤں زمین کی تہ میں اور مشرق میں ہیں اور اس کی گردن عرش کے نیچے ہے۔

[الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 60: رقم الحدیث 201: تفسیر درمنثور: جلد 13: صفحہ 19]

حلیہ و اوصاف

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : حَمَلَةُ الْعَرْشِ مَا بَيْنَ كَعْبِ أَحَدِهِمْ
إِلَى أَسْفَلِ قَدَمِهِ مَسِيرَةُ خَمْسِ مِائَةِ عَامٍ وَذَكَرَ أَنَّ خُطْوَةَ مَلِكِ الْمَوْتِ علیہ السلام مَا بَيْنَ
الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ -

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: عرش برداروں کے ٹخنے اور قدم کے تلوے کے درمیان پانچ سو برس کا فاصلہ ہے اور یہ بھی ذکر فرمایا: ملک الموت علیہ السلام کے ایک قدم کا فاصلہ مشرق سے مغرب کے درمیان کے فاصلہ کے برابر ہے۔

[تفسیر درمنثور: جلد 13: صفحہ 20: کتاب الاسماء والصفات للبیہقی: جلد 2: صفحہ 287: رقم الحدیث 848: الحبا تک

فی اخبار الملائک: صفحہ 61: رقم الحدیث 202]

سر جھکے ہوئے

عَنْ عِكْرَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : حَمَلَةُ الْعَرْشِ كُلُّهُمْ صُورٌ قَبِيلٍ لِعِكْرَمَةَ :
وَمَا صُورٌ ؟ فَأَمَّا نَحْدَهُ قَلِيلًا -

ترجمہ: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: عرش بردار سب ماٹل ہیں حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ماٹل ہونے کا مطلب کیا ہے؟ تو انہوں نے (جواب میں) اپنا رخسار تھوڑا سا جھکا دیا۔ [تفسیر درمنثور: جلد 13: صفحہ 20: الحجامک فی اخبار الملائک: صفحہ 61: رقم الحدیث 203]

اوپر نہیں دیکھتے

عَنْ مَيْسِرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : لَا تَسْتَطِيعُ الْمَلَائِكَةُ الَّذِينَ يَحْمِلُونَ
الْعَرْشَ أَنْ يَنْظُرُوا إِلَى مَا فَوْقَهُمْ مِنْ شُعَاعِ النُّورِ -

ترجمہ: حضرت میسرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جو فرشتے عرش کو اٹھائے ہوئے ہیں ان میں اتنی طاقت نہیں کہ وہ نور کی شعاع کی وجہ سے اپنے سے اوپر دیکھ سکیں۔

[تفسیر درمنثور: جلد 13: صفحہ 20: الحجامک فی اخبار الملائک: صفحہ 61: رقم الحدیث 204]

شراہیل علیہ السلام اور ہراہیل علیہ السلام کی ڈیوٹی

رات اور دن ان دونوں کے سپرد ہے، رات شراہیل علیہ السلام کے سپرد ہے اور دن ہراہیل علیہ السلام کے سپرد ہے، جب تک یہ اپنی اپنی جھنڈیاں نہیں دکھاتے، نہ سورج طلوع ہو سکتا ہے اور نہ غروب، چنانچہ امام سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : اللَّيْلُ مُوَكَّلٌ بِهِ مَلَكٌ يُقَالُ لَهُ شَرَاهِيلُ
فَإِذَا حَانَ وَقْتُ اللَّيْلِ أَخَذَ خِرْزَةَ سَوْدَاءَ فَدَلَّاهَا مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ فَإِذَا نَظَرَتْ إِلَيْهَا
الشَّمْسُ وَجَبَتْ فِي أَسْرَعٍ مِنْ طَرْفَةِ الْعَيْنِ وَقَدْ أَمْرَتِ الشَّمْسُ أَنْ لَا تَغْرَبَ حَتَّى
تَرَى الْخِرْزَةَ فَإِذَا غَرَبَتْ جَاءَ اللَّيْلُ فَلَا تَزَالُ الْخِرْزَةُ مُعَلَّقَةً حَتَّى يَجِيءَ مَلَكٌ آخَرُ

يُقَالُ لَهُ : هَرَاهِيلُ بِخَرَزَةَ بِيضَاءَ فَيَعْلَقُهَا مِنْ قِبَلِ الْمَطْلَعِ فَإِذَا رَأَاهَا شَرَاهِيلُ مَدَّ
إِلَيْهَا خَرَزَتَهُ وَتَرَى الْخَرَزَةَ الْبِيضَاءَ فَتَطْلُعُ وَقَدْ أَمْرَتْ أَنْ لَا تَطْلُعَ حَتَّى تَرَاهَا فَإِذَا
طَلَعَتْ جَاءَ النَّهَارُ -

ترجمہ: حضرت سلمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رات جس فرشتے کے سپرد ہے اس کا
نام شراہیل ہے، جب رات کا وقت قریب ہوتا ہے تو یہ غروب آفتاب سے پہلے آفتاب کے
سامنے سیاہ دھاگہ دکھاتا ہے تو جب اسے سورج دیکھتا ہے تو پلک جھپکنے کی دیر میں غروب ہو
جاتا ہے اور سورج کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اس وقت تک غروب نہ ہو جب تک کہ وہ اس
دھاگے کو نہ دیکھ لے اور جب یہ غروب ہوتا ہے تو رات آجاتی ہے اور یہ دھاگہ اسی طرح لٹکتا
رہتا ہے، یہاں تک کہ ایک اور فرشتہ دھاگہ لے کر آتا ہے اس کا نام ہراہیل رضی اللہ عنہ ہے، تو یہ
اس دھاگے کو سورج طلوع ہونے سے پہلے لٹکا دیتا ہے تو جب حضرت شراہیل رضی اللہ عنہ اس کو
دیکھتے ہیں تو اپنا دھاگہ سمیٹ لیتے ہیں تو سورج سفید دھاگے کو دیکھتا ہے اور طلوع ہو جاتا
ہے اور سورج کو اس کا حکم دیا گیا ہے کہ وہ طلوع نہ ہو یہاں تک کہ اس (دھاگہ) کو دیکھ لے تو
جب سورج طلوع ہوتا ہے تو دن چڑھ جاتا ہے۔

[الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 111: رقم الحدیث 409]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت خزیمہ بن حکیم سلمی رضی اللہ عنہ نے عرض
کی، یا رسول اللہ! مجھے رات کی تاریکی اور دن کی روشنی کے متعلق ارشاد فرمائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ارشاد فرمایا:

أَمَّا ظُلْمَةُ اللَّيْلِ وَضُوءُ النَّهَارِ فَإِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى خَلْقًا مِنْ غُثَاءِ الْمَاءِ بَاطِنُهُ
أَسْوَدٌ وَظَاهِرُهُ أَبْيَضٌ وَطَرَفُهُ بِالْمَشْرِقِ وَطَرَفُهُ بِالْمَغْرِبِ تَمُدُّهُ الْمَلَائِكَةُ فَإِذَا
أَشْرَقَ الصُّبْحُ طَرَدَتِ الْمَلَائِكَةُ الظُّلْمَةَ حَتَّى تَجْعَلَهَا فِي الْمَغْرِبِ وَيُنْسَلِخُ
الْجُلْبَابُ وَإِذَا أَظْلَمَ اللَّيْلَ طَرَدَتِ الْمَلَائِكَةُ الضُّوءَ حَتَّى تَجْعَلَهُ فِي طَرَفِ الْهَوَاءِ

فَهُمَا كَذَلِكَ يَتَرَاوِحَانِ لَا يَيْلِيَانِ وَلَا يَنْفُذَانِ -

ترجمہ: رات کی تاریکی اور دن کی روشنی اس طرح سے ہے کہ اللہ تعالیٰ ﷻ نے پانی کے کچھڑے سے ایک مخلوق پیدا کی، جس کا اندرونی حصہ سیاہ ہے اور ظاہر کا حصہ سفید، اس کا ایک کنارہ مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں جس کی ذمہ داری فرشتوں پر ہے پس جب صبح طلوع ہوتی ہے تو فرشتے تاریکی کو ہٹا کر مغرب کی طرف کر دیتے ہیں اور پردہ کو کھینچ لیتے ہیں اور جب رات تاریک ہوتی ہے تو فرشتے روشنی کو ہٹا دیتے ہیں اور اس کا رخ فضا کی طرف کر دیتے ہیں تو یہ (دن اور رات) باری باری آتے جاتے ہیں نہ تو پرانے ہوتے ہیں اور نہ ہی ختم ہوتے ہیں۔ [تاریخ دمشق الکبیر لابن عساکر: جلد 16: صفحہ 374: کنز العمال: جلد 13: صفحہ 167: رقم الحدیث 37039: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 111: رقم الحدیث 410]

سیدنا ارتیائل علیہ السلام غم مٹانے والے

عَنْ سَعِيدِ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا مُسْلِمٍ الْخَوْلَانِيَّ اسْتَبْطَأَ خَبَرَ جَيْشِ كَانَ بِأَرْضِ الرُّومِ فَبِينَا هُوَ عَلَى تِلْكَ الْحَالِ إِذْ دَخَلَ طَائِرٌ فَوْقَ فَقَالَ: أَنَا إِرْتِيَائِيلُ الْمَلِكُ مُسْلِي الْحُزْنَ عَنْ قُلُوبِ بَنِي آدَمَ فَأَخْبِرُهُ خَبَرَ ذَلِكَ الْجَيْشِ، فَقَالَ لَهُ أَبُو مُسْلِمٍ: مَا جِئْتَ حَتَّى اسْتَبْطَأْتَكَ -

ترجمہ: حضرت سعید بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو مسلم خولانی رضی اللہ عنہ ملک روم میں جہاد میں مصروف تھے، لشکر اسلام کی خبر میں تاخیر ہو گئی اور یہ اسی حال میں (منتظر) تھے کہ ایک پرندہ آیا اور زمین پر بیٹھ گیا اور کہا کہ میں ارتیائل علیہ السلام ہوں، انسانوں کے دلوں سے غم کو مٹاتا ہوں پھر اس نے اس لشکر کی (حضرت ابو مسلم کو) اطلاع کی تو حضرت ابو مسلم رضی اللہ عنہ نے اسے فرمایا: تو بہت تاخیر کر کے آیا ہے۔

[الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 111: رقم الحدیث 411]

عَنِ الْعَرَبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ شَيْخًا مِنْ أَصْحَابِ
النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ يُقْبَضُ فَكَانَ يَدْعُو، اللَّهُمَّ كَبِّرْتُ سِنِّي وَوَهَنَ عَظْمِي
فَأُقْبَضُنِي إِلَيْكَ، قَالَ: فَبَيْنَا أَنَا يَوْمًا فِي مَسْجِدِ دِمَشْقٍ وَأَنَا أُصَلِّي وَأَدْعُو أَنْ أُقْبَضَ
إِذَا أَنَا بَفَتَى شَابٍ مِنْ أَجْمَلِ الرِّجَالِ وَعَلَيْهِ دُورُجٌ أَخْضَرُ فَقَالَ: مَا هَذَا الَّذِي
تَدْعُو بِهِ؟ قُلْتُ: وَكَيْفَ أَقُولُ يَا ابْنَ أَخِي؟ قَالَ: قُلْ اللَّهُمَّ حَسِّنِ الْعَمَلَ وَبَلِّغِ
الْأَجَلَ، قُلْتُ: مَنْ أَنْتَ يَرْحَمُكَ اللَّهُ؟ قَالَ: أَنَا إِرْتِيَائِيلُ الَّذِي يَسْلِي الْحُزْنَ مِنْ
صُدُورِ الْمُؤْمِنِينَ ثُمَّ انْتَفَتْ فَلَمْ أَرَ أَحَدًا۔

ترجمہ: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے صحابہ کرام میں سے تھے اور
بوڑھے ہو چکے تھے اور وہ چاہتے تھے کہ ان کی روح قبض ہو جائے، یہ دعا کر رہے تھے کہ
”اے اللہ! میری عمر بہت ہو گئی ہے، میری ہڈیاں لاغر ہو گئی ہیں، اب تو مجھے اپنے یہاں
بلالے“ حضرت عرباض رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں اسی حال میں ایک دن دمشق کی مسجد میں بیٹھا
نماز پڑھ رہا تھا اور دعا کر رہا تھا کہ میری وفات ہو جائے (اس حالت میں یہ دیکھتا ہوں کہ) میں
انسانوں میں سے حسین ترین نوجوان کے پاس ہوں جس پر سبز جبہ بھی ہے، اس نے کہا: یہ
کیا طریقہ ہے جو تم دعا کر رہے ہو؟ میں نے کہا، اے بھائی! میں کس طرح دعا کروں؟ تو
اس نے کہا: یوں کہو (اے اللہ ﷻ! میرے) اعمال بہتر فرما اور میری اجل (مجھ تک) پہنچا، میں
نے اس سے کہا آپ کون ہیں اللہ تعالیٰ ﷻ آپ پر رحم کرے؟ اس نے کہا: میں ارتیائیل
العلیہ السلام ہوں جو مومنوں کے دلوں سے غم مٹاتا ہے پھر میں نے مڑ کر جو دیکھا تو کسی کو نہ پایا۔

[کتاب ذکر الموت لامام ابن ابی الدنیا: صفحہ 29: رقم الحدیث 34: تاریخ دمشق الکبیر لابن عساکر: جلد 40
صفحہ 181: شرح الصدور: باب 4: صفحہ 18: رقم الحدیث 28: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 112: رقم

[حدیث 412]

نوٹ : تاریخ دمشق اور کتاب ذکر الموت میں ”رتائیل“ ہے اور سیر اعلام النبلاء میں ”رتبائیل“ ہے جبکہ مختصر میں ”ربائیل“ اور الحبا تک میں ”ارتبائیل“ ہے۔ (ابو محمد غفرلہ)

حضرت سیدنا سکینت علیہ السلام

بعض ملائکہ کرام ایسے بھی ہیں جو اللہ والوں کی زبان پر بولتے ہیں ان میں ایک سَکِينَتُ [سُكِينَتُ] علیہ السلام بھی ہیں۔

عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُونَ فَحَيَّ هَلَّا بِعُمْرٍ مَا كُنَّا أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ نَبْعُدُ إِنْ السَّكِينَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ۔

ترجمہ: حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: جب نیکو کاروں کا ذکر کیا جائے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یاد کیا جائے، ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ اس بات کو بعید نہیں سمجھتے تھے کہ حضرت سکینت علیہ السلام حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان پر بولتے ہیں۔

قَالَ ابْنُ الْأَثِيرِ فِي النَّهَائِيَةِ: السَّكِينَةُ هُنَا مَلَكٌ۔

ترجمہ: امام ابن اثیر (جزری) ”نہایہ“ میں فرماتے ہیں: سکینت سے یہاں فرشتہ مراد ہے۔

[الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 83: رقم الحدیث 295: النهایۃ فی غریب الحدیث: جلد 2: صفحہ 386]

عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم إِنِّي كُنْتُ أَقْرَأُ الْبَارِحَةَ سُورَةَ الْكَهْفِ فَجَاءَ شَيْءٌ حَتَّى غَطَّتْ فَمِئِي فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: تِلْكَ السَّكِينَةُ جَاءَتْ حَتَّى تَسْمَعَ الْقُرْآنَ۔

ترجمہ: حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کی:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! رات میں نے سورہ کہف پڑھی تو کوئی چیز آئی تھی، جس نے میرا منہ ڈھانپ لیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یہ سکینت علیہ السلام تھی جو قرآن پاک سننے کے لئے آئے تھی۔

[تفسیر درمنثور: جلد 9: صفحہ 474: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 83: رقم الحدیث 296]

عَنْ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَيْنَا أَسِيدُ بْنُ حُضَيْرٍ الْأَنْصَارِيُّ
رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يُصَلِّي بِاللَّيْلِ فَإِذَا غَشِيَتْنِي مِثْلُ السَّحَابَةِ فِيهَا مِثْلُ الْمَصَابِيحِ
وَالْمَرَأَةُ نَائِمَةٌ إِلَى جَنْبِي وَهِيَ حَامِلٌ وَالْفَرَسُ مَرْبُوطٌ فِي الدَّارِ فَحَشِيتُ أَنْ تَنْفِرَ
الْحِصَانُ فَتَفْرَعَ الْمَرَأَةُ فَتُلْقِي وَلَدَهَا فَأَنْصَرِفْتُ مِنْ صَلَاتِي فَقَالَ : اقْرَأْ يَا أَسِيدُ
فَإِنَّ ذَلِكَ مَلَكٌ اسْتَمَعَ الْقُرْآنَ -

ترجمہ: حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضرت اسید بن حضیر انصاری رضی اللہ عنہ کے ساتھ رات کو نماز میں مشغول تھے پس اچانک بادل کی مانند کسی شے نے مجھے ڈھانپ لیا اس میں ستاروں کی مانند کچھ تھا اور میری بیوی میرے ایک طرف میں سوئی ہوئی تھی اور وہ حاملہ بھی تھی اور گھوڑا بھی دیوار سے بندھا ہوا تھا مجھے خطرہ لاحق ہوا کہ گھوڑا بھاگ نہ جائے اور عورت گھبرا نہ جائے کہ اس کا بچہ بھی ضائع ہو جائے میں نے اپنی نماز توڑ دی، آپ نے اسید سے مخاطب ہو کر کہا: اے اسید! پڑھتے رہو کہ یہ ایک فرشتہ تھا جو قرآن سننے آیا تھا۔

[مشکوٰۃ شریف: کتاب فضائل القرآن: صفحہ 184: معرفۃ الصحابہ لامام ابو نعیم: جلد 1: صفحہ 259: رقم الحدیث 879: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 83: رقم الحدیث 297]

فوائد

(۱) سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی بہت بڑی شان ہے کہ ان کی زبان پر فرشتہ بحکم رحمن جل جلالہ بولتا ہے۔

(۲) حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی علمی وسعت کہ کوئی امر کہیں بھی واقع ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے بخوبی جانتے ہیں۔

(۳) جیسا کہ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کے واقعہ سے ثابت ہوتا ہے۔

(۴) تلاوت قرآن کے وقت نزول ملائکہ ہوتا ہے۔

حضرت سیدنا ویک ﷺ کی تسبیح کی برکت

عَنْ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : إِنَّ لِلَّهِ مَلَكًا فِي السَّمَاءِ يُقَالُ لَهُ :
الدُّيُّكُ ، فَإِذَا سَبَّحَ فِي السَّمَاءِ سَبَّحَتِ الدُّيُوكُ فِي الْأَرْضِ يَقُولُ : سُبْحَانَ
السُّبُوحِ الْقُدُّوسِ الْمَلِكِ الدِّيَّانِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَمَا قَالَهَا مَكْرُوبٌ أَوْ مَرِيضٌ
عِنْدَ ذَلِكَ إِلَّا كَشَفَ اللَّهُ هَمَّهُ -

ترجمہ: حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: آسمان میں اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ایک فرشتہ ہے جس کو دیک (مرغ) کہا جاتا ہے جب وہ آسمان میں تسبیح کہتا ہے تو زمین کے مرغ بھی تسبیح کہتے ہیں اس کی تسبیح یہ ہے:

”سبوح و قدوس جل جلالہ پاک ہے جو بادشاہ حاکم ہے جس کے سوا کوئی خدا نہیں“

جس پریشان حال یا مریض نے یہ کلمات پڑھے اللہ تعالیٰ جل جلالہ اس کی مصیبت کو

دور کر دیتا ہے۔

[کتاب العظمہ : جلد 3 : صفحہ 1013 : رقم الحدیث 533 : الجناحک فی اخبار الملائک : صفحہ 79 : رقم الحدیث 280]

ویک فرشتے ﷺ کی ڈیوٹی

عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مِهْرَانَ قَالَ : حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمَنِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكُوفَةِ
قَالَ : بَلَغَنِي أَنَّ تَحْتَ الْعَرْشِ مَلَكًا فِي صُورَةِ دِيكٍ بُرَائِنُهُ مِنْ لَوْلُوٍّ وَ صِيصِيَّتُهُ مِنْ
زُبْرُجِدٍ أَحْضَرَ فَإِذَا مَضَى ثَلَاثُ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ ضَرَبَ بِجَنَاحِهِ وَزِقًا وَقَالَ : لِيَقُمْ
الْقَائِمُونَ فَإِذَا مَضَى نِصْفُ اللَّيْلِ ضَرَبَ بِجَنَاحِهِ وَزِقًا وَقَالَ : لِيَقُمْ الْمُجْتَهِدُونَ
فَإِذَا مَضَى ثَلَاثُ اللَّيْلِ ضَرَبَ بِجَنَاحِهِ وَزِقًا وَقَالَ : لِيَقُمْ الْمُصَلُّونَ فَإِذَا طَلَعَ الْفَجْرُ
ضَرَبَ بِجَنَاحِهِ وَزِقًا وَقَالَ : لِيَقُمْ الْقَائِمُونَ وَعَلَيْهِمْ أَوْزَارُهُمْ -

ترجمہ: حضرت یوسف بن مہران رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے کوفہ کے ایک آدمی عبدالرحمن نے یہ حدیث بیان کی کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ عرش کے نیچے مرغ کی شکل میں ایک فرشتہ ہے اس کے نیچے موتی کے ہیں، اس کا خار سبز زبرجد کا ہے، جب رات کی پہلی تہائی گزرتی ہے تو وہ اپنے پروں کو پھڑ پھڑاتا اور چہچہاتا ہے اور کہتا ہے: رات میں عبادت کرنے والوں کو کھڑے ہو جانا چاہیے پھر جب رات کی دو تہائیاں گزر جاتی ہیں، تو یہ اپنے پروں کو پھڑ پھڑاتا اور چہچہاتا اور کہتا ہے، نماز پڑھنے والوں کو کھڑے ہو جانا چاہیے، جب فجر طلوع ہوتی ہے تو اپنے پر پھڑ پھڑاتا اور چہچہاتا ہے اور کہتا ہے: بیدار ہونے والوں کو بیدار ہو جانا چاہیے، اب ان کی غلطیاں انہیں کے ذمہ ہوں گی۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 1010: رقم الحدیث 530: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 80: رقم الحدیث 281]

اوقاتِ نماز میں اذان

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:
 اِنَّ لِلّٰهِ دِيْكَارِجْلَاهُ تَحْتَ سَبْعِ اَرْضِيْنَ وَّرَاسُهُ قَدْ جَاوَزَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ
 يُسَبِّحُ فِيْ اَوْقَاتِ الصَّلَاةِ فَلَا يَبْقَى دِيْكٌ مِّنْ دِيْكَةِ الْاَرْضِ اِلَّا اَجَابَهُ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا (ایک فرشتہ) دیک الطیلة (مرغ کی صورت) ہے، اس کے پاؤں ساتوں زمینوں سے نیچے ہیں اور اس کا سر ساتوں آسمانوں سے تجاوز کر گیا ہے یہ اوقاتِ نماز میں تسبیح کہتا ہے تو زمین کے مرغوں میں سے کوئی مرغ بھی باقی نہیں رہتا مگر اس کا (اپنی اذان سے) جواب دیتا ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 1003: رقم الحدیث 523: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 80: رقم الحدیث 282]

فائدہ: اس فرمان کے بعد آپ نے یہ بھی فرمایا: مجھے پسند نہیں کہ میرا گھر خالی ہو اور مرغ نہ رکھوں۔

فائدہ: گویا مرغ اوقات پر بیدار کرنے کا الارم ہے۔

انتباہ : ہر مرغ کا دور سے آواز سننے کو نہ بھولنا جبکہ یہ قوت مرغ کو ماننے میں تو کوئی حرج نہیں لیکن انبیاء و اولیاء کے لئے ماننا شرک کیوں؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ أَذِنَ لِي أَنْ أُحَدِّثَ عَنْ دِيكَ قَدْ مَرَقَتْ رِجْلَاهُ الْأَرْضَ وَرَأْسُهُ مُشْنِيَةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ وَهُوَ يَقُولُ : سُبْحَانَكَ مَا أَعْظَمَكَ فَيُرَدُّ عَلَيْهِ مَا عَلِمَ ذَلِكَ مَنْ حَلَفَ بِي كَاذِبًا -

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے مجھے اجازت عطا فرمائی ہے کہ میں دیک (العلیہ السلام) کے متعلق کچھ بیان کروں، اس کے پاؤں زمین سے گزر گئے ہیں اور اس کا سر عرش کے نیچے لگا ہوا ہے وہ یہ پڑھتا ہے ”تو پاک ہے“ تو بہت عظمت والا ہے“ تو اس کو اس تسبیح کا یہ جواب دیا جاتا ہے کہ جس نے میرے نام کی جھوٹی قسم کھائی اس نے اس عظمت کو نہیں جانا۔

[کتاب العظمہ : جلد 3 : صفحہ 1004 : رقم الحدیث 245 : الحبانک فی اخبار الملائک : صفحہ 80 : رقم الحدیث 283 : تفسیر درمنثور : جلد 3 : صفحہ 640 : مستدرک للحاکم : جلد 4 : صفحہ 436 : رقم الحدیث 7893]

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لِلَّهِ دِيكًا بَرَأْتُهُ فِي الْأَرْضِ السُّفْلَى وَعُنُقُهُ مَشْنِيٌّ تَحْتَ الْعَرْشِ وَجَنَاحَاهُ فِي الْهَوَاءِ يَخْفِقُ بِهِمَا سَحَرٌ كُلُّ لَيْلَةٍ سَبَّحُوا الْقُدُّوسَ رَبَّنَا الرَّحْمَنَ لَا إِلَهَ غَيْرُهُ -

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ایک (فرشتہ) دیک (العلیہ السلام) ہے، اس کے پنجے سب سے نیچلی زمین میں ہیں اور اس کی گردن عرش کے نیچے (پہنچی) ہے، اس کے پر فضا میں ہیں، ہر رات سحری کے وقت ان پروں کو ہلا کر کہتا ہے، اس پاک کی تسبیح کرو، وہی ہمارا پروردگار جل جلالہ مہربان ہے، اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ [کتاب العظمہ : جلد 3 : صفحہ 1006 : رقم

الحدیث 525 : الحبانک فی اخبار الملائک : صفحہ 81 : رقم الحدیث 284 : جمع الجوامع : جلد 3 : صفحہ 125 : رقم الحدیث 7755]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : إِنَّ لِلَّهِ دِيكًا فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا كُلِّكُلُهُ مِنْ ذَهَبٍ وَبَطْنُهُ مِنْ فِضَّةٍ وَقَوَائِمُهُ مِنْ يَاقُوتٍ وَبَرَائِنُهُ مِنْ زَمْرُدٍ بَرَائِنُهُ تَحْتَ الْأَرْضِ السُّفْلَى جَنَاحُ لَهُ بِالْمَشْرِقِ وَجَنَاحُ لَهُ بِالْمَغْرِبِ عُنُقُهُ تَحْتَ الْعَرْشِ وَعِرْفُهُ مِنْ نُورٍ حِجَابٌ مَا بَيْنَ الْعَرْشِ وَالْكُرْسِيِّ يَخْفِقُ بِجَنَاحِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ -

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ایک الطیور (فرشتہ) دیک الطیور

ہے آسمان دنیا میں اس کا سینہ سونے کا ہے، پیٹ چاندی کا ہے، ٹانگیں یاقوت کی ہیں، نیچے زمرد کے ہیں (اور یہ) نیچے سب سے نیچلی زمین میں نیچے ہیں، اس کا ایک پر مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہے، اس کی گردن عرش کے نیچے ہے اس کی کلغی نور کی ہے، یہ عرش اور کرسی کے درمیان حجاب ہے اپنے پر کو ہر رات تین بار اڑاتا ہے۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 1007: رقم الحدیث 526: الحجامک فی اخبار الملائک: صفحہ 81: رقم الحدیث 285]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لِلَّهِ دِيكًا جَنَاحَاهُ مُوشِيَانِ بِالزَّبْرِجُدِ وَاللُّوْلُو وَالْيَاقُوتِ جَنَاحُ لَهُ بِالْمَشْرِقِ وَجَنَاحُ لَهُ بِالْمَغْرِبِ وَقَوَائِمُهُ فِي الْأَرْضِ السُّفْلَى وَرَأْسُهُ مَثْنِيٌّ تَحْتَ الْعَرْشِ فَإِذَا كَانَ فِي السَّحْرِ الْأَعْلَى خَفِقَ بِجَنَاحِيهِ ثُمَّ قَالَ : سُبُوْحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ غَيْرُهُ ، فَعِنْدَ ذَلِكَ تَضْرِبُ الدِّيَكَةُ أَجْنِحَتَهَا وَتَصِيحُ فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ قَالَ اللَّهُ : ضُمَّ جَنَاحَكَ وَغَضَّ صَوْتَكَ فَيَعْلَمُ أَهْلُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ أَنَّ السَّاعَةَ قَدْ اقْتَرَبَتْ -

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ایک (فرشتہ) دیک الطیور ہے جس کے پر زبرجد، موتی اور

یاقوت سے مزین ہیں، اس کا ایک پر مشرق میں ہے اور ایک مغرب میں، اس کی ٹانگیں نیچلی زمین میں ہیں، اس کا سر عرش سے پیوست ہے، جب بڑی سحری کا وقت آتا ہے، تو یہ اپنے پروں کو اڑاتا ہے پھر ”سُبُوْحٌ قُدُّوسٌ رَبُّنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ غَيْرُهُ“ پڑھتا ہے، اسی وقت مرغ

اپنے پر مارتے اور چیختے ہیں، جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ ﷻ فرمائے گا، اپنے پروں کو تہ کر لے اور اپنی آواز پست کر لے، پس اس وقت آسمانوں اور زمین والے (فرشتے) جان لیں گے کہ قیامت قریب آچکی ہے۔

[کنز العمال: جلد 12: صفحہ 150: رقم الحدیث 35726: کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 1008: رقم الحدیث 527

:الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 81: رقم الحدیث 286: جمع الجوامع: جلد 3: صفحہ 125: رقم الحدیث 7756]

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ مِمَّا خَلَقَ اللَّهُ دِيكًا بَرَأْتُهُ عَلَى الْأَرْضِ السَّابِعَةِ وَعِرْفُهُ مَنْطُوتٌ تَحْتَ الْعَرْشِ قَدْ أَحَاطَ جَنَاحُهُ بِالْأَفْقَيْنِ فَإِذَا بَقِيَ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرِ ضَرَبَ بِجَنَاحَيْهِ ثُمَّ قَالَ: سَبِّحُوا الْمَلِكَ الْقُدُّوسَ سُبْحَانَ رَبِّنَا الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ لَا إِلَهَ لَنَا غَيْرُهُ، فَيَسْمَعُهَا مَنْ بَيْنَ الْخَافِقَيْنِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ فَيَرَوْنَ أَنَّ الدِّيكَ إِنَّمَا تُضْرَبُ بِأَجْنِحَتَيْهَا وَتُصْرَخُ إِذَا سَمِعَتْ ذَلِكَ -

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ﷻ نے جو پیدا کیا ہے اس میں ایک دیک (فرشتہ) بھی ہے، اس

کے نیچے ساتویں زمین پر ہیں اس کی کلغی عرش کے نیچے لگی ہوئی ہے، اس کے پروں نے دونوں اُفق کو سمیٹا ہوا ہے جب رات کی آخری تہائی باقی رہتی ہے تو وہ اپنے پروں کو ہلاتا ہے

پھر کہتا ہے (اے مخلوقات!) ملک قدوس ﷻ کی تسبیح کرو، وہ پاک ہے، ہمارا رب ملک قدوس

ﷻ ہے، ہمارا اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں اسکی اس بات کو مغرب و مشرق کے درمیان میں

جن و انسان کے علاوہ سب (مخلوقات) سنتے ہیں یہ جو (لوگ) دیکھتے ہیں کہ مرغ اپنے پر

مارتے ہیں اور اذان دیتے ہیں یہ اسی وقت کرتے ہیں جب یہ (اس کی تسبیح) سنتے ہیں۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 1009: رقم الحدیث 528: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 82: رقم الحدیث 287]

تبصرہ اویسی غفرلہ

یہ حدیث مختلف عنوانات اور مختلف سندات کے ساتھ امام سیوطی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ”الحبانک“ میں کئی صفحات پر درج فرمائی اور اس مرغ نما فرشتہ کے مختلف کمالات کا ذکر فرمایا ہے۔

نوٹ : اس مرغ نما فرشتہ کے کمالات سن کر منکرین کو انکار نہیں کہ بیک وقت وہ کائنات کے ذرہ ذرہ کو دیکھ بھی رہا ہے اور حاضر و ناظر بھی ہے اور دنیا کے مرغوں کا یہ حال ہے کہ اس کی آواز پر زمین کے چپہ چپہ پر اذانیں دے رہے ہیں اور اس کی پروں کی پھڑ پھڑاہٹ پر پھڑ پھڑاتے اور اذانیں پڑھتے ہیں، نہ ان کے پاس الارم ہے اور نہ ان کے گلے میں گھڑی، لیکن غور فرمائیے کہ مکان بند اور اندھیری رات میں اپنے ٹائم پرائز ان دیگا اور تمام دنیا کے مرغوں کا انداز دیکھئے کہ ایک ہی وقت میں تمام دنیا کے مرغے پھڑ پھڑاتے ہوئے ایک ہی آواز میں اذان دیتے رہیں گے، نہ ان کے پاس وائرلیس ہے نہ فون ہے اور نہ تار وغیرہ، وہ برادری بڑی بد قسمت ہے کہ مرغوں کا سماع و علم مانتے ہیں لیکن نہیں مانتے تو رسول اللہ ﷺ کے کمالات نہیں مانتے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون)

دُور سے سننا

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ علیہ ایک روایت نقل کرتے ہیں:

عَنْ أَبِي صَادِقٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: أَلَدَيْكُمُ تُجَاوِبُ الْمَلَائِكَةَ
بِالتَّسْبِيحِ هَلْ رَأَيْتُمْ طَيْرًا يَصِيحُ بِاللَّيْلِ -

ترجمہ۔ حضرت ابو صادق ؑ فرماتے ہیں: مرغ (رات کو) فرشتوں کی تسبیح کا

جواب دیتے ہیں، کیا تم نے رات کے وقت کسی پرندہ کو چلاتے ہوئے دیکھا ہے؟ (تو صرف

اسی کا چلانا اسی بات کا اشارہ کرتا ہے)۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 1010: رقم الحدیث 529: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 82: رقم الحدیث 288]

اس کی دلیل عقلی بھی روایت ذیل سے بیان فرمائی:

عَنْ ابْنِ أَبِي عَمْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: حِينَ يَقُولُ الْمَلِكُ: سَبَّحُوا الْقُدُّوسَ، فَحِنَّئِيذٍ تُحَرِّكُ الطَّيْرُ أَجْنِحَتَهَا۔

ترجمہ۔ حضرت ابن ابی عمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب فرشتہ (دیک علیہ السلام) خدا جل جلالہ

کی تسبیح پڑھنے کو کہتا ہے تو اس وقت پرندے اپنے پروں کو حرکت دیتے ہیں۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 1012: رقم الحدیث 531: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 82: رقم الحدیث 289]

مرغ کا انسان کو انتباہ

عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ يُوسُفَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: صَاحَ دِيكَ عِنْدَ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ السَّلَامُ: هَلْ تَدْرُونَ مَا يَقُولُ هَذَا؟ قَالُوا: لَا، قَالَ: فَإِنَّهُ يَقُولُ: اذْكُرُوا اللَّهَ يَا غَافِلِينَ۔

ترجمہ۔ عبد الحمید بن یوسف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: حضرت سلیمان علیہ السلام کے سامنے

ایک مرغ نے اذان کہی تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے یہ کیا کہہ رہا ہے؟ انہوں نے عرض کی: نہیں معلوم، تو فرمایا: یہ کہتا ہے ”اے غافل! اللہ جل جلالہ کو یاد کرو“۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 1013: رقم الحدیث 532: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 82: رقم الحدیث 290]

فائدہ: تجربہ کر لیں کہ مرغ اپنے لہجہ میں زور سے پکار کر گویا یہ الفاظ بار بار دہراتا ہے ”اذْكُرُوا اللَّهَ أَيُّهَا الْغَافِلُونَ“ اے غافل! اللہ جل جلالہ کو یاد کرو۔

اذان کا جواب

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ لِلَّهِ دِيكًا تَحْتَ الْعَرْشِ جَنَاحُهُ فِي الْهَوَاءِ وَبَرَاتْنُهُ فِي الْأَرْضِ فَإِذَا كَانَ فِي الْأَسْحَارِ وَأَذَانَ الصَّلَوَاتِ خَفَقَ بِجَنَاحِهِ وَصَفِقَ بِالتَّسْبِيحِ فَتُسَبِّحُ الدِّيَكَةُ تُجِيبُهُ بِالتَّسْبِيحِ۔

ترجمہ: حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ایک مرغ (فرشتہ) ہے، اُس کے پر عرش کے نیچے فضا میں ہیں اور پنچے زمین میں ہیں، جب صبح کا وقت ہوتا ہے اور اذانیں ہوتی ہیں تو یہ اپنے پر ہلاتا ہے اور تسبیح کہتا ہے تو (دنیا کے) مرغ بھی اس کی تسبیح کے جواب میں تسبیح کہتے ہیں۔

[الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 82: رقم الحدیث 291: جمع الجوامع: جلد 3: صفحہ 126: رقم الحدیث 7757: کنز العمال: جلد 12: صفحہ 150: رقم الحدیث 35277]

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لِلَّهِ دِيكًا رَجُلَاهُ فِي التُّخُومِ وَعُنُقُهُ تَحْتَ الْعَرْشِ مُنْطَوِيَةٌ فَإِذَا كَانَ هِنَةً مِنَ اللَّيْلِ صَاحَ سُبُوحٌ قُدُوسٌ فَصَاحَتِ الدِّيَكَةُ -

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ایک مرغ (فرشتہ) ہے جس کے پاؤں زمین کی جڑ میں ہیں اور سر عرش کے نیچے سمٹا ہوا ہے جب رات کا اخیر ہوتا ہے تو وہ ”سبوح قدوس“ کہتا ہے تو فرشتے بھی ”سبوح قدوس“ کہتے ہیں۔

[شعب الایمان: جلد 7: صفحہ 157: رقم الحدیث 4812: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 83: رقم الحدیث 292: جمع الجوامع: جلد 3: صفحہ 126: رقم الحدیث 7759: کنز العمال: جلد 12: صفحہ 150: رقم الحدیث 35279]

حضرت عرش بن عمیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى دِيكًا بَرَانْتُهُ فِي الْأَرْضِ السُّفْلَى وَعُنُقُهُ تَحْتَ الْعَرْشِ يُصْرِي عِنْدَ مَوَاقِبِ الصَّلَاةِ وَيُصْرِي لَهُ دِيكُ السَّمَاوَاتِ سَمَاءً سَمَاءً ثُمَّ يُصْرِي بِصَرَاحٍ دِيكُ السَّمَاوَاتِ دِيكَةُ الْأَرْضِ، سُبُوحٌ قُدُوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ -

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کا ایک فرشتہ دیک الطیلس ہے، جس کے پنچے نچلی زمین میں ہیں اور کلغی عرش کے نیچے ہے، یہ نمازوں کے اوقات میں چیختا ہے اور اس کی وجہ سے آسمان

بہ آسمان آسمانوں کے مرغ چینتے ہیں پھر آسمانوں کے مرغوں کے چیننے سے زمین کے مرغ چینتے (یعنی اذان دیتے) ہیں (اور ان کی چیخ اور اذان یہ ہوتی ہے) وہ پاک اور قدوس ہے اور فرشتوں اور روح بکارب جَلَّالٌ ہے۔ [الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 83: رقم الحدیث 293]

حضرت ام سعد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الْعَرْشُ عَلَى مَلِكٍ مِنْ لَوْلُوٍ عَلَى صُورَةِ دِيكٍ رِجْلَاهُ فِي التُّخُومِ السُّفْلَى
وَعُنُقُهُ مُثْنِيَةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ وَجَنَاحَاهُ بِالْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ فَإِذَا سَبَّحَ اللَّهُ ذَلِكَ
الْمَلِكُ لَمْ يَبْقَ شَيْءٌ إِلَّا سَبَّحَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ -

ترجمہ: عرش موتی کے ایک فرشتہ پر ہے جس کی شکل مرغ کی ہے، اس کے پاؤں نچلی زمین کی تہ میں ہیں اور اس کی گردن عرش کے نیچے لگی ہوئی ہے، اس کے دونوں پر مشرق و مغرب میں ہیں، جب یہ فرشتہ اللہ تعالیٰ جَلَّالٌ کی تسبیح پڑھتا ہے تو کوئی چیز بھی باقی نہیں رہتی مگر وہ بھی اللہ جَلَّالٌ کی تسبیح کہنے لگ جاتی ہے۔ [الفردوس بما ثور الخطاب: جلد 3: صفحہ 91: رقم الحدیث 4256: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 83: رقم الحدیث 294]

مرغ فرشتے کو دیکھ کر اذان دیتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِذَا سَمِعْتُمْ صِيَاخَ الدِّيَكَةِ فَاسْأَلُوا اللَّهَ مِنْ فَضْلِهِ فَإِنَّهَا رَأَتْ مَلَكًا وَإِذَا
سَمِعْتُمْ نَهِيْقَ الْحَمِيرِ فَتَعَوَّذُوا بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهَا رَأَتْ شَيْطَانًا -

ترجمہ: جب تم مرغ کی اذان سنو تو اللہ تعالیٰ جَلَّالٌ سے اس کا فضل طلب کرو کیونکہ یہ اس وقت فرشتے کو دیکھتا ہے اور جب گدھے کی ہینک سنو تو اللہ تعالیٰ جَلَّالٌ کے ساتھ شیطان سے پناہ مانگو کیونکہ وہ شیطان کو دیکھتا ہے۔

[بخاری شریف: کتاب بدء الخلق: باب خیر مال المسلم غنم: صفحہ 669: رقم الحدیث 3303: مسلم شریف: کتاب

الذکر والدعاء: باب استحباب الدعاء عند صياح الديك: صفحة 1253: رقم الحديث 2729: ابوداؤد شريف: كتاب الادب: باب ماجاء في الديك: صفحة 923: رقم الحديث 5102: ترمذی شريف: كتاب الدعوات: باب مايقول اذا سمع نسيق الحمار: صفحة 786: رقم الحديث 3459: صحيح ابن حبان: كتاب الرقائق: باب الاستعاذه: جلد 3: صفحة 285: رقم الحديث 1005: كنز العمال: جلد 12: صفحة 149: رقم الحديث 35267]

تبصرہ اویسی غفرلہ

جب مخالفین مرغ کی دورنگاہی اور غیبی فرشتے کی آواز شنوائی کو آنکھیں بند کر کے مانتے ہیں، اگر انبیاء و اولیاء بالخصوص امام الانبیاء والمرسلین ﷺ کے کمالات میں اس طرح کا کمال بیان کیا جائے تو انہیں شرک کے فتویٰ صادر کرنے کے سوا اور کوئی بات نہ آئے گی۔

ایک عجیب الخلق فرشتہ ﷺ

حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

میں نے شب معراج سدرۃ المنتہیٰ پر ایک فرشتہ دیکھا، جسے میں نے اس سے قبل کبھی نہیں دیکھا تھا، اس کے طول و عرض کی مسافت لاکھ سال کے برابر تھی، اس کے ستر ہزار سرتھے اور ہر سر میں ستر ہزار منہ اور ہر منہ میں ستر ہزار زبانیں اور ہر سر پر ستر ہزار نورانی چوٹی تھی اور ہر چوٹی کے سر پر بال میں لاکھ لاکھ موتی لٹکے ہوئے تھے، ہر ایک موتی کے پیٹ کے اندر بہت بڑا دریا ہے اور دریا کے اندر بہت بڑی مچھلیاں ہیں اور ہر مچھلی کا طول دو سال کی مسافت کے برابر ہے اور ہر مچھلی کے پیٹ پر لکھا ہوا ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اس فرشتے نے اپنا سراپنہ ایک ہاتھ پر رکھا ہے اور دوسرا ہاتھ اس کی پیٹھ پر ہے اور وہ حظیرۃ القدس یعنی بہشت میں ہے، جب وہ اللہ تعالیٰ ﷻ کی تسبیح پڑھتا ہے تو اسکی خوش آوازی سے عرش الہی کانپ جاتا ہے۔

میں نے جبریل علیہ السلام سے اس کے متعلق پوچھا تو انہوں نے عرض کیا: یہ وہ فرشتہ ہے جسے اللہ تعالیٰ ﷻ نے آدم علیہ السلام سے دو ہزار سال پہلے پیدا کیا تھا پھر میں نے کہا: اس

کی لمبائی چوڑائی کہاں سے کہاں تک ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ تعالیٰ ﷻ نے بہشت میں ایک چراگاہ بنائی ہے اور یہ اسی میں رہتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ ﷻ نے حکم دیا ہے کہ وہ آپ کے اور آپ کی امت کے ہر اس شخص کے لئے تسبیح پڑھے جو روزہ رکھتے ہیں، حضور ﷺ نے اس فرشتہ کے آگے دو صندوق دیکھے اور ہر صندوق پر ہزار نورانی تالے تھے میں نے پوچھا اے جبریل علیہ السلام! یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اس فرشتہ سے پوچھئے، میں نے اس سے پوچھا یہ صندوقیں کیسی ہیں؟ اس نے کہا: اس میں آپ کی روزہ رکھنے والی امت کی برأت کا ذکر ہے آپ ﷺ کو اور آپ کی امت کے روزہ رکھنے والوں کو مبارک ہو۔

ملائکہ خدامِ رسول ﷺ

ویسے تو ہر فرشتہ رسول اکرم ﷺ کا خادم ہے لیکن خصوصی اوقات میں بعض ملائکہ آپ ﷺ کی خدمت کے لئے حاضر ہوتے بعض ملائکہ کرام مستقل طور پر خدمت کے لئے مقرر تھے۔ حضرت جبریل علیہ السلام تو تھے ہی خادم رسول، ان کی تخلیق کی غرض و غایت بھی خدمت رسول اکرم ﷺ تھی جیسا کہ نسیم الریاض وغیرہ کتب میں مذکور ہے۔

قرآن مجید

اللہ تعالیٰ ﷻ نے مطلقاً کل ملائکہ کی خدمت کا ذکر قرآن مجید میں یوں ارشاد فرمایا:

وَإِنْ تَطَهَّرْنَا عَلَيْهِ فإِنَّ اللَّهَ هُوَ مَوْلَاهُ وَجِبْرِيلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمَلَائِكَةُ

بَعْدَ ذَلِكَ ظَهِيرٌ ۝ (پارہ ۲۸: سورۃ التحریم، آیت ۴)

ترجمہ: اور اگر ان پر زور باندھو تو بیشک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک

ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔

اور مزید ارشاد فرمایا:

إِذْ يُوحِي رَبُّكَ إِلَى الْمَلَائِكَةِ أَنِّي مَعَكُمْ فَثَبِّتُوا الَّذِينَ آمَنُوا: (پارہ ۹: سورۃ الانفال: آیت ۱۲)

ترجمہ: جب اے محبوب تمہارا رب فرشتوں کو وحی بھیجتا تھا کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم مسلمانوں کو ثابت رکھو۔

إِذْ تَسْتَغِيثُونَ رَبَّكُمْ فَاسْتَجَابَ لَكُمْ أَنِّي مُمِدُّكُمْ بِالْفِ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُرَدِّفِينَ ۝
ترجمہ: جب تم اپنے رب سے فریاد کرتے تھے تو اس نے تمہاری سُن لی کہ میں تمہیں مدد دینے والا ہوں ہزار فرشتوں کی قطار سے۔ (پارہ ۹: سورۃ الانفال: آیت ۹)

احادیث مبارکہ

امام قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

ہم سے فقیہ سفیان بن عاص رضی اللہ عنہ نے اپنی سند کے ساتھ حدیث بیان کی کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ارشاد باری تعالیٰ ”وَلَقَدْ رَأَىٰ مِنْ آيَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرَىٰ“ کی تفسیر میں فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں دیکھا اور ان کے چھ سو پر تھے۔

احادیث مطہرہ میں آپ کے حضرت جبرائیل علیہ السلام اور دیگر فرشتوں سے باتیں کرنے کی خبریں مشہور ہے اور معراج میں آپ نے کثرت سے ملائکہ کو دیکھا اور بڑی بڑی صورتوں میں ان کا معائنہ فرمایا اور نیز آپ کی مختلف مجالس میں بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرشتوں کو دیکھا تھا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نور ایمان کی حقیقت دریافت کر رہے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباس و حضرت أسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں دیکھا اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے دائیں اور بائیں جانب حضرت جبرائیل علیہ السلام و حضرت میکائیل علیہ السلام کو آدمی کی شکل میں دیکھا انہوں نے سفید کپڑے زیب تن فرمائے ہوئے تھے۔ ایسی روایات اور بھی ہیں جو کتب احادیث کے مطالعے سے معلوم ہوں گی۔

غزوہ بدر میں صحابہ کرام نے سنا کہ فرشتے اپنے گھوڑوں کو ڈانٹ رہے تھے بعض اصحاب نے کافروں کے سر قلم ہوتے تو دیکھے لیکن مارنے والا کوئی نظر نہیں آیا، اُس روز ابو سفیان بن حارث نے بعض ایسے سفید پوش (ملائکہ کے فوجی) بھی دیکھے جو اہل بلیق گھوڑوں پر سوار ہو کر زمین و آسمان کے درمیان فضا میں ٹھہرے ہوئے تھے، حالانکہ وہاں کوئی ایسی چیز نہ تھی جس پر وہ ٹھہرتے، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے فرشتے مصافحہ کیا کرتے تھے، ایک روز سرور عالم ﷺ نے خانہ کعبہ میں حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو حضرت جبرئیل علیہ السلام دکھائے تو وہ بے ہوش کر گر پڑے تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ ”فضائل امیر حمزہ“۔

فائدہ : امام ابن سعد علیہ الرحمہ نے ذکر کیا ہے:

غزوہ احد میں جب حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو شہید کر دیا گیا تو فرشتے نے ان کی شکل میں آ کر اسلام کا جھنڈا اٹھالیا ایک موقع پر نبی کریم ﷺ نے ان سے فرمایا: اے مصعب! آگے بڑھو، فرشتے نے عرض کی: آقا! یہ غلام مصعب تو نہیں ہے پھر آپ ﷺ پر منکشف ہوا کہ یہ تو فرشتہ ہے۔

ازالہ وہم

اس سے یہ نہ سمجھنا کہ حضور ﷺ کو پہلے علم کیوں نہ ہوا، یہ عدم التفات کے قبیل سے ہے، حاجی امداد اللہ مہاجر کی رحمة اللہ نے فرمایا: عدم التفات لاعلمی نہیں (شائم امدادیہ) تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ ”لاعلمی میں علم“۔

حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام

حضرت عائشہ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشاد فرمایا:

أَتَانِي مَلَكٌ جِرْمُهُ يُسَاوِي الْكَعْبَةَ فَقَالَ: اِخْتَرِ أِنْ تَكُونُ نَبِيًّا مَلِكًا أَوْ نَبِيًّا عَبْدًا فَأَوْمَأَ إِلَيَّ جِبْرِيْلُ أَنْ تَوَاضَعَ لِلَّهِ فَقُلْتُ: بَلْ أَحِبُّ أَنْ أَكُونَ عَبْدًا نَبِيًّا فَشَكَرَ رَبِّي ذَلِكَ فَقَالَ: أَنْتَ أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْأَرْضُ وَ أَوَّلُ شَافِعٍ -

ترجمہ: میرے پاس ایک فرشتہ آیا جس کا جسم کعبہ شریف کے مساوی تھا، اس نے کہا (اے محمد!) آپ پسند کریں کہ نبی ہونے کے ساتھ بادشاہت چاہیے یا نبی ہونے کے ساتھ اللہ جل جلالہ کے بندے رہیں (یعنی سادہ زندگی)؟ تو جبرائیل علیہ السلام نے مجھے اشارہ کیا کہ آپ اللہ جل جلالہ کے لئے عاجزی اختیار فرمائیں، تو میں نے کہا: بلکہ میں پسند کرتا ہوں کہ خدا کا بندہ نبی بنوں (یعنی بادشاہت نہیں چاہیے)، تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کو میری یہ بات پسند آئی اور ارشاد فرمایا: آپ سب سے پہلے ہوں گے جس سے زمین شق ہوگی (یعنی روز قیامت قبر شریف سب سے پہلے آپ کی کھلے گی) اور آپ سب سے پہلے شفاعت کرنے والے ہوں گے (اس شفاعت سے شفاعت کبریٰ مراد ہے جس سے پہلے کسی نبی اور ولی کو شفاعت کرنے کی ہمت نہ ہوگی، بعید نہیں کہ شفاعت کبریٰ کے بعد دوسری شفاعت میں بھی آپ سب سے پہلے شفاعت کرنے والے ہوں)۔

[تاریخ دمشق الكبير: باب ذکر تواضعه لربه: جلد 4: صفحہ 74: جمع الجوامع: جلد 1: صفحہ 74: رقم الحدیث 37: کنز العمال: جلد 11: صفحہ 194: رقم الحدیث 32023: الجہانک فی اخبار الملائک: صفحہ 136: رقم الحدیث 502]

ازالہ وہم

اس سے یہ سمجھنا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جبرائیل علیہ السلام کے مشورے کے محتاج تھے غلط فہمی ہے

حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا مشورہ طلب کرنے کا ذکر ہی نہیں، جبرائیل علیہ السلام نے از خود مشورہ

پیش کیا، جیسے عام خدام کی عادت ہوتی ہے کہ اگر مشورہ طلبی اشارۃً مان لی جائے تو مشورہ اعزازاً و اکراماً بھی ہوتا ہے جیسے اللہ ﷻ نے ملائکہ سے مشورہ کیا۔

دُرود و سلام کے متعلق ملائکہ کرام کی مختلف ڈیوٹیاں

اللہ تعالیٰ مالک الملک ﷻ اور جملہ کائنات کا ذرہ ذرہ اس کے قبضہ قدرت میں ہے وہ کسی کا محتاج نہیں اور نہ ہی کسی کی ضرورت ہے، جملہ اُمور اپنی قدرت کاملہ سے خود کرتا ہے محض اعزاز و اکرام کے طور ملائکہ کرام کی ڈیوٹیاں لگاتا ہے، اس کے متعلق ان کی ڈیوٹیوں کی تفصیل آئے گی، یہاں وہ اُمور عرض ہیں، جو رسول اکرم ﷺ کے لئے ملائکہ سے کام لیے جاتے ہیں۔

خادمانِ دُرود و سلام

دُرود و سلام کے مختلف شعبے ہیں منجملہ ان کے چند ایک یہ ہیں:

نبی پاک ﷺ کے اُمتی دُرود و سلام کا شرف پاتے ہیں تو ملائکہ کرام ان پر رحمت کے پھول برساتے ہیں۔

عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي عَلَيَّ إِلَّا صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ مَا دَامَ يُصَلِّي عَلَيَّ فَلْيُقَلِّ الْعَبْدُ مِنْ ذَلِكَ أَوْ لِيُكْثِرْ۔

ترجمہ: جو بندہ بھی مجھ پر دُرود پڑھتا ہے تو فرشتے اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں جب تک وہ مجھ پر دُرود بھیجے، پس اب اس شخص کی مرضی کم پڑھے یا زیادہ۔

[الاحادیث المختارة للمقدسی: جلد 8: صفحہ 190: رقم الحدیث 218: کنز العمال: جلد 1: صفحہ 248: رقم الحدیث 2152: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 177: رقم الحدیث 661]

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

أَتَانِي جِبْرِيلُ بِبِشَارَةٍ مِنْ رَبِّي قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى بَعَثَنِي إِلَيْكَ ابَشْرَكَ أَنَّهُ

لَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ يُصَلِّيُ عَلَيْكَ صَلَاةً إِلَّا صَلَّى اللَّهُ وَمَلَائِكَتُهُ عَلَيْهَا بِهَا عَشْرًا۔
 ترجمہ: اللہ تعالیٰ ﷺ کی طرف سے میرے پاس جبرائیل علیہ السلام ایک بشارت لے کر آئے ہیں اور کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ ﷺ نے مجھے آپ کے پاس اس لئے بھیجا ہے کہ میں آپ کو خوشخبری سناؤں: آپ کی امت میں ایسا کوئی آدمی بھی نہیں جو آپ پر ایک مرتبہ دُرود پڑھے مگر اللہ تعالیٰ ﷺ اور اس کے فرشتے اس پر (اس کے ثواب میں) دس مرتبہ رحمت بھیجتے ہیں۔ [کنز العمال: جلد 1: صفحہ 253: رقم الحدیث 2206: جمع الجوامع: جلد 1: صفحہ 71: رقم الحدیث 357: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 122: رقم الحدیث 446]

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول انور ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَنَا بِي جِبْرِيلُ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ قَالَ مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ أَنَا وَمَلَائِكَتِي عَشْرًا وَمَنْ سَلَّمَ عَلَيْكَ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ أَنَا وَمَلَائِكَتِي عَشْرًا۔

ترجمہ: میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور عرض کی کہ اللہ تعالیٰ ﷺ فرماتا ہے: جس نے آپ پر (ایک مرتبہ) دُرود پڑھا تو خود میں اور میرے فرشتے اس پر دس مرتبہ رحمت نازل کرتے ہیں، اور جس نے آپ پر (ایک مرتبہ) سلام بھیجا تو خود میں اور میرے فرشتے اس پر دس مرتبہ سلامتی نازل کرتے ہیں۔

[کنز العمال: جلد 1: صفحہ 253: رقم الحدیث 2207: جمع الجوامع: جلد 1: صفحہ 71: رقم الحدیث 358: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 122: رقم الحدیث 447]

فائدہ: پہلی حدیث میں صرف اس دُرود کا ذکر تھا جس میں صرف صلوٰۃ ہو اور اس حدیث میں اس کا ذکر بھی ہے اور اس کا بھی کہ جس نے حضور ﷺ پر سلام بھیجا تو بھی اللہ تعالیٰ ﷺ اور اس کے فرشتے سلامتی نازل کرتے ہیں نیز اللہ تعالیٰ تو خود ایسا کرتا ہے اور فرشتے رحمت اور سلامتی کی دعا کرتے ہیں تو گویا کہ وہ بھی اس دعا کی وجہ سے نزول اور سلامتی کا سبب بن گئے اور نزول رحمت میں ایک طرح سے شریک ہو گئے، ورنہ حقیقت میں سلامتی اللہ تعالیٰ کی ہی

نازل کر رہے اور فرشتے اس میں تابع ہیں۔ (واللہ اعلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِذَا كَانَ يَوْمُ الْخَمِيسِ بَعَثَ اللَّهُ مَلَائِكَةً مَعَهُمْ صُحُفًا مِنْ فِصَّةٍ وَأَقْلَامٍ
مِنْ ذَهَبٍ يَكْتُبُونَ يَوْمَ الْخَمِيسِ وَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ أَكْثَرَ النَّاسِ صَلَاةً عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ -

ترجمہ: جب جمعرات کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ کچھ فرشتے بھیجتا ہے جن کے پاس چاندی کے اوراق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں، یہ جمعرات کے دن اور شب جمعہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر سب سے زیادہ دُرود پیش کرنے والوں کے نام درج کرتے ہیں۔

[تاریخ دمشق الکبیر: جلد 43: صفحہ 142: کنز العمال: جلد 1: صفحہ 250: رقم الحدیث 2174: جمع الجوامع: جلد 1: صفحہ 243: رقم الحدیث 1746: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 161: رقم الحدیث 605]

عَنْ وَائِلَةَ بْنِ الْأَسْقَعِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تُغَشِّي حَمْدِيْنَتَكُمْ
هَذِهِ يَعْنِي دِمَشْقَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ فَإِذَا كَانَ بُكْرَةً افْتَرَقُوا عَلَى أَبْوَابِ دِمَشْقِ بِرَأْيَاتِهِمْ
وَبَنُوْدِهِمْ فَيَكُونُونَ سَبْعِينَ رَجُلًا ثُمَّ ارْتَفَعُوا وَيَدْعُونَ اللَّهَ لَهُمْ اللَّهُمَّ اشْفِ
مَرِيضِيْهِمْ وَرُدِّ عَلَيْهِمْ:

ترجمہ: حضرت وائلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: فرشتے تمہارے اس دمشق شہر کو جمعہ کی رات کو ڈھانپ لیتے ہیں جب صبح پھوٹتی ہے تو یہ اپنے اپنے (چھوٹے اور بڑے) جھنڈوں کے ساتھ دمشق کے مختلف دروازوں پر پہنچ جاتے ہیں اور یہ ستر افراد ہوتے ہیں (پھر یہ آسمان کی طرف) چڑھ جاتے ہیں اور یہ دعا کرتے (جاتے) ہیں:

اے اللہ جل جلالہ! ان کے بیماروں کو شفا عطا فرما اور ان کے گھروں سے باہر گئے ہوئے لوگوں کو واپس لوٹا دے۔

[تاریخ دمشق الکبیر: جلد 1: صفحہ 129: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 161: رقم الحدیث 606]

عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: إِذَا كَانَ يَوْمُ الْخَمِيسِ عِنْدَ الْعَصْرِ أَهْبَطَ اللَّهُ مَلَائِكَةً مِنَ السَّمَاءِ إِلَى الْأَرْضِ مَعَهُمْ صَحَائِفٌ عَنْ فِضَّةٍ وَأَقْلَامٌ مِنْ ذَهَبٍ تَكْتُبُ الصَّلَاةَ عَلَى مُحَمَّدٍ فِي ذَلِكَ الْيَوْمِ وَتِلْكَ اللَّيْلَةَ إِلَى الْغَدِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ -

ترجمہ: حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب جمعرات کو عصر کا وقت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ فرشتوں کو آسمان سے زمین کی طرف بھیجتا ہے ان کے ساتھ چاندی کے اوراق اور سونے کے قلم ہوتے ہیں اور اس دن اور اس رات کا صبح سے لے کر سورج غروب ہونے تک کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر پڑھا جانے والا درود شریف لکھتے ہیں۔

[شعب الایمان: جلد 4: صفحہ 436: رقم الحدیث 2775: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 161: رقم الحدیث

[607

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى مَلَائِكَةً خُلِقُوا مِنَ النُّورِ لَا يَهْبِطُونَ إِلَّا لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ وَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِأَيْدِيهِمْ أَقْلَامٌ مِنْ ذَهَبٍ وَ دُؤَى مِنْ فِضَّةٍ وَ قَرَاطِيسُ مِنْ نُورٍ لَا يَكْتُبُونَ إِلَّا الصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم -

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جل جلالہ کے فرشتے ایسے ہیں جو نور سے پیدا کئے گئے اور شب جمعہ اور جمعہ کے دن کے علاوہ (کسی اور دن میں) نہیں اترتے، ان کے ہاتھوں میں سونے کے قلم، چاندی کے دوات اور نور کے کاغذات ہوتے ہیں جو صرف اور صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر (شب جمعہ اور روز جمعہ میں) پڑھا جانے والا درود شریف لکھتے ہیں۔

[کنز العمال: جلد 1: صفحہ 255: رقم الحدیث 2235: جمع الجوامع: جلد 3: صفحہ 128: رقم الحدیث 7773:

الفردوس بما ثور الخطاب: جلد 1: صفحہ 184: رقم الحدیث 688: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 161: رقم

الحدیث 608]

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ وَكَلَّ بِي مَلَائِكِينَ لَا أَذْكَرُ عِنْدَ عَبْدٍ مُسْلِمٍ فَيُصَلِّي عَلَيَّ
إِلَّا قَالَ ذَانِكَ الْمَلَائِكَةُ : غَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَقَالَ اللَّهُ وَمَلَائِكَتُهُ مُجَوِّبًا لِدَيْنِكَ الْمَلَائِكِينَ :
”آمین“ -

ترجمہ: اللہ جَلَّالَهُ نے دو فرشتے میرے متعلق (مقرر) فرمائے ہیں، میرا ذکر کسی
مسلمان بندے کے سامنے نہیں کیا جاتا مگر وہ مجھ پر دُرود پڑھتا ہے تو یہ دونوں فرشتے کہتے
ہیں کہ اللہ تعالیٰ جَلَّالَهُ تجھے معاف فرمادے اور اللہ تعالیٰ جَلَّالَهُ اور اس کے فرشتے ان دونوں
فرشتوں کے جواب میں فرماتے ہیں: آمین۔ [الحبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 123: رقم
الحديث 455]

فائدہ: اللہ تعالیٰ جَلَّالَهُ کا دونوں فرشتوں کے جواب میں آمین کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ
تعالیٰ جَلَّالَهُ ان کی دعا قبول فرماتا ہے، اور اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔
حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ أَقْرَبَكُمْ مِنِّي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي كُلِّ مَوْطِنٍ أَكْثَرُكُمْ عَلَيَّ صَلَاةً فِي
الدُّنْيَا مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلَيْلَةِ الْجُمُعَةِ قَضَى اللَّهُ لَهُ مِائَةَ حَاجَةٍ
سَبْعِينَ مِنْ حَوَائِجِ الْآخِرَةِ وَثَلَاثِينَ مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا يُوَكَّلُ اللَّهُ تَعَالَى بِذَلِكَ
مَلَكًا يُدْخِلُهُ فِي قَبْرِى كَمَا يَدْخُلُ عَلَيْكُمْ الْهَدَايَا يُخْبِرُنِي مَنْ صَلَّى عَلَيَّ بِاسْمِهِ
وَنَسَبِهِ إِلَى عَشِيرَتِهِ فَأَتَبْتُهُ عِنْدِي فِي صَحِيفَةٍ بَيْضَاءَ -

ترجمہ: قیامت کے دن ہر مقام پر میرے سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جس نے
تم میں سے مجھ پر دنیا میں سب سے زیادہ دُرود پڑھا ہوگا، جس نے مجھ پر جمعہ کے دن میں یا
جمعہ کی شب میں دُرود بھیجا تو اللہ تعالیٰ جَلَّالَهُ اس کی ایک سو حاجتیں پوری کرتا ہے، ستر حاجتیں
آخرت سے اور تیس حاجتیں دنیا سے، پھر اللہ تعالیٰ جَلَّالَهُ اس دُرود کے متعلق ایک فرشتہ کی ذمہ

داری لگا دیتا ہے اور اسکو میرے پاس جس شخص نے بھی مجھ پر دُرود پڑھا وہ (فرشتہ) مجھے اسکے نام نسب اور قبیلہ کی اطلاع کرتا ہے تو میں اس (نام و نسب مع قبیلہ) کو سفید صحیفہ میں لکھ دیتا ہوں۔
 [شعب الایمان: جلد 4: صفحہ 435: رقم الحدیث 2773: تاریخ دمشق الکبیر: جلد 54: صفحہ 301: کنز العمال: جلد 1: صفحہ 255: رقم الحدیث 2234: جمع الجوامع: جلد 3: صفحہ 70: رقم الحدیث 7377: البحانک فی اخبار الملائک: صفحہ 124: رقم الحدیث 456]

فائدہ: امام سیوطی کی کتاب ”الحاوی للفتاویٰ“ میں امام بیہقی کے حوالے سے ہے کہ
 ”كَمَا يُدْخِلُ عَلَيْكُمْ الْهَدَايَا“ کہ بعد فرمایا:

عِلْمِي بَعْدَ مَوْتِي كَعِلْمِي فِي الْحَيَاةِ -

ترجمہ: میرا علم میری موت کے بعد بھی ایسا ہی ہے جیسا کہ میری حیات میں۔

[الحاوی للفتاویٰ للسیوطی: انباء الاذکیاء: جلد 2: صفحہ 140]

اس سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ اپنے روضہ اطہر میں دُرود و سلام خود سنتے ہیں، خواہ کوئی دور سے پڑھے یا قریب سے، اس کی تائید حدیث شریف سے ہوتی ہے آپ ﷺ نے فرمایا:

أَسْمَعُ صَلَاةَ أَهْلِ مَحَبَّتِي وَ أَعْرِفُهُمْ -

ترجمہ: میں محبت والوں کا دُرود و سلام سنتا ہوں اور انہیں پہچانتا بھی ہوں۔

[دلائل الخیرات لامام جزولی ”مقدمہ“: صفحہ 43]

مزید تفصیل فقیر کے رسالہ ”حضور علیہ السلام کا دور سے دُرود و سلام سننا“ میں ہے۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَكْثَرُوا مِنَ الصَّلَاةِ عَلَيَّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ يَوْمٌ مَشْهُودٌ تَشْهَدُهُ الْمَلَائِكَةُ
 وَإِنْ أَحَدًا مِنْكُمْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ إِلَّا عَرِضَتْ عَلَيَّ صَلَاتُهُ حِينَ يَفْرُغُ مِنْهَا قَبْلَ وَ بَعْدَ
 الْمَوْتِ؟ قَالَ: وَ بَعْدَ الْمَوْتِ؟ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيَّ الْأَرْضَ أَنْ تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ -

ترجمہ: جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے دُرود پڑھا کرو کیونکہ یہ حاضری کا دن ہے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں، کوئی ایک بھی مجھ پر دُرود نہیں بھیجتا مگر جب اس سے فارغ ہوتا ہے تو اس کا دُرود مجھ تک پہنچا دیا جاتا ہے، عرض کیا گیا: آپ کی وفات کے بعد بھی ہمارا دُرود آپ کو پہنچایا جائے گا؟ فرمایا: ہاں! موت کے بعد بھی، کیونکہ اللہ ﷻ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ حضرات انبیاء کرام کے اجسام کو کھائے۔

[جمع الجوامع: جلد 2: صفحہ 65: رقم الحدیث 3938: کنز العمال: جلد 1: صفحہ 247: رقم الحدیث 2137: ابن ماجہ: کتاب الجنائز: باب ذکر وفاتہ ﷺ: صفحہ 288: رقم 1637: الترغیب والترہیب للمذری: جلد 2: صفحہ 673]

فائدہ: اس حدیث سے آپ ﷺ کی حیات بعد الوفات ثابت ہوتی ہے کیونکہ حضور ﷺ کی زندگی تک تو دُرود شریف کے پہنچنے کا حضرات صحابہ کو یقین تھا لیکن آپ ﷺ کی وفات کے بعد ترود تھا تو آپ ﷺ نے جواب میں اس شبہ کا ازالہ فرما دیا کہ حضرات انبیاء کرام اپنی وفات کے بعد بھی زندہ ہوتے ہیں، ان کے اجسام قبر میں محفوظ رہتے ہیں، فلہذا وہ زندوں سے بڑھ کر سنتے ہیں، جانتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لِلَّهِ مَلَائِكَةً سَيَّاحِينَ فِي الْأَرْضِ يُبَلِّغُونِي عَنْ أُمَّتِي السَّلَامَ -

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ﷻ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو زمین میں چلتے رہتے ہیں، جو

مجھے میری امت سے (مسلمان لوگوں کا) دُرود و سلام پہنچاتے ہیں۔

[نسائی شریف: کتاب السہو: باب السلام علی النبی: صفحہ 208: رقم الحدیث 1282: صحیح ابن حبان: کتاب الرقائق: باب الادعیۃ: جلد 3: صفحہ 195: رقم الحدیث 914: مستدرک للحاکم: کتاب التفسیر: جلد 2: صفحہ 495: رقم الحدیث 3633: الفردوس بما ثور الخطاب: جلد 1: صفحہ 183: رقم الحدیث 686: شعب الایمان: جلد 3: صفحہ 140: رقم

الحدیث 1480]

فائدہ : چاہے زمین کے دور دراز کا کونہ بھی کیوں نہ ہو اگر کوئی شخص وہاں سے بھی دُروودو سلام عرض کرے تو اس کو بھی یہ فرشتے حضور ﷺ تک پہنچا دیتے ہیں اور اس میں حضور ﷺ کی جلالت شان ہے کہ اللہ تعالیٰ ﷻ نے ملائکہ کرام کو اس کام کے لئے مقرر فرمایا ہے، اس کا یہ مطلب لینا کہ آپ ﷺ خود دُور سے نہیں سنتے غلط ہے، تفصیل آرہی ہے۔

حکایت

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ بَشَّارٍ رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ قَالَ : حَجَجْتُ فِي بَعْضِ السَّنِيْنَ فَجِئْتُ الْمَدِيْنَةَ فَتَقَدَّمْتُ اِلَى قَبْرِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَسَمِعْتُ مِنْ دَاخِلِ الْحُجْرَةِ "وَعَلَيْكَ السَّلَامُ" -

ترجمہ۔ حضرت ابراہیم بن بشار رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: میں نے ایک مرتبہ حج کیا پھر مدینہ منورہ میں حضور ﷺ کے روضہ اطہر پر حاضر ہوا اور سلام عرض کیا تو میں نے حجرہ شریف کے اندر سے وَعَلَيْكَ السَّلَامُ کی آواز سنی۔

[شفاء القام فی زیارة خیر الامام لامام سبکی: صفحہ 51: اتحاف الزائر و اطراف المقیم للسائر لامام ابن عساکر: صفحہ 60]

ازالہ وہم

ملائکہ کرام کا نبی کریم ﷺ کے حضور میں دُروودو سلام پہنچانے سے سمجھنا کہ حضور ﷺ خود نہیں سنتے غلط ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ ﷻ کی بارگاہ میں بھی فرشتے انسانوں کے اعمال نامے پیش کرتے ہیں، تو اس سے غلط مفہوم ثابت کرنا حماقت ہے، یہ ملائکہ کرام کے اعزاز و اکرام کے لئے ہے کہ وہ حضور ﷺ کی خدمت میں غلامانہ خدمت سرانجام دیتے ہیں مزید تفصیل آئے گی۔

رسول اللہ ﷺ کے روضہ اطہر پر فرشتے کی سلامی

عَنْ كَعْبِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : مَا مِنْ فَجْرٍ يَطْلُعُ إِلَّا نَزَلَ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يَحْفُوا بِقَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ يَضْرِبُونَ بِأَجْنِحَتِهِمْ وَيُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ حَتَّى إِذَا أَمْسُوا عَرَجُوا وَهَبِطَ أَمْثَالُهُمْ فَصَنَعُوا مِثْلَ ذَلِكَ حَتَّى إِذَا انْشَقَّتِ الْأَرْضُ خَرَجَ فِي سَبْعِينَ أَلْفًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ يُوقَرُونَهُ -

ترجمہ: حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: کوئی فجر ایسی طلوع نہیں ہوتی مگر ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں اور حضور ﷺ کے روضہ اطہر کے پاس جمع ہوتے اور خوشی سے اپنے پر ہلاتے ہیں اور آپ ﷺ پر صلوٰۃ و سلام پڑھتے ہیں، جب شام ہوتی ہے تو یہ اوپر چلے جاتے ہیں اور اتنے ہی فرشتے شام کے وقت اور اترتے ہیں، وہ بھی ایسا ہی کرتے ہیں، جب زمین (قبر شریف) کھلے گی تو آپ ﷺ ستر ہزار فرشتوں کی تعظیم و تکریم کے ساتھ باہر تشریف لائیں گے۔

[کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 1018: رقم الحدیث 537: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 132: رقم الحدیث 488]
فوائد: رسول اللہ ﷺ کی علمی وسعت کہ وصال کے بعد کی ایک خبر سنائی کہ روضہ اطہر پر صبح و شام ستر ستر ہزار ملائکہ صلوٰۃ و سلام کے لئے حاضر ہوا کریں گے، یہ سلسلہ بلا انقطاع تا قیامت جاری رہے گا، اس سے حضور ﷺ کی علمی وسعت پر یقین فرمائیے کہ آپ ﷺ ملائکہ کی تعداد جانتے ہیں۔

وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ رَبِّكَ إِلَّا هُوَ: (پارہ ۲۹: سورۃ المدثر: آیت ۳۱)

ترجمہ: اور تمہارے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

اس آیت میں حصر اضافی ہے کہ ذاتی علم اللہ تعالیٰ کا ہے، عطائی علم مصطفیٰ کا ﷺ

نیز آپ ﷺ جانتے ہیں کہ قیامت کب قائم ہوگی۔

فوائد : اس میں اہل ایمان کی سعادت کا اندازہ لگائیے کہ ان کے لئے فضل و کرم کی وسعت ہے کہ زندگی بھر در اقدس پہ پڑے رہیں، اجازت ہے لیکن ملائکہ کرام کے لئے پابندی ہے، وہ ایک بار حاضر ہوتے ہیں اور بس۔

حضرت حسن و حسین رضی اللہ عنہما کی بشارت

اہل بیت رضی اللہ عنہم پر عقیدت کے پھول نچھاور کرنے والے فرشتے

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک رات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے

ہاں گزاری اور میں نے ایک شخص کو دیکھا تو مجھے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

هَلْ رَأَيْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: "هَذَا مَلَكٌ هَبَطَ عَلَيَّ مِنَ السَّمَاءِ لَمْ

يَهْبِطُ عَلَيَّ مُنْذُ بُعِثْتُ إِلَّا لِيَلْتَنِي هَذِهِ فَبَشَّرَنِي أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ

أَهْلِ الْجَنَّةِ -

ترجمہ: تو نے (اسے) دیکھا؟ میں نے عرض کی: جی ہاں، فرمایا: یہ فرشتہ تھا جو

آسمان سے زمین پر نازل ہوا تھا جب سے میں نبی بنا کر مبعوث کیا گیا ہوں اس رات کے

علاوہ یہ کبھی نازل نہیں ہوا، اس نے مجھے بشارت سنائی ہے کہ حسن و حسین جنتی جوانوں کے

سردار ہیں۔

[تاریخ دمشق الکبیر: جلد 12: صفحہ 269: مجمع البحرین فی زوائد المعجمین: جلد 6: صفحہ 326: رقم الحدیث 3782:

الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 130: رقم الحدیث 478: معجم الکبیر للطبرانی: جلد 3: صفحہ 28: رقم الحدیث

2609: کنز العمال: جلد 13: صفحہ 286: رقم الحدیث 37694]

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جنتی عورتوں کی سردار

حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ سے مذکورہ روایت اس طرح بھی مروی ہے کہ حضور ﷺ نے

ارشاد فرمایا:

إِنَّ لِلَّهِ مَلَكَ لَمْ يَهْبِطْ إِلَى الْأَرْضِ قَبْلَ السَّاعَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ عَزَّوَجَلَّ فِي
السَّلَامِ عَلَيَّ فَسَلَّمَ عَلَيَّ وَبَشَّرَنِي أَنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ
وَأَنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ -

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ﷻ کا ایک فرشتہ ایسا ہے جو اس وقت سے قبل کبھی نازل نہیں ہوا
اس نے اپنے پروردگار ﷻ سے مجھے سلام عرض کرنے کی اجازت طلب کی ہے اور مجھے
سلام بھی کیا اور خوشخبری سنائی کہ حسین کریمین جنتی جوانوں کے سردار ہونگے اور سیدہ فاطمہ
جنتی عورتوں کی سردار ہونگی۔ (صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وأصحابہ اجمعین)

[تاریخ دمشق الکبیر: جلد 12: صفحہ 269: الحجامک فی اخبار الملائک: صفحہ 130: رقم الحدیث 479]

حضرت حدیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

هَذَا مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ لِيُسَلِّمَ عَلَيَّ وَيُزَوِّرَنِي لَمْ يَهْبِطْ إِلَى
الْأَرْضِ قَبْلَهَا فَبَشَّرَنِي أَنَّ حَسَنًا وَحُسَيْنًا سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ -

ترجمہ: یہ اللہ تعالیٰ ﷻ کے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ ہے جس نے اپنے رب
سے مجھے سلام کرنے اور میری زیارت کرنے کے لئے اجازت طلب کی ہے اور یہ اس سے
قبل زمین پر کبھی نہیں اُترا، اس نے مجھے بشارت سنائی ہے کہ حسن و حسین رضی اللہ عنہما جو انانِ جنت
کے سردار ہیں۔ [ترمذی شریف: کتاب المناقب الحسن والحسين: صفحہ 854: رقم الحدیث 3781: معجم الکبیر

للطبرانی: جلد 3: صفحہ 27: رقم الحدیث 2606: الحجامک فی اخبار الملائک: صفحہ 131: رقم الحدیث 482]

انتباہ : ایسی روایات میں یہ یاد رکھنا کہ رسول اللہ ﷺ ملائکہ کے ایک ایک فرد کو جانتے ہیں اور ان کے ذرے ذرے کے حالات بھی، نیز ان سب احادیث و روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرات حسنین کریمین ﷺ نو جوان جنتیوں کے سردار ہوں گے اور نو جوان جنتیوں سے وہ لوگ مراد ہیں جو دنیا میں جوانی میں فوت ہوئے اور جو لوگ دنیا میں بڑھاپے میں فوت ہوئے، ان کے جنت میں سردار حضرات شیخین ابو بکر و عمر ﷺ ہوں گے، چاہے وہ حضرات امت محمدیہ سے ہوں یا سابقہ امتوں سے ہوں۔

فوائد

(۱) اہل بیت اور شیخین سے بغض رکھنے والے عبرت حاصل کریں کہ اللہ تعالیٰ ﷻ نے انہیں کتنا عزیز بخشا اور یہ لوگ اپنا انجام برباد کر رہے ہیں۔

(۲) حسنین کریمین و دیگر اہل بیت اور شیخین و دیگر صحابہ کرام ﷺ جنتی ہیں جو لوگ ان حضرات کو دوزخی سمجھتے ہیں وہ خود دوزخ کے ایندھن ہیں۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی اور چلے گئے تو میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے ہو لیا پس اچانک ایک شخص حضور ﷺ کے سامنے رک گیا تو حضور ﷺ نے مجھے فرمایا:

يَا حَذِيفَةُ! هَلْ رَأَيْتَ الْعَارِضَ الَّذِي عُرِضَ لِي؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: ذَاكَ
مَلَكٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ لَمْ يَهْبِطْ إِلَى الْأَرْضِ قَبْلَهَا اسْتَأْذَنَ رَبَّهُ فَسَلَّمَ عَلَيَّ وَبَشَّرَنِي
بِالْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ أَنَّهُمَا سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَإِنَّ فَاطِمَةَ سَيِّدَةَ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

ترجمہ: اے حذیفہ! تم نے میرے سامنے آنے والے شخص کو دیکھا؟ میں نے عرض کی: جی ہاں، تو آپ نے فرمایا: یہ فرشتوں میں سے ایک فرشتہ تھا جو اس سے قبل کبھی نہیں اُترا، اس نے اپنے رب ﷻ سے (میری زیارت کی) دعا مانگی تھی، اس نے مجھے سلام بھی

کیا ہے اور حسن و حسین کے بارے میں بشارت بھی سنائی ہے کہ یہ دونوں جنت کے جوانوں کے سردار ہوں گے اور (میری بیٹی) فاطمہ جنت کی عورتوں کی سردار ہوگی۔
 [فضائل الصحابة لامام احمد بن حنبل: صفحہ 788: رقم الحدیث 1406: دلائل النبوة للبیہقی: جلد 7: صفحہ 78:
 الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 131: رقم الحدیث 484]

دُرودِ سانی کی ڈیوٹی پر مامور فرشتہ علیہ السلام

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَتَانِي جِبْرِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ مِنْ أُمَّتِكَ صَلَاةً كَتَبَ اللَّهُ تَعَالَى لَهُ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ وَمَحَا عَنْهُ عَشْرَ سَيِّئَاتٍ وَرَفَعَهُ بِهَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ وَقَالَ لَهُ الْمَلَكُ مِثْلَ مَا قَالَ لَكَ، قُلْتُ: يَا جِبْرِيلُ! وَمَا ذَاكَ الْمَلَكُ؟ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَكَلَّ بِكَ مَلَكًا مِنْ لَدُنْ خَلْقِكَ إِلَى أَنْ يَبْعَثَكَ لَا يُصَلِّ عَلَيْكَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا قَالَ وَأَنْتَ صَبَلَى اللَّهُ عَلَيْكَ -

ترجمہ: میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور کہا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کی امت سے جو بھی ایک مرتبہ آپ پر دُرود پڑھے گا اللہ تعالیٰ جل جلالہ اس کے ثواب میں دس نیکیاں لکھ دیتا ہے، اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور دس درجات بلند کر دیتا ہے اور اسے ایک فرشتہ بھی (جواب میں) ویسا ہی کہتا ہے، جیسا اس نے آپ کے لئے کہا تھا، میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ فرشتہ کون ہے اور کیا کرتا ہے؟ تو انہوں نے بتلایا: اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اس وقت سے ایک فرشتہ آپ کے متعلق کر رکھا ہے جب سے اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا، یہاں تک کہ آپ کو نبی بنایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے کوئی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود نہیں پڑھتا مگر یہ فرشتہ کہتا ہے اور تجھ پر بھی اللہ تعالیٰ جل جلالہ رحمت بھیجے۔

[جمع الجوامع: جلد 1: صفحہ 53: رقم الحدیث 228: مجمع الزوائد: جلد 10: صفحہ 181: رقم الحدیث 17286:
 کنز العمال: جلد 1: صفحہ 249: رقم الحدیث 2170: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 121: رقم الحدیث 445]

حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

أَكثِرُوا الصَّلَاةَ عَلَيَّ فَإِنَّ اللَّهَ وَكُلَّ بِي مَلَكًا عِنْدَ قَبْرِي فَإِذَا صَلَّى عَلَيَّ
رَجُلٌ مِنْ أُمَّتِي قَالَ لِي ذَلِكَ الْمَلِكُ: يَا مُحَمَّدُ إِنَّ فُلَانًا بَنَ فُلَانٍ صَلَّى عَلَيْكَ
السَّاعَةَ -

ترجمہ: مجھ پر کثرت سے درود پڑھا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے میری قبر پر
میرے لئے ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے، جب بھی میری امت کا کوئی آدمی مجھ پر درود بھیجتا
ہے تو مجھے یہ فرشتہ کہتا ہے: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! فلاں بن فلاں نے اس وقت آپ پر درود بھیجا ہے۔
[جمع الجوامع: جلد 2: صفحہ 55: رقم الحدیث 3850: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 123: رقم الحدیث 454:
کنز العمال: جلد 1: صفحہ 250: رقم الحدیث 2178]

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ لِلَّهِ مَلَكًا أَعْطَاهُ أَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ كُلَّهُمْ فَهُوَ قَائِمٌ عَلَيَّ قَبْرِي إِذَا مَتُّ
إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِي يُصَلِّي عَلَيَّ صَلَاةً إِلَّا أَسْمَاهُ بِاسْمِهِ وَإِسْمِ
أَبِيهِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ صَلَّى عَلَيْكَ فُلَانٌ بَنَ فُلَانٍ -

ترجمہ: اللہ جل جلالہ کا ایک فرشتہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے ساری مخلوقات کی
باتیں سننے کی طاقت عطا کر رکھی ہے یہ میری قبر پر کھڑا ہوگا جب سے مجھ پر وفات آئے گی
اور قیامت تک میری امت سے کوئی بھی ایسا نہیں جو مجھ پر درود پیش کرے مگر یہ فرشتہ اس کا
اور اس کے باپ کا نام لے کر کہے گا: اے محمد! آپ پر فلاں بن فلاں نے درود بھیجا ہے۔

[کنز العمال: جلد 1: صفحہ 253: رقم الحدیث 2215: کتاب العظمہ: جلد 3: صفحہ 763: رقم الحدیث 339: مجمع
الروائد: جلد 10: صفحہ 183: رقم الحدیث 17292: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 122: رقم الحدیث 449]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي سَمِعْتُهُ وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ نَائِبًا وَكَلَّ اللَّهُ بِهَا مَلَكًا يُبَلِّغُنِي -

ترجمہ: جو شخص میری قبر کے پاس مجھ پر دُرود پڑھے اسے میں خود سنتا ہوں اور جو مجھ

پر دُرود سے دُرود پڑھے تو اللہ ﷻ نے ایک فرشتہ متعین کیا ہے جو اسے مجھ تک پہنچا دیتا ہے۔

[کنز العمال: جلد 1: صفحہ 252: رقم الحدیث 2194: شعب الایمان: جلد 3: صفحہ 141: رقم الحدیث 1481:

الجبائک فی اخبار الملائک: صفحہ 123: رقم الحدیث 452]

فائدہ: یہ حدیث بہت سی چھوٹی بڑی حدیث کی کتابوں میں مختلف سندوں سے مروی ہے ان میں سے کئی کتابوں میں اس حدیث کو صحیح تسلیم کیا ہے، جیسا کہ حدیث کی کتب اور شروح ”فتح الباری“ امام حافظ ابن حجر عسقلانی ”حیة الانبیاء“ امام بیہقی میں وغیرہ موجود ہے اور اس مسئلہ میں اہلسنت وجماعت کا اتفاق ہے کہ حضور ﷺ کو اپنے روضہ اطہر میں حیات دنیاوی حاصل ہے۔

انتباہ: ایک نوکر و غلام فرشتے کو اتنی قدرت منجانب اللہ حاصل ہے کہ کائنات کے ذرے ذرے کے اس معاملہ سے باخبر ہے کہ جہاں کوئی دُرود و سلام پڑھتا ہے اسے وہ خود سنتا ہے اور اس کا نام اور اس کے باپ کو جانتا ہے لیکن اس قوم کے عقل پر تالے لگ گئے کہ نوکر اور غلام کے لئے مانتے ہیں لیکن اس کے آقا کریم حضور ﷺ کی ذات سے انکار۔ حالانکہ حضور ﷺ کے لئے بھی براہ راست دُرود و سلام کا سننا احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔ تفصیل فقیر کے رسالہ ”حضور علیہ السلام دُرود و سلام خود سنتے ہیں“ میں ہے۔

إِنَّ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّ اللَّهَ وَكُلَّ بَقْبَرِي مَلَكًا أَعْطَاهُ اسْمَاعَ الْخَلَائِقِ فَلَا يُصَلِّي عَلَيَّ أَحَدٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ إِلَّا أُبَلِّغُنِي بِاسْمِهِ وَاسْمِ أَبِيهِ هَذَا فَلَانُ بْنُ فُلَانٍ قَدْ صَلَّى عَلَيْكَ۔

ترجمہ: عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ نے حضور کا ارشاد نقل کیا ہے: اللہ ﷻ نے ایک فرشتہ

میری قبر پر مقرر کر رکھا ہے جس کو ساری مخلوق کی باتیں سننے کی قدرت عطا کر رکھی ہے پس جو شخص بھی مجھ پر قیامت تک دُرود بھیجتا رہے گا وہ فرشتہ مجھ کو اس کا اور اس کے باپ کا نام

لے کر درود پہنچاتا ہے کہ فلاں بن فلاں نے آپ ﷺ پر درود بھیجا ہے۔

[مجمع الزوائد: جلد 10: صفحہ 183: رقم الحدیث 17291]

اللہ تعالیٰ ﷻ نے فرشتگان رحمت مقرر کئے ہوئے ہیں کہ جب کوئی مومن دُرود بھیجے فوراً اس کا نام اور اس کے والد کا نام امام الانبیاء ﷺ کے گوش گزار کر دیتے ہیں اور مسلمان کی خوش بختی اس سے زیادہ کیا ہوگی کہ وہ بار بار دُرود و سلام بھیجے اور حضور ﷺ اس پر دس مرتبہ سلام بھیجیں۔

فائدہ: علامہ سخاوی رصہ اللہ علیہ نے ”القول البدیع“ میں بھی اس حدیث کو نقل کیا ہے اور اس میں اتنا اضافہ ہے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اُس نے آپ پر دُرود بھیجا ہے حضور ﷺ نے فرمایا: پھر اللہ ﷻ اس ایک دُرود کے بدلے میں اُس پر دس مرتبہ دُرود (رحمت) بھیجتا ہے۔ ایک اور حدیث سے یہ مضمون نقل کیا ہے: اللہ ﷻ نے فرشتوں میں سے ایک فرشتہ کو ساری مخلوق کی بات سننے کی قوت عطا فرمائی ہے وہ قیامت تک میری قبر پر متعین رہے گا جب کوئی شخص مجھ پر دُرود بھیجے گا تو وہ فرشتہ اس شخص کا اور اس کے باپ کا نام لے کر مجھ سے کہتا ہے کہ فلاں نے جو فلاں کا بیٹا ہے آپ ﷺ پر دُرود بھیجا ہے اور اللہ تعالیٰ ﷻ نے مجھ سے یہ ذمہ لیا ہے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ ﷻ اس پر دس دفعہ دُرود بھیجے گا۔

ایک اور حدیث سے بھی یہی فرشتہ والا مضمون نقل کیا ہے اور اس کے آخر میں یہ مضمون ہے کہ میں نے اپنے رب ﷻ سے یہ درخواست کی تھی کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ دُرود بھیجے اللہ ﷻ اس پر دس دفعہ درود بھیجے، حق تعالیٰ ﷻ نے میری یہ درخواست قبول فرمائی۔ حضرت ابو امامہ ؓ کے واسطے سے بھی حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے: جو شخص مجھ پر ایک دفعہ دُرود بھیجتا ہے اللہ ﷻ اس پر دس دفعہ دُرود (رحمت) بھیجتا ہے اور ایک فرشتہ اس پر مقرر ہوتا ہے جو اس دُرود کو مجھ تک پہنچاتا ہے ایک جگہ حضرت انس ؓ کی حدیث سے حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے: جو شخص میرے اوپر جمعہ کے دن یا جمعہ کی شب میں دُرود بھیجے

اللہ ﷻ اس کی سوجا جتیں پوری کرتا ہے اور اس پر ایک فرشتہ مقرر کر دیتا ہے جو اس کو میری قبر میں مجھ تک اسی طرح پہنچاتا ہے جیسے تم لوگوں کے پاس ہدایا (تحائف) بھیجے جاتے ہیں۔

فائدہ : یہ تمام مضمون دیوبندیوں کے ”تبلیغی نصاب“ میں بھی موجود ہے قطع نظر اس کے کہ فرشتہ کو تو طاقت دے دی گئی کہ وہ ساری مخلوق کا دُرود و سلام قیامت تک سنتا ہے اور آنحضور ﷺ کے گوش گزار کر دیتا ہے مگر اللہ تعالیٰ ﷻ نے یہی طاقت امام الانبیاء ﷺ کو تفویض نہ کی؟ جیسے منکرین کمالات مصطفیٰ ﷺ کہتے ہیں، کنجوسوں پر افسوس ہے کہ جب ایک فرشتہ جو کہ جبریل و میکائیل سے بھی یقیناً کم درجہ کا ہے کیونکہ جبریل علیہ السلام و میکائیل علیہ السلام کے متعلق سرداری ملائکہ کا یقین ہر مسلمان کو ہے بلکہ یہ فرشتہ اولیاء کاملین کے مرتبہ سے بھی کم ہے جیسے فقیر نے اسی کتاب کے ”مقدمہ“ میں لکھا ہے تو پھر یہ کہنا کہ حضور ﷺ دور سے کسی کا دُرود نہیں سن سکتے، کتنی بڑی بدبختی کی بات ہے۔

انتباہ : اصل مسئلہ یہ ہے کہ صلوٰۃ و سلام بارگاہ رسالت ﷺ میں پہنچانے کی ڈیوٹی فرشتوں کو اعزازاً تفویض ہوئی ورنہ رسالتآب ﷺ دُرود پاک سننے میں فرشتوں کے محتاج نہیں، چنانچہ آپ ﷺ کا یہ فرمانا ”أَسْمَعُ صَلَوَةَ أَهْلِ مَحَبَّتِي وَأَعْرِفُهُمْ“ کہ میں اپنے محبت والے غلاموں کا دُرود خود سنتا اور انہیں پہنچاتا ہوں۔ اسی پر دلالت کرتا ہے اور سمع نبوی کے منکر حضرات شان خداوندی کا بھی شاید انکار کریں گے کہ بندوں کے اعمال بارگاہ خداوندی میں فرشتے پہنچاتے ہیں جو کہ متعدد احادیث صحیحہ میں مذکور ہے ورنہ اہل فہم پر تو روشن ہے کہ یہاں بھی اعمال بندگان کے پہنچانے کے لئے فرشتوں کو اعزازاً مقرر کیا گیا ہے۔

حاضر و ناظر

مخالفین ملائکہ کی ڈیوٹی کی حیثیت سے علم غیب اور ان کا ہر جگہ حاضر و ناظر ہونا مانتے ہیں اور ملائکہ کے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے لئے شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں حالانکہ علماء کرام لکھتے ہیں:

إِنَّ جَسَدَهُ الشَّرِيفَ لَا يَخْلُو مِنْهُ زَمَانٌ وَلَا مَكَانٌ وَلَا مَحَلٌّ وَلَا مَكَانٌ وَلَا عَرْشٌ وَلَا لَوْحٌ وَلَا كُرْسِيٌّ وَلَا قَلَمٌ وَلَا بَرٌّْ وَلَا بَحْرٌ وَلَا سَهْلٌ وَلَا بَرَزَخٌ وَلَا قَبْرٌ۔
ترجمہ: بے شک نہیں ہے خالی ان کے جسد شریف سے کوئی زمان، کوئی مکان، کوئی محل، کوئی مکان، عرش، لوح (تختی) کرسی، قلم، برو، بحر، آسانی و مشکل اور برزخ و قبر۔

[جواہر البحار: لامام نہبانی: جلد 3: صفحہ 339]

اس کی تفصیل و تحقیق فقیر کی تصنیف ”دلوں کا چین“ میں پڑھے اور ”درود دُور سے سننا“ یہ تو حضور ﷺ کا ادنیٰ کمال ہے، فقیر کا رسالہ ”السماع عن البعید“ کا مطالعہ فرمائیے۔

دُور و ملائکہ

بارگاہِ رسول ﷺ میں صلوٰۃ و سلام عرض کرنا قرآن مجید میں منصوص ہے:

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَ

(پارہ ۲۲: سورۃ الاحزاب: آیت ۵۶)

سَلِّمُوا تَسْلِيمًا

ترجمہ: بیشک اللہ اور اس کے فرشتے دُور بھیجتے ہیں اُس غیب بتانے والے (نبی

ﷺ) پر، اے ایمان والو! اُن پر دُور اور خوب سلام بھیجو۔

ان کے ڈرود و سلام کے چند نمونے

ایک بار نبی کریم ﷺ کی خدمت میں اللہ تعالیٰ ﷻ کے چاروں مقرب فرشتے حاضر ہوئے، حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! اگر آپ پر کوئی دس بار ڈرود پاک پڑھے گا تو میں اسے پل صراط سے بجلی کی تیزی سے گزاروں گا، حضرت میکائیل علیہ السلام نے آگے بڑھ کر عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ایسے شخص کو میں آب کوثر پر پہنچا کر سیراب کروں گا، حضرت اسرافیل علیہ السلام کہنے لگے: میں بارگاہ رب العزت ﷻ میں اس وقت تک پڑا رہوں گا جب تک وہ بخشا نہیں جاتا، حضرت عزرائیل علیہ السلام نے عرض کی: میں اس کی روح اتنی آسانی سے قبض کروں گا جس طرح انبیاء علیہم السلام کی روح قبض کی جاتی ہے۔

فائدہ: حضرت جبرائیل علیہ السلام وہ جلیل القدر فرشتے ہیں جن کو سب سے زیادہ حضور ﷺ کے پاس آنے کا شرف حاصل ہوا ایک روز حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضور سرور کائنات ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: اللہ تعالیٰ ﷻ نے جب مجھے پیدا کیا تو دس ہزار سال تک یہ پتہ نہ چل سکا کہ میں کس مقصد کے لئے پیدا کیا گیا ہوں اور میں کیا ہوں، دس ہزار برس کے بعد یہ ندا آئی، اے جبرائیل! تب مجھے معلوم ہوا کہ میرا نام جبریل ہے، میں نے جواباً کہا ”لیک اللہم لیک“ اللہ ﷻ نے حکم فرمایا: میری تقدیس کرو، میں نے دس ہزار سال تقدیس بیان کی ہے، حکم ہوا: میری بزرگی بیان کرو، دس ہزار سال بزرگی بیان کرتا رہا، اس کے بعد مجھ پر انوارِ عرش ظاہر ہوئے تو عرش پر لکھا تھا ”لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ“ میں نے عرض کی: محمد ﷺ کون ہیں؟ فرمایا: اے جبریل! اگر محمد ﷺ نہ ہوتے تو میں تجھے پیدا نہ کرتا بلکہ جنت و دوزخ چاند سورج بھی پیدا نہ کرتا، اے جبریل! محمد ﷺ پر ڈرود پڑھتے رہو۔

حضور ﷺ کے غلاموں سے حیا

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَسْتَحِييُنَّ مِنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ

كَمَا تَسْتَحِييُنَّ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ -

ترجمہ: مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے، تمام

فرشتے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے اسی طرح سے حیا کرتے ہیں جس طرح اللہ تعالیٰ ﷻ اور

اس کے رسول ﷺ سے حیا کرتے ہیں۔

[مجمع الزوائد: جلد 9: صفحہ 59: رقم الحدیث 14504: معجم کبیر: جلد 12: صفحہ 327: رقم الحدیث 13253]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے

اس وقت اپنے کپڑے درست فرمائے جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت اقدس میں

حاضر ہوئے اور آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

أَلَا أَسْتَحِييُ مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحِييُ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ -

ترجمہ: کیا میں اس آدمی سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔

[مجمع الزوائد: جلد 9: صفحہ 60: رقم الحدیث 14505: معجم کبیر: جلد 11: صفحہ 254: رقم الحدیث 11656]

فائدہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نہایت حیا دار واقع ہوئے تھے، ان کی حیا کو دیکھ کر خدا ﷻ کے

فرشتے بھی ان سے حیا کرتے تھے، چنانچہ آپ ﷺ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے اور حضرت

ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے اپنی پنڈلی کو کپڑے سے نہ ڈھانپا، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ

تشریف لائے تو تب بھی نہ ڈھانپا جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ تشریف لائے تو آپ ﷺ سیدھے

ہو کر بیٹھ گئے اور اپنی پنڈلی مبارک کو چادر سے ڈھانپ لیا۔

ازالہ وہم

اس کا یہ مطلب نہیں کہ حضور ﷺ نے مکمل طور پینڈلی ننگی رکھی ہوئی تھی کیونکہ یہ تو عام باحیا انسان بھی نہیں کرتا چہ جائیکہ امام الانبیاء ﷺ۔۔۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ﷺ نے صرف چادر مبارک کو قمیص اقدس سے خالی چھوڑا ہوا تھا اور بس۔

مدینہ پاک کے نگران فرشتے

حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ طَيْبَةَ الْمَدِينَةِ وَمَا بَيْتٌ مِنْ أَيْبَاتِهَا إِلَّا عَلَيْهِ مَلَكٌ شَاهِرٌ سَيْفُهُ لَا يَدْخُلُهَا الدَّجَالُ أَبَدًا۔

ترجمہ: مدینہ طیبہ کی شان یہ ہے کہ اس کے گھروں میں کوئی گھرایسا نہیں ہے جس پر کوئی فرشتہ اپنی تلوار نہ لہرا رہا ہو، مدینہ میں دجال کبھی بھی داخل نہ ہو سکے گا۔

[الجبائک فی اخبار الملائک : صفحہ 192: رقم الحدیث 710: کنز العمال: جلد 12: صفحہ 111: رقم الحدیث 34888: مجمع الزوائد: جلد 3: صفحہ 498: رقم الحدیث 5836: معجم کبیر: جلد 2: صفحہ 54: رقم الحدیث 1269] فائدہ: بخاری اور مسلم وغیرہ میں بھی اس مضمون کی روایات موجود ہیں ان میں مدینہ کے ساتھ مکہ کا ذکر بھی ہے اور اس طرح کی روایات کو امام طبرانی نے ”معجم کبیر“ اور ”اوسط“ میں بھی اپنے الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

قرب قیامت علامات قیامت میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دجال کا ظہور ہوگا جو بہت تھوڑے وقت میں ساری دنیا کا چکر لگالے گا اور بہت سے لوگوں کا ایمان غارت کرے گا، سب انبیاء کرام اس کے فتنے سے بچنے کے لئے اپنی اپنی اُمتوں کو تاکید کرتے چلے آئے ہیں، اللہ تعالیٰ جل جلالہ ہم سب کو اس کے فتنے سے محفوظ فرمائے۔ (آمین)

تبصرہ اویسی غفرلہ

مدینہ پاک کا اعزاز ہے کہ نہ صرف دجال کے دور میں بلکہ آج بھی مدینہ پاک پر ملائکہ کرام پہرہ دار ہیں، بلا تمثیل یوں سمجھئے کہ جیسے ایک بڑے آقا کے مکان پر خادین ہر وقت ڈیوٹی دیتے ہیں اس سے بڑھ کر مدینہ پاک کے لئے ملائکہ کرام مقرر ہیں۔

غزوات میں ملائکہ کی غلامی

اسی باب کی ابتدا میں فقیر نے آیات قرآنی اور احادیث مبارکہ سے بیان کیا ہے کہ ملائکہ کرام نے حضور سرور عالم ﷺ کی غلامی میں غزوات میں شرکت کی، کچھ نمونے وہاں عرض کئے تھے، ذیل میں تفصیل حاضر ہے۔

بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شان والے فرشتے

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : جَاءَ جِبْرِيلُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : مَا تَعْدُونَ أَهْلَ بَدْرِ فِيكُمْ ؟ قَالَ : مِنْ أَفْضَلِ الْمُسْلِمِينَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَهَا قَالَ : وَكَذَلِكَ مَنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْمَلَائِكَةِ -

ترجمہ: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرائیل رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں تشریف لائے اور سوال فرمایا: جو لوگ آپ کے ساتھ جنگ بدر میں شریک ہوئے وہ آپ کے نزدیک کس مرتبہ پر ہیں؟ فرمایا: وہ ہم میں بہترین درجہ کے حضرات ہیں، تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا: اسی طرح ہمارے ہاں بھی وہ فرشتے بہترین درجہ پر فائز ہیں (جو جنگ بدر میں حضور ﷺ اور صحابہ کرام کی مدد کرنے کے لئے نازل ہوئے تھے)۔

[بخاری شریف: کتاب المغازی: باب شہود الملائكة بدرا: صفحہ 807: رقم الحدیث 3992: ابن ماجہ: باب فضل اہل بدر: صفحہ 44: رقم الحدیث 160: صحیح ابن حبان: کتاب اخبارہ عن مناقب الصحابة: باب فضل الامۃ: جلد 16: صفحہ 207: رقم الحدیث 7224: کنز العمال: جلد 12: صفحہ 20: رقم الحدیث 33892]

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

إِنَّ لِلْمَلَائِكَةِ الَّذِينَ شَهِدُوا بَدْرًا فِي السَّمَاءِ لَفَضْلًا عَلَى مَنْ تَخَلَّفَ مِنْهُمْ -

ترجمہ: فرشتے جو (مسلمانوں کی مدد کرنے کے لئے) جنگ بدر میں شریک ہوئے تھے،

آسمان میں ان کی ان فرشتوں پر فضیلت ہے جو ان میں پیچھے رہ گئے تھے۔ [کنز العمال: جلد

12: صفحہ 20: رقم الحدیث 33886: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 143: رقم الحدیث 528]

فائدہ: مذکورہ روایت سے جس طرح ان فرشتوں کی فضیلت ثابت ہوتی ہے، اسی طرح

سے ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فضیلت بھی ثابت ہوتی ہے، چنانچہ بدری صحابہ کرام جنگ احد اور بعد

کی جنگوں میں شریک ہونے والے صحابہ کرام سے بڑا مرتبہ رکھتے ہیں۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: نَزَلَ جِبْرِيلُ فِي أَلْفٍ مِنْ مَلَائِكَةٍ عَنْ

مِيمَنَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَ مِيكَائِيلُ فِي أَلْفٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَنَزَلَ إِسْرَافِيلُ فِي أَلْفٍ مِنَ

الْمَلَائِكَةِ عَنْ مَيْسَرَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ..

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: (جنگ بدر میں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن میں

حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک ہزار فرشتے لے کر نازل ہوئے اور حضرت میکائیل علیہ السلام بھی

ایک ہزار فرشتے لے کر نازل ہوئے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں حضرت اسرافیل علیہ السلام

ایک ہزار فرشتے لے کر نازل ہوئے۔

[الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 143: رقم الحدیث 529: دلائل النبوة: جلد 3: صفحہ 55: مدارج النبوة: جلد 2:

صفحہ 136]

فائدہ: عَنْ مُجَاهِدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمْ تُقَاتِلِ الْمَلَائِكَةُ إِلَّا يَوْمَ بَدْرٍ -

ترجمہ: حضرت مجاہد (مشہور تابعی رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: فرشتوں نے بدر کے دن کے

علاوہ کبھی جنگ نہیں کی۔ [مصنف ابن ابی شیبہ: جلد 13: صفحہ 261: رقم الحدیث 37655: الجبانک فی

اخبار الملائک: صفحہ 143: رقم الحدیث 530]

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَتْ سَيِّمًا الْمَلَائِكَةُ يَوْمَ بَدْرٍ
عَمَائِمُ بَيْضَاءُ قَدْ أَرْسَلُوهَا فِي ظُهُورِهِمْ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ عَمَائِمُ حُمْرًا وَلَمْ تَضْرِبِ
الْمَلَائِكَةُ فِي يَوْمٍ سِوَى يَوْمِ بَدْرٍ وَكَانُوا يَكُونُونَ عَدَدًا وَ مَدَدًا لَا يَضْرِبُونَ -

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ بدر میں فرشتوں کی علامت
سفید عمامے تھے جن کا ایک کنارہ انہوں نے اپنی پشتوں پر چھوڑا ہوا تھا اور جنگ حنین میں
سرخ عمامے تھے اور جنگ بدر کے علاوہ کسی جنگ میں فرشتوں نے جنگ نہیں لڑی بلکہ
جنگ حنین میں ان کی تعداد بہت تھی لیکن یہ جنگ نہیں لڑ رہے تھے۔

[الحجباتک فی اخبار الملائک: صفحہ 143: رقم الحدیث 531]

حضرت ربیع بن انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

جن لوگوں کو فرشتوں نے فی النار (یعنی قتل) کیا تھا، صحابہ کرام ان کی گردنوں پر
ضرب سے پہچانتے تھے اور ان کی انگلیوں پر آگ کے جلانے کا نشان تھا۔

[دلائل النبوة: جلد 3: صفحہ 56: البدایہ والنہایہ: جلد 3: صفحہ 281: مدارج النبوة: جلد 2: صفحہ 136: تاریخ طبری
: جلد 2: صفحہ 454: الحجباتک فی اخبار الملائک: صفحہ 144: رقم الحدیث 532]

عَنْ أَبِي أُسَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَكَانَ بَدْرِيًّا أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ: لَوْ أَنَّ بَصْرِيَّ
مَعِيَ ثُمَّ ذَهَبْتُمْ مَعِيَ إِلَى أَحَدٍ لَأُخْبِرُكُمْ بِالشُّعْبِ الَّذِي خَرَجَتْ مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ
فِي عَمَائِمٍ قَدْ طَرَحُوهَا بَيْنَ أَكْتَافِهِمْ -

ترجمہ: حضرت ابو اسید رضی اللہ عنہ جو کہ بدری صحابی ہیں فرمایا کرتے تھے: اگر میری
بینائی میرے ساتھ ہوتی اور تم میرے ساتھ مقام احد کی طرف چلتے تو میں تمہیں اس گھاٹی کا
پتہ بتلاتا جس سے پیلے عماموں میں فرشتے نکلے اور جنگ احد میں شریک ہوئے انہوں نے
ان عماموں کے کنارے کو اپنے کندھوں کے درمیان ڈالا ہوا تھا۔

[دلائل النبوة: جلد 3: صفحہ 53: الحجباتک فی اخبار الملائک: صفحہ 144: رقم الحدیث 534]

حضرت عمیر بن اسحاق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

سب سے پہلے اُون جنگ بدر میں پہنی گئی کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
 تُسَوُّمُوا فَإِنَّ الْمَلَائِكَةَ قَدْ تَسَوَّمَتْ -

ترجمہ: اُون پہنا کرو کیونکہ (جنگ بدر میں) فرشتوں نے اُون پہنی ہے۔

[مصنف ابن ابی شیبہ: جلد 13: صفحہ 263: رقم الحدیث 37665: الجہانک فی اخبار الملائک: صفحہ 144: رقم الحدیث 535: تفسیر درمنثور: جلد 3: صفحہ 757]

فائدہ: تو یہی وہ پہلا دن ہے جس میں اُون کا استعمال شروع ہوا۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى "مُسَوِّمِينَ" قَالَ: بِالْعِهْنِ الْأَحْمَرِ -

ترجمہ: آیت میں "مسومین" کی تفسیر میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

کہ اس سے سرخ اُون مراد ہے۔

[تفسیر درمنثور: جلد 3: صفحہ 757: تفسیر ابن ابی حاتم: جلد 3: صفحہ 754: رقم الحدیث 4108]

عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: كَانَ سَيْمًا الْمَلَائِكَةَ يَوْمَ

بَدْرِ الصُّوفِ الْأَبْيَضِ فِي نَوَاصِي الْخَيْلِ وَأَذْنَابِهَا -

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جنگ بدر میں فرشتوں کی علامت ان کے

گھوڑوں کی پیشانیوں اور دموں میں سفید اُون تھی۔ [تفسیر ابن ابی حاتم: جلد 3: صفحہ 754: رقم الحدیث 4107: تفسیر درمنثور: جلد 3: صفحہ 757: الجہانک فی اخبار الملائک: صفحہ 144: رقم الحدیث 536]

عَنْ قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى "مُسَوِّمِينَ" قَالَ: ذَكَرْنَا أَنَّ

سَيْمَاهُمْ يَوْمَئِذٍ الصُّوفُ بِنَوَاصِي خَيْلِهِمْ وَأَذْنَابِهَا وَإِنَّهُمْ عَلَى خَيْلٍ بُلُقٍ -

ترجمہ: "مسومین" کی تفسیر میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: ہمیں بیان کیا گیا

ہے کہ ان فرشتوں کی علامت یہ تھی کہ ان کے گھوڑوں کی پیشانیوں اور دموں پر اُون تھی اور

[تفسیر درمنثور: جلد 3: صفحہ 758]

یہ سفید اور سیاہ نشان کے تھے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : بَيْنَمَا رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ يَشْتَدُّ فِي
 أَثَرِ رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ أَمَامَهُ إِذْ سَمِعَ ضَرْبَةً بِالسَّوْطِ فَوْقَهُ وَصَوْتَ الْفَارِسِ
 يَقُولُ : أَقْدِمُ حَيْرُومُ إِذْ نَظَرَ إِلَى الْمُشْرِكِ أَمَامَهُ فَخَرَّ مُسْتَلْقِيًا فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ قَدْ
 خَطَمَ أَنْفَهُ شِقِّ وَجْهِهِ كَضَرْبِ السَّوْطِ فَاخْضَرَ ذَلِكَ أَجْمَعُ فَجَاءَ الْأَنْصَارِيُّ
 فَحَدَّثَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ : صَدَقْتَ ذَلِكَ مِنْ مَدَدِ السَّمَاءِ الثَّلَاثَةَ -

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مسلمانوں میں سے ایک آدمی ایک
 مشرک کے پیچھے اس کے قتل کرنے کے لئے دوڑ رہا تھا اور وہ مشرک آگے آگے بھاگ رہا تھا
 کہ اچانک اس نے اپنے اوپر سے کوڑے کی اور گھڑ سوار کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا ”اے حیروم
 آگے ہو“ پھر اچانک (اس صحابی نے) اپنے سامنے مشرک کو دیکھا کہ وہ منہ کے بل گرا ہوا تھا اور
 اس کے منہ کے ایک حصہ کو اس نے جلا ڈالا تھا، جس طرح پر کوڑے کی ضرب (سے چڑے کا حصہ
 خون جمنے کی وجہ سے جلا ہوا سیاہ نظر آتا ہے) اور اس کی ضرب سے (اس کا سارا جسم سبز پڑ چکا تھا تو یہ
 انصاری (صحابی) رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ بات بیان فرمائی، تو آپ
 نے ارشاد فرمایا: تم نے سچ کہا وہ تیسرے آسمان سے امداد کرنے والے فرشتوں میں سے تھا۔

[مسلم شریف: کتاب الجہاد والسیر: باب الامداد بالملائکہ فی غزوة بدر: صفحہ 844: رقم الحدیث 1763: الجبار تک فی
 اخبار الملائک: صفحہ 144: رقم الحدیث 238]

فائدہ: اس حدیث میں ”حیروم“ کی تفسیر حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام کے گھوڑے سے کی
 گئی ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید اس کافر کو حضرت سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے حیروم
 پر سوار ہو کر اپنے کوڑے سے قتل کیا ہوگا۔

عَنْ أُمِّيَّةَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو بْنِ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ أَنَّهُ حَدَّثَ أَنَّ مَالِكَ بْنَ
 عَوْفٍ بَعَثَ عُيُونًا يَوْمَ حُنَيْنٍ فَأَتُوهُ وَقَدْ تَقَطَّعَتْ أَوْصَالُهُمْ فَقَالَ : وَيْلَكُمْ مَا شَأْنُكُمْ؟
 فَقَالُوا : إِنَّا نَا رِجَالٌ بِيضٌ عَلَى خَيْلٍ بُلُقٍ فَوَاللَّهِ مَا تَمَسَّكْنَا أَنْ أَصَابَنَا مَا تَرَى -

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پر پوتے امیہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: مالک بن عوف نے جنگ حنین کے دن چند (کافر) جاسوس بھیجے تو جب وہ اس کے پاس واپس پہنچے تو ان کے جوڑ کٹے ہوئے تھے، اُس نے کہا: تم برباد ہو جاؤ تمہاری یہ حالت کیسے ہوئی؟ تو انہوں نے کہا: ہمارے پاس سفید رنگ کے کچھ لوگ سفید اور سیاہ نشانات کے گھوڑوں پر آئے قسم بخدا ہم ان کو بالکل نہ روک سکے، یہاں تک کہ یہ مصیبت ہمیں آ پہنچی جو تم دیکھ رہے ہو۔

[دلائل النبوة للبیہقی: جلد 5: صفحہ 123: سیرت ابن ہشام: جلد 4: صفحہ 83: تاریخ طبری: جلد 3: صفحہ 72: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 145: رقم الحدیث 539]

فائدہ: مذکورہ روایت میں جس مالک بن عوف کا ذکر آیا ہے، یہ جنگ حنین میں کافروں کی طرف سے جنگ کی نگہداشت پر مقرر تھے، اس لئے انہوں نے چند جاسوسوں کو مسلمانوں کے لشکر کی جاسوسی کرنے کے لئے بھیجا تھا جن کے ساتھ فرشتوں نے وہ حشر کیا جو آپ مذکورہ روایت میں پڑھ آئے ہیں، بعد میں یہ مالک بن عوف رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس پر اسلام لائے اور شرف صحابیت سے مشرف ہوئے۔

عَنْ عَلِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: عَمَّيْنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ غَدِيرِ خُمٍ بِعِمَامَةٍ سَدَلَهَا خَلْفِي ثُمَّ قَالَ: إِنَّ اللَّهَ أَمَدَّنِي يَوْمَ بَدْرٍ وَحُنَيْنٍ بِمَلَائِكَةٍ يَعْتَمُونَ هَذِهِ الْعِمَّةَ -

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غدیر خم کے دن مجھے عمامہ باندھا، جس کا ایک سر امیری پشت پر لٹکا دیا اور فرمایا: اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے روز بدر اور روز حنین میں ان فرشتوں کے ساتھ میری مدد فرمائی جنہوں نے یہ عمامے پہن رکھے تھے۔

[سنن کبریٰ للبیہقی: جلد 10: صفحہ 24: رقم الحدیث 19736]

عَنْ عُرْوَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : نَزَلَتِ الْمَلَائِكَةُ يَوْمَ بَدْرٍ عَلَى خَيْلٍ بُلُقٍ عَلَيْهِمْ عَمَائِمٌ صُفْرٌ -

ترجمہ: حضرت عروہ (بن زبیر رضی اللہ عنہ) فرماتے ہیں: جو فرشتے بدر کی جنگ میں نازل ہوئے تھے وہ سیاہ و سفید نشانات کے گھوڑوں پر سوار تھے اور پیلے رنگ کے عمامے باندھے ہوئے تھے۔

[تفسیر ابن جریر طبری: جلد 6: صفحہ 36: الجبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 168: رقم الحدیث 630]

فائدہ: عمامہ باندھنا حضور ﷺ کی سنت ہے اور (بعض اوقات) عمامہ نہ باندھنا بھی آپ ﷺ سے منقول ہے، اگر عمامہ باندھ کر نماز پڑھی جائے بلکہ نماز جمعہ میں شمولیت اختیار کی جائے تو بڑی فضیلت ہے، بعض مساجد میں ائمہ کرام پر یہ ضروری قرار دیا جا رہا ہے کہ عمامہ باندھ کر امامت کرائیں، یہ اصرار البتہ قابل ترک ہے، غدیر خم مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ ہے، جہاں حضور ﷺ نے حجۃ الوداع سے واپسی پر ایک خطبہ ارشاد فرمایا تھا اور اس میں کتاب اللہ کے بعد اپنی عترت کے بارے میں وصیت فرمائی تھی اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا تھا:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلَيْ مَوْلَاهُ -

ترجمہ: جس کا میں مولا (مددگار و دوست) ہوں، اس کا علی بھی مولا (مددگار و دوست) ہے۔

تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

اے ابن ابی طالب! آپ کو مبارک ہو، آپ نے تمام مسلمان مردوں اور عورتوں

کا ولی بن کر صبح و شام کی ہے۔

[سنن ترمذی: کتاب المناقب: باب مناقب علی: صفحہ 842: رقم الحدیث 3713: تاریخ دمشق الکبیر: جلد 42:

صفحہ 230: مصنف ابن ابی شیبہ: جلد 11: صفحہ 138: رقم الحدیث 36608: مجمع الزوائد: جلد 9: صفحہ 89: رقم

الحدیث 14612: کشف الاستار: جلد 3: صفحہ 190: رقم الحدیث 2541]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

رَأَيْتُ أَكْثَرَ مَنْ رَأَيْتُ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُتَعَمِّمِينَ -

ترجمہ: میں نے جن فرشتوں کو دیکھا ہے ان میں اکثر کو عماموں میں دیکھا ہے۔

[کنز العمال: جلد 12: صفحہ 20: رقم الحدیث 33888]

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

عَلَيْكُمْ بِالْعَمَائِمِ فَإِنَّهَا سِيَمَاءُ الْمَلَائِكَةِ وَأَرْخُوا لَهَا خَلْفَ ظُهُورِكُمْ -

ترجمہ: تم پر ضروری ہے کہ عمامے باندھا کرو کیونکہ یہ فرشتوں کا نشان ہیں اور ان

کو اپنی پشت پر ڈھیلا چھوڑ دیا کرو۔

[کنز العمال: جلد 15: صفحہ 133: رقم الحدیث 41132: مجمع الزوائد: جلد 5: صفحہ 148: رقم الحدیث 8503:

معجم کبیر للطبرانی: جلد 12: صفحہ 383: رقم الحدیث 13418]

فائدہ: اس حدیث میں ایک تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عمامہ باندھنے کا حکم فرمایا ہے، دوسرے یہ

کہ عمامہ کا کچھ حصہ (شملہ) اپنی پشت پر لٹکا دیا جائے۔

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا أَرَادَ اللَّهُ أَنْ يَخْلُقَ الْخَيْلَ قَالَ

لِلرِّيحِ الْجَنُوبِيِّ: إِنِّي خَالِقٌ مِنْكَ خَلْقًا عِزًّا لِأَوْلِيَائِي وَمُذَلَّةً لِأَعْدَائِي وَجَمَالًا

لِأَهْلِ طَاعَتِي، قَالَتْ: أَخْلُقُ، فَقَبِضَ مِنْهَا فَرَسًا قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: فَمَاذَا لَنَا؟ فَخَلِقَ

لِلْمَلَائِكَةِ خَيْلًا بُلُقًا لَهَا أَعْنَاقٌ كَأَعْنَاقِ الْبُحْتِ أَمَدًا مِنْ شَاءِ مَنْ أَنْبِيَائِهِ وَرُسُلِهِ -

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے گھوڑوں

کے پیدا کرنے کا ارادہ فرمایا تو جنوبی ہوا سے فرمایا: میں تجھ سے ایک مخلوق پیدا کرنا چاہتا

ہوں جو میرے دوستوں کے لئے عزت، میرے دشمنوں کے لئے ذلت اور میرے

فرمانبرداروں کے لئے زینت کا سامان ہوگی، تو اس نے عرض کیا (اے میرے رب جل جلالہ!) تو

پیدا فرمائے، تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے اس سے گھوڑے کو پیدا کیا (اور فرمایا: میں نے تیرا نام ”فرس“

(گھوڑا) رکھا ہے) تو فرشتوں نے عرض کی: تو نے ہمارے لئے کیا پیدا فرمایا؟ تو اللہ تعالیٰ جل جلالہ

نے ان کے لئے سیاہ و سفید نشان والا گھوڑا پیدا فرمایا جس کی گردن بڑے اونٹ کی گردن کی طرح تھی اس قسم کے گھوڑوں سے اللہ تعالیٰ ﷻ نے اپنے جن انبیاء اور رسولوں کی مدد کرنا چاہی مدد فرمائی۔ [کتاب العظمہ: جلد 5: صفحہ 1778: رقم الحدیث 1280: الحبانک فی اخبار الملائک: صفحہ 168: رقم الحدیث 629]

جنگ بدر اور ملائکہ

ہجرت نبوی کا دوسرا سال جہاں ہزاروں برکات و فتوحات کا پیش خیمہ تھا، وہاں خصوصی ایک برکت یہ تھی کہ اسی سال میں اللہ تعالیٰ ﷻ نے اپنے محبوب ﷺ کی امت پر ایک ماہ کے روزے فرض فرمائے، شعبان المعظم میں فرضیت صوم کی وحی آئی اور اصحاب کبار حضور سید ابرار ﷺ خالق ستار و غفار ﷻ کی اس رحمت بے شمار سے نہایت شاد و خرم رمضان المبارک کے انتظار میں بیقرار نظر آئے، فرحت و سرور کے ساتھ رمضان کا مبارک چاند دیکھا ادھر روزوں کا آغار ہوا ادھر مسلسل خبریں آنا شروع ہوئیں کہ ابوسفیان جو بسلسلہ تجارت ایک بڑے قافلہ کے ساتھ مکہ سے شام کو گیا تھا اس نے ابو جہل کو مکہ میں اطلاع پہنچائی ہے کہ اگر ہماری حفاظت کے لئے مکہ سے ایک بڑا لشکر نہ پہنچا تو ہمارا قافلہ واپسی کے وقت محمد ﷺ کے جانثار صحابہ کے ہاتھوں لوٹ لیا جائے گا اور ہم ہلاک کر دئے جائیں گے اگرچہ ابوسفیان کا قافلہ بعافیت دوسرے راستے سے مکہ بھی پہنچ گیا مگر ابو جہل ایک لشکر لے کر مدینہ منورہ پر حملہ کرنے کے لئے مکہ کی طرف چل دیا اور مقام بدر پر آ کر خیمہ زن ہوا، بدر مدینہ سے تین منزل کے فاصلہ پر ایک کنواں ہے جس کو بدر بن قریش یا بدر بن حارث نے بنوایا تھا اسی کنوئیں کے نام سے اس جگہ کا نام بھی بدر مشہور ہو گیا تھا۔

تاریخ اسلام میں یہ پہلا معرکہ عظیم ہے جس کو حق و باطل اور اسلام و کفر کی فیصلہ کن جنگ کہا گیا ہے، کفار مکہ اپنے انسانیت سوز مظالم کی اس کامیابی پر اگرچہ خوش تھے کہ

انہوں نے ہادی اسلام ﷺ اور صحابہ کرام ﷺ کو مکہ سے ہجرت پر مجبور کر دیا ہے اور تقریباً تمام مسلمان مکہ سے حبشہ یا مدینہ کو ہجرت کر گئے ہیں مگر وہ ہر وقت اس منصوبہ بندی میں رہتے تھے کہ اگر محمد ﷺ کو مدینہ میں یکسوئی اور اطمینان حاصل ہو گیا تو اسلام کے بحرِ خار کی پُر جوش موجیں سارے عالم میں تلاطم پیدا کر کے مکہ اور اہل مکہ کو ایک ہی ریلے میں بہا لے جائیں گی، چنانچہ وہ رسول اللہ ﷺ کی ہجرت کے بعد ہی سے اپنی طاقت کو منظم کر رہے تھے اور موقعہ کے انتظار میں تھے کہ ابوسفیان کا قافلہ بخیریت مکہ پہنچ گیا تو شامی قافلہ کے افراد تین سو کے قریب واپس ہو گئے۔

ابوسفیان نے مکہ پہنچ کر قریش کو مشورہ دیا کہ اب لڑائی کا مقصد بیکار ہے، ہمارا قافلہ کامیابی اور خیریت سے واپس آ گیا ہے مگر ابو جہل نے ابوسفیان کے مشورہ کو نہایت حقارت سے ٹھکرا دیا اور کہا سردارانِ عرب جس بات کا عزم کر لیتے ہیں اس کی تکمیل کے بغیر اس سے دستبردار نہیں ہوتے، ابوسفیان کو ابو جہل کا یہ طعنہ نہایت دلخراش معلوم ہوا اور وہ بھی اپنی جماعت کے ساتھ ”الکفر ملة واحدة“ کے تحت سپاہِ کفار میں شامل ہو گیا۔

صحابہ کرام ﷺ ۷ رمضان المبارک ۲ھ کو حضور سید المرسلین ﷺ کی قیادت میں بدر پہنچے، حضور کے ہمراہوں کی تعداد صرف ۳۱۳ تھی جن میں ۷۷ مہاجرین اور ۲۳۶ انصار تھے ان خدارسیدہ اصحاب ﷺ کا سامان جنگ صرف یہ تھا، سواری اور بار برداری کیلئے صرف ستر اونٹ اور دو گھوڑے تھے، آلاتِ حرب میں صرف آٹھ تلواریں اور چار زرہیں تھیں، لشکرِ کفار کی تعداد ایک ہزار کے قریب تھی، سات سواونٹ اور سو گھوڑے سواری کے لئے تھے، اسلحہ جنگ کی افراط تھی، یہ جنگ کفر و اسلام کی جنگ تھی، اس لیے اس جنگ میں کفار کی پشت پناہی کیلئے شیاطین کا لشکر اور کافر جنات کا لشکر بھی موجود تھا، اس جنگ میں اسلام کا کل سرمایہ ہی (۳۱۳) تین سو تیرہ مسلمان تھے، جنہوں نے راہِ حق میں شہید ہونے کے لئے اپنی جانوں کو پیش کر دیا تھا۔

جنگ بدر کو یہ خصوصی شرف بھی حاصل ہے کہ اللہ ﷻ کے پیارے محبوب محمد مصطفیٰ ﷺ نے میدان جنگ کے اندر اپنے عرش میں معبود حقیقی کے حضور سر بسجود ہو کر خشوع و خضوع کے ساتھ اس وقت تک دعا مانگی اور سجدہ سے سر نہ اٹھایا، جب تک حضرت سیدنا صدیق اکبر ﷺ نے حضور ﷺ کو مقبولیت دعا کا یقین نہ دلایا، حضور پر نور ﷺ میدان جنگ میں سر بسجود تھے اور صدیق اکبر ﷺ حضور ﷺ کی حفاظت پر مامور تھے، حضور ﷺ کی چشم اشکبار کا ایک ایک آنسو فرشتگان رحمت، در شہوار و گوہر آبدار سمجھ کر دامن میں چن رہے تھے۔

صدق اکبر ﷺ محرم اسرار حضور ﷺ تھے، آخر زار و قطار ہو کر کہہ اٹھے، بس کیجئے یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یقیناً آپ کے رب ﷻ نے آپ کی دعاؤں کو قبول کر لیا ہے، قلب حضور ﷺ کو یا رِ عَارِ ﷺ کی آواز نے مطمئن کر دیا اور حضور ﷺ نصرت الہی کے انتظار میں مصروف ہو گئے، حضور پر نور ﷺ نے دیکھا کہ جبرئیل علیہ السلام ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ میدان بدر میں تشریف لائے، قرآن عظیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُمَدِّدَ كُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ أَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُنزَلِينَ ۝ بَلَىٰ إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُم مِّنْ فَوْرِهِمْ هَذَا يُمَدِّدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ أَلْفٍ مِّنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ ۝

(پارہ ۴: سورۃ آل عمران: آیت ۱۲۴، ۱۲۵)

ترجمہ: جب اے محبوب! تم مسلمانوں سے فرماتے تھے، کیا تمہیں یہ کافی نہیں کہ تمہارا رب تمہاری مدد کرے تین ہزار فرشتے اتار کر، ہاں کیوں نہیں، اگر تم صبر و تقویٰ کرو اور کافر اسی دم تم پر آ پڑیں، تو تمہارا رب تمہاری مدد کو پانچ ہزار فرشتے نشان والے بھیجے گا۔

مفسرین کا اتفاق ہے کہ غزوہ بدر کو یہ سعادت و برتری حاصل ہے کہ اس جنگ میں فرشتوں نے کفار کے ساتھ جدال و قتال میں حصہ لیا اگرچہ دیگر غزوات میں فرشتے مدد کے لئے آئے مگر وہ خنجر بکف ہو کر خدا ﷻ اور رسول ﷺ کے دشمنوں سے نہیں لڑے۔

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ جل جلالہ نے بدر کے روز پانچ ہزار فرشتوں سے مدد فرمائی۔ حضرت سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: بدر کے دن ایسی تیز ہوا چلی کہ اس سے پیشتر نہیں چلی تھی پھر دوبارہ ایسی ہی تند و تیز ہوا چلی حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوا کی تیزی کی اس طرح تفصیل فرمائی ہے: پہلی مرتبہ جبرئیل علیہ السلام امین ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ آئے دوسری بار جو ہوا چلی اس وقت میکائیل علیہ السلام ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ آئے اور تیسری مرتبہ اسرافیل علیہ السلام آئے، ان کے ہمراہ بھی ایک ہزار فرشتے تھے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

مجھ سے ایک غفاری شخص نے بیان کیا کہ میں اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ ایک پہاڑ پر ایسی جگہ کھڑا تھا جہاں سے بدر کا میدان صاف نظر آتا تھا، ہم اس وقت تک غیر مسلم تھے اور پہاڑ پر اس لئے چھپے ہوئے تھے کہ فریقین میں سے جو بھی شکست خوردہ ہو کر میدان سے بھاگے گا ہم اس کو لوٹ لیں گے کہ یکا یک ہم نے پہاڑ کی طرف ایک ابر کو آتے ہوئے دیکھا جس میں سے گھوڑوں کی آواز آتی تھی اسی حیرت کے عالم میں ہم نے ایک آواز سنی کہ کوئی کہہ رہا تھا اقدم حیزوم (یہ حضرت جبرئیل کے گھوڑے کا نام تھا) یہ ایک ایسی ہیبت ناک آواز آئی تھی کہ چچا زاد بھائی غش کھا کر گر پڑا اور وہ وہیں مر گیا، میں بھی بدحواس ہو گیا تھا مگر میں نے بہ ہزار دشواری خود کو سنبھالا۔

جنگ بدر میں ملائکہ ابلق گھوڑوں پر سوار تھے، مشرکین و کفار گھوڑوں کی آوازیں تو سنتے تھے مگر وہ گھوڑے کسی کو نظر نہیں آتے تھے، مجاہدین اسلام اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب باوقار رضی اللہ عنہم جب کسی کافر کو مارنے کا قصد فرماتے تھے تو یہ دیکھ کر حیرت میں رہ جاتے تھے کہ ابھی ان کا وار مقابل تک پہنچتا بھی نہ تھا کہ دشمن کا سرتن سے جدا ہو کر زمین پر گر پڑتا نظر آتا تھا

حقیقت بین نگاہوں نے یہ بھی دیکھا کہ فرشتوں کے وارد شمنوں کے سروں پر یا ان کے جوڑوں پر ہوتے ہیں۔

حضرت سیدنا رضوان علیہ السلام

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: لَمَّا عَيَّرَ الْمُشْرِكُونَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْفَاقَةِ قَالُوا: مَا هَذَا الرَّسُولُ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِي فِي الْأَسْوَاقِ حَزِنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِذَلِكَ فَنَزَلَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ فَقَالَ: السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ رَبُّ الْعِزَّةِ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ وَيَقُولُ لَكَ: وَمَا أَرْسَلْنَا قَبْلَكَ مِنَ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا إِنَّهُمْ لَيَأْكُلُونَ الطَّعَامَ وَيَمْشُونَ فِي الْأَسْوَاقِ فَبَيْنَمَا جِبْرِيلُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَدَّثَانِ إِذْ ذَابَ جِبْرِيلُ حَتَّى صَارَ مِثْلَ الْهُوْذَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَا لَكَ ذُبْتَ حَتَّى صِرْتَ مِثْلَ الْهُوْذَةِ؟ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! فَتِحَ بَابٌ مِنْ أَبْوَابِ السَّمَاءِ لَمْ يَكُنْ فُتِحَ قَبْلَ ذَلِكَ إِذْ عَادَ جِبْرِيلُ إِلَى حَالِهِ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! ابْشِرْ هَذَا رِضْوَانٌ خَازِنُ الْجَنَّةِ فَأَقْبَلَ رِضْوَانٌ حَتَّى سَلَّمَ ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! رَبُّ الْعِزَّةِ يُقْرِئُكَ السَّلَامَ، وَمَعَهُ سَفْطٌ مِنْ نُورٍ يَتَلَاوُا وَيَقُولُ لَكَ رَبُّكَ: هَذِهِ مَفَاتِيحُ خَزَائِنِ الدُّنْيَا مَعَ مَا لَا يَنْتَقِصُ لَكَ مِمَّا عِنْدِي فِي الْآخِرَةِ مِثْلَ جِنَاحِ بَعُوضَةٍ، فَنَظَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جِبْرِيلَ كَالْمُسْتَشِيرِ لَهُ فَضَرَبَ جِبْرِيلُ بِيَدَيْهِ إِلَى الْأَرْضِ فَقَالَ: تَوَاضَعْ لِلَّهِ فَقَالَ: يَا رِضْوَانُ لَا حَاجَةَ لِي فِي الدُّنْيَا فَقَالَ رِضْوَانٌ: أَصَبْتَ أَصَابَ اللَّهِ بِكَ -

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب مشرکین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فاقہ کا

طعنہ دیا اور کہا ”یہ کیسا رسول ہے جو کھانا کھاتا ہے اور بازاروں میں پھرتا ہے“ تو اس پر رسول

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم غمگین ہو گئے، تو آپ کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کیا:

یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! رب العزت جل جلالہ آپ کو سلام کہتا ہے اور آپ (کی تسلی) کے لئے فرماتا

ہے: ہم نے آپ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجے مگر وہ بھی کھانا کھاتے اور بازاروں میں (سودا سلف تجارت یا دعوت اسلام کے لئے) چلا کرتے تھے، پس اسی حالت میں حضرت جبرائیل علیہ السلام اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آپس میں گفتگو فرما رہے تھے کہ اچانک جبرائیل علیہ السلام پگھل کر تیز کی طرح (چھوٹے سے) ہو گئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیا بات ہے؟ تم پگھل کر مولہ کی طرح ہو گئے ہو؟ تو انہوں نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آسمان کے دروازوں میں ایک دروازہ کھولا گیا ہے جو اس سے پہلے کبھی نہیں کھولا گیا پھر اچانک اپنی پہلی حالت پر آگئے اور عرض کیا:

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! آپ خوش ہو جائیے یہ جنت کے داروغہ رضوان علیہ السلام ہیں، پھر حضرت رضوان علیہ السلام آپ کی طرف متوجہ ہوئے سلام کہہ کر عرض کی: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! رب العزت جل جلالہ آپ کو سلام فرماتا ہے ان (رضوان علیہ السلام) کے ساتھ نور کی ایک تھیلی تھی، جو جگمگا رہی تھی (انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ) آپ کا رب جل جلالہ فرماتا ہے: یہ خزانہ دنیا کی چابیاں ہیں، آپ لیں اس کے باوجود جو کچھ آپ کے لئے میرے پاس آخرت میں ہے اس سے مچھر کے پر برابر بھی کم نہ ہوگا (وہ سب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا جائے گا) تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی طرف مشورہ طلب کرنے کی نگاہ سے دیکھا تو جبرائیل علیہ السلام نے اپنا ہاتھ زمین کی طرف مارا اور عرض کیا: اللہ جل جلالہ کے سامنے تو اضع فرمائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے رضوان! دنیا میں میری کوئی حاجت نہیں ہے، تو رضوان علیہ السلام نے عرض کیا کہ آپ نے درست کیا، اللہ تعالیٰ جل جلالہ آپ کے ساتھ دوستی فرمائے۔

اس لئے مفسرین کا یہ نظریہ ہے کہ یہ آیت رضوان فرشتے کے بارے میں نازل ہوئی:

تَبْرَكَ الَّذِي إِنْ شَاءَ جَعَلَ لَكَ خَيْرًا مِّنْ ذَلِكَ جَنَّتِ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا

الْأَنْهَارُ وَيَجْعَلُ لَكَ قُصُورًا ۝ (پارہ ۱۸: سورۃ الفرقان: آیت ۱۰)

ترجمہ: بڑی برکت والا ہے وہ کہ اگر چاہے تو تمہارے لئے بہت بہتر اس سے

کردے جنتیں، جن کے نیچے نہریں بہیں اور کردے تمہارے لئے اونچے اونچے محل۔

[تفسیر درمنثور: جلد 11: صفحہ 138: الحبا تک فی اخبار الملائک: صفحہ 67: رقم الحدیث 237]

فوائد: اس روایت سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل ہوئے:

(۱) وہ کلمات جو کفار رسول اللہ ﷺ کے متعلق استعمال کریں، ان سے مسلمانوں کو

احترام لازمی ہے جیسے قرآن مجید میں ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انظُرْنَا وَاسْمَعُوا وَلِلْكَافِرِينَ

(پارہ ۱: سورۃ البقرۃ: آیت ۱۰۴)

عَذَابٌ أَلِيمٌ

ترجمہ: اے ایمان والو! ”راعنا“ نہ کہو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور

پہلے ہی سے بغور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

دور حاضرہ میں رسول اللہ ﷺ کو اپنے جیسا بشر ثابت کرنے کے لئے مخالفین ان

کلمات کو خوب دہراتے ہیں، کیا وہ کھاتے پیتے نہیں تھے کیا انہوں نے یہ نہیں کیا، وہ نہیں کیا

وغیرہ وغیرہ۔ (گویا یہ بھی کفار کی پیروی میں ہیں، معاذ اللہ۔ ابو محمد غفرلہ)

(۲) خداوندی خزانے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ میں ہیں۔

(۳) دنیا کی کسی شے کی آپ کو ضرورت نہیں، بلکہ دنیا و آخرت کی ہر شے کو آپ ﷺ کی

ضرورت ہے۔

حضرت رضوان کا بارگاہ رسول ﷺ میں سلام عرض کرنا

حضرت ابو عمران واسطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

میں حج سے فارغ ہو کر مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوا تا کہ سرور عالم ﷺ کی قبر انور

کی زیارت کروں، راستے میں پانی ختم ہو گیا اور شدت پیاس سے بے حد تنگ ہو گیا پھر

چاروں طرف سے مایوس ہو کر میں ایک درخت کے نیچے بیٹھ گیا، اچانک میں نے دیکھا کہ

ایک سبز پوش سبز گھوڑے پر بیٹھا ہوا تشریف لایا، اس کے ہاتھ میں سبز ہی رنگ کا پیالہ تھا اور پیالہ میں پانی بھی سبز ہی رنگ کا تھا، اس نے مجھے وہ پیالہ دیا اور میں نے جی بھر کے پانی پیا، میں نے دیکھا کہ پیالہ سے پانی کچھ بھی کم نہیں ہوا، سبز پوش نے مجھ سے پوچھا: کہاں جا رہے ہو؟ میں نے کہا: حضور ﷺ اور صدیق اکبر اور فاروق اعظم ﷺ کی بارگاہ میں سلام عرض کرنے مدینہ منورہ جا رہا ہوں، سبز پوش نے کہا: جب وہاں پہنچو اور سلام عرض کرو تو حضور ﷺ اور صدیق و فاروق ﷺ سے عرض کرنا ”رضوان یقرئکم السلام“ رضوان (خازن جنت علیہ السلام) سلام عرض کرتا ہے۔

فائدہ : مدینہ منورہ کا سفر بڑا ہی مبارک سفر ہے اور مسافر مدینہ کے خادم رضوان جنت بھی ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کے وزیروں صدیق و فاروق ﷺ کی بہت بڑی شان ہے اور جنت والے بھی ان پر سلام بھیجتے ہیں پس ان سے عناد جنت و اہل جنت سے عناد ہے۔

روزہ دار اور حضرت سیدنا رضوان علیہ السلام

حدیث شریف میں ہے:

جب قیامت میں اللہ تعالیٰ ﷻ اہل قبور کو قبروں سے اٹھنے کا حکم دے گا تو فرشتوں سے فرمائے گا کہ روزے داروں کو آگے بڑھ کر ملو کیونکہ وہ میری خاطر بھوکے پیاسے رہے، اب تم بہشت کی تمام اشیاء لے کر ان کے پاس پہنچ جاؤ، تو اس کے بعد رضوان علیہ السلام زور سے پکار کر کہے گا: اے جنت کے غلمان! نور کے بڑے بڑے تھال لاؤ، اس کے بعد دنیا کی ریت کے ذرات اور بارش کی بوندوں کے اور آسمان کے ستاروں اور درختوں کے پتوں کے برابر میوہ جات اور کھانے پینے کی لذیذ اشیاء جمع کر کے روزہ داروں کے سامنے رکھ دی جائیں گی اور ان سے کہا جائے گا: جتنا مرضی کھاؤ پیو، یہ ان روزوں کے جزا ہے جو تم نے دنیا میں رکھے۔

دُرود خواں کی شان

ابن بشکوال حضرت انس رضی اللہ عنہ سے راوی حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

مَنْ صَلَّى عَلَيَّ تَعْظِيمًا لِحَقِّي خَلَقَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ ذَلِكَ الْقَوْلِ مَلَكًا لَهُ جَنَاحٌ بِالْمَشْرِقِ وَآخِرٌ بِالْمَغْرِبِ يَقُولُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ: صَلَّى عَلَيَّ عَبْدِي كَمَا صَلَّى عَلَيَّ نَبِيٌّ فَهُوَ يُصَلِّي عَلَيَّ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ -

ترجمہ: جو مجھ پر میرے حق کی تعظیم کے لئے دُرود بھیجے اللہ تعالیٰ جل جلالہ اس دُرود

سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے جس کا ایک پر مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہوتا ہے، اللہ

تعالیٰ جل جلالہ اس سے فرماتا ہے کہ دُرود بھیج اُس پر جیسے، اُس بندے نے دُرود بھیجا میرے نبی

صلی اللہ علیہ وسلم پر، پس وہ فرشتہ قیامت تک اس پر دُرود بھیجتا رہتا ہے۔

[الترغیب فی فضائل الاعمال لامام ابن شاہین: صفحہ 14: رقم الحدیث 20: القول البدیع لامام سخاوی: صفحہ 121:

الہدایۃ المبارکۃ لامام احمد رضا خان: صفحہ 12: رقم الحدیث 14]

امام سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

حضور پر نور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں: خدا تعالیٰ جل جلالہ کا ایک فرشتہ ہے کہ اس

کا ایک بازو مشرق میں ہے اور دوسرا مغرب میں، جب کوئی شخص مجھ پر محبت کے ساتھ دُرود

بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ پانی میں غوطہ کھا کر اپنے پر جھاڑتا ہے اور خدا تعالیٰ جل جلالہ ہر قطرہ سے جو

اس کے پروں سے ٹپکتا ہے، ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے۔

فائدہ: کیا ہی اعلیٰ مرتبہ ہے دُرود پڑھنے والوں کا کہ زندگی میں بھی پھر قیامت تک اس

کے لئے اُن گنت فرشتے استغفار کرتے رہیں گے۔

مسلمان بھائی کو خوش کرنے پر قبر میں فرشتہ کی ڈیوٹی

امام ابن ابی الدنیا اور ابوالشیخ "کتاب الثواب" میں امام جعفر صادق سے وہ اپنے والد سے وہ اپنے جد امجد رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور نبی مکرم ﷺ فرماتے ہیں:

جو کوئی شخص کسی مسلمان کو خوش کرے اللہ ﷻ اس خوشی سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ اللہ ﷻ کی عبادت و توحید بیان کرتا رہتا ہے جب وہ بندہ قبر میں جاتا ہے، یہ فرشتہ اس کے پاس آ کر کہتا ہے: کیا مجھے پہچانتا ہے؟ میں وہ خوشی ہوں جو تو نے فلاں مسلمان کے دل میں داخل کی تھی، آج میں وحشت میں تیرے دل کو بہلاؤں گا اور تیری محبت تجھے سکھاؤں گا اور قول ایمان پر تجھے ثابت کروں گا اور قیامت کے ہر مشہد میں میں تیرے ساتھ رہوں گا اور اللہ عزوجل کے نزدیک تیری شفاعت کروں گا اور جنت میں تیرا مکان تجھے دکھاؤں گا۔

[قضاء الحوائج للامام ابن ابی الدنیا: صفحہ 86 رقم الحدیث 115]

ایک فرشتے کو تعظیم مصطفیٰ ﷺ بجانہ لانے پر سزا

"جامع المعجزات" میں ایک واقعہ نقل کیا گیا ہے، جسے علامہ محمد بشیر کوٹلی لوہاراں نے "جان ایمان" کے عنوان سے نظم کا جامہ پہنایا ہے، پڑھئے اور اپنے ایمان و ایقان کی دولت میں اضافہ کیجئے۔

علامہ محمد رہادی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان فرماتے ہیں:

معراج کی نعمت عظمیٰ کے کچھ عرصہ بعد حضرت جبریل امین رحمۃ اللعالمین ﷺ کی خدمت میں آئے اور کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آج ایک عجیب بات عرض کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں، یہ آپ کے معراج سے پہلے کا واقعہ ہے کہ آسمان پر میں نے ایک بہت عزت و وقار کے مالک فرشتے کو دیکھا جو:

ایک مرصع تخت پر بیٹھا ہوا تھا ذی وقار
اور فرشتے تخت کے ماحول تھے ستر ہزار
وہ فرشتے مقتدی تھے اور یہ ان کا امام
کر رہے تھے ذکر حق مل کر یہی تھا ان کا کام

یا رسول اللہ ﷺ! وہ فرشتہ ایک دن تو شان و شوکت اور رفعت و منزلت کی بلندیوں
پر فائز دیکھا مگر چند دن بعد کوہ قاف سے میرا گزر ہوا تو نہایت دردناک آواز سنی، میں وہاں
پہنچا، جہاں سے یہ آواز سنائی دے رہی تھی تو حضور! کیا بتاؤں اور کیسے بیان کروں کہ میں
نے کیا دیکھا:

اللہ رب کے بھی کیا بے نیازی کے ہیں کام
یا نبی یہ تھا وہی جو تھا فرشتوں کا امام
تخت پر دیکھا تھا اس کو ایک دن افلاک پر
اور اس دن دیکھتا ہوں رو رہا ہے خاک پر
اس کے خادم تھے فرشتے ایک دن ستر ہزار
آج یاں تنہا پڑا ہے کوئی حامی ہے نہ یار

یا رسول اللہ ﷺ! میں یہ منظر دیکھ کر حیران ہو گیا کہ یہ وہی معزز و معظم فرشتہ جو ستر
ہزار فرشتوں کا امام تھا، آج بے کس و تنہا پہاڑوں میں پڑا ہوا ہے اور کوئی پرسان حال نہیں،
رورہا ہے اور زار و قطار رور و کر حق تعالیٰ ﷻ سے معافی طلب کر رہا ہے۔

سرکار ﷺ! جب میں اس کے پاس پہنچا اور اس سے انقلاب کی وجہ دریافت کی
نیز زوال کے مرتبہ کا سبب پوچھا تو پکارا ٹھا:

لیلۃ المعراج کو بیٹھا تھا اپنے تخت پر
 ذکر حق میں محو تھا اور ما سوئی سے بے خبر
 سرور دو کون محبوب خدائے بحر و بر
 میرے آگے سے ہوا ان کی سواری کا گزر
 محو، ذکر حق میں ہو کر لے رہا تھا رب کا نام
 بہر تعظیم محمد رہ گیا مجھ سے قیام
 بس یہی لغزش ہوئی میرے لئے وجہ زوال
 آگیا اپنی جلالت میں رب ذو الجلال

بس اے جبریل! مجھ سے جو نہی لغزش واقع ہوئی تو اللہ تعالیٰ ﷻ اس بات پر

اپنے جلال میں آگیا اور میری ساری عبادت کے عدم قبولیت کا اعلان فرما دیا اور حکم فرمایا:

نکل جا تو اس جگہ سے اے فرشتے پر غرور
 کیوں نہ کی تعظیم آیا سامنے جب میرا نور
 یہ عبادت رات دن کی مجھ کو نا منظور ہے
 دور ہے جو میرے احمد سے، وہ مجھ سے دور ہے
 وہ عبادت ہی نہیں جس میں نہ ہو حُب رسول
 جن میں بو پائی نہیں جاتی وہ ہیں کاغذ کے پھول

اے جبریل! اسی دن سے اللہ تعالیٰ ﷻ نے معتوب فرما کر مجھے تخت عزت سے

اتار کر یہاں پھینک دیا ہے، اب ہر وقت اس سے معافی مانگ رہا ہوں، تا حال میری توبہ منظور

نہیں ہوئی: اے جبرائیل! تو ہی میرے لئے دعا کر کہ اللہ تعالیٰ ﷻ مجھے معاف کر دے۔

یا رسول اللہ ﷺ! مجھے بڑا رحم آیا اور میں نے اللہ تعالیٰ ﷻ سے بصد عجز و نیاز اس کی معافی کے لئے دعا کی، حضور ﷺ! آپ کے صدقہ میں اللہ تعالیٰ ﷻ کا دریائے رحم و کرم جوش میں آیا، میری دعا قبول ہوئی اور مجھے ارشاد ہوا: جبریل! اس معتبوب فرشتے سے کہو:

تم اگر یہ چاہتے ہو رحمتوں کا ہو دُرود

تو میرے محبوب پر ایک بار پڑھ ڈالو دُرود

یا رسول اللہ ﷺ! میں نے کہا کہ حضور ﷺ پر دُرود پڑھتا کہ تجھے معافی مل جائے،

چنانچہ اس نے بڑے ذوق و شوق سے آپ پر دُرود و سلام پڑھنا شروع کیا ہی تھا کہ اللہ تعالیٰ ﷻ نے اسے معاف کر دیا ہے۔ اور حضور ﷺ!

آج میں نے پھر اسے دیکھا ہے اپنے تخت پر

پڑھتا رہتا ہے درود اب آپ پر وہ بیشتر

فائدہ : یہ نظم لکھ کر آخر میں سلطان الواعظین دامت برکاتہم فرماتے ہیں: میرے بزرگو!

یہ سارا واقعہ میں نے نظم میں لکھ کر مقطع میں یہ لکھا ہے کہ:

اے بشیر اس واقعہ میں یہ سبق موجود ہے

کہ بجز حُبِّ نبی ذکرِ خدا مردود ہے

سوال : فرشتے تو غیر مکلف ہوتے ہیں اور معصوم بھی پھر اس فرشتے کو سزا کیسی؟

جواب : عظمت انبیاء علیہم السلام کے متعلق مکلف غیر مکلف برابر ہیں، اس میں

کو تا ہی عداوت و کفر ہے جیسے ابلیس لعین کا حال سب کو معلوم ہے اور سہواً و خطاً پر بھی گرفت ہے جیسے

اس فرشتے کا حال ہے اور ہاروت و ماروت کا یہی معاملہ ہے اگر انہیں ملائکہ سے تسلیم کیا جائے،

عالم ارواح میں ہم سب غیر مکلف تھے لیکن جن ارواح نے نبی پاک ﷺ کے لفظ ”بلی“

بولنے کے بعد جس نے پیروی نہ کی، وہ کافر ہوئے جس کی تفصیل ”روح البیان“ وغیرہ

میں ہے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اعلانِ حج کا جواب نہ دیا انہیں حج نصیب نہ ہوا، یہ ان کے لئے گویا ایک قسم کی سزا ہے کہ انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اعلان کی قدر نہ کی۔

و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ علیہ وسلم و علیٰ آلہ و أصحابہ اجمعین

فقط والسلام

ہذا رقم قلم الفقیر القادری ابی الصالح

محمد فیض احمد اویسی رضوی غفرلہ

بہاولپور، پاکستان

مَشَّ

فہرس المصادر والمراجع

| | | | |
|----|---------------------|---|------------------------------------|
| 1 | ترجمہ کنز الایمان | امام اہلسنت شاہ احمد رضا محدث حنفی | متفرق مطابع |
| 2 | فضائل القرآن | امام ابو عبید القاسم بن سلام ہروی بغدادی | مطبعة فضلة، سعودی عرب |
| 3 | تفسیر امام مجاہد | امام المفسرین سیدنا مجاہد بن صبر قرشی | دار الفکر الاسلامی، بیروت |
| 4 | تفسیر ابن جریر طبری | امام ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید طبری | مرکز ہجر للبحوث والدراسات مصر |
| 5 | تفسیر ابن ابی حاتم | امام عبد الرحمن ابن ابی حاتم رازی | مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز، مکہ مکرمہ |
| 6 | تفسیر ابن ابی زینین | امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن ابی زینین | الفاروق الحدیثیہ، مصر |
| 7 | تفسیر زاد المسیر | امام ابو الفرج عبد الرحمن جوزی قرشی | دار ابن حزم، بیروت |
| 8 | تفسیر کبیر | امام محمد فخر الدین بن ضیاء الدین رازی | دار الفکر، بیروت |
| 9 | تفسیر قرطبی | امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد بن ابی بکر قرطبی | مؤسسۃ الرسالہ، بیروت |
| 10 | تفسیر ابن کثیر | امام ابو الفداء اسماعیل بن عمر دمشقی | دار طیبہ، ریاض |
| 11 | تفسیر ذر منشور | امام ابو الفضل جلال الدین سیوطی شافعی | مرکز ہجر للبحوث والدراسات مصر |
| 12 | موظا امام مالک | امام الائمہ مالک بن انس اصحی حمیری | دار احیاء التراث العربی، بیروت |
| 13 | بخاری شریف | امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری | دار الکتاب العربی، بیروت |
| 14 | بخاری شریف | امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری | دار ابن کثیر، بیروت |
| 15 | مسلم شریف | امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری | دار طیبہ، ریاض |
| 16 | ابن ماجہ شریف | امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی | مکتبۃ المعارف، ریاض |
| 17 | ابوداؤد شریف | امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث | مکتبۃ المعارف، ریاض |
| 18 | نسائی شریف | امام ابو عبد الرحمن احمد بن شعیب | مکتبۃ المعارف، ریاض |
| 19 | مصنف عبد الرزاق | امام ابو بکر عبد الرزاق بن ہمام صنعانی | المکتب الاسلامی، بیروت |
| 20 | مصنف ابن ابی شیبہ | امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم | مکتبۃ الرشید، ریاض |
| 21 | مسند احمد بن حنبل | امام احمد بن محمد بن حنبل شیبانی | مؤسسۃ الرسالہ، بیروت |

| | | |
|----------------------------------|--|---------------------------|
| دارالعلم، سعودی عرب | امام احمد بن محمد بن حنبل شیبانی | 22 فضائل الصحابة |
| مؤسسة الكتب الثقافية، بيروت | امام ابو عبد الله محمد بن اسماعيل بخاری | 23 الادب المفرد |
| مكتبة الامام البخاری، مصر | امام ابو عبد الله محمد بن علی حکیم ترمذی | 24 نوادر الاصول |
| دارالسمعی، ریاض | امام ابو جعفر محمد بن عمرو بن موسی عقیلی | 25 کتاب الضعفاء |
| دار ابن حزم، بیروت | امام ابو بکر احمد بن مروان دینوری | 26 المجالسة وجواهر العلم |
| مؤسسة الرسالة، بیروت | امام ابو حاتم محمد بن حبان بستی | 27 صحیح ابن حبان |
| مكتبة ابن تیمیة، قاہرہ | امام ابو القاسم سلیمان طبرانی | 28 معجم کبیر |
| دار الحرمین، مصر | امام ابو القاسم سلیمان طبرانی | 29 معجم اوسط |
| دار لکتب العلمیہ، بیروت | امام ابو القاسم سلیمان طبرانی | 30 معجم صغیر |
| مؤسسة الرسالة، بیروت | امام ابو القاسم سلیمان طبرانی | 31 مسند الشامیین |
| دار الوطن، ریاض | امام ابو بکر محمد بن حسین آجری بغدادی | 32 کتاب الشریعہ |
| دار العاصمہ، ریاض | امام ابو الشیخ عبد اللہ بن محمد اصہبانی | 33 کتاب العظمہ |
| دار لکتب العلمیہ، بیروت | امام ابو حفص عمر ابن شاہین | 34 الترغیب |
| مكتبة الدار، مدینہ منورہ | امام محمد بن نصر بن الحجاج مروزی | 35 تعظیم قدر الصلوٰۃ |
| دار الحرمین، مصر | امام ابو عبد اللہ حاکم نیشاپوری | 36 مستدرک للحاکم |
| مكتبة الرشد، ریاض | امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی | 37 شعب الایمان |
| دار لکتب العلمیہ، بیروت | امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی | 38 سنن کبریٰ |
| مكتبة السوادی، مصر | امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی | 39 الاسماء والصفات |
| دار لکتب العلمیہ، بیروت | امام حافظ یوسف ابن عبد البر قرطبی | 40 جامع بیان العلم |
| مكتبة العلوم والحکم، مدینہ منورہ | امام ابو بکر احمد بن عمرو بزار | 41 مسند بزار |
| دار لکتب العلمیہ، بیروت | امام ابو شجاع شیرودی دلیلی | 42 الفردوس بما ثور الخطاب |
| دار الفکر، بیروت | علامہ جار اللہ محمود بن عمر مختاری | 43 الفائق فی غریب الحدیث |
| دار احیاء التراث العربی، بیروت | امام مجد الدین جزری ابن الاثیر | 44 النہلیۃ فی غریب الحدیث |
| دار خضر، بیروت | امام ضیاء الدین محمد مقدسی حنبلی | 45 الاحادیث المختارة |

| | | |
|------------------------------------|---|----------------------------|
| مکتبہ نزار مصطفیٰ الباز، مکہ مکرمہ | امام محی الدین یحییٰ ابن شرف نووی | 46 کتاب الاذکار |
| مرکز اہلسنت برکات رضا، ہند | امام حافظ ابوالیمین ابن عساکر | 47 اتحائف الزائر |
| المکتب الاسلامی، بیروت | امام محمد بن عبداللہ خطیب تبریزی | 48 مشکاة المصابیح |
| مکتبہ الرشید، ریاض | امام نور الدین علی بن ابی بکر بیہقی | 49 مجمع البحرین |
| مؤسسۃ الرسالہ، بیروت | امام نور الدین علی بن ابی بکر بیہقی | 50 کشف الاستار |
| دارالثقافۃ العربیہ، دمشق | امام نور الدین علی بن ابی بکر بیہقی | 51 موارد النظمین |
| دارالکتب العلمیہ، بیروت | امام نور الدین علی بن ابی بکر بیہقی | 52 مجمع الزوائد |
| دارالعاصمہ، ریاض | امام احمد بن علی بن حجر عسقلانی | 53 المطالب العالیہ |
| دارالریان، مصر | امام شمس الدین محمد سخاوی | 54 القول البدیع |
| دارالکتب العلمیہ، بیروت | امام جلال الدین سیوطی شافعی | 55 جمع الجوامع |
| دارالکتب العلمیہ، بیروت | امام جلال الدین سیوطی شافعی | 56 الحباک فی اخبار الملائک |
| دارالکتب العلمیہ، بیروت | امام علاء الدین علی متقی ہندی | 57 کنز العمال |
| دارالمعرفۃ، بیروت | امام احمد بن علی بن حجر عسقلانی | 58 فتح الباری |
| مکتبہ امدادیہ، ملتان | امام علی بن سلطان محمد القاری حنفی | 59 مرقاۃ المفاتیح |
| فرید بک شال، لاہور | امام شیخ عبدالحق محدث دہلوی | 60 اشعۃ اللمعات |
| مکتبہ نوریہ رضویہ، لاہور | امام تقی الدین علی سبکی شافعی | 61 شفاء السقام |
| مکتبہ نوریہ رضویہ، لاہور | امام محمد مہدی فاسی مالکی | 62 مطالع المسرات |
| بیت الافکار الدولیہ، مصر | امام ابو عبداللہ محمد بن احمد ذہبی | 63 سیر اعلام النبلاء |
| دارالبشارۃ الاسلامیہ، بیروت | امام احمد بن علی بن حجر عسقلانی | 64 لسان المیزان |
| مکتبہ مدینہ منورہ (۱۴۲۳ھ) | امام محمد بن حسن ابن زبالہ | 65 اخبار المدینہ |
| دارالکتب العلمیہ، بیروت | امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری | 66 تاریخ کبیر |
| دارالمعارف، مصر | امام ابو جعفر محمد بن جریر بن یزید طبری | 67 تاریخ طبری |
| مکتبہ الاسدی، بیروت | امام ابو الولید محمد بن عبداللہ ازرقی | 68 اخبار مکہ |
| دارالکتب العلمیہ، بیروت | امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی | 69 دلائل النبوة |

| | | |
|----------------------------|--|---------------------|
| دارالفکر، بیروت | امام علی بن حسن ابن عسا کر | 70 تاریخ ابن عسا کر |
| مکتبہ اسلامیہ، لاہور | امام شیخ عبدالحق محدث دہلوی | 71 مدارج النبوة |
| دارالکتب العلمیہ، بیروت | امام الائمہ عبداللہ بن مبارک | 72 کتاب الزہد |
| مکتبہ الدار، مدینہ منورہ | امام الائمہ وکیع بن جراح | 73 کتاب الزہد |
| دارالکتب العلمیہ، بیروت | امام احمد بن محمد بن حنبل شیبانی | 74 کتاب الزہد |
| دار ابن کثیر، دمشق | امام حافظ ابن ابی الدنیا قرشی | 75 کتاب الزہد |
| دارالسلفیہ، بمبئی انڈیا | امام حافظ ابن ابی الدنیا قرشی | 76 کتاب المرض |
| مکتبہ الغرباء، مدینہ منورہ | امام حافظ ابن ابی الدنیا قرشی | 77 کتاب القبور |
| مکتبہ الفرقان، عجمان | امام حافظ ابن ابی الدنیا قرشی | 78 کتاب ذکر الموت |
| دارالکتب العلمیہ، بیروت | امام ابو نعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی | 79 حلیۃ الاولیاء |
| دارالفرقان، عمان | امام ابو بکر احمد بن حسین بیہقی | 80 اثبات عذاب القبر |
| دارالمنہاج، ریاض | امام ابو عبداللہ محمد بن احمد قرطبی | 81 التذکرۃ |
| دارالکتب العلمیہ، بیروت | امام جلال الدین سیوطی شافعی | 82 شرح الصدور |
| مکتبہ البشری، کراچی | امام علامہ سعد الدین تفتازانی | 83 شرح عقائد |
| مکتبہ حقانیہ، ملتان | امام علامہ عبدالعزیز پرہاروی | 84 نبراس شرح عقائد |
| مکتبہ رشیدیہ، کوئٹہ | امام جلال الدین سیوطی شافعی | 85 الحاوی للفتاوی |
| قدیمی کتب خانہ، کراچی | امام عالم بن علاء انصاری اندرپتی | 86 فتاوی تاتارخانیہ |
| دارالکتب العلمیہ، بیروت | امام محمد امین ابن عابدین شامی | 87 فتاوی شامی |
| قدیمی کتب خانہ، کراچی | امام شیخ نظام الدین وجماعۃ العلماء الہند | 88 فتاوی عالمگیری |

فضيلة الاستاذ العلامة

ابو محمد اعجاز احمد حفظه الله

کی دیگر علمی و تحقیقی کتابیں

- [1] ترجمہ و تحقیق ”مجلة الاحكام العدلية“ (سلطنت عثمانیہ کا قانونی دیوان)، مؤلفہ: سلطنت عثمانیہ کے جلیل القدر علماء و قانون دان، (400 صفحات)، قلمی، غیر مطبوعہ۔
- [2] ترجمہ و تحقیق ”الرسائل الخمس“ (بنام: رسائل امام عابد سندھی) مؤلفہ: امام محمد عابد سندھی انصاری رحمہ اللہ، (170 صفحات) مطبوعہ: مکتبہ غوثیہ، کراچی، پاکستان۔
- [3] ترجمہ و تحقیق ”اخلاق النبی و آدابہ“ (بنام: انسان کامل صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی) مصنف: امام ابو الشیخ اصفہانی رحمہ اللہ، (250 صفحات)، قلمی، غیر مطبوعہ۔
- [4] ترجمہ و تحقیق ”ایضاح الدلالات فی سماع الآلات“ (بنام: موسیقی اور سماع اسلام کی نظر میں) مصنف: امام عبدالغنی نابلسی رحمہ اللہ، (160 صفحات)، دارالبیان، کراچی۔
- [5] ترجمہ و تحقیق ”رسائل امام جلال الدین سیوطی“ مصنف: امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمہ اللہ، (جلد اول، 500 صفحات، جلد ثانی، زیر قلم)، قلمی، غیر مطبوعہ۔
- [6] ترجمہ و تحقیق ”النعمة الكبرى علی العالم“ مصنف: امام ابن حجر مکی پیشی شافعی رحمہ اللہ، اشاعت اول: مکتبہ علیمیہ، کراچی (64 صفحات)، تحقیقی ایڈیشن (مع اعتراضات کے جوابات۔ 128 صفحات)، قلمی، غیر مطبوعہ۔

[7] ترجمہ و تحقیق ”انباء الاذکیا بحیاء الانبیاء“ (بنام: حیات انبیاء) مصنف:

امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمہ اللہ، (72 صفحات)، مطبوعہ: جماعت محمودیہ، سجاول، سندھ۔

[8] ترجمہ و تحقیق ”حصول الرفق بأصول الرزق“ (بنام: رزق میں برکت کے نبوی

وظائف) مصنف: امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمہ اللہ تعالیٰ، (38 صفحات) مطبوعہ: جمعیت

اشاعت اہلسنت، کراچی، پاکستان۔

[9] ترجمہ و تحقیق ”سہام الاصابة فی الدعوات المستجابة“ (بنام: دعائیں کیسے

قبول ہوں؟) مصنف: امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمہ اللہ، (70 صفحات)، مطبوعہ: جمعیت

اشاعت اہلسنت، کراچی، پاکستان۔ (زیر اشاعت)

[10] ترجمہ و تحقیق ”المورد الروی فی المولد النبوی“ (بنام: سیرت رسول ﷺ)

مصنف: امام ملا علی القاری رحمہ اللہ، (128 صفحات)، انجمن ضیائے طیبہ، کراچی (زیر اشاعت)

[11] ترجمہ و تحقیق ”حسن المقصد فی عمل المولد“ مصنف: امام جلال

الدین سیوطی شافعی رحمہ اللہ، (32 صفحات) مطبوعہ: ماہنامہ ”المقصود“ کراچی، پاکستان۔

[12] ترجمہ و شرح ”شرح العقائد النسفیة“ مصنف: امام سعد الدین تفتازانی

رحمہ اللہ، (500 صفحات)، قلمی، غیر مطبوعہ۔

[13] تحقیق و تخریج ”فرشتے ہی فرشتے“ مؤلفہ: فضیلۃ الامام فیض احمد اویسی رحمہ اللہ،

(512 صفحات)، اشاعت اول، بزم اویسیہ، کراچی، اشاعت ثانی، دار البیان، کراچی۔

[14] تحقیق و تخریج ”شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام“ امام احمد رضا

حنفی رحمہ اللہ، (92 صفحات)، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا / دار المبرور، کراچی، پاکستان۔

[15] ”تذکرہ امام ابن حجر مکی“ مؤلفہ: فضیلۃ الاستاذ ابو محمد اعجاز احمد حفظہ اللہ، (32

صفحات)، مطبوعہ: مکتبہ علیمیہ، کراچی، پاکستان۔

[16] ”مظلوم مصنف“ (حیات و احوال فضیلۃ الامام فیض احمد اویسی رحمہ اللہ)، مؤلفہ: فضیلۃ

الاستاذ ابو محمد اعجاز احمد حفظہ اللہ، (92 صفحات)، ادارہ تالیفات اویسیہ، بہاولپور، پاکستان۔

[17] ”مہینوں کے فضائل“ (دو حصے) مؤلفہ: فضیلۃ الاستاذ ابو محمد اعجاز احمد حفظہ اللہ،

(64 صفحات) مطبوعہ: مکتبہ علیمیہ، کراچی، پاکستان۔

[18] ”فیضانِ علم و مقام اولیاء“ مؤلفہ: فضیلۃ الاستاذ ابو محمد اعجاز احمد حفظہ اللہ، (32

صفحات) مطبوعہ: مکتبہ علیمیہ، کراچی، پاکستان۔

[19] ”حاضر و ناظر کا ثبوت“ مؤلفہ: فضیلۃ الاستاذ ابو محمد اعجاز احمد حفظہ اللہ، (32 صفحات

) مطبوعہ: انجمن عاشقان غوث اعظم، گلہار، کراچی، پاکستان۔

[20] تخریج ”بہار شباب“ مؤلفہ: مبلغ اسلام شاہ عبدالعلیم صدیقی رحمہ اللہ، (64 صفحات)،

مطبوعہ: مکتبہ علیمیہ، کراچی، پاکستان۔

[21] تخریج و تسہیل ”سیرت محبوب سبحانی“ مؤلفہ: پیر طاہر علاؤ الدین گیلانی رحمہ اللہ،

(72 صفحات)، مطبوعہ: مکتبہ علیمیہ، کراچی، پاکستان۔

[22] ترجمہ و ترتیب ”الاربعین فی فضل اطعام الطعام للانس

والمسلمین“ (بنام: کھانا کھلانے کا اجر و ثواب)، مؤلفہ: فضیلۃ الاستاذ ابو محمد اعجاز احمد حفظہ اللہ،

(48 صفحات) مطبوعہ: سیلانی ویلفیئر ٹرسٹ (سلام پبلیشرز)، کراچی، پاکستان۔

[23] ”مسلك شيخ عبدالحق محدث دہلوی“ مؤلفہ: فضیلۃ الاستاذ ابو محمد اعجاز احمد حفظہ

اللہ، (152 صفحات) مطبوعہ: مکتبہ غوثیہ، کراچی، پاکستان۔

[24] ”مدارس اسلامیہ کا نصاب تعلیم“ (تقید و اصلاح کی روشنی میں)، مؤلفہ: فضیلۃ الاستاذ

ابو محمد اعجاز احمد حفظہ اللہ، (150 صفحات)، قلمی، غیر مطبوعہ۔

[25] ”نعتیہ دیوان“ مؤلفہ: فضیلۃ الاستاذ ابو محمد اعجاز احمد حفظہ اللہ، قلمی، غیر مطبوعہ۔

ایضاً الدلالات فی سماع الآلات
کاسلیس اردو ترجمہ بنام

موسیقی اور سماع اسلام کی نظریں

تالیف
فضیلۃ الإمام الشیخ
عبد العزیز بن اسماعیل نابلسی رحمہ اللہ
(متوفی ۱۱۴۳ھ)

مترجم و محقق
فضیلۃ الأستائ
ابو محمد اعجاز احمد
حفظ اللہ

دار البیان
للطباعة والنشر والتوزيع

نستے ہی فرستے

تالیف
فضیلۃ الإمام الشیخ العلامة
الاستاذ محمد فیض احمد اویسی رحمۃ اللہ علیہ
المتوفی ۱۰/۱۰/۱۳۳۱ھ



تحقیق و تخریج
فضیلۃ الاستاذ
ابو محمد اعجاز احمد حفظہ اللہ

دارالبیان